یہ کہنا تھا کہ پھر اپنے بیان پر پختہ رہے اور ... بابو پریم بل جائے
پریانا بھاس - حضور یہ تو بیان مدعی کی باتیں ہیں شخص ... کچھ ... نہیں -
بھلا کلام اپنا اعلیٰ بیان کے رو کر کی کسی ہیں کیا طاقت اور کون ہے ... کے خلاف
استغفار کی ہو اور یہی کہنا تسک کروں گا - بابو صاحب یقین ہے کہ ... بھی ... دیکھئے
عدالت - اچھا اب ... خود غور کرے گی - اور چونکہ اب وقت بھی گنجائش نہیں ہے اور آپ
لوگ بھی تھک گئے ہونگے لہذا باقی مباحثہ کل پر رکھئے -
پیریان چند - یا تمی حضور بہت مناسب ہے - ایک تاریخ پر تو تمام مباحثے بھی نہیں ہو سکتا -
عدالت - بیشک - اچھا -
سب سلام کر کے جاتے ہیں -
بعض حاضرین - واہ واہ صد آفرین بھائی بابو پریان چند کی تقاریر کو -
بعض دیگر - جناب پریان چند تو ہے ہی مگر بابو پریانا بھاس کیا کچھ کم ہے دیکھا دونوں مباحثہ
میں کیسی جھڑپ لی - بلکہ وہ کیا کرتے کہ اسکے موکل کا جواب ہی کمزور معلوم ہوتا ہے -
بعض دیگر - پھر بھی جناب پریان چند کی گفتگو کو نہیں - تا وہ سب ... مدعا میں بھری ہوئی تھی
بعض دیگر - جناب بھی کسنے دیکھا ہے کہ کیا ہو -
مدعا علیہم - (بابا سی ہراس باہر آکر) بابو جی بس آپنے کچھ اور کہا ہی نا -
پریانا بھاس - اے بھائی گھبراتے کیوں ہو - دیکھو تو عدالت کیا نتیجہ نکالتی ہے جو جو باتیں
ضروری اور اہم تھیں وہ میں نے سب عرض کر دیں اور یوں تو مغز زنی جبتک چاہے کئے جاتے مگر پھر
عدالت کو نتیجہ نکالنا مشکل ہو جاتا - اب آپ جائیے اور تسکین رکھئے -
تتوارکھ چند - (بابو پریان چند سے) کہئے بابو جی کچھ تسکین تو کیجئے -
پریان چند - (گھبرا کر) جناب آج ذرا معاف رکھئے میں اب گھبرا گیا ہوں آپ نے ملاحظہ
کیا ہوگا کہ کسقدر مشقت اوٹھائی ہے - کام سب ٹھیک ہے آپ تسکین رکھئے - اور زیادہ گفتگو
کل کرونگا -
تتوارکھ چند - بیشک صحیح ہے - اچھا کل حاضر ہونگا -
اور جاتا ہے اور بھی جملہ حاضرین عدالت اپنے اپنے گھر جاتے ہیں -

جلسہ برخاست

حصہ سوم ختم ہوا

سوطلوعین مستقین کرتکے خود بخود ہی کوئی آب و ہوا کی اصلاح وغیرہ واقعہ ہو جاتے ہین۔
خاکی سے نشانی یا تو صاحب کے عقیدہ کے موافق آب و ہوا کی اصلاح وغیرہ نہ یگیہ کرنے سے ہو سکتی ہی اور کوئی
کی کچھ تاثیر بجز انکی اصلاح سے کچھ نفع پا سکتا ہی البتہ اگر وہ شخص جو کہ اس موجودات کا کسی کو صانع یا
خالق نہین مانتے ایسا کہین کہ تو کسیطرح ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔ گر عموماً پھر بھی یہی کہا جاتا ہی
کہ اگر صرف بدبو وغیرہ سے ہی مرض ہوا کرتے تو شہر کے خاکروب ہمیشہ مریض رہا کرتے اور اگر خوشبو سے
ہی صحت رہتی تو باغبان یا عطر فروش وغیرہ کبھی بیمار نہوتے وغیرہ۔
پس ثابت ہوا کہ یگیہ کرنیسے کسی بشر کو کچھ فایدہ نہین ہو سکتا اور نہ انسان کی کی ہوئی آب و ہوا
کی اصلاح ہو سکتی ہی اور نہ صحت عالمیان پر آب و ہوا کا بابو صاحب کے عقیدے کے موافق کچھ اثر
ہو سکتا ہی بلکہ حسب ضرورت خود پرمیشر انکو جیسا چاہیے رکھتا ہی اور ہونے دیتا ہی جو لوگ اس
عمل سے یون ہوا نیا کچھ بھی بھلا خیال کرتے ہین کمال غلطی پر ہین۔ اور اچھا اگر یگیہ خلقت کے فوائد کے
لیے کیجاتی ہی تو اوسمین منتر وغیرہ کی کیا ضرورت ہی اور برہمن دعوت و بیدی و برتن وغیرہ سامان اوسکی
لیے کیون مخصوص اور لازمی کر رکھے ہین کہ جس سے وہ دشوار اور محال ہو گئی بلکہ اوسکو تو ایسا آسان
اور سہل کرنا تھا کہ برہمن اور قصائی و بھنگی و چمار وغیرہ سب قوم از خود جسوقت اور جس جگہ چاہین کرین۔
پس صاف ظاہر ہی کہ یگیہ کرنے سے کسی بھی قسم کا فایدہ مقصود نہین بلکہ برہمنون او متعصبون نے
صرف اپنے نفع کی غرض سے اسکو چلایا ہی۔ اور ایسا ہی جو کہتے ہین کہ یگیہ کرنے سے دولت یا اولاد وغیرہ
ملتی ہی وہ بھی غلط ہی۔ اوسمین بھی جملہ سوالات اور اعتراضات متذکرہ صدر عارض ہین اور یہ سبب
تعلق بہ تقدیر ہی۔ مثلاً دیکھیے کہ پنڈت یا ایک چند و بیربت چند کے ہزارون شاگرد یا و صیقت
روز مرہ یگیہ کرنیکے لاولد اور مفلس ہین۔
اگر کہا جاوے کہ یگیہ کی ترکیب مین خرابی رہتی ہی اسوجہ سے بعض مقام مین اوسکا پھل نہین ہوتا
تو یہ مشتبہ ہی یعنی یگیہ اور اوسکے پھل یعنی دولت و اولاد وغیرہ کا ارتباط لازمی کسی دلیل و قانون سے معلوم
نہین ہو سکتا اور جبتک ارتباط لازمی تحقیق نہو یہ کس اعتبار پر کہا جاتے کہ یہ یگیہ کا پھل ہی۔
قطع نظر ان سب کے جبکہ یہ عمل گناہ عظیم ثابت ہو گیا تو کسی بھی فایدہ کے احتمال یا غرض سے
اسکو بہتر سمجھنا محض حمق ہی جیسا کہ گوشت و شراب وغیرہ سے اگرچہ دفع اشتہا و تفکرات یا تن پروری وغیرہ
فواید مقصود بھی ہین تاہم انکا استعمال شریفون اور دھرماتماون کے نزدیک متروک اور مکروہ ہی۔
لہذا ایسے ظلم و گناہ مین خرچ ہوا زر ضمانت بقدر زیادہ دلایا جائے مباح اور عین صواب ہے کہ جس سے
آیندہ انسداد جرم کا مقصود ہی مگر جسکو جو اپنے مدعا بہ مقررہ سے زیادہ دلینا منظور نہین لہذا بموجب
دعوے کے ڈگری دینا چاہیے۔

افسوس ہی بابو صاحب کی اس عادت پر کہ وہ جھٹ ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر بدل جاتے
ہین شرم نہین کرتے جس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی بات پر خود اونکا ہی مستقل اعتقاد نہین -
بلکہ ڈھلمل یقین ہین - اسکا جواب اگرچہ اسیقدر کافی ہی کہ یہ طریقہ ایکٹ مباحثے کے خلاف
ہے - مگر چونکہ مین کہہ چکا ہون کہ مین ہر طرحکے شکوک رفع کرنیکو آمادہ ہون لہذا اب اسکے بھی چھلکے
اوکھاڑتا ہون - غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسا ہگیہ بھی جملہ عیوب مذکورہ سے پاک نہین اگرچہ بڑی
بڑے حیوانات نہین جلائے جاتے مگر بیشمار جانور مور ملخ مچھر پتنگے وغیرہ قریب جوار بالفور جلکر
راکھ ہوجاتے ہین اور لکھوکھا پروانہ وغیرہ کی قسم کے جیو پرند آگ کی روشنی کی وجہ سے دور دور سے
خود جمع ہوکر جل جاتے ہین اور بے تعداد ذیجان اوسکے دھوئین وغیرہ سے تکلیف اوٹھاتے اور
گھٹ کر مر جاتے ہین غرضیکہ اوسکے انتظام اور انصرام مین چلتے پھرتے بیٹھتے اٹھتے ہر طرح سے
ہنسا ہی ہنسا ہے - پس ظاہر ہی کہ بحسب تذکرہ صدر اوس دیا دھرم وان ایشر سے کبھی ایسا
حکم صادر نہین ہوسکتا - پھر یہ دیکھنا چاہئے کہ ایسے عمل سے کیا فایدہ متصور ہے جس سے اوسکو
پرم دھرم اور پراوپکار بتلایا جاتا ہے -

بابو صاحب کہتے ہین کہ اس سے آب ہوا وغیرہ کی اصلاح ہو جاتی ہی مگر افسوس ایسے متعصبون
کی عقل پر کہ جب خود قادر مطلق اوسکا منتظم اور مہتمم بتلایا جاتا ہے کہ ہر ایک کو اوسکے اعمال
کی سزا مین ہی وہ امراض مناسب لاحق کرتا ہے تو ہمین کم مدگی آب ہوا کی کیا ضرورت اور حاجت
ہے - کیونکہ وہ عادل آب ہوا کی اصلاح ہونے سے گنہگارون کو امراض سے محفوظ نہین رکھ سکتا
اور اگر محفوظ رکھتا ہے تو قادر مطلق ہونے سے وہ خدا ہی نہین -

اور علی ہذا القیاس ہم اہین بہ بوجہ نے سے بکہتا ہون کہ وہ مریض بھی نہین کریگا بلکہ قرار واقعی
ہوشیاری سے اونکی حفاظت کریگا اور مین دعوے سے کہتا ہون کہ اگر بالفرض ہگیہ کرنے سے
ہوا درست بھی ہو جاتی ہو تاہم اوس پرمیشر کی سخت مخالفت اور علم عدولی بلکہ اوسکے انتظام مین اقدام
جبر مداخلت بیجا کا ہے اور دخل در معقولات کا حکم رکھتا ہی کیونکہ اوسکو گنہگارون کیواسطے
پھر تمام ہوا تبدیل کرنی پڑیگی یا وہ اول ہی عمدہ ہوا کو خوشبودار اور عمدہ ہونے دیگا اور بیگناہون
کا وہ خود حافظ ہی ہی -

چنانچہ سوال ہی کہ ہگیہ کرنے سے جو آب ہوا کی اصلاح ہوتی ہی وہ ایشور کی مرضی کے خلاف ہوتی ہی یا موافق
اگر خلاف ہوتی ہی تب تو مقابلہ اور مجادلہ ہی اور فضول کیونکہ وہ ہمہ توانا اور ہم ناتوان ہے - مگر جو اسکی مرضی
کے موافق ہوتی ہی تو ہگیہ کے بدون بھی ہو سکتی ہی یا نہین - اگر ہو سکتی ہی تب تو ہگیہ کا کرنا فضول اور
واہیات ہی اور اگر نہین تو ایشر محض ناتوان اور امداد کا حاجتمند قرار پایا - اور یہ بات بھی ثابت ہوگئی

اور یہہ بات تو نہایت ہنسی کی ہے کہ ایشور جنیہ منتر پڑھنے سے حیوانات کو جلانے اور ذبح کرنے مین گناہ نہین ہوتا
مین پوچھتا ہون کہ کیا منتر پڑھنے سے انکی روح پرواز نہین کرتی یا انکو ایذا اور عذاب نہین
ہوتا - واقعی اگر منتر پڑھنے سے حیوانات خود بخود بلا جبر اوچھلکر آگ مین گر پڑا کرتے اور بالکل انکو
کسی طرح کی ایذا نہوا کرتی تو خیر ہم مان لیتے کہ یگیہ کرنا گناہ نہین اور اس حالت مین تو کوئی بھی
عقلمند اس بات کو پسند نہین کریگا -

اگر یہہ کہا جاوے کہ اپنی ستایش وثنا کے منتر پڑھنے سے پرمیشر یگیہ سے پیدا ہوے گناہ کو معاف
کر دیتا ہے یہہ بھی کوتہ اندیشی کی بات ہے کیونکہ اول تو ایشور کسی خطا کا معاف کرنے والا یا اسکا عوض
دینے والا ہی ثابت نہین ہوا - دوئم اگر فرضاً مان بھی لیوین کہ ایسا ہوتا ہے تو اگر بلا ایسی ظالمانہ
حرکت اور خطا کے ویسے ہی ایشور کی تعریف کے منتر پڑھے جاوین تو کیا اچھا ہو کہ اوسمین گناہ اور
صواب کا حساب برابر ہو جاتا ہے اور اوسمین خالص صواب کا ذخیرہ جمع ہوگا -

علاوہ اسکے حضور توجہ کرین کہ ذرا ادھر کہ اگر کوئی شخص کسی عادل حاکم کے اجلاس مین اقرار کرے
کہ مین نے جرم تو کیا لیکن اوسوقت آپکا نام لے لیا تھا یا کوئی آپکی تعریف کا فقرہ پڑھ لیا تھا
تو بھلا حاکم موصوف مجرم کو سزا سے بری کریگا -

یا اگر کوئی بادشاہ کی خدمتگذاری اور پرستش کے لئے کوئی جرم اور ظلم کرے تو کیا وہ مستوجب سزا نہوگا
یا کبھی کوئی انصاف دوست بادشاہ اپنی نفس پروری یا خوشامد کے لئے کبھی ظلمرانی
اور ستمگاری کے احکام اور قانون جاری کرسکتا ہے ہرگز نہین - مثلاً پیشہ دار فاحشہ عورتین جو شروع
زنا یعنی باکرہ کی شب زفاف مین اور چور وغیرہ چوری کو جاتے وقت جو گوناگون پرستش اور
عبادت اور قبولیت وغیرہ رسوم و تدبیر کرتے ہین تو کیا وہ گنہگار نہونگے اور پرمیشر انکو بلا جہنم
سے محفوظ رکھکر مثل زاہدون اور عابدون کے بہشت عطا کریگا ہرگز نہین -

اور اگر ایسا ہی ہے تو گناہون سے محفوظ رہنے کیلئے یہہ نہایت اچھی اور سہل ترکیب ہے
بس کیون انواع لذات دنیاوی سے محروم رہکر نفس سرکش پر جبر کیا جاوے اور جان پر کھیلا
جاوے صرف شروع گناہ مین پرمیشر کے نام اور تعریف کے چند فقرے (منتر) پڑھ لئے اور
چین اوڑائے -

اب سمجھئے جس کتاب سے ایسے گناہون کی ہدایت ہوتی ہو تو وہ کلام الہی ہوسکتی ہے -
ہرگز نہین - پس محض نافہم ہین وہ جو اس ذات مقدس پر ایسے دھبے اور داغ لگاتے ہین -
باقی یہہ بات کہ بجائے حیوانات کے صرف حلوا و میوہ جات اور خوشبودار اشیا سے ہی
یگیہ کرنا زیر بحث رکھا جاوے -

دینا اور اونکی جانین تلف کرنا وغیرہ گناہ عظیم اور فعل ناقص سمجھا ہی وہ بالکل غلط اور رد ہو جاتے ہین
اور انکے غلط ہوتے ہوے قتل کرنا جھوٹ بولنا چوری زنا گوشت خوری وغیرہ غرض کوئی بھی
عیب گناہ قرار نپا ویگا اور رحم و راستبازی دیانت داری زہد و ریاضت وغیرہ بھی کچھ
چیز نہ ٹھیرینگے اور دوزخ بہشت وغیرہ بھی صرف خالی باتین ہونگی کیونکہ گناہ اور صواب
کی بنا ہے ہی اسیکے اوپر رکھی گئی ہی کہ دوسرے کو آزار دینا گناہ اور دوسرے کا بھلا کرنا
صواب ہی۔ پس جب یہہ تمام امر نہی کوئی چیز نہوے تو آپکا تحریری ثبوت وید وغیرہ
بھی خود جھوٹا ہو گیا اور فضول کیونکہ وہ اسی گناہ سے بچانے اور راہ صواب کھلانیکے لئے
بنایا گیا ہے اور جگہہ جگہہ اوسمین یہی ذکر ہے پس خواب مین بھی کبھی یہہ خیال نکرنا چاہئے کہ
جانداروں کی جانین ظالمانہ تلف کرنا گناہ نہین۔ پھر بابو صاحب نے جو ایسے فعل ناکردنی کو
ایشور کی طرف سے جائز و روا ہونا قرار دیا ہی یہہ بھی سراسر لغو اور ایشور رحیم و عادل پر ناحق الزام لگانا ہے
ایسے فعل ناجائز کو عمل مین لانیکے لئے حکم دینا تو درکنار خیال پیدا کرنا اور ارادہ رکھنا تک سخت گناہ
مین داخل سمجھا جاتا ہے چنانچہ دیکھئے تعزیرات ہند وغیرہ قوانین سرکار کا اصول بھی یہی ہے نیل سفر
اور عاملان یورپ یا گورنمنٹ ہند نے بھی جسکے حیوانات پر اسقدر رحم اور رعایت مرعی رکھی ہے
کہ تمام سلطنت مین سخت تاکید ہی کہ اگر کوئی فرد بشر کسی جانور پر بار برداری یا سواری بوزن
مناسب سے زیادہ کرے تو فورًا ماخوذ کیا جاوے اور حسب ضابطہ سزایاب ہو تو قیاس ہرگز گوارا
نہین کرتا کہ پرمیشور جو عادل مطلق اور رحمان الرحیم کہلاتا ہی حیوانات کے لئے ایسی ظالمانہ حرکت
روا رکھتا اور حضرت انسان کو اونپر سواے لحاظ علمی کے کسی طرح ترجیح دیتا ہو۔

پس وہی باتین ہین کہ یا تو ایشور صفات حسنہ مذکورہ بالا سے مبرا ہی (اور ایسا ہے تو وہ
ایشور نہین) اور حیوانات کا کسی بھی غرض کیلئے یا بلا غرض ذبح کرنا جائز ٹھیرانا اُسکا قول نہین۔

عالم کل کی طرف سے نہیں ہوسکتا۔

پس ثابت ہوا کہ اگر بالفرض زر مطلوبہ یگیہ ہی میں خرچ ہوتا ہم ایسے ظلم اور سراسر گناہ میں خرچ ہوا روپیہ کبھی قابل چھوڑ دینے کے نہیں بلکہ بقول لالہ نصیحت چند سے ہزار چند لینا واجب ہے۔

پرمانا بھاس چند۔ حضور اس سے تو بیشک منکر نہیں ہوا جاتا کہ اکثر جانداروں کی جانیں تلف ہوتی ہیں مگر چونکہ جسکی تقدیر میں مرنا ہوگا یا جسکو اوس پرمیشور کو ایذا دینی منظور ہوگی اوسکی جان تلف اور اوسکو تکلیف ہوتی ہوگی علاوہ ازیں اگر فرضاً اوسکو گناہ بھی مانا جاوے تاہم جب دین عالم و ناظم مطلق نے خود ہی اسکو روا رکھا اور وید میں جائز فرمایا تو کیا گناہ باقی قطع نظر اسکے یگیہ کرتے ہوے جب بیشور جنید منتر پڑھے جاتے ہیں تو اگر گناہ ہوتا بھی ہے تو بالکل آگ کے سامنے خشک خاشاک کی طرح ناش ہوتا یعنی جلایا جاتا ہے اگر یوں بھی نہ مانا جاوے تو بجائے حیوانات صرف حلوا و میوہ جات اور خوشبودار اشیا سے ہی یگیہ کرنا زیر بحث رکھا جاوے۔

پس گناہ تو کسیطرح بھی نہوا اور پرمیشور کی پرستش اور آب و ہوا کی اصلاح اس سے ہوتی ہے اسلئے کار خیر اور پروپکار یعنی مفید عام فعل سے گناہ ہرگز نہیں ہوتا اور وید یا مہا بھارت میں اگر کسی جگہ اندریوں وغیرہ کے قابو کرنیکا نام یگیہ لکھا ہے وہ عالموں اور فاضلوں اور درویشوں کے لئے ہے خانہ داروں کے واسطے نہیں اب اسکو تسلیم کرنا حضور کے اختیار میں ہے۔

عدالت (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) ہاں صاحب ہمین آپکو کچھ اور کہنا ہے۔

پرمان چند۔ حضور میں ان ایک ایک لفظ کی تردید کر سکتا ہوں۔ غور کی جگہ ہے کہ اگر یہہ ٹھیک مانا جاوے کہ جسکی قضا ہوتی ہے وہی مرتا ہوگا یا جسکو پرمیشور ایذا دینا چاہتا ہے اوسکو ہی تکلیف ہوتی ہے تو عام لوگوں اور ردی عقلوں نے جو جانداروں کو ایذا

علاوہ برین منو مہاراج بھی ایسے یگیہ پر متفق الرائے ہین چنانچہ اونکا قول ہے :-

एना ने के महा यज्ञान यंज्ञ शास्त्र विदोजना: ।
अनीहमाना: सततमिन्द्रियेष्वेव जुह्वति ॥

یعنی عالم لوگ مہا یگیون کو گیان کریا ہی سے کرتے ہین ظاہری حرکت سی نہین کرتے - کیونکہ وہ یگیہ شاستر کی ماہیت سے واقف ہین - اونکی نظر ظاہری حرکت پر نہین - وہ اندریون کو من مین اور من کو جیوآتما مین اور جیوآتما کو پرمیشور مین ملا دیتے ہین - انکو ظاہری کرم کے لیے کچھ فکر کار نہین

پھر دیکھیے اس منو مہاراج کے قول کی تصدیق چھاندوگیہ اپنشد کی اس شرتی سے بھی بخوبی ہوتی ہے :-

यद्वै किञ्चन मनुरवदत्त द्भेषजं भेषजनाया: ।

یعنی جو کچھ منو جی نے کہا ہے اور نصیحت کی ہے وہ مہت رست وید کے مطابق ہے جیسے کہ مرض دور کرنیکے لیے دوا - ہوتی ہے ویسی ہی یہہ ہے -

علی ہذا القیاس اور بھی بہت مقولے اسکی تصدیق مین ہین - پس حیران ہون کہ ایسے سراسر مجسم ظلم کو کیونکر نیک عمل دہرم کا خیر بتلایا جاتا ہے -

پھر وید کے ترجمہ مین جو ترجمون کی غلطی بتلائی جاتی ہے یہہ بھی راست نہین ہے - کیونکہ اول تو یہہ مشتبہ بات ہے کہ آیا وہ ترجمے غلط ہین یا کہ بابو صاحب کے مقبولہ - بنیہ جبکہ جملہ مترجم اپنے اپنے ہی ترجمون کو صحیح و درست اور دوسرونکے کو غلط و نادرست بتلاتے ہین چنانچہ سوامی دیانند سرستی جی نے بھی اپنے کئے ہوئے ترجمہ کی بابت یہی لکھا ہے کہ دیگر مترجمون و بھاشیہ کارون کے ترجمے و شرحین نادرست اور ہمارے ہی بالکل راست ہین -

علاوہ برین اس بیان سے خود ویدون کی نامعتبری ظاہر ہوتی ہے کیونکہ صاف عیان ہے کہ ایسا نرالا طرز کلام جسکے چند مختلف اور آپس کے مخالف ترجمے ہو سکتے ہین ہرگز ایشور

اور وید کے ترجمون کے جواب مین جو کچھ مضامین مشہور کی تردید نقشۂ تحریری مین کیگئی ہے
وہ ترجمون کی غلطی اور نافہمی سے ہے اُسکی وجہ سے اصل ویدون پر کچھ اعتراض نہین آنا چاہئے۔
لہذا ایسے کارخیراور پراوپکار مین خرچ ہوا روپیہ ہرگز واپس لینے اور دینے کے لائق نہین۔

عدالت (ہنسکر) بابو صاحب یہہ بھلا کارخیراور پراوپکار ہے کہ جسمین صریح ہزارون کی جانین تلف اور ضایع ہوتی ہین۔

پرمانچند۔ حضور ہزارون کی کیا شمار لاکھون کروڑون بلکہ بیشمارون کی دیکھئے مہا بھارت کے ترہ بھی بابو صاحب کا تصور قانون آگم کہلاتا ہے اُسمین کیا اچھا کہا ہے۔ شلوک

ध्रुवं प्राणिबधो यज्ञे नास्ति यज्ञस्त्वहिंसकः ।
ततो हिंसात्मकः कार्यः सदा यज्ञो युधिष्ठिर ॥

یعنی یگیہ کرنے مین ضرور جانداروں کو قتل کرنا پڑتا ہے کیونکہ ہنسا کے سوائے یگیہ کوئی دوسری چیز نہین اسلئے اے یدھشٹر! ہمیشہ جانداروں کی دیا کا یگیہ کرنا چاہئے۔ پھر لکھا ہے شلوک

इन्द्रियाणि पशून्कृत्वा । वेदिं कृत्वा तपोमयीं ।
अहिंसामाहुतिं कृत्वा आत्मयज्ञं यजाम्यहं ॥

یعنی و دیا کا یگیہ کیسا ہے کہ اندریون کو تو جانور سمجھنا اور تپ کی بیدی قرار دینا اور دیا کی آہوتی دینا ایسا روحانی یگیہ کرنے سے کلیان ہوتا ہے۔ اور شلوک

यूपं छित्वा पशून् हत्वा कृत्वा रुधिरकर्दमं ।
यागेन गम्यते स्वर्गे नर्के केन गम्यते ॥

یعنی یگیہ کا ستون کاٹ کر کے اور حیوانات کو ذبح کر کے اور خون وگوشت کا کیچ کر کے بھی جبکہ بہشت جاتے ہین تو دوزخ مین لیجانے کے لئے کونسا فعل باقی رہا۔

ایسا نہین ہوتا بلکہ خلاف اسکے جب یگیہ کے واسطے ازحد بیرحمی سی انکو پکڑتے ہین باندھتے ہین تو وہ ڈرتے ہین بھاگتے ہین چھوٹتے ہین زور کرتے ہین پکارتے ہین چلاتے ہین - غرض ہر طرح سے جان بچانا چاہتے ہین اور ازحد صدمہ اور ایذا اوٹھاتے ہین -

اب لکھئے کہ اس مسئلہ کی تائید کرنا یا ویدون کو جنمین ایسے ایسے مقولے درج ہین قانون الٰہی (خدائی کتاب) تصور کرنا خالص جہالت ہے یا نہین - پس ظاہر ہی کہ ایسے ظلم مجسم یعنی بیچارے مظلوم قابل رحم یتیم جانورون کے ذبح کرنے اور جلانے مین خرچا ہوا روپیہ اگر دوچند اور چہار چند بھی بطور جرمانہ وصول کرایا جاوے تو مباح اور روا ہے - تاکہ جرایم کا انسداد ہو -

پرمانا بھاس (دکھلا ہوا کر بجستی وچیالا کی) حضور اول یہہ جو لکھا گیا ہی کہ یگیہ نیک عمل ہی یہہ ثابت نہین کیا گیا یہہ فضول بات ہی کیونکہ اسکے اثبات مین شک کیا ہے صحیح یگیہ ایک اعلیٰ درجہ کا نیک عمل ہی بوجہ اسکے کہ جگت کے کرتا پرم جوتی سروپ نمتیہ دیالو پرمیشر کی پرستش کا فرض اُس سے ادا ہوتا اور نیز آب و ہوا وغیرہ کی اصلاح ہوتی ہی اسواسطے اوسکے روزمرہ کرنیکی ویدون مین ہدایت ہے -

علاوہ اسکے تحریری ثبوت وید شریف مین ہزارون جگہہ اس عمل کی ستایش اور تائید مین موجود ہی چنانچہ اوسکے مقولہ ظاہر ہی کئے گئے ہین اُنسے صاف ظاہر ہی کہ یگیہ ایسا نیک عمل ہے خود مالک دوجہان نے اُسکی کارروائی کے لیے حیوانات کی جان اور گوشت و پوست بھی تلف کرنا روا رکھا ہے اور بالعوض اسکے حیوانات کچھ بھی بدل پانیکے مستحق نہین تو ایسے افعال حمیدہ مین اگر کسی شخص سے کچھ روپیہ قرض لیکر خرچ کردیا جاوے تو وہ اوسکے بجنسہ واپس پانیکا مستحق کیونکر ہوسکتا ہی - ہرگز نہین - پس ایسے نیک کام مین مخل ہونیکا کیا کیا خیال اور اُسکے ناجایز ہونیکا کیا احتمال بقول لیکہ "درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست"

اول قانون انوہان کا فقرہ جو بیان کیا ہے اوس قانون مذکورہ کی دفعہ ۴ کا حرف (ب) عارض ہے
یعنی یہہ بلوحت پکشا بھاس ہے کیونکہ گیہ کا نیک عمل ہونا ہی صریح خلاف اور غیر ثابت ہے اور جبتک
یہہ ثابت نکیا جاوے کہ گیہ نیک عمل ہے تب تک یہہ دلیل کرو یہہ طلب کرنیسے اسمین ہرج واقع
ہوتا ہے اگر مان بھی لی جاوے تو بھی ہیچکارہ ہے۔

رہا قانون آگم وید اسکی بابت مین عدالت کو توجہ دلاتا ہون کہ جو ہی ویدین کہ جنکی
تکذیب و تردید مین کمترین نقشہ تحریری داخل کر چکا ہے اُس سے انکی حقیقت اور وقعت بخوبی عدالت پر ظاہر ہو جاویگی
علاوہ اسکے اور تعجب ہے کہ اُن ویدون مین بھی گیہ کی مذمت اور رسم موجود ہے ملاحظہ ہو
نقشہ مذکورہ کی تحریر نمبر ۴۴ و نمبر ۴۵ و نمبر ۴۶ و نمبر ۴۷ کو اور نیز نمبر ۵۶ کو۔

اور یہہ جو لکھا گیا ہے کہ ویکا یہہ مقولہ مشہور ہے کہ حیوانات کی خلقت صرف گیہ کیواسطے ہی برہما نے کی ہے
اول تو تنقیح نمبرون کے مباحثہ مین ظاہر ہو چکا ہے کہ اس تمامی مخلوقات کا کرتا کوئی نہین
پس حیوانات کا کسی خاص غرض کیلئے اونکو پیدا کرنا خود ہی غلط ہو گیا علاوہ برین اگر فرضاً کوئی
کرتا مان بھی لیا جاوے تو بھی یہہ قول انکا کبھی راست نہین ہو سکتا بلکہ اوس پاک ذات
خداوند ذوالجلال رحمن الرحیم کی طرف ایسے گناہ اور ظلم کو منسوب کرنا اسکے ذمہ الزام اور اتہام لگانا ہے
عقل سلیم کبھی قبول اور گوارا نہین کرتی کہ اُس مقدس عادل رحیم الشیو کا یہہ کام ہو یا حکم ہو۔ آفتاب
سے اندھیرے کا وقوع کبھی کسی نے دیکھا ہے۔ ہرگز نہین۔

دویم اگر حیوانات دودھ گھی اور سواری باربرداری وغیرہ کے واسطے کام نہ دیسکتے اور نہ
اونسے یہہ کام ہو سکتے اور درندگی پرندگی چرندگی وغیرہ دوسرا کام کچھ بھی اون سے سرزد نہوتا اور گیہ
کا خیال کرتے ہی بلا ظالمانہ سید حرکت و اعمال کے خود بخود ذبح ہو جایا کرتے اور جلاتے ہوئے انکو
کچھ تکلیف نہوا کرتی تو بھی بلاشبہہ اُس مقولہ کی تصدیق ہو جاتی اور تب یہہ عام پسند ہوتا۔ مگر چونکہ

جس فعل سے کسی نیک عمل میں ہرج ہوتا ہو اُس فعل کا کرنا واجبات میں نہیں جیسے رحمت و صدقات اور دیانت وغیرہ میں خلل ڈالنے والا فعل (تمثیل) بس یہہ ایک ہی دلیل لارڈ کافی ہے۔

لیکن ہاں بابو صاحب دلیل کو اسدہ یعنی غیر ثابت بتلایا کرتے ہیں لہذا میں پہلے ہی عرض کئے دیتا ہوں کہ اس فقرہ میں جو دلیل ہے کہ یگیہ میں خرچ ہوئے روپیہ کا طلب کرنا یگیہ میں ہارج ہوتا ہے وہ خود بخود ہی ثابت ہے صریح دیکھئے کہ اگر ایسا کیا جاوے یعنی یگیہ میں خرچ ہوئے روپیہ کی بھی اُسکو ڈگری دیجاوے تو جملہ یگیہ کرنیوالوں کا دل یگیہ کرنے سے ضرور بیزار ہو جاویگا اور کوئی شخص یگیہ کرنیکو آمادہ نہوگا کیونکہ اسکی وجہ سے ضرار اور رنج پہونچنے کا احتمال ہر ایک کو ہوگا۔ اور یا موجودہ دولت اور ثروت بھی جسکا اخراجات مقدمہ اور زر ڈگری میں صرف ہو جاسکی تو اس وجہ سے بھی یگیہ میں ہرج واقع ہوگا لہذا ایسے نیک عمل میں حارج ہونا یا خلل کا باعث ہونا بھی داخل گناہ اور ناواجب ہے۔

باقی رہا قانون آلہم یعنی وید شریف اُس سے بھی مقولہ مذکورہ کی بخوبی تائید ہوتی ہے چنانچہ وید کے چند مقولے اسکے مصداق مشہور عام ہیں دیکھئے اتھرون وید میں لکھا ہے

यज्ञार्थं पशुवः सृष्टाः स्वयमेवः स्वयंभुवा ॥

یعنی تمام حیوانات خود برہما نے صرف یگیہ کے واسطے بنائے ہیں اور یہ

अग्निहोत्रं जुहुयात स्वर्गकामः ॥ یعنی سُرگ کا خواہشگار یگیہ کرے

اب کیا ضرورت ہے اور زیادہ سمع خراشی اور طوالکلامی کی اسقدر بہت ہی اثبات حق کیلئے

پرمان چند لطف اٹھوکر بیان کرتا ہے اور حاضرین اوسکے بیان پر کان لگاتے ہیں۔

پرمان چند۔ جناب عالی غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہہ بیان بھی بابو صاحب کا کسقدر متناقض اور نافہمی سے ہے۔

کیونکہ اول جبتک یہہ ثابت نہو جاے کہ گیہ ایسا نیک عمل ہی کہ انمین خرچا ہوا روپیہ قابل واپسی نہین ہوتا تب تک اسکے اثبات اور تردید کی کچھ ضرورت ہی نہین کہ مدعا علیہ نے زر قرضہ کو کیا کیا - اور چونکہ ہنوز یہہ بیان ثابت ہوا اور نہو سکتا ہی لہذا اسکی تردید بھی فضول سمجھتا ہون کہ زر قرضہ یگیہ مین خرچ ہوا پس شہادت زبانی کی یہہ حقیقت ہی جیسے بابو صاحب کو اسقدر زعم ہے -

عدالت (پرمانا بھاس سے) بیشک بابو صاحب دل ہی کا اثبات ہونا چاہئے اور یہہ کسی کی شہادت زبانی کے بھروسہ پرمانا بھی نہین جاویگا - پس قانونی دلایل جو رکھتے ہو وہ ظاہر فرمایئے -

پرمانا بھاس - حضور لیجئے دلایل قانونی - اول قانون ترتکش سے تو اس مضمون کا کچھ تعلق ہی نہین یعنی یہہ حواس سے محسوس ہونیکے قابل نہین لہذا قانون پرتکش تو اسکا سا دھک یا بادھک نہین ہو سکتا - رہا قانون انومان وہ بہرحال ہمارے موافق ہی ہے - سُنئے "کسی نیک عمل مین خرچا ہوا روپیہ لازمی واجب الادا نہین ہوتا (دعوی)

عدالت - لفظ لازمی سے آپکا کیا مطلب ہے -

پرمانا بھاس (آہستہ سے) حضور یہہ کہ اگر مقروض کا دل چاہے اور اسکے پاس موجود ہو تو وہ دیدے ورنہ یہہ لازمی نہین کہ ضرور اسکا ادا کرنا ضروری ہو -

عدالت - اچھا کہئے -

پرمانا بھاس - یگیہ وغیرہ کسی نیک عمل مین خرچا ہوا زر قرضہ لازمی واجب الادا نہین ہوتا (دعوی) کیونکہ اُس روپیہ کا طلب کرنا یا واپس دینا اس نیک عمل مین ہارج ہوتا ہی (دلیل) اور

جسکی تردید بھی کچھ نہیں کیگئی یون گواہان فریق ثانی کا بیان مخالف ہواہی کرتا ہے
باانہمہ بھی لالہ تھضیحت چند کے بیان کی کیفیت ظاہر ہی ہے کچھ کہنے کی حاجت نہین
باقی رہا یہ کہ یگیہ نیک عمل ہے یا نہین اسکے لئے قانونی دلایل اور ثبوت تحریری بہت سے
چنانچہ وہ پیش کرتا ہون۔

عدالت۔ ذرا ٹھیریئے بابو صاحب (پریان چند سے) ہان صاحب شہادت
لسانی کے بارہ مین آپکو کچھ کہنا ہے تو کہہ لیجئے پھر قانونی عذرات سُنے جائینگے۔

پریان چند۔ جنابعالی شہادت زبانی بابو صاحب کی بالکل مجروح اور ہیچ ہے
چنانچہ اوسکی حقیقت پہلے گزارش کر چکا ہون۔ صرف ایک یاگیک چند کا بیان
خاص اس نمبر کی تائید مین ہے کہ جسکا تذکرہ ہنوز نہین آیا۔ مگر عدالت پر واضح رہے
کہ اوسکا بیان بھی ہرگز قابل اعتبار نہین کیونکہ اوسکو خود تسلیم ہے کہ یگیہ کرنے مین ہنسا
ہوتی ہے اور ہنسا ہرگز نیک عمل نہین نیز مشورہ اوس سے راضی تو پھر خلاف اسکے یہہ
کہنا کہ یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل ادائگی نہین ہوتا کیسا صریح جھوٹ ہے اہندا گواہان
مدعی کے قول کے موافق ایسے مجسم ظلم اور ناپاک مین خرچا ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی وصول
کیا جاوے تو بجا ہے۔

علاوہ اسکے جملہ گواہان اور مدعا علیہ یکجدی اور قریبی رشتہ دار ہین پس اونکا بیان
ہرگز قابل اعتبار نہین

رہی یہہ بات کہ مدعا علیہ نے زر مطلوبہ یگیہ مین خرچ کیا۔ اول تو ایسے گواہان کے
بھروسہ پر یہہ بات بھی پایۂ ثبات کو نہین پہونچتی دوئم اگر ہم مان بھی لیوین کہ یہہ بقدر
بیان مدعا علیہم و اوسکی گواہان کا درست بھی ہے تو بھی ہمارے دعوے مین کوئی ہرج نہین عارض ہوتا

جملہ حاضرین کھلکھلا کر ہنستے ہین -

پرانا بھاس - جی ہان جیسا کچھ ہے اب واضح ہو جائیگا -

پربان چند - یہہ ہی اگر عدالت مان جائیگی تو عدالت کے ماتحت ہم لوگ ہین لیس اول ہمارے اوپر ہی ہاتھ صاف کریگی -

پرانا بھاس - نہین صاحب یہہ ہمارا مطلب کب ہے کہ جو جسکے ماتحت ہووے اوسکو مار ڈالے - ایسا کیا غدر مچا ہے ؟

پربان چند - غدر نہین تو اور کیا ہی - کیونکہ اول تو نرمیدہ یگیہ کرنا ہی آپکے تحریری ثبوت مین لکھا ہی پس جو ماتحت اور حقیر ہونگے وہی جلائے جاتے ہونگے مثل ہی کہ شیر کو کون بھینٹ مین دیتا ہی ہر جگہہ نذر مین بکری ہی دیجاتی ہی - علاوہ اسکے اگر صرف حیوانات کا ہی جلانا دھرم لکھا ہے تو اوسکی غرض بھی یہی ہی کہ حیوانات بجائے انسانون کے ہاتھ آتے جاتے ہین لہذا اونکا جلانا ہی ممکن سمجھا گیا -

عدالت اچھا جی تیرا اب اصل مباحثہ شروع کیجئے - سن لیجئے تنقیح -

منصرم - تنقیح نمبر سوم یہہ ہی "آیا مدعا علیہ پربت چند نے زر مطلوبہ یگیہ مین خرچ کیا یا نہین - اور یگیہ مین خرچ ہوا زر قرضہ قابل وصول ہوتا ہے یا نہین "

پرانا بھاس حضور ہمارا یہہ نمبر بھی بخوبی ہمارے حق مین ثابت ہی ہمارے گواہ ہمارے شفیق انکلبہ بیان کرتے ہین کہ پربت چند مدعا علیہ نے تمام زر متدعویہ کو یگیہ مین خرچ کیا بلکہ وہ تمام اپنا بھی سب کچھ اسی نیک عمل مین کھو بیٹھے ہین اور یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب نہین رہتا بلکہ اوسکے لیے تو کچھ اور بطور چندہ دینا چاہیے - بس اسیقدر کے لیے شہادت زبانی کی ضرورت تھی اور وہ کافی ذخیرہ مسل مین موجود ہی

تعصب سنگھ - واہ رے بھائی کچھ تو کہا ہوتا -

پرمانا بھاس - بھائی اور کیا کہیں کہہ دیا جو کچھ کہنا تھا - تھوڑا کہا! غور کرنیوالا چاہیے یہہ کیا کچھ ناکافی ہی -

عدالت - ہان ہان اب ہم خود غور کرینگے - البتہ اگر کوئی اہم بات ہو تو کہہ دیجئے -

پرمانا بھاس - حضور اس ذخیرہ مین (وید مقدس پر ہاتھ رکھکر) سب کچھ موجود ہی -

پرمان چند - اچھا حضور اب بابو صاحب کے متعلق ایک نمبر اور ہے وہ بھی لیجئے -

عدالت - ہان بیشک لینگے تو سہی لیکن ایک تعجب ہے کہ آپ ہنوز تھکے نہین -

پرمان چند - حضور تھکنا کیا تھا ہمارا تو کام ہی ٹھیرا -

بعض حاضرین - بھائی دل بڑھا ہوا ہے -

پرمانا بھاس - حضور اور تھکا ہی کون ہے -

عدالت - صاحب ہم تو سچ کہتے ہین کہ تھک گئے -

پرمان چند - بیشک حضور نے بہت کچھ محنت تحریر مین کی ہی لیکن اب سفرم صاحب کو دیدیجئے کہ یہہ لکھینگے اور حضور نوٹ ہی لکھتے رہین -

عدالت - بیشک ٹھیک ہی (کاغذ قلم اوٹھاکر) لیجئے منشی جی لکھئے ذرا - اور اول تنقیح نمبر سوم بآواز بلند پڑھ دیجئے -

سفرم لیتا ہے اور مسل مین سے تنقیح کار و بکار نکالتا ہے

پرمان چند - حضور مین اوسکا خلاصہ ہی عرض کئے دیتا ہون - یہہ کہ بلیہ کے نام سے جاندارون کا بیگناہ ذبح کرنا اور اونکو ایذا پہونچانا بھی حسنات مین داخل ہی اور نیک عمل یا کہ دیا دھرم کا مول ہی -

وغیرہ اشیا سی تعداد اور کثرت پائی جاتی ہے جو برھم کے مغایر ہین۔

ایک ور بات کہی گئی ہے کہ گدھے کے سینگ نہین مگر اونکی تردید کیجاتی ہے یہہ محض مغالطہ دہی اور نادانی ہے کیونکہ حضور خیال کرین کہ سینگ فی نفسہ اگر کچھ چیز نہوتے تو اونکی تردید اور نفی بتلانا بھی ناممکن تھا مگر "گدھے کے سینگ" کی تردید اسوجہ سے ہوسکتی ہے کہ دراصل سینگ کچھ چیز ہین اور کسی اور جانور کے سر پر موجود ہین۔

ایسا ہی اگر بابو صاحب مان جائین کہ تعداد اور کثرت بھی کچھ چیز ضرور ہے اور وہ دنیا مین موجود ہے تو بیشک کسی موقع اور لحاظ سے اوسکی تردید بھی ہوسکتی ہے اور کسی معنی کر وحدت بھی ثابت آتی ہے۔ چنانچہ یہہ لالہ تحنیجت چند صاحب کے بیان کے موافق ہے۔ اور یہہ کہنا تو کہ "تعدد کی تردید ہم اسلئے کرتے ہین کہ مخالف اوسکو چیز مانتے ہین" سراسر اپنے مارنے کے لئے دشمن کے ہاتھ مین تیز تلوار دینا ہے۔ کیونکہ مخالفین کا اختلاف اور مغایرت جبکہ مسلم ہوگئی تو تعدد اور کثرت کی تردید کرنیکا کیا منہہ رہا۔

اب اس سب جھگڑے کو چھوڑکر ایک اور گزارش کرتا ہون کہ بابو صاحب کے خیال مین ور یقین اور عدالت بھی ایک ہی ہین تو بابو صاحب کیون مباحثہ مین اسقدر سر دردی اوٹھاتے ہین بلکہ اونکو چاہئے کہ مطمئن ہوکر خاموش رہین عدالت اور اونکا خیال ایک ہو ہی گیا۔ یا خود ہی گھر بیٹھکر اپنے قلم سے فیصلہ لکھدیوین لاجرم عدالت کے قلم سے بھی وہی رقم ہوجاویگا کہ جو اونکا خیال ہے اور یا وہی عدالت کا لکھا ہو سمجھا جاویگا کیونکہ دونون ایک ہین۔

پس نعوذ اور نہیجے بھی تمام جگت مین ایک برھم کا ہونا قرین قیاس اور صحیح نہین ہے۔ برہما ابھیاس۔ بس حضور اب زیادہ آپ غور فرماویں ہم ہر طرح مطمئن ہین۔

سے ہوجاتی ہی کہ درحقیقت چاند ایک ہی ہی پانی کے ہزار برتنوں کی وجہ سے ہزار معلوم
ہوتے ہین یہہ بھرم اور غلط ہی اسلئے مانا جاتا ہی کہ چاند وغیرہ کے متعدد ہونیکا علم صحیح نہین
مگر اسطرح وحدانیت کا اثبات اور تعدد کی تردید کسی نوع سے نہین ہوتی کہ جس سے تعدد
کے علم کو بھرم اور وہم اور توحید کو ٹھیک مانا جاوے - اور نہ کثرت معلوم ہونیکی کوئی وجہ
ثابت ہوتی ہی اگر ہو تو اسی سے کثرت لازم آتی ہی پس تعدد اور کثرت کے علم کو غلط
کسطرح مانا جاوے - بلکہ برعکس اسکے انواع مختلف اشیار کا علم ہی بیان اور مدلل
معلوم ہوتا ہے -

افسوس کی بات ہی کہ انواع متعدد اشیا جو آنکھون سے نظر آتی ہین اور ہزارون
مختلف کاروائی جو حصول منفعت اور دفع مضرت کے لیے کیجاتی ہین اور جو اون سے
نفع یا نقصان پہونچتا اور اونکا ثمرہ ملتا ہی اونکو کس طرح سے غلط اور کالعدم بتلایا جاتا ہی
اگر ایسا بیان ہی قابل استدلال سمجھا جاوے تو شونیہ باد کی کلپنا یعنی یہہ کہ دنیا مین
کچھ نہین سب وہم و خیال ہی ہی ٹھیک نہ سمجھی جاوے -

پس چونکہ قانون پرتیکش بالکل رد اور ہیچ ہوتا ہے ایسے ماننے سے لہذا ایسی وحدانیت
کا قائل ہونا محض نا درست ہی -

اسکی تردید کہ جملہ اشیا ایک برہم کی حالتین اور اجزا ہین پہلے عرض کر چکا ہون
یعنی یہہ کہ جب برہم ایک مقدار سے بیجز اور غیر متغیر شے ہی تو اوسکے اجزا اور مختلف حالتین
نہین ہو سکتین -

پھر مٹی سے دیا ہانڈی مٹکہ وغیرہ بنتے ہین اگرچہ مٹی مشترک ہی مگر [illegible]
وغیرہ سے علیحدگی اور خصوصیت بھی موجود ہی ایسا ہی جگت مین انواع کی [illegible] غیر ذی روح

تو اوس سے تعددلازم آتا ہے۔

اور اگر کہین کہ برہم کے بجز کسی دوسرے کو بھی بھرم وغیرہ ہوتے ہین تو یہہ کہنا خودہی اونکے عقیدہ کے مخالف ہے یعنی جبکہ دوسرا ہی کوئی مان لیا تو وحدت کہان رہی۔

اچھا چھوڑیے اسکو بھی۔ اب لیجیے یہہ کہ بھرم ایسا ہی ہوا کرتا ہی کہ گویا اصلی ہی ہے یہہ واقعی ٹھیک ہی لیکن یہہ بھی یاد رہے کہ بھرم بھی کسی چیز کا ہی ہوتا ہے عدم محض کا بھرم بھی ہرگز نہین ہوتا۔ مثلاً سیپ مین جو چاندی کا بھرم ہوتا ہی تو چاندی بھی کوئی چیز ضرور ہے ورنہ اسکا بھرم ہونا ناممکن ہے۔ پس بغرض اسکے کہ تعدد اور کثرت کا وہم اور بھرم ہی ہوتا ہے تو وہم اور بھرم بھی تب ہی ممکن الوقوع ہی کہ تعدد اور کثرت کوئی چیز مانی جاوے اگر اوسکا عدم محض مانو تو اوسکا وہم وخیال ہونا بھی ناممکن ہی۔ پس یہہ کہنا بھی خود اونکے مسئلہ توحید کے خلاف ہے۔

دوسری بات یہہ ہی کہ جس شخص کو سیپ مین چاندی کا بھرم ہو جاتا ہی بعد اوسکے جبکہ کامل تحقیق کیجاتی ہے تو وہ وہم اوسکا رفع ہو جاتا ہی اور تحقیقی علم کہ "یہہ سیپ ہی" باقی رہجاتا ہے۔ مگر اوسمین (سیپ مین) یہہ علم کسیکو بھی نہین ہوتا کہ "یہہ برہم ہے سیپ بھی نہین۔ سیپ وغیرہ تعدد کا علم غلط ہی" اور جبتک یہہ تحقیق نہووے تو تعدد اور کثرت کے علم کو وہم اور بھرم کیون مانا جاوے۔ ایسا ہی چاند کی کثرت کا علم بھی تب ہی ہوتا ہی کہ جب کثرت کوئی چیز ہے اور اوس علم ہونیکے سبب بھی متعدد ہین۔ درصورت خلاف چاند کا ہزار ہونا بھی غیرممکن تھا۔

اور علی ہذا القیاس چاند کے ہزار ہونیکے وہم اور خیال کی تردید بھی قانون تکثیر

پس دریافت حقیقت احوال کے لیے تو اسیقدر کافی اور بہت ہی اور یون بزرگون کا قول ہی کہ وہم کی دوا لقمان کے بھی ہاتھ نہین آئی اور رد و بدل کرنیکو ایک عمر چاہئے

پرمان چند (مستعدی اور خوشی سے) جناب عالی بابو صاحب ابتک اپنی اسی ایک اعتراض کا پیچھا نہین چھوڑتے خیر لیکن مین آپکی مرتبہ یقین کرتا ہون کہ اونکو ضرور خاموش ہونا پڑیگا۔

اور حضور پُرنور پر روشن ہی کہ جو بیدار بات ہوتی ہین اونکا پُل گفتگو اور مباحثہ سے ہی کھلتا ہے نہ کہ اوسکا مغز پچی وغیرہ نام رکھکر پہلوتہی کرنے سے۔

اب مین اعتراض مذکورہ کے بارہ مین ایک سوال کرتا ہون کہ وہم یعنی بھرم اور اودیا برھم پر ہی غالب ہوتی ہی یا کسی دوسرے پر۔ اگر برھم پر ہی غالب ہوتی ہے تو تمام پر یا اوسکے کسی جزو پر۔ اگر تمام پر ہوتی ہی تب تو اودیا کو کوئی منزہ ہی اور کشش کسیکو نہوگا اور جو کچھ اودیا کے خیالات بتلائے جاتے ہین وہی ٹھیک قرار پاوے کیونکہ اونکے خلاف کچھ بھی نہین رہا اور نہ اوسکے رفع ہونیکا کوئی ذریعہ باقی رہا۔ اور برھم بھی جاہل قرار پایا اور جبکہ وہ جہل سے محجوب ہوا تو قادر مطلق بھی نرہا۔ اور اگر برھم کے کسی جزو پر اودیا غالب ہوتی ہی تو یہہ بھی غلط ہے کیونکہ اس سے بھی برھم جُہل یعنی اودیا سے مغلوب ہوا علاوہ اسکے نتیہ ایک برھم کے انس یعنی اجزا نہین مانے گئے چنانچہ ابھی مباحثہ تنقیح نمبر اول مین بابو صاحب نے ایشور کو مفرد اور مجرد ات سے تسلیم کیا ہے۔ اور نیز ناتوانی اور نفضول کاری عذاب شعاری وغیرہ عیوب اوسکی ذات پر حملہ کرتے ہین۔

علاوہ اسکے بلا وجہ اوسپر اودیا کیون غالب ہوئی اور اگر کوئی وجہ تبلاوین

تردید اور نفی بھی نہو سکے کیونکہ تردید اور نفی بھی اوسکی ثابت کرائی جا سکتی ہے کہ جو کہین اور کسی جگہہ کبھی موجود ہو مثلاً قلم اگر کچھ نہو تو یہہ بھی نہ کہا جا سکیگا کہ قلم کچھ نہین ہوتا بلکہ قلم یہہ لفظ ہی زبان سے برآمد نہوگا -

اب بھی تعصب سنگہ کی ترتیب اور تاکید سے آپ اپنی گفتگو کو اگر لا اعتراض سمجھتے ہین تو اسکا دفعیہ ہمکو یاد نہین -

یہانتک گفتگو پہونچی تھی کہ پھر بابو صاحب کے اوپر ہر سمت سے صدائے واہ واہ بلند ہوئی -

پرمانا بھاس (خجالت آمیز لہجہ سے) حضور یون ہم کہان تک نغزیچی کرینگے سو بات کی بات یہہ ہے کہ جنہیں اودیا غالب ہے اونکو سو سو طرح کے بھرم اور وہم پیدا ہوتے ہین اگر اودیا ایسی ہوتی تو سنا ہی کیون ہوتا سکو نجات ہی نہو جاتی -

اور حضور کو معلوم ہوگا کہ بھرم بھی ایسا ہی ہوا کرتا ہے کہ گویا اصلی ہی ہے جیسے کہ ہزار علیحدہ علیحدہ پانی بھرے ہوئے ظروف مین ایک چاند کے ہزار ہی معلوم ہوتے ہین ایسا ہی ایک برہم کے انت انسان و حیوان وغیرہ مین انت ہی برہم تخیل ہوتے ہین ورنہ درحقیقت اگر دیکھئے تو جملہ اشیاء ایک برہم ہی کی پریلے (حالتین) اور اجزا ہین جیسا کہ گھڑا ہانڈی مٹکا سرا او وغیرہ سب ایک مٹی ہی کی حالتین ہین -

اور یہہ بھی غلط ہے کہ تعدد اگر کچھ نہوتا تو اوسکی تردید نہوتی صریح دیکھئے کہ گدھے کے سینگ کچھ نہین مگر اونکی تردید کیجاتی ہے -

علاوہ اسکے تعدد اگرچہ کچھ چیز نہین مگر اوسکی تردید اسلئے کیجاتی ہے کہ مخالف اوسکو چیز مانتے ہین - لہذا اسمین کوئی نقصان نہین -

ثابت ہی پس خود اونکا قول اونکے مخالف ہے -

مگر شاید اسپر بھی یہہ کہا جاے کہ یہہ بھی اودیا کا وہم ہو لہذا مین اس کہیڑے کو صاف کر کے ایک اور سوال کرتا ہون کہ برہم کو خود آپ برہم سے ہی ثابت کرتے ہین یا کسی قانون سے اگر برہم خود برہم سے ہی ثابت ہوتا ہے تب تو کسی کو اوسکی وحدانیت مین شک ہی نہو سکتا کیونکہ برہم سب جگہ موجود ہے اور دوسری اور کوئی چیز مانع نہین - اور اگر کسی قانون سے برہم کا اثبات ہوتا ہے تو قانون اور برہم سے ہی تعدد عارض ہوا - اور پوچھتا ہون کہ تعدد کا شک آپ اپنے دل مین سے رفع کرتے ہین یا عدالت کے اور میرے - اگر اپنے دل مین سے رفع کرتے ہین تو خود آپکو ہی وحدانیت مین شک معلوم ہوتا ہے - اور جو عدالت یا میرے دل مین سے رفع کرتے ہین تو میرا اور عدالت اور بابو صاحب یا فریقین مقدمہ اوجہاں مین کا متعدد ہونا مسلمہ ہوا پھر کیون مخالفت کیجاتی ہے - اور بھی جو عدل عدالت علیٰ دل وظلم ظالم مظلوم وفعل فاعل مفعول نر او ٹھنا بیٹھنا جینا پھرنا کھانا پینا سونا وانسان حیوان وکالا پیلا سرخ سفید ومرض مریض طبیب ادویہ اور اوسکی ترکیب وغیرہ وغیرہ ہزارون اشیا کی مخالفت اور مغایرت جو صریح موجود اور مدلل ہی وہ کیونکر رد ہو سکتی ہی ہرگز نہین -

ایک اور بار یک نکتہ بتلاتا ہون کہ توحید اور تعدد یہہ دونون لفظ اگرچہ باہم مخالف ہین مگر ایسے ہین کہ اگر انمین سے ایک نہوتا تو دوسرا بھی ہرگز نہوتا مثلاً چھوٹا اور بڑا یہہ دونون ہی ایسے ہین کہ اگر کوئی چیز چھوٹی نہوتی تو بڑی بھی کوئی نہ کہلاتی اصطلاح اگر تعدد کو نہ مانا جاے تو اوسکے بدون توحید بھی رد ہوتی ہے -

اور بھی اس بیان کو بڑھایئے تو یہان تک پہونچتا ہے کہ تعدد کچھ اور کہین نہو تو اوسکی

مخصوص بھی بشکل آدمیت کے لحاظ سے جو حکومت اور وکالت مخصوص صفات ہین وہی جملہ وکیلون اور حاکمون کے لحاظ سے صفات مشترک بھی ہین منجملہ انکے ستّا یعنی وجود بھی ایک صفت ایسی ہے کہ جو جملہ اشیا مین مشترک ہے جسکو بابو صاحب کہتے ہین کہ یہہ اشتراک ہی پرتکلیپ پرتیکش سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم پوچھتے ہین کہ اشیا متعدد جنمین وجود مشترک ہے وہ بھی معلوم ہوتی ہین یا نہین اسپر اگر بابو صاحب کہین کہ نہین ہوتی تو یہہ غلط ہے اور ناممکن کیونکہ اشتراک بلا متعدد اشیا کے ہوتا نہین پس اگر متعدد اشیا کا علم نہوگا تو وجود مشترک کا بھی نہوگا اور اگر اس سقم کے خوف سے کہین کہ اشیا متعدد بھی پرتکیش سے معلوم ہوتی ہین تو یہہ کہنا خود بابو صاحب کے مخالف ہی ہے یعنی جیسا کہ قانون پرتکیش کے ذریعہ سے وجود مشترک کا اثبات بابو صاحب کرنا چاہتے تھے ویسا ہی تعدد کا اثبات بھی اُسی قانون سے بخوبی ہوا لہذا قانون پرتکیش سے تو محض وحدانیت ثابت نہین ہوئی۔

اور قانون انومان یا اودیا کی تردید مین جو بابو صاحب نے یہہ کہا ہے کہ اودیا تمام روپ اور بچار سے منزہ ہے۔ اسپر قانون انومان کی دفعہ ۴ حرف (ب) عارض ہے یعنی سوکچن بادھت ہے۔ خلاصہ یہہ ہے کہ جیسا کوئی کہے کہ میرے منھہ مین زبان نہین۔ یہہ کہنا ہی اسکے منھہ مین زبان کے ہونیکو ثابت کرتا ہے۔ ایسا ہی اودیا تمام روپ بچار سے منزہ ہے یہہ کہنا ہی جتلاتا ہے کہ ہی اودیا کا روپ اور بچار ہے وگرنہ جو روپ بچار نہین رکھتے وہ کہنے مین بھی نہین آسکتے یعنی ایسی کوئی چیز ہی نہین جو روپ بچار ہی نرکھتی ہو۔

اب اس بیان کے بعد قانون آگم کی تردید کرنا اگرچہ فضول ہے لیکن مین ایک ایسی بات دریافت کرتا ہون کہ جو بالکل لاردہ ہے یعنی یہہ کہنا کہ قانون آگم سے وحدانیت ثابت ہے اسپر بھی وہی دفعہ متذکرہ سابق عارض ہے کیونکہ قانون آگم وید اور برہم سے ہی تعلق

پرمان چند - حضور پھر آخر جو کوئی کچھ کہے اسکا جواب تو دینا چاہیے -

عدالت - ہان یہہ تو ہم بھی جانتے ہین کہ آپ جواب دینے مین تو چوکتے نہین - خیر اچھا کہیے جو کچھ کہنا ہے -

پرمان چند - حضور مین اس قصہ کو ہی اب مختصر کرتا ہون - (ذرا جوش سے) اون قانون پرتلیش مین جو یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہر کلپیہ پرتکیش مین صرف ستتا ماتر (ہستی مطلق) کا گیان ہوتا ہے وہ پرمان ہے - مین اوہین سوال کرتا ہون کہ ہر شیش (بالاجمال) ستا کا گیان ہوتا ہے یا ہتیس ہیت (بالتفصیل وبالافراد) - اگر ہتیس ستا کا گیان بتلاوین تو یہہ غلط اور ناممکن ہے کیونکہ ہر شیش ستا کوئی اور کہین بھی ہے پھر اسکا گیان کہان سے ہوسکتا ہے - سب جانتے ہین کہ ہر شیش سامانیہ گدھے کے سینگ کی مانند ناچیز ہے - تمثیل اسکی ظاہر کرتا ہون مثلاً اکثر ستا سامانیہ والے ہین - وہ ملاکار مکار وغیرہ شیش کے نیکھ مین اور ککار مکار وغیرہ شیش سے علادہ انکا کچھ گیان ہوتا ہے - پس لامحالہ دوسرا طریق ہی ماننا پڑیگا کہ شیش ہیت ہی ستا کا گیان ہوتا ہے مگر یہہ کہنا جس شاخ پر بیٹھا ہوا ہو اسیکو کاٹتا ہے کیونکہ یہہ بالکل وحدانیت کے خلاف ہے یعنی ستا کے ساتھ ہی جبکہ شیش کا گیان بھی پرتکش سے ہوا تو وحدانیت باقی نرہی جڑ سے اوکھڑ گئی -

مطلب اس جگہ کا یہہ ہے کہ ہر چیز اپنی ذات اور صفات کا مجموعہ ہوتی ہے - اور صفات دو طرح کی ہوتی ہین - ایک صفات مشترک جیسے آدمیون مین آدمیت اور حیوان مین حیوانیت وغیرہ - دوئم صفات مخصوص جیسے آدمیون مین حاکم وکیل موکل اور حیوانون مین درند پرند یا شیر و بھیڑیا وغیرہ - اور ہر صفت کسی لحاظ سے مشترک بھی ہوتی ہے اور کسی

اصل مین نربکلپ گیان ہی ایسا یعنی ہر سہ عیوب سے پاک ہوتا ہی بعد مین اوڈیا در سنسکار وغیرہ کی وجہ سے یہہ ہر سہ عیوب گیان مین پیدا ہو جاتے ہین یعنی اول تو صرف ستّا ماتر کا پرتکش ہوتا ہے بعد مین ایسا وہم ہو جاتا ہے کہ یہہ چاندی ہے یا سیپ ہے ہمارے نزدیک یہہ دونوں بھرم ہین پس درحقیقت نربکلپ گیان ہی پرمان ہی اور بکلپ گیان اپرمان -

پھر قانون انومان کے بارہ مین اودیا کے اوپر جو اعتراض کئے ہین وہ بھی سراسر نادانی سے ہین کیونکہ در اصل اوڈیا نہ برھم مین مستغرق ہی اور نہ اوس سے علیحدہ ہی اور نہ وہ کچھ چیز ہے نہ نا چیز ہے غرضیکہ اوڈیا تمام بہروپ و بچار سے منزہ ہے پس کوئی دوش نہین آسکتا - رہا قانون آگم اوسکی نسبت یہی بات ہے کہ جبکہ وہ قانون پرتکش اور انومان کے موافق ہی تو اوسپر اعتراض تجویز کرنیکی ضرورت ہی نہین - اصل یون ہی کہ اونٹ تب تک ہی اپنے کو سب سے بڑا سمجھتا ہے جبتک پہاڑ کے نیچے کو نہین نکلتا اب بابو صاحب کو معلوم ہو جاویگا کہ کیا ہوتا ہے میاں لارڈ -

سب مسکراتے ہین - اور بعض واہ واہ کرتے ہین - اور بعض سنگہ کمر تھپتپاتا ہی

پرمان چند - کیا کہنے صاحب یہہ وہی مثل ہی کہ ناچ نہ جانین آنگن ٹیڑھا - یا جیسا کہ لومڑی نے کہا تھا کہ انگور کھٹے ہین - یعنی اپنے کو جو تقاری حاصل نہوئی تو اوسکا نام معزنی اور طول رکھ چھوڑا ہے - عنقریب ظاہر ہو جاویگا کہ اپنے منھ میاں مٹھو کون بنتا ہے -

عدالت - بابو صاحب خوش مزاجی کے واسطے اور بہت وقت ہے اب مطلب پر نگاہ رکھئے -

پرمان چند - مگر حضور یہہ بھی دیکھئے کہ کسکی جانب سے ہے -

عدالت - خیر کسیکی جانب سے سہی -

اور جو کہیں کہ برہم سے علیحدہ ہی تو اوس سے ہی دعوی ثابت ہوئی - اور اگر اودیا کو ناچیز
بتلاوین تو وہ کیسی بھی باج اور حامی نہین ہوسکتی یعنی جو محض ناچیز ہو وہ کسی کا بج کی کاسن اور
سبب نہین ہوا کرتی -

تیسرا قانون آلم اوسکی بابت گزارش ہی کر چکا ہون کہ وہ قانون تیکنش و انومان کے
خلاف ہونے سے اپرمان ہے -

اور پاخانہ پیشاب پاک و ناپاک وغیرہ جو تیکنش موجود ہین وہ وہم کیونکر ہوسکتے ہین جب وہ
بھی برہم بتلایا گیا تو وہ پاک ذات کیونکر رہا - علاوہ اسکے پاخانہ پیشاب اور آب طعام وغیرہ
کی تفریق اور مغایرت کی وجہ بھی اگر اودیا یعنی جہالت یا برہم ہی تو خود بابو صاحب مدعا علیہم
تو عیوب جہالت وغیرہ سے مبرا ہین وہ ہی اسپر کیون عمل نہین فرماتے واہ یہہ ایسی ودیا خوب ہے
کہ جو پاخانہ پیشاب آب و طعام ہر ایک پاک و ناپاک کا فرق مٹا کر سب اندھا دھند کا زمانہ پھیلاتی
ہے اس سے تو ہماری اودیا اور جہالت ہی اچھی ہی - پس بابو صاحب خواہ مخواہ خود پسندی سے
کہتے اور سمجھتے ہین کہ مین تردید کرتا ہون ورنہ محققان کامل کے نزدیک کچھ بھی تردید آپ
نہین کر سکتے -

پرمانا بھاس - جی صاحب - اپنے منہ میان مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے جسکو عدالت پسند
کرے وہ صحیح - اور آپ اپنے بیان کی وسعت کیا سمجھتے ہین صرف استقدر بات ہے کہ آپکو مغززنی
کی زیادہ طاقت ہے اور مین طول کو فضول سمجھتا ہون - مختصر لفظون مین مطلب کا اظہار کرنا
ہر ایک کا کام نہین - لیجئے اس مرتبہ بھی جو جو اعتراض آپنے کئے ہین ابھی اونکی قلعی کھولتا ہون
اول آپنے جو فرمایا ہے کہ جو گیان سنتے وغیرہ سے مبرا ہوتا ہے وہی برہم ہوسکتا ہی اس سے
ہمکو کب انکار ہے - مگر یہہ کہنا کہ برنجلیب گیان ایسا نہین ہوتا سراسر غلط ہی بلکہ ہم کہتے ہین کہ

کے ذمہ کچھ خرابی نہین آسکتی۔ پس بخوبی ثابت ہوا کہ "ایکو برھم دوتیہ ناستی" یعنی ایک برھم کے
سوائے دوسرا کچھ نہین۔

پرمان چند۔ حضور مجکو اگرچہ کچھ اور کہنے کی ضرورت معلوم نہین ہوتی لیکن مغالطہ پیدا ہے
مبادا عدالت کو مغالطہ پڑجاوے لہذا کسیقدر گزارش کرتا ہون۔

حضور پر واضح رہے کہ ابرکلپ گیان کبھی پرمانیک و درست نہین ہوسکتا بلکہ جو گیان
سنشے (संशय اشتباہ) وپرجے (विपर्यय خلاف دانی) اندھیوسائے
(अनध्यवसाय عدم ادراک) سے مبرا ہو وہی پرمان ہوسکتا ہے یعنی جبتک یہ معلوم
نہو کہ میرا علم ہر سہ عیوب مذکورہ سے مبرا و منزہ ہے تب تک اسکا علم پرمان یعنی حق دانی کا
ذریعہ نہین ہوسکتا۔ حاصل یہ ہے کہ کسی چیز کا محض علم ہونا ابرکلپ گیان اور علم کو عیوب سے مبرا
تحقیق کرنیکا نام سوکلپ ہے۔ پس اگر ابرکلپ گیان کو ہی پرمان اور درست مانا جاوے تو سیپ
مین چاندی کا محض علم ہونا بھی جو صریح خلاف دانی ہے پرمان سمجھا جائیگا مگر نہین بلکہ جب
مذکورہ صدر سوکلپ کے ذریعہ سے کامل تحقیق ہوجاوے تب کوئی علم پرمان ہوتا ہے۔

باقی یہ بات کہ نگیا و ہیتو وغیرہ اودیا سے پیدا ہوتی بھاشتے مین یا دونی وغیرہ کی کلپ
اودیا سے پیدا ہوتے ہین اسکی نسبت مین پوچھتا ہون کہ وہ اودیا کہ جو قانون پرتکش [illegible]
کی بابت بتلائی جاتی ہے کوئی چیز ہے یا ناچیز اگر کہین کہ کوئی چیز ہے تو پھر سوال ہوگا کہ
برھم مین مشتمل ہے یا برھم سے علیحدہ۔ اگر برھم مین مشتمل بتلادین تب تو وہ اودیا ہی ہے اور اودیا
کیونکر ہوسکتی ہے وہ برھم کو بھی اودیا حاصل ہوگی۔ یہ بہت ہی ستم آتا ہے۔ اور
برھم ہی جملہ بھرم گیان روپ اپرمان کا کارن قرار پاتا ہے پس پرمان کی پیدائش
ہی محال ہوجائیگی یعنی حقدانی و ناحق رسانی کا ذریعہ ایک ہوگیا۔

پربان چند مسکرا کر چپ ہوتا ہے۔

عدالت۔ اچھا اچھا کہیے۔

پرمانا بھاس۔ حضور اول قانون پرکیش کی بابو صاحب نے یہہ تردید کی ہے کہ اگر برہم کی وحدانیت پرکیش سے ثابت ہوتی تو سبکو برابر ہوتی۔ مگر یہہ بات ازبس نادانی اور نافہمی کی ہے کیونکہ مین اول ہی کہہ چکا ہون کہ اودیا اور پورب سنسکار کی وجہ سے دوئی کا وہم ہوجاتا ہے ورنہ آنکھ کھولکر دیکھتے ہی اول سکوت ماتر کا گیان ہوتا ہے یہہ ہی نرکلپ گیان پرکیش کا سروپ ہے بعد اسکے جو کلپ پیدا ہوتے ہین وہ اودیا وغیرہ کی وجہ سے ہوتے ہین جنکی کچھ اصل نہین اسلئے اپرمان ہین۔ یہی وجہ ہے کہ سبکو اس بات پر اتفاق نہین بلکہ اختلاف ہے جب اودیا یعنی جہالت رفع ہوجاتی ہے تو جو محجوب ہے وہ ظاہر ہوجاتا ہے۔ بس نرکلپ پرکیش بہرحال ہمارے موافق ہے۔

اب لیجئے قانون انومان۔ البتہ جو قانون پرکیش کے خلاف ہوتا ہے وہ انومان کا فقرہ موردن نہین ہوتا مگر ہمارا انومان کا فقرہ بحسب نرکلپ کے رہ صدر قانون پرکیش کے ہونے سے مخالف جو نظر آتی ہے اوسکی وجہ صرف وہی اودیا اور جہالت ہے۔

دوئی پرتگیا و ہیتو وغیرہ جو برتی بھاستی ہین اوسکا سبب بھی ہی اودیا ہے۔ بس یہی تمام باتون کا جواب ہے لہذا قانون انومان مین کچھ دوش نہین آتا۔

اور پھر جبکہ پرکیش و انومان سے جسکا اثبات ہوتا ہوا اوسیکا مشرح بیان قانون آگم مین کیا گیا ہے تو اوسمین بھی کچھ دوش نہین آتا۔ جو اعتراض ہے وہ خود ہی رد ہوگیا اب اور کیا ضرورت ہے عدالت کی زیادہ سمع خراشی کرنے کی۔

اور زرعہ مرارعہ پاک و ناپاک وغیرہ کے خیالات تو محض بھرم ہین اون سے اونچ اونت پاک

معلوم ہے تیسا ور پرتی بھاستے ہین تب تو پھر بھی انوبان گیان کا پیدا ہونا ناممکن ہوا کیونکہ سب پرتی بھاس روپ جو معرض بحث ہے اوسمین مستغرق ہوگئے کوئی ہیتو وغیرہ باقی نرہا - اور اگر بتلاوین کہ وہ پرتی بھاس (معرض بحث) سے باہر اور علیحدہ ہی ہین تو اونسے ہی پرتی بھاس ان ہیتوین وبھچار آیا یعنی یہہ کہ بگڑ گیا اور ہیتو وغیرہ پرتی بھاس مان تو ہین مگر پرتی بھاس سے باہر اور علیحدہ یعنی وحدانیت کے خلاف ہین -

سب تعجب اور واہ واہ کرتے ہین -

اچھا - قانون آگم وید جو ہے اوسکی زیادہ تردید کرنا مین فضول گوئی مین داخل سمجھتا ہون کیونکہ اوسکی تردید مین نقشہ تحریری داخل کرچکا ہون - علاوہ اوسکے اوسمین جو برہم کی وحدانیت کا بیان کیا ہے کہ اگنی اوسکا سر اور سورج چندرمان اوسکی آنکھین اور وید اوسکے کلام وغیرہ وغیرہ یہہ جملہ بیان ایسا ہے کہ جیسا کوئی بندھیا کے پوتر کے بیاہ کا احوال بیان کرے - مطلب یہ ہے کہ جبکہ کوئی ایک برہم ہی ثابت نہوا تو اوسکے سر اور آنکھ وغیرہ کا بیان کیونکر راست ہو سکتا ہے پس میرے اور جملہ محققان کے خیال مین کوئی بھی قانون برہم کی وحدانیت کا سادھک نہین بلکہ بادھک ہے - بس اسیقدر کافی ہے حضور کے لئے نتیجہ نکالنے کو -

بڑے غضب و ہنسی کی بات ہے کہ زرعہ مزارعہ - آب طعام - پاخانہ پیشاب - خوشبو بدبو - کوڑا کباڑ - مرض مریض - جھوٹ سچ - پاک و ناپاک - جاہل جہل وغیرہ غرض سب کچھ عیوب اوسی پاک ذات برہم کے ذمہ لگائے جاتے ہین -

پرماتا بھاس (کھڑا ہوکر) کیا خوب آپ اپنی دانست مین تو یون سمجھا ہوگا کہ اس بیان کی کوئی تردید ہی نہین بھلا ایسا نامعقول تنزل بیان کب قابل پذیرائی ہوسکتا ہے لیجئے مین اسکی ابھی تردید کئے دیتا ہون - عدالت اسپر کیونکر اکتفا کرسکتی ہے -

برہان چہارم - یہہ بات ہر شخص جانتا ہے کہ جو امر پریکٹس سے ثابت ہوتا ہے اوسمین کسیکو مخالفت نہین ہوتی بلکہ سب پر یکسان اوسکا اثر ہوتا ہے جیسا کہ گھٹ وپٹ وغیرہ کے پریکٹس مین کسیکو مخالفت نہین ہوتی - پس وحدانیت اگر قانون پریکٹس سے ثابت ہوتی تو کچھ مباحثہ ہی اوسمین باقی نہوتا بلکہ مین اور آپ بھی لامحالہ اوسکے قایل ہوتے - پس قانون پریکٹس سے تو وحدانیت کا اثبات ہرگز نہین ہوسکتا - بلکہ قانون پریکٹس تو اوسکے خلاف محض ہے یعنی دوئن جیو وجہان وغیرہ کی علیحدگی اور تفریق کے موافق [illegible] صحیح جو اصحاب کے دیکھنے مین ایسا ہی آتا ہے -

اب رہا قانون انومان وہ بھی بابو صاحب کے [illegible] [illegible] پریکٹس کے خلاف جو انومان ہو [illegible] [illegible] لہذا جبکہ قانون پریکٹس سے [illegible] اختلاف [illegible] کسی بھی [illegible] کے فقرہ سے وحدانیت کا اثبات [illegible] ہوسکتا

دوم وہ انومان کا فقرہ خود بھی [illegible] [illegible] کیا [illegible] پریکٹس کا مقابلہ کرے -

دیکھیے سوال ہے کہ وہ وحدانیت کا سادھک انومان کا فقرہ جو بابو صاحب نے بیان فرمایا اوسمین انومان کے اجزاء پرتگیا - ہیتو - آدابرن وغیرہ بھی برتی جاتی ہین یا نہین - اگر کہین کہ برتی جاتی نہین تب تو اونکے بدون اونکے انومان کا پیدا ہونا ہی ناممکن ہے کیونکہ کوئی گیان اور انومان بلا اپنی سامگری اور سامان کے ہرگز پیدا نہین ہوسکتا - اور اگر کہین کہ پرتگیا - ہیتو وغیرہ بھی برتی جاتی ہین تو اوسمین پھر سوال ہے کہ وہ اجزاء اوس مذکورہ برتی بھاس مین مستغرق ہی برتی جاتی ہین یا اوس سے علیحدہ - اگر اوسمین مستغرق

کے لحاظ سے سب مختلف انیک ہیں۔ بابو صاحب اسکے خلاف ہیں اگر اسطرح یہ مان لیں یعنی
کہیں کہ کسی نوع سے سب ایک ہیں اور اسطرح سے انیک تو بیشک ٹھیک ہے پھر کوئی مخالف
نہیں لہذا لالہ صاحب مذکور کا بیان کسی طرح بھی قابل اعتراض نہیں۔ یہ ہے ہی حجۃ شہادت
انسانی کی حقیقت۔

پرمانا بھاس ۔ دشرمندگی ہے، جناب عالی ہمارا بیان کچھ صرف گواہان کی شہادت کے
بھروسے پر نہیں بلکہ بوجہ مستند قانونی دلائل کے خود ہی ثابت اور مسلّم ہے چنانچہ اب
قانونی دلائل پیش کیجاتی ہیں

(۱) قانون پرتیکش ہی ہمارے موافق ہے کیونکہ آنکھ کھولکر دیکھنے سے دفعتاً اول تو
تمام اشیاء ایک ستّا روپ ہی نظر آتی ہیں بعد اوسکے اودیا اور پورب سنسکار کی وجہ سے
اختلاف اور دوئی کا وہم ہوجاتا ہے اور اسی ستّا کا نام برہم یا واجب الوجود ہے۔ کسی نے
اسی کے مصداق کیا اچھا کہا ہے۔ **شعر** نا نہیں [illegible]
[illegible] کوئی [illegible] نہیں [illegible] قانون [illegible]
ثابت ہے [illegible] زبان کا فقرہ ہے۔ تمام جگت سب ایک پرتی بھاس [illegible]
[illegible] انومان کیونکہ پرتی بھاس ہیں [illegible] (دلیل) جو جو پرتی بھاس میں
[illegible] جیسے [illegible] پرتی بھاس (تمثیل) پس چونکہ
تمام جگت بھی پرتی بھاس ہے (اقرار دلیل) لہذا ایک پرتی بھاس روپ برہم ہی
[illegible] (نتیجہ)

یہ فقرہ [illegible] کافی ہے۔

پھر چاروں [illegible] وید بھی ہر نوع ہمارے خیالات کا حامی ہے یعنی اوسکے چند مقولہ

کے بیان سے آخر کسیطرح یہی ثابت تو ہے کہ تمام گواہان ایک ہی تنا بیان ہی اونکا ہمارے نتیجے
باجی اگر مخالف ہے تو اوسکا اسقدر اثر ہونا چاہیے پس بخوبی ثابت ہو گیا اکو برہم دو تیونا ستی۔
پرمان چند (ہنسکر) جناب عالی اسوقت مجھکو "چہ دلاور ست دزدے کہ بکف چراغ دارد"
یہہ مصرعہ یاد آیا ہے۔ یعنی یہہ فقرہ کہ "مین بھی جاہل ہون" مین نے خود سوال کیکے گواہ سے
تسلیم کرایا تھا مگر مباحثہ مین اپنی طرف سے اسکا مطلب ظاہر کرنا سہو ہو گیا تھا شکر کا مقام
ہے کہ بابو صاحب نے خود مجھکو یاد دلایا۔ دیکھئے حضور بابو صاحب کی کس درجہ کی جرأت ہے کہ
ایسے گواہ کو جسکی جہالت پر خود بھی متفق ہین شہادت مین پیش کیا اور صرف اوسیکی شہادت
پر مقدمہ اوڑایا چاہتے ہین وہی مثل ہے "گنجی نہاری گودکھودون کا اینڈ ھوا"
مگر کیون حیرت ہو کر آخر اونہیں بھی تو جہالت غالب ہے بلکہ وہ تو اس فقرہ کو عدالت وغیرہ
جہلا اصحاب تک بڑھاتے ہین۔ ہائے افسوس تہ ہرم کا مقام ہے۔ بھلا فضلان و تجربہ کاران کے
مباحثہ مین جاہلون کا کیا کام اور کسنے اونکو دخل دیا ہے۔ باقی یہہ اونکو اختیار ہے کہ وہ اپنے
گواہ کی تحریری اور تقریری بات سے بھی انکار کرین۔ علاوہ ازین زبردست اعتراض تو یہی ہے کہ
گواہ اور مدعا علیہم جسکا ایک ہی بتلاتے اور بلانے گئے تو ثبوت ثانی خود ہی رد ہو گیا۔
لالہ کنھیا چند صاحب کے بیان کے بارہ مین نیاز مند اول ہی عرض کر چکا ہے مفصل یہ ہے
کہ جو چیز کسی نوعیت جیسی کہی جاتی ہے وہ ہر طرح سے ویسی نہین ہو جاتی۔ جیسا کہ میرا داخل کیا ہوا
عرضیہ دعوی اور بابو صاحب کا داخل جواب دعوی حیثیت کاغذ دونون ایک ہین وہ بھی کاغذ ہے
اور وہ بھی ہے۔ اونکا سامانیہ گن ہو یعنی مشترک۔ مگر اس لحاظ سے کہ ایک عرضیہ دعوی ہے اور دوسرا
جواب دعوی۔ یا بلحاظ اسکے کہ یا الفاظ وغیرہ مضمون کے ہرگز ایک نہین پس ایسا ہی لالہ صاحب
کے بیان کے جوہر اگرچہ سب در بیہ سامانیہ گن کی اپیکشا ایک ہین لیکن بشیش یعنی وجہ امتیاز

کے ساتھ ہی وہ مخالفت بھی تو کرتے ہین یعنی اگرچہ وہ کہتے ہین کہ جملہ اشیا رکسی لحاظ سے
کتھنچت ایک ہی ہین - مگر یہہ بھی اونکا بیان ہے کہ دوسری طرف غور کرنے سے بظاہر انیک
بھی ہین - اس اونکے بیان کی صداقت حضور کو اور جملہ حاضرین کو اخیر مین خود ثابت ہو جاویگی
درحقیقت کسی بات کو ایک طرح پر ان بیٹھنا ایسا مضر ہے جیسا کہ کوئی طفل اپنے باپ کا نام
کیہری سنگ سنکر اوسکو سچا کیہری سنگ مان جلے اور بلجا ناہی کہ وہ اپنے باپ کی قربت
سے ڈر کر بھاگ جایا کرے اس حالت مین اوسکے دو شریک دوست اوسکو ایسا ہی سمجھاوین
کہ بیوقوف یہہ سنگھ (شیر) نہین بلکہ تیرا باپ ہے اور کیہری سنگھ بوجہ نام کے لحاظ سے
پکارا جاتا ہے مگر وہ طفل کسیکی کیون سنیگا - جیسا کہ کمترین ہو وقت حقیقت کو ظاہر کرتا
اور بابو صاحب اوسپر اعتراض لاتے ہین لیکن عقلمند لوگ جانتے ہین کہ ایسا طفل نہ ہم کا اوسکو
صرف کیہری سنگھ سمجھا ہے درحقیقت پدرانہ سے محروم رہنا محض جہالت و کم نصیبی ہے - چنانچہ
حضور عالی فراست سے بھی یقین کیا جاتا ہے کہ ضرور عدالت کو تحقیق ہو گیا ہوگا کہ مدعا علیہم کا
جملہ اشیا کو صرف ایک بر عم سمجھکر بے ایمانی اور خیانت کی حجت قایم کرنا غا فرض طمع نفسی یا
نادانی ہے پس لا کتھنچت جنید کا بیان دراصل اصلیت کی جان اور حقیقت کا عطر ہے
اگر اوسکو بابو صاحب اپنے موافق مان لین تو پھر کیا شک ہے مدعی کے کامیاب ہونے مین
بس کافی سمجھتا ہون اسی مختصر مباحثہ کو -

پرمانا بھاس - حضور یہہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے گواہ نے خود اقرار کیا ہے کہ مجکو بھی اودیا
یعنی جہالت حایل ہے پس اگر کسی مقام پر اوسنے غلطی بھی کی تو کیا عجب ہے کہ اوسکی وجہ بھی
وہی جہالت ہو - اور دیکھئے گواہ موصوف کی راست بیانی کہ اپنی جہالت کے اقرار سے جلسۂ عام
مین سر اجلاس عدالت بھی منکر نہین ہوا پھر کیون اوسپر استدلال کیا جاوے اور لا کتھنچت جنید

اور کیون نکرے کہ جو بات واقعی ٹھیک ہوتی ہے اوس سے کب انکار ہو سکتا ہے۔ دیکھئے اول
ہی گواہ موصوف فرماتے ہین کہ جسقدر دعوی معلوم ہوتی ہے وہ صرف اودیا کی وجہ سے ہے
اور وہ اودیا برھم سے علیحدہ ہے۔ ایک۔ دوسری بیان کیا ہے کہ یہہ بیان میرا باعتبار وید کے ہے
پس وید سے بھی دوئی ثابت ہوئی۔ علاوہ اسکے وید کی تردید مین مین نے فہرست تحریری
داخل کی ہے اوسکے بموجب جبکہ وید کی تردید ہوگئی تو تمام بیان کہ جو اوسکے اعتبار پر ہے
خودہی رد ہوگیا۔

ایک اور تماشے کی بات رہگئی کہ وہ ہی معتبر گواہ صاحب کہتے ہین کہ مدعا علیہم اور مین
گواہ دو ہین اس سے بھی دوئی صحیح طور سے تسلیم ہوگئی۔ مگر پھر اس سے انکار بھی کیا بلکہ خلاف
اسکے کہا کہ مین اور مدعا علیہم ایک ہی ہین اس موقع پر گواہ کا چکرانا قابل لحاظ ہے کہ اسکو
اگر گومتی گکا یو نکو یم مشکل کی حالت پیش ہوگئی تھی۔ یعنی اسکے انکار کرنے سے ایک بہت بڑا
ستم اور مایہ ہوا کہ گواہ اور مدعا علیہم جبکہ دونون ایک ہوگئے تو اوسکو گواہی مین پیش ہونیکا
سبب بھی نہین رہا۔ گویا خود مدعا علیہم ہی ہوا مگر افسوس کہ طرفداری کی شراب کے
نشا مین کچھ معلوم نہین ہوتا۔

زیادہ تر تاسف بابو صاحب کی عقل پر ہے کہ باوصف قانون پیشہ ہونے کے ایسے معاملہ
کی پیروی کرتے ہین۔ مگر ہان کیون نکرین کہ بموجب انکے مسئلہ متنازعہ کے وہ اور مدعا علیہم
نیز گواہ بھی تو ایک ہی ہین۔ لیکن اب خوف یہہ ہوتا ہے کہ یہہ مسئلہ عدالت و نیز ہما و شما و حاضرین
پر بھی حملہ کرتا ہے (حاضرین سوال منھ پر رکھکر ہنستے ہین) پس میرے خیال مین محض نادانی ہے ایسے
گواہ یا اوسکے بیان پر استدلال کرنا۔

لالہ کنھیا حیدر صاحب کے کلام پر جو کہا گیا ہے کہ وہ ہمارے موافق ہے یہہ نہین سوچتا

اختلاف اوسکے بیان پر عاید ہے - اول تو علم و عالم و معلوم اور رحم و رحیم و مرحوم و بیاپیہ
و بیاپک وغیرہ سے دوئی اور جدائی ثابت ہوئی جو وحدانیت کے خلاف ہے - دویم اگر تماد
شماد وغیرہ سب ایک برہم ہی ہوتے تو سب مین خدائی صفتین بھی ضرور ہوتین یا برہم مین بھی وہ
صفتین نہ ہوتین - یہہ ناممکن ہے کہ تماشا مین وہ صفتین نہون اور برہم مین جو ایک تماشا یعنی نام
ہے موجود ہون - یہہ بھی خلاف وحدانیت ہے -

ایسا ہی نراکار نرگن آتما سروپ وغیرہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ نربرہم کے بانی ابتدا ہی
ساکار اور سگن نہ الگ یا دیکھ روپ صرف نہین ورنہ ایسی تفریق و خصوصیت کا پیدا ہونا ممکن نہین
خصوصیتا غیر ذی روح مادہ سے تو برہم کا ایسی کی صورت ہی ظاہر ہوتی ہے کہ بہن اتنی تبدیلی
کا ہونا بالکل ناممکن ہے -

پھر یجر وید کے حوالے سے جو یہہ کہا گیا ہے کہ جبکہ برہمن کر یہہ نے خیال کیا کہ میرے سوا
اور کوئی نہین تو تنہائی سے ڈرا اور آرام نہین تب یجر دیو خواہش کے ایک سے دو ہو گئے - اس
مین بھی اول تو اوس بیان سے اختلاف ہوا کہ پہلے تو آنند سروپ و غیر متلون ہے - دویم جو
محض ایک ہوتا ہے اوس سے دو ہرگز نہین ہو سکتے جیسا کہ ہم مانو ایک ہے اوس سے کبھی دو
نہو نگے - لہذا یہہ بیان گواہ مذکور کا غیر ممکن اور جھوٹ ہے - پھر جبکہ دوئی کوئی چیز نہین تو
دوئی کا نام کہان سے پیدا ہو گیا کہ برہم نے خود کہا مین ایک ہون بہت ہو جاونگا کیونکہ
بموجب بیان گواہ مذکور کے بھی جو چیز نہین ہوتی اوسکا نام بھی نہین ہوتا یعنی نیست مطلق
سے ہست نہین ہو سکتا   جرح مین یہہ سوال اسی غرض سے گواہ کو تسلیم کرایا گیا تھا -

پھر گواہ مذکور نے اگرچہ بوجہ رعایت و طرفداری کے صریح طور سے بیان کیا ہے کہ سوائے
برہم کے اور کچھ نہین لیکن پھر بھی چند مرتبہ اپنے بیان مین اوسنے دوئی کو بھی تسلیم کیا ہے

یعنی اُس سے سوال کیا تھا کہ تمکو بھی اوِدیا یعنی جہالت حایل ہے یا نہیں جسکا مطلب یہہ تھا کہ گواہ اپنے کو جاہل نہیں بتلاویگا پس مجروح ہو جاویگا مگر گواہ موصوف نے آزادانہ طریق سے کہا کہ ضرور ہے۔ سستی اسیکا نام ہے۔ شہادت تردیدی جیسی کچھ ہے اوسمین کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ خود لالہ کنہیا لال صاحب ہمارے بیان کو قبول فرماتے ہین۔ پس اس حالت مین بہرحال تنقیح نمبر دو کا بھی ہمارے حق مین تجویز کرنا قرین انصاف ہے۔

اب قانونی دیبات بیان کرتا ہون۔

عدالت ۔ اٹھیرئے پہلے شہادت زبانی کو طے ہونے دو۔

پنڈت بھاس ۔ بہت اچھا حضور۔

عدالت ۔ (پنڈت سے) ہان صاحب کہئے جو کچھ کہنا ہے۔

پنڈت جی ۔ لالہ بابو صاحب کی طرف سے شہادت زبانی مین اس نمبر کے بارہ مین صرف ایک گواہ پیش کیا گیا ہے جسکو تسلیم ہے کہ مین رشتہ مین مدعا علیہم کا بیرہ ہون چنانچہ رعایت اوسکے بیان سے واضح ہے۔ پس اُسکا اظہار ہرگز قابل اطمینان نہین۔

اب ادن معزز گواہ صاحب کی اختلاف بیانی پر لحاظ فرمایئے جس سے خود اونکی فضیلت اور عظمت ظاہر ہوتی ہے بقول لیکہ ایں کوزہ بہان تر اود کہ درو ست"! اور ساتھ ہی اسکے یہہ بھی خیال رکھئے کہ سند ہ نے جو اوسکے انتہا پر جرح کی تھی وہ کہانتک معاملہ سے متعلق اور نا متعلق تھی ۔ گواہ مذکور بیان کرتا ہے کہ ایشور رحم و کرم ۔ علم و حلم وغیرہ جملہ صفات سے موصوف ہے اور آنند سروپ نہ اِکار نجن سرگیہ سرب بیاپک دیالو دیبالی ہے ۔ اور شما شما وغیرہ اور کوئی بھی اون خدائی صفتون کو نہیں رکھتا۔ خیال کرنے کی بات ہے کہ اس جرح مین دو

آج ہمارے تو دل سے جگت کے کرتا ہونیکا اندھیرا ہی کھو دیا

عدالت (پرمانا بھاس سے) ہان صاحب کچھ اور کہنا ہے۔

پرمانا بھاس (دلیری سے) بس حضور کہان تک مغززنی کرین۔ اب حضور خود نوٹ فرمالیوین کہ کون راستی پر ہے۔ کیونکہ حضور کی طبیعت بھی اب اکتا گئی ہے۔

عدالت۔ صاحب ہم نہین اکتاتے گر کتاتے۔ جو کچھ کہنا ہے کہو۔

پرمانا بھاس۔ بس حضور اور کیا کہینگے۔

عدالت۔ خیر شکر ہے کہ ایک نمبر سے تو انفراغ ہوا۔ اچھا صاحب تو اب دوسرا نمبر بھی اپنا طے کر لیجئے (منصرم سے) استی جی کیلئے تنقیح نمبر دو۔

منصرم نکالتا ہے اور ملاحظہ کراتا ہے

پرمانا بھاس۔ یہہ نمبر دو بھی ہمنے پنڈت دیانند سرسوتی کی شہادت سے جو ایک معزز اور علامہ فاضل شخص ہے پایہ اثبات کو پہونچایا ہے چنانچہ گواہ موصوف کا صریح لکھا ہے بیان ہے کہ تمام جگت مین ایک برہم کے بجز دوسرا کچھ بھی نہین اور یہ جو جدائی یعنی دوئی نظر آتی ہے وہ سب جھوٹی اور وہمی ہے۔ اور اوسی برہم یا تمانے جب چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو تو اشکال مختلف کو قبول کیا۔ اور اونکا بیان ہے کہ اسطرح سے کسیطرح کبھی نہین یعنی مختلف اقسام کی دوئی نظر آنیکی وجہ اونسے دریافت کیگئی تھی اوسکے بتانے مین بھی وہ مجبور نہین ہوے اور اونکے ایسے اعتقاد کی وجہ دریافت کیگئی تھی اوسکے اظہار مین بھی وہ مقصور رہے۔ بلکہ وید مقدس کے حوالے بیان فرمائے چنانچہ اسی مضمون کی مصداق اور بھی صدہا مقولہ وید کے مشہور عام ہین۔ اور تصنیفون کی جرح مین بھی گواہ موصوف نے کہین دھوکا نہین کھایا۔ پھر آگے چلکر بابو صاحب نے گواہ مذکور کو ایک عجیب مغالطہ مین لا ڈالا تھا

کہ آگ گرم ہوتی ہے اوسکو اگر کوئی کہے کہ آگ سرد ہوتی ہے تو یہی راست کہیگا اور اگر گرم سلائی
جاوے تو بھی مانیگا - پس اوسکا خیال تو درست نہیں ہو سکتا - اور اگر بکش اول ثانی یعنی
کہیں کہ یہہ خیال اوسکو ہوتا ہے جسنے تحقیق کر لیا ہو کہ مرکبات کرتا کے کیے ہوے ہوتے ہیں
تو بھی نادرست ہے - کیونکہ جب کسی میں میں کوئی گہرا گڈھا کھود کر مٹی نکال لیتے ہیں تو بجاے
مٹی کے آکاش ظاہر ہو جاتا ہے - اوسکو دیکھکر معًا یہہ خیال ہوتا ہے کہ پہلے اس سے تمام خلا
میں بھی اسیطرح مٹی بھری ہوگی اوسکو نکالکر ایسے ہی کسی نے آکاش پیدا کیا ہوگا - پس یہہ
خیال بھی اوسکا درست ماننا چاہیے - مگر یہہ مخالف کو بھی تسلیم نہیں لہذا کسی امر کا معًا خیال
ہونا بھی بلا کامل تحقیق کے ٹھیک نہیں ہے - پس قصہ مختصر حقیقت یہہ ہے کہ اس قدیم اور
لازوال جگت کا کرتا کوئی بھی نہیں -

پس یہہ ہی بابو صاحب کے اخیری اعتراضات کا مختصر جواب ہے -

یہانتک بابو پریان چند کے کلام کا پہونچنا تھا کہ سری ہری - دھرتی - کیرتی - بدھی
لکشمی وغیرہ صدہا لیڈیوں نے جو اس کا تماشے کے لیے ہجوم ہو رہا تھا خوشی سے
رو نگٹے کھڑے ہو گئے اور جوش سرور کا مارے ضبط نہو اپس از حد اومنگ کی ترنگ میں آکر
اپنے ہاتھوں بابو پریان چند کے اوپر پریم کے پھول برسائے اور پرنسٹا - پربھوتا وغیرہ لیڈیوں
نے خود بخود در محبت کے ہار بابو صاحب موصوف کی گردن میں پہنائے - جملہ مخالفین پر بدہیئت
چھائی اور تمام حاضرین لوبھ بین نے ازبس شادی و شادمانی سے تال بجائی - جملہ انصاف پسند
سامعین نے صدائے واہ واہ سے پکارا اور تمام خردمندان دوربین نے آفرین و مرحبا کا
نعرہ مارا -

مسٹر پیریا صاحب (کلکتہ والا تال بجا کر) او ہو صاحب پریان چند نے تو سوچ سمجھ کر

لکھو کھہا اور بیشمار تکالیف اور عذاب مین لگا کر بیوقوف اور بیہدہ وغیرہ نہ کہلاتا بلکہ ہر ایک
طرح کی آلایش اور آمیزش سے منزہ و مبرا رکھکر آرام مین رکھتا - اجسام وغیرہ کے بنانے سے
مطلب ہی یہہ ہی کہ خالص روح کچھہ نہین کر سکتی - اور ایشور مین حرکت اسلیے غیر ممکن ہے
کہ اول تو عرض کر ہی چکا ہون کہ خالص روح مین ایسی ہلنا چلنا وغیرہ حرکت نہین ہوتی
دوم ایشور سرب بیاپک کہلاتا ہے اور جس مقام مین جو بیاپک ہوتا ہے اوس مقام مین کسی
حرکت نہین ہوسکتی مثلاً رانگ وغیرہ کہ جس سانچے مین بیاپک ہوتے ہین اوسمین وہ ہرگز حرکت
نہین کر سکتے یہہ قانونی دلیل بیان کیگئی - اور دوسری بکلپ سے بھی ایشور سرب بیاپک مین حرکت
کا ہونا ممکن نہین کیونکہ خیال کرو کہ جو پردیس جس جگہہ سے حرکت آیا ہے وہ جگہہ خالی رہی ہے
یا اوسکی جگہہ کوئی دوسرا پردیس آجاتا ہے اگر وہ خالی رہتا ہے تب تو وہ ہی اسایکا ثابت
ہوگئی اور اگر اوسکی جگہہ اور آجاتا ہے تو اس سبب پردیس کی جگہہ خالی رہیگی جسکا اسی طرح
بہر حال اخیر مین ایک پردیس کی جگہہ خالی ماننی پڑیگی اور اوسی سے اسایکا بھی - ورنہ انوستھا
دوش آویگا - پس سرب بیاپک مین حرکت کسی نوع سے بھی نہین ہوسکتی اور جسمین حرکت نہین
ہوتی وہ صانع بھی نہین ہوسکتا - مثلاً اگر کمہار مین حرکت ہو تو وہ گھٹ کا کرتا بھی نہین ہوسکتا
پس نتیجہ یہہ ہوا کہ غیر مجسم اور غیر متحرک اور غیر متلون ایشور جگت کا کرتا ہرگز نہین ہوسکتا -

پھر یہہ بھی کہا گیا ہے کہ "جگت کی رچنا ایسی ہی کہ اوسکو دیکھکر یہہ خیال ہوتا ہے کہ
یہہ کسیکی کی ہوئی ہے" - بیشک ہوتا ہوگا لیکن مین دریافت کرتا ہون کہ یہہ خیال
اوسیکو ہوتا ہے کہ جسنے گھٹ وغیرہ کو دیکھکر یہہ یقین کر لیا ہو کہ یہہ مرکبات کرتا کے
کیے ہوے ہوتے ہین - یا اوسکو بھی جسنے کچھہ تحقیق نہ کیا ہو - در جواب اسکے اگر پکش دویم یعنی
غیر تحقیق کو بتلاوین تب تو نادرست ہی کیونکہ اوسکو کچھہ بھی تحقیق نہین شاید سکے یہہ تحقیق نہین

جسم کے پردیس بھی بلا کسی کارن کے آپ سے ہلتے ہین اور ایسا ہی جسم کے پردیس بھی اگر روح
کی مرضی کے خلاف کسی مرض لرزہ یا تشنج یا اختلاج وغیرہ سے حسب تحریر حرکت کرین تو
لامحالہ روح کے پردیس بھی (جو اوس عضو مین ہین) اوسی طرح حرکت کرتے ہین چنانچہ
مین اگر اپنے ہاتھ سے بابو صاحب کا کوئی عضو پکڑ کر اوپر اٹھا لون تو ضرور بابو صاحب
کی روح کا وہ حصہ بھی جو اوس عضو مین ہوگا اوپر اوٹھ جاویگا پس اگر کہین کہ روح ہی اعضا
کی حرکت کی کرنیوالی ہے تو جبکہ اعضا کے تشنج وغیرہ کی وجہ سے روح مین حرکت ہوتی
ہے تو یہان اعضا بھی روح کی حرکت کے کرتا ہوے اور جیسا کہ یہہ ظاہر ہے کہ اگر جیو
حرکت نکرے تو تمھارا جسم کچھہ نہین کرسکتا ایسا ہی یہہ بھی تحقیق ہے کہ اگر ہاتھ اکڑ جاوے
تو جیو بھی کچھہ نہین کرسکتا - پس لامحالہ تسلیم کرنا ہوگا کہ روح کی حرکت سے عضو اور عضو
کی حرکت سے روح خود بخود ہی حرکت کرتی ہے ایک کو دوسرے کی حرکت کا کرتا کہنا صرف
ہوبا ہے درحقیقت اونمین ایسا ہی نمت نیمتک بھاؤ ہے - پس سمجھ لو کہ مردہ اجسام
کے ہاتھون سے اسلیئے گھٹ پٹ نہین ہوتے کہ اونمین حرکت نہین اور حرکت اونمین اسلئے
نہین کہ اون کے نمت کارن روح کی حرکت اونمین موجود نہین - مگر ایسا نمت نیمتک
بھاؤ یا حرکت ایشور مین پائی نہین گئی کہ جو جگت کا نمت کارن ہوسکے - اور نہ ایسا نمت
نیمتک بھاؤ یا حرکت ایشور مین ممکن ہوسکتی ہے کیونکہ ایسا نمت نیمتک بھاؤ تو اونمین ہی ہوتا
ہے کہ جو تمھاری مانند جسم ہون جیسا کہ تمھارے مردہ اجسام ہین اور دیگر روحون کے (جو اوس
جسم سے علیحدہ ہین) پردیسون مین نمت نیمتک بھاؤ نہین ہوسکتا -

خلاصہ یہہ ہے کہ اگر خالص روح بھی جسکی تم آپکا ایشور بھی (بالغرض اسکے کرتا)
ایسی پاکیزہ ارواح کے ذمہ یہہ ہمیشہ ہر وقت کی پابندی ہے جسم کہ جسکے ہمراہ ہزارہا بلکہ

علاوہ بین اس کے ہماری غرض یہ ہرگز نہیں کہ کارج میں جو حالت ہوتی ہے کارن میں بھی کلیتاً
وہی حالت ہوتی ہے۔ یعنی یا یہ اگر جلتا ہے تو چولہا سمت کارن بھی جل جاتا ہے نہیں
بلکہ ہمارا مطلب ہے کہ کارج میں جو تغیر ہوتا ہے وہ بلا کارن کے تغیر کے ہرگز نہیں ہو سکتا۔
پس خلاصہ یہ ہوا کہ ایشور کو جگت متلون کا کرتا مانا ہی جاوے تو اوہمین بھی متلون تو لامحالہ
عاید ہوگا اور ایشور متلون ہوتا نہیں بس یا تو اسکا کرتا ایشور نہیں اور یا ایشور غیر متلون نہیں ہے
لیکن اگر کرتا نہ مانیں تب تو ہمارا دعوی قابل ڈگری ہی ہے اور اگر کہین کہ ایشور بھی متلون ہے
تو اوسکی خدائی بھی غارت ہوئی اور ایشور کے بجز اور کوئی کرتا ہو نہیں سکتا لہذا اس
صورت میں بھی کرتا ثابت نہوا یعنی وہی ہمارا دعوی قابل ڈگری قرار پایا۔ غرضیکہ نتیجہ
بہرحال یہی ماننا چاہئے کہ ایشور غیر متلون منزہ جگت متلون کا صانع ہرگز نہیں۔ اور
اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ جگت کے کرتا ہونے سے ایشور کے تمام دیگر صفتوں
کو بھی زلزلہ آتا ہے۔
اب تیسرے نمبر میں یہہ کہا گیا ہے کہ اگر گھٹ کی کرتا کمھار کی روح نہوتی تو مردہ کمہار
کے ہاتھ بھی گھٹ کے کرتا ہوتے۔ اگرچہ ایک جواب میں اس بھی دے سکتا ہوں کہ اگر گھٹ
کے کرتا کمھار کے ہاتھ نہوتے تو خالص روح بھی گھٹ کی کرتا ہوا کرتی۔ مگر نہیں بلکہ میں اس
کارن و کارج کا مشرح دکھلاتا ہون۔
جناب عالی جبکہ روح میں گھٹ کے کرنیکا ارادہ ہوتا ہے تو وہ روح اپنے پردیس کو حرکت
دیتی ہے اوس حرکت کے نسبت سے وہ ہاتھ وغیرہ بھی کہ جنمین وہ پردیس مذکورہ محیط ہیں
حرکت کرتے ہیں اور وہ ہاتھوں کی حرکت گھٹ کی کرتا ہوتی ہے ایسا ہی اون ہاتھ وغیرہ
اعضا اور روح کے پردیس میں نسبت نمیتک بھاو بنا ہوا ہے یعنی جسقدر جسم جیو اپنے پردیس میں ہے

اچیتن پدارتھ بھی ہوتے ہیں خواہ اس کرتا کا کارن کوئی اور چیتن ہی ہو گر وہ اوس سردی
وغیرہ کے کاریہ کہلا سکتے ہیں بس یہی ہمارا مطلب ہے یعنی ہم کب کہتے ہیں کہ بلا کارن کوئی کاریہ
ہوتا ہے فرق اتنا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ ایشور اور چیتن ہی کارن ہو سکتا ہے اور ہم کہتے ہیں
کہ اچیتن نمت کارن سے بھی کارج ہو جاتے ہیں اسیکو خود بخود ہونا کہتے ہیں چنانچہ آپ نے
بھی اسکو مان ہی لیا پس یہہ امر تو طے ہوا کہ جملہ مرکبات میں چیتن کرتا کی ضرورت نہیں ہوتی
بلکہ بعض امور وغیرہ کارج چیتن کرتا کے بدون کسی اچیتن نمت کارن کی وجہ سے خود بخود ہی
ہو جاتے ہیں - اور اگر اب بھی اسمیں کوئی شک کرے تو ایسے کوڑھ مغز کے سمجھانے سے ہم
معافی چاہتے ہیں اور نہ ہم میں اوسکے سمجھانے کی توان ہے اور نہ اوسکے سمجھانے کا یہہ موقع
ہے کیونکہ یہہ تجربہ کاران کی عدالت ہے نہ کہ لڑکے پڑھانے کی -

پھر اسکے متعلق یہہ کہا گیا ہے کہ ایشور جولاہے کی مانند نمت کارن ہے اسلئے کاریہ کے
تلون سے اوسمیں کچھ بھی تغیر نہیں آسکتا - یہہ بھی محض نادانی کی بات ہے کیونکہ اول تو جبکہ
ایشور کو سرب بیاپک مانا جاتا ہے تو ہر ایک ذرہ اوس کا رن بیاپیہ کے تلون سے اوسکے
بیاپک ایشور میں بھی ضرور تلون آنا چاہیے پس یوں بھی محفوظ نہ رہا -

قطع نظر اسکے مان لو کہ اس طریق سے تلون نہیں بھی آتا مگر طریق دوم سے بھی ایشور
میں ہونا لازمی ہے کیونکہ وہ ایشور کرتا کسی کارج کو پیدا کرکے مثل جولاہے و کمہار وغیرہ کے
اوس سے علیحدہ نہیں ہو جاتا بلکہ اوسمیں ہر دم موجود رہکر اوسکا تا بم رکھنے یا بگاڑنے
سنوارنے والا بھی وہی ہوتا ہے لہذا پھر کاریہ کی ترقی و تنزل سے ایشور نمت کارن میں
بھی ترقی و تنزل وغیرہ تغیر ضروری اور لازمی ہے - جولاہے و کمہار وغیرہ میں تلون اسوجہ
سے نہیں ہوتا کہ وہ اونکے ساتھ رہکر چلنے وغیرہ کی کریا کے کرتا نہیں ہوتے بلکہ علیحدہ رہتے ہیں

نہ سمجھنا چاہئے چنانچہ اس بیان کا اثبات معہ تمثیل وغیرہ پہلے بخوبی ہوچکا ہے مطلب یہہ ہی کہ جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ بستو کا سروپ ایسا ہی ہے یعنی ہر ایک بستو مفرد و مرکب دونون روپ سے ہے تو اوسمین دوشن تجویز کرنیکی کیا ضرورت ہی۔

علاوہ اسکے اگر یہہ بھی فرض کرین کہ بردتھ دوشن آتا ہی ہے تو بھی ہم مفرد پکش کو چھوڑ دینگے اور پھر بلا اعتراض ایشور کو مرکب تسلیم کرنا ہوگا کیونکہ بمقابلہ مفرد سمجھنے کے دریتہ کشتیہ کال وغیرہ کی وجہہ سی ایشور کو مرکب ماننا زبردست ہے پس بہرحال وہ ایشور ذو الجلال کا مرکب ہونا لاکلام ہی مگر وہ صنعت نہین ہے یہہ مسلمہ ہی لہذا اوسیکی نظیر سے جگت بھی اگرچہ مرکب ہو مگر صنعت ہرگز نہین ہوسکتا یعنی بابو صاحب کے مبینہ مرکبات کی حجت بہرصورت دفع ہوگئی ہے اور قطع نظر اسکے اگر بابو صاحب کے بقول ایشور کو مفرد ہی مان لیوین تو بھی کوئی ضروری بات نہین کہ اوسکے کرتا کا خیال نہو۔ بابو صاحب کہتے ہین کہ مجردات سب اولے ہوتے ہین اور مجردات سے ہی مرکبات کی ترکیب شروع کیجاتی ہے۔ مین کہتا ہون کہ مرکبات ہی سب اولی ہوتے ہین اور مرکبات سے ہی مجردات علیحدہ کئے جاتے ہین۔ ایسی کوئی دلیل یہہ ایسی نہین کہ جس سے بابو صاحب کا قول مقدم ہوا اور میرا نہو لہذا تینون قسم مین سے کسی طرح ماننے پر بھی بیان بابو صاحب کا متناقص اور واہیات معلوم ہوتا ہے۔

دوسری بات یہہ کہی گئی ہی کہ اولہ وغیرہ کا کرتا سردی وغیرہ اور اوسکا کوئی اور اوسکا بھی کوئی اور غرضیکہ اخیری کرتا سب کا وہی ایشور ہے اس بیان سے بابو صاحب اگر کچھ شرم سے آشنا ہون تو بہتر ہے کہ پھر کبھی مباحثہ کا نام نہ لین کیونکہ اونکو مباحثہ کی تمیز نہین کہ خود اونکا بیان اکثر اونکے مخالف ہوتا ہے یعنی بیان مذکورہ سے بابو صاحب نے خود تسلیم کرلیا کہ بعض مرکبات اولہ وغیرہ کا کرتا التبہ چیتن کے بجز کوئی سردی وغیرہ دیگر

عدالت۔ اور کیا (پرمان چند سے) ہاں بابو صاحب کہیئے اسکا جواب۔ مگر مہربانی سے آپ بھی اب ذرا زبان کے گھوڑے کی باگ کھینچیے

حاضرین گرداب تحیر سے چونکتے ہیں۔

پرمان چند (مسکراکر) تعالی معاملہ کی بسالت تو بولنے سے ہی کھلتی ہے یوں اگر حضور کہیں تو میں خاموش ہی ہو رہوں ورنہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے نہایت ہی اختصار سے کام لیا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو قریباً ایک دفتر اسی مباحثہ کے لیے درکار ہوتا۔

عدالت (ہنسکر) بابو صاحب خفا ہوئے جسقدر آپکا دل چاہے کہیے۔

پرمان چند۔ حضور کیا کیجیے معترض ہی ایسا ہے فریق ثانی نے تو دو اعتراض دھرائے اور جب ہونے سے اب اونکی تردید اور اپنے سوالات قائم کیا اور خود ہی اونکی تردید تنسیخ کرکے اثبات بتلانا غرضیکہ بہرحال یک دیرینہ خیال اتنا کیسے جمے ہوئے نقش مخالفان کے صفحہ دل سے صاف کرنا کچھ سہل بات نہیں ہے

عدالت۔ بیشک۔

پرمان چند۔ اور سچ پوچھیے تو ان تمامی طول کی بنیاد بھی بابو صاحب کی نافہمی ہے ورنہ ایسے لغو اعتراضات کے جوابات کیا میرے بیان متذکرہ سے برآمد نہیں ہوتے مگر سرکار صرف بابو صاحب کے سمجھانے کے لیے ہی کہنا پڑتا ہے۔

عدالت (ہنسکر) اچھا اچھا کہیے۔

پرمان چند۔ حضور اول یہ تمیز کرنا چاہیے کہ روشنی کس میں آیا کرتا ہے غور فرمایئے کہ جو چیز پوشیدہ ہو وہ روشنی اوسی میں آسکتا ہے اور جو چیز پریکٹس آنکھوں کے سامنے موجود اور بظاہر ترتیب سے ہو اوسمیں روشن ہرگز نہیں آسکتا اگر آتا بھی ہو تو بھی

مفرد ہے وہ مرکب نہیں ہوتی اور جو مرکب ہے وہ مفرد نہیں پس ایشور کا مرکب ہونا غلط ہے۔
پھر جس حالت مین کہ ایشور مفرد مان لیا جاوے تو پھر بھی اوسکا کوئی کرتا تجویز کرنا صریح غلطی
اور کوتاہ فہمی ہی۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ مجردات سب اولی ہوتے ہین یعنی مجردات سے ہی مرکبات
کی ترکیب شروع کیجاتی ہے۔

دوسری بات یہہ ہی کہ اولہ وغیرہ کا کرتا سردی وغیرہ اور سردی وغیرہ کا کرتا گردش دوران
وغیرہ اور اونکا کرتا وہی ایشور علیٰ ہذالقیاس ثابت ہی کہ جملہ مرکبات کا کرتا ضرور ہوتا ہے پس اولہ
وغیرہ کا بلا کرتا کے ہونا بھی غلط ہوا پھر یہہ جو کہا گیا ہے کہ کاریہ کی ترقی وتنزل سے ایشور کارن
مین بھی ترقی وتنزل ہونا چاہئے یہہ بیشک ٹھیک ہوتا اگر ہم ایشور کو ہر کاریہ کا اُپادان کارن
(علت مادی) کہتے مگر ہم ایشور کو نمت کارن بتلاتے ہین پس اوسمین ترقی وتنزل نہین ہوتا
کیونکہ کاریہ کی ترقی وتنزل سے بیشک اُپادان کارن (مادہ) مین تو تلون آتا ہے مگر نمت کارن
مین ہرگز نہین آتا جیسا کہ پارچہ وغیرہ کے کاریہ سوت وغیرہ اوپادان کارن تو ٹوٹ جاتے ہین
مگر جولاہہ وغیرہ نمت کارن نہین جلا کرتے ایسا ہی ایشور کے نمت کارن (کرتا) ہونے مین
بھی کوئی ہرج کسیطرح کا نہین۔

سوئم یہہ ہی کہ اگر گھٹ کی کرتا کمھار کی روح نہوتی تو مردہ اجسام کے ہاتھ بھی گھٹ
بنا سکتے الا یہہ غیر ممکن ہی پس غیر مجسم کا کرتا ہونا بھی رد نہین ہوا۔

بس میرے نزدیک یہی تمام تقریر کا لب لباب ہی باقی طول فضول ہے۔ اور ہان ایک
یہہ اور دریافت کرنا ہے کہ جگت کی رچنا ایسی ہی کہ اوسکو دیکھکر بلالحاظ کسی اعتقاد طرفین
کے معاً یہہ خیال ہوتا ہے یا نہین کہ یہہ کسیکی بنائی ہوئی ہے پس اصلیت یہہ ہے کہ جگت
کا کرتا ایشور ضرور ہے۔

الیشو سے غیر متعلق معلوم ہوتے ہین اور اونکے اس قول کے بیشک ہم بھی موافق ہین ہی اور کچھ اعتراض نہین کہ جیسا کہ اونکا بیان لا رد ہے ویسا ہی اونکا وید شریف بھی لا رد ہوگا چنانچہ یہہ پہلے بھی عرض کر چکا ہون مگر یہہ کر بابو صاحب کی تکرار کی وجہ سے کہنا پڑتا ہے۔

بس اب حضور غور فرماوین کہ بابو صاحب کے تمام الفاظ کی تردید قرار واقعی ہو چکی یا نہین یون اپنی زبان سے کون کہتا ہی کہ مین جھوٹا ہون اور مختصر تو یہہ ہے کہ اگر تعصب کا اصرار نہوتا تو شاید بابو صاحب خود بھی اقرار کر لیتے۔

بعض دور اندیش حاضرین - او ہو بیشک اس دنیا کا کوئی کرتا ہرگز نہین۔

بعض کوتہ اندیش شائقین صاحب یہہ تو ہم ہرگز نہ کہینگے کہ دنیا کا کرتا نہین ہون ہم یہہ جواب خواہ آدوے یا نہ آدوے مگر ہان بابو ہریان چند صاحب کی تقاری مین کچھ کلام نہین قابل تحسین و آفرین ہے۔

بعض حاضرین دوسرون سے سارے بیان آوبھی یہہ تو دنیا کے جھگڑے چلے ہی جاتے ہین کبھی ختم نہین ہوتے

بعض دیگر حاضرین (جواب مین) بھائی واہ مزا آ رہا ہے ہم تو ابھی نہ جائینگے چلو تم ہم آتے ہین۔

پرماتما بھاس (کھڑا ہوکر خجالت آمیز لہجہ سے) حضور بابو صاحب بیٹھے اور ہم جیسے اصل یہہ ہے کہ ہمسے آپکی برابر زبان زوری ہرگز نہین ہوسکتی لیکن پھر بھی چند اعتراضات اور سوالات مختصر عرض کرتا ہون۔

اول دیکھیے بابو صاحب کی زبردستی کہ ہر ایک اشیا کو مفرد بھی بتلاتے ہین اور مرکب بھی اسمین یہہ اعتراض ہے کہ دو برُدھ دھرم یعنی مخالف خواص ایک چیز مین نہین رہ سکتے یعنی جو کہ

مشہور عام ہی الا تاہم اون کا توصل ہرگز نہین ہو سکتا اور نہ کوئی اونکو جبرًا علیحدہ کرتا ہے اور یہہ بھی واضح ہے کہ رات یعنی جسکی وجہ سے وہ علیحدہ رہتے ہین وہ ایک غیر ذی روح چیز ہے اور نہ اونکے علیحدہ کرنیکا ارادہ رکھتی ہی مگر خود بخود ایک خاصیت ذاتی سے وہ علیحدہ ہو جاتے ہین پس اسطرح جیو کو اپنا دکھ و نقصان خود گوارا نہو لیکن کسی نسبت سے مجبورًا گوارا اور اختیار کرنا پڑتا ہے جیسا کہ ثقیل چیز کھانے کے بعد پیٹ مین درد ہو جاتا ہے -

اب یہان شاید حضور کے یا بابو صاحب کے دل مین یہہ اعتراض ہوگا اونکی علیحدگی کا باعث بھی ایشور ہی ہے خود بخود اپنی تکلیف کو کوئی گوارا نہین کرتا (عدالت کا مقرر اونکی بابت اعتراض مدعا کو دل مین ظاہر کرنا) لیکن یہہ اعتراض مدعا ہے اور اگرچہ اسکی غلطی ثابت کرنے مین مشاہدہ کے خلاف ہونا ہی کافی ہے لیکن پھر بھی ہم ایک اور دلیل بتلاتے ہین کہ اگر ایشور اسکا باعث ہوتا تو اسکو یہہ کیا ضرورت تھی کہ رات کو بھی اونکو علیحدہ کیا کرتا ایا دن مین ہی دینے کو توانا نہین جیسا کہ سرکار انگلشیہ کسی مجرم کو دن مین سزا دیتی اور رات کو یہہ نہین کرتی بلکہ برابر شب و روز قید رکھتی ہے پس اس انتظام مین یہہ ایشور کا ڈالنا اور بیچارہ پر ناحق الزام لگانا ہے علاوہ برین اونکو تفرقہ اور دن مین توصل یا کسیکو بسبوت ثمیہ بھی سزا و جزا دینا وغیرہ جسقدر کہ دنیا کے وقوعہ ہین اون سب مین تغیر و تبدل و ترقی و تنزل ہوتا رہتا ہی وہ سب کا ایشور ہی کے اوپر منحصر ہے یعنی کارن مین تغیر و تبدل ہو تو کارج مین بھی ترقی و تنزل وغیرہ ہوتا ہے ورنہ نہین ہوتا مگر چونکہ ایشور دکارن ہی مین ایسا تغیر و تبدل ہرگز نہین مانا گیا لہذا یا تو تفرقہ و توصل یا قرضہ دلواتے و نہ دلواتے وغیرہ وقوعہ مین بھی تغیر نہوگا اور یا ایشور غیر متلون اصلًا یک سر دنیا کا کارن نہوگا - مگر دنیاوی وقوعات مین تو تغیر و تبدل عیان ہی ہی - پس لا محالہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایشور غیر متغیر ہرگز اونکا کارن نہین لہذا اس دلیل سے بھی قرضہ دلوانا وغیرہ رواشہ حرکات

اور ایشور کے مرکب ہونیکی مخالف دلایل پہلے رد کر ہی چکا ہون لہذا کوئی دلیل باقی نہی ایشور کے صنعت نہ ہونے مین۔

پس ہنوز بابو صاحب کو بحث کرنیکا طریقہ نہین آیا لہذا ظاہر ہے کہ جو بات واگذاشت ہوتی ہے وہ صرف نادانی یا فریب سے اور بعد مین جو ظاہر کیجاتی ہے وہ جیون تیون تاکید اور ہٹ دہرمی سے۔

پھر قرضہ دلوانے وغیرہ کے لئے علیحدہ دلیل کی اس غرض سے ضرورت ہے کہ یہ کوئی لازمی امر نہین کہ جو جگت کا صانع ہو وہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا بھی منتظم ہو اگر قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم نہو تو بادشاہ کیا ہے چنانچہ یہ پہلے ظاہر ہی کر دیا گیا تھا۔ خیر

اب اوس دلیل کی تردید پر جو اعتراض ہے اوسپر غور فرمائیے کہ وہ کیسا بیہودہ ہے یعنی آپ فرماتے ہین کہ موہن دھول کا جو درشٹانت ہے وہ ایک فرضی بات ہے یعنی موہن دھول کچھ چیز نہین۔ عدالت پر واضح ہے کہ یہ ایک جہالت کی بات ہے کیونکہ موہن دھول وغیرہ جادو مشہور عام ہین اور جو مشہور عام ہوتے ہین وہ کسیوقت اور کسی مقام مین ضرور موجود ہوتے ہین غلط نہین ہوتے گو کمیاب ہون۔ جیسے جواہرات جو مشہور ہین وہ کسیوقت اور کسی مقام مین ضرور موجود ہین۔ چنانچہ جادو کے زور سے سانپ کے پکڑنیوالے یا اوسکے زہر دفع کرنیوالے وغیرہ اکثر آنکھون سے دیکھنے مین آتے ہین۔ ایک منتر زرد دہیج زنبور (بھڑ و زنبیا) کے زہر کو جھاڑنے کا ہمارے شاگرد دلیپ چند اس جلد کانوی کو یاد ہے بارہا آزمایا تیر بہدف پایا جسکو اعتبار نہو ہم اب تجربہ کرا سکتے ہین۔ علاوہ اسکے فرض کرو کہ موہن دھول وغیرہ آپکی نگاہ مین کچھ نہون مگر اوسکو چھوڑ کر اور بھی ہزارہا تمثیل ہم بیان کر سکتے ہین چنانچہ دیکھو چکوا چکوی کی تمثیل نہایت ہی موزون اور لا اعتراض ہے یعنی رات کے سمت سے چکوی کو چکوے سے لامحالہ علیحدہ ہونا پڑتا ہے باوصفیکہ دونون باہم نہایت شوق ملنے کا رکھتے ہین کہ اونکی بیقراری

آپ فرماتے ہین کہ تمام صنعتون کا شروع صانع وہی ایشور ہے۔ یہ کہنا محض کج فہمی نہین تو اور کیا ہے۔ پس اسکی مخالفت کرنا بلا شک حق مین داخل ہے لہذا ہمین صواب اور فرض ہے۔ پھر اول یہ تسلیم ہو چکا ہے کہ اب روزانہ حرکات خودبخود واقع ہوتی ہین لیکن اب کہتے ہین کہ "یہ سہواً کہا گیا تھا کیونکہ فرضیہ لوانا وغیرہ جو اعمال کی سرا جزا ہین وہ ایشور کے تعلق ہی ہین۔ لہذا اسکی نسبت بھی مباحثہ ختم نہین ہوسکتا" یہ بڑی نادانی کی بات ہے کیونکہ کیا معلوم ہے کہ اگر یہی قول سہواً کہتے ہون اور آیندہ پھر اوسکو تسلیم کرنا پڑے ورنہ یون تو تمام مباحثہ کو اسی عذر سے (کہ سہواً کہا گیا تھا) رد کرکے پھر از سرنو مباحثہ کرسکتے ہین اور پھر اوسکو بھی اوسی عذر سے چھوڑکر پھر اور مباحثہ علی ہذا القیاس۔ غرضیکہ نتیجہ یہ ہوا کہ جبکہ ایک مرتبہ کوئی امر تسلیم ہوگیا پھر اوسکی نسبت مباحثہ ختم ہوجاتا ہے ورنہ پھر اگر اوسپر بحث اٹھائے تو سلسلہ ختم کبھی نہوگا پس اگرچہ حسب دلیل مذکورہ مباحثہ اس بارہ مین ختم ہوگیا لیکن ہم چونکہ بطرح حق رسانی پر آمادہ ہین اور ہر ایک اشتباہ کے رفع کرنیکا ہمارا ارادہ ہے لہذا ہم پھر بھی اوسپر بحث کرلیتے ہین جو بابو صاحب نے دلایل پیش کی ہین اونکی تردید کرینگے۔

پھر بابو صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ "یہ کہنا کہ شروع مین ایشور کا صانع ہونا ہے یہ خبط الحواسی کی بات ہے جبتک ہماری دلایل رد نہ کیجائین" اب جو کہ وہ دلایل بھی تمام وکمال رد ہوگئین لہذا میرے نزدیک جو انکو خبط الحواسی کی باتین بتلاوے وہ خود باہوش وحواس ہوکر اپنے ہی دل مین انصاف کرے کہ کسکی باتین خبط الحواسی کی ہین۔

اور اب وہ مغزری بھی بدالت پر بخوبی واضح ہوگئی ہوگی کہ جسکی بابو صاحب کی رائے مین تردید نہین ہوسکتی اور جو ہر امر کو بایہ اثبات کو پہونچاتی ہے پس اب بھی بابو صاحب کا کیا منھ ہے کہ طرز کرسکا اور نہ ہنوز اجسام وغیرہ کا بلا صانع کے ہونا رد کیا گیا لیس سوس ماننے پر بھی بابو صاحب تحمل نہین ہوتے۔

یعنی مشاہدے کے خلاف اور غلط ہے اور اگر اسکا نام غیر مجسمی ہے تو بتلاؤ کہ کسطرح ایشور بھی کسکے جسم میں حلول کرکے صنعت کرتا ہے۔ پس ابتدائی اور لاتانی تو کیا ایشور کسی بھی قسم کا کرتا ثابت نہیں ہوسکتا۔

اور جب ایشور کا صانع ہونا غلط ہوا تو محیط کل کا صانع ہونا بھی ثابت نہوا کیونکہ اسی پر استدلال کیا گیا تھا۔

دیکھئے کہ اسی سمجھ کی استعداد پر سخت گھمنڈ کی جاتی ہے اور ہمپر طنز کیا جاتا ہے کہ "تو ما دیگرے نیست" پس یہ مثل وہی ہوئی کہ "چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد" یعنی آپ اپنے الفاظ سے اپنی جہالت ظاہر فرماتے ہیں اور دوسروں کو جاہل بتلاتے ہیں۔

پھر دیکھا یہ دونوں بھی رد نہیں ہوا کیونکہ کمہار کی امورتیکہ وچ گھٹ وغیرہ کی کرتا تو کیا ثابت ہوتی بلکہ کسی بھی کرتا ثابت نہوئی دیکھو بیان کمترین مذکورہ سابق کو۔

اور جبکہ کسی استماء کا کرتا ہونا ثابت نہوا تو اولہ وغیرہ کا بلا کرتا کے ہونا لا اعتراض ہوگیا اسی لئے میں نے کہا تھا کہ اسکی جو مخالفت کیجاتی ہے وہ بوجہ ناواقفیت قانون مباحثہ کے ہے چنانچہ اب اوسکی تصدیق ہوگئی اور کوئی شک نرہا۔

اور جبکہ اولہ وغیرہ کا بھی کسیکو کرتا بتلایا جاتا ہے تو یہ مشاہدہ کے خلاف ہے ہی۔

اور حاضرین کے دلوں میں اکثر اسلئے شکوک ضرور ہوتے ہیں کہ ہر شخص علم مباحثہ کی کامل استعداد نہیں رکھتا لہذا جبکہ مخالف کی جانب سے ناقص دلیلیں ظاہر کیجاتی ہیں تو متوسط عقل کے آدمی ضرور مشتبہ حالت میں ہوجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ نہ معلوم کون حق پر ہے۔ پس بعض تو حق کی طرف رجوع ہوتے ہیں اور بعض غیر حق کی طرف بھی۔

اب عدالت انصاف سے غور فرماوے کہ ہماری کونسی دلیل کی تردید کیگئی ہے کہ جسکے زعم سے

ہزاروں قاعدے متصور تھے۔

اب آگے چلکر میرے اوپر بابو صاحب نے دھوکھادہی کا الزام لگایا ہے اوسکی بھی حقیقت اور کمترین کی عادات حضور انور پر روشن ہین یا نہین یہین لقینًا کہتا ہون کہ بابو صاحب ایسے ایسے الزام بیجا پیدا اونکا قایم نہین کرتے بلکہ درحقیقت وجہ اسکی یہہ ہی کہ جبتک اپنی کم علمی اور کوتہ اندیشی آپکو معلوم نہین ہوتی تب تک دوسرے کے اوپر ہزارون طرحکے شک پیدا ہوا کرتے ہین اور جبکہ معاملہ کی اصلیت تک رسائی ہوجاتی ہی تو پھر خود اوسکو شرمندہ اور نادم ہونا پڑتا ہے اسلیئے اوسکی شکایت ادھر سے کچھہ نہین کیجاتی۔

لیکن غور کیجیئے آپ کہتے ہین کہ گھٹ کا کرتا کمھار کے ہاتھون کو بتلایا یہہ دھوکھا دیا ہے۔ عدالت کو معلوم ہوگا کہ یہہ دھوکھا ہے یا کسیکی نادانی دونا فہمی ہے۔ بلکہ گھٹ کا کرتا وہھو ان نے بھی خود کمھار کے جسم کو تسلیم کیا ہے پھر کہئے کہ دھوکھا کیونکر رہا۔

لیکن بابو صاحب دوران بحث مین ایسے سرگردان اور پریشان ہوتے ہین کہ کبھی کچھہ کہتے ہین اور کبھی کچھہ فرماتے ہین متعلق اور غیر متعلق یا مناسب و نامناسب غیرہ کا کچھہ بھی خیال نہین رہتا۔ اب اونھون نے کمھار کے ہاتھون کی حرکت وغیرہ کی بحث پیش کی ہے لہذا اب مجھکو اوسکے بھی چھلکے اوکھاڑنے پڑے۔

حضور پر واضح ہی کہ بحث صرف یہہ ہی کہ موتریک یعنی غیر مجسم بھی کرتا ہوتا ہے یا نہین۔ نہ یہہ کہ روح کرتا ہوتی ہی۔ پس بغرض اسکے کہ کمھار کی روح ہی ہاتھون کی کرتا ہے یہہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ روح بحالت مجسمی کرتا ہے یا غیر جسمی۔ اگر بحالت مجسمی بتلادین تب تو قانون کی دفعہ ہم حرف ج کے مطابق سدھ سادھیہ دوش اوسپر عارض ہی یعنی یہہ ثابت ہی ہے۔ ہم خود ہی کہتے ہین کہ مجسم کرتا ہوتا ہے۔ اور اگر کہین کہ غیر مجسمی کی حالت مین کرتا ہے تو یہہ تریکش پردہ

اگر بابو صاحب کی طرح کوئی زمانہ کا سلسلہ بھی انوستھا دوش کے خوف سے قایم کرے تو کسیقدر تو عقل کی بات ہے کیونکہ زمانہ کی قدامت مین کلام نہین ہوسکتا پس نتیجہ یہہ ہوا کہ جیسا کہ باوصف انوستھا دوشن کے زمانہ کو انادمانا جاتا ہے ایسا ہی پیدایش انسان کا سلسلہ بھی اناد ہے خلاصہ یہہ ہوا کہ اناد ہستیا مین انوستھا وغیرہ دوشن تجویز کرنا بیجا ہے - کمال افسوس و تعجب ہے کہ اس انومان سے کہ ہر اولاد اپنے والدین سے پیدا ہوتی ہے جو جگت کا سلسلہ انادینی قدیمی ثابت ہوتا ہے اسکو تو غلط بتلایا جاتا ہے - اور ایشور کرتا جو کسی قانون سے ثابت نہین اوسکو زبردستی منانا چاہتے ہین

پھر یہہ جو کہا ہے کہ ایشور فرد اور سادھارن کرتا ہے اسلئے اسکا کوئی کرتا نہین ہم کہتے ہین کہ جگت بھی اسادھارن کارج ہے اسلئے اسکا بھی کوئی کرتا نہین - اور مفرد ہونا ایشور کا غلط بتلایا ہی گیا پس ایشور کا کرتا بھی ضرور ماننا چاہئے یا جگت کا بھی کرتا نہ مانو -

پھر یہہ جو ہمارا قانون انومان اور پیاتی گیان وغیرہ کے ذریعہ سے بخوبی ثابت ہے چنانچہ انومان کا پریوگ (فقرہ) عرض کیا جاتا ہے کسی انسان کی پیدایش بلا مجامعت والدین کے ہرگز نہین ہوسکتی کیونکہ ہر انسانی جسم اونکے نطفہ اور خون حیض سے حمل مین ہی بنتا ہے جیسا کہ تمہارا ہمارا وغیرہ کی تولید پس اب بھی اگر کوئی بلا دلیل اسکی مخالفت کرے تو محض بادلا ہے -

سخت حیرت کی بات ہے کہ شروع مخلوقات مین تو ہزارون آدمی یکلخت ایشور نے مرتبہ بلا والدین کے سنجوگ کے پیدا کئے اور اب ایک آدمی بھی کہین اور کبھی اس خدائی طریقہ سے پیدا نہین ہوتا کاشکے اگر ایشور ہمسے صلاح لیتا تو ہم نہایت درجہ کم از کم ہرسال دو چار آدمی کو تو اس طریقہ سے پیدا کرنے کا مشورہ دیتے بلکہ فرض جتلاتے جس سے اسکی خدائی مین بھی کسیکو کسی طرح کا شک نہو سکتا اور اوسکی صانع گری کا بہترین ثبوت ہوتا اور دو چار روح بھی حمل کی تکالیف اور غلاظت وغیرہ سے محفوظ رہکر خدا کی اور ہماری جان کو دعا دیا کرتین وغیرہ وغیرہ

ہوتے ہین اگر یہہ کہنا اونکا ٹھیک ہے تو پھر ہمکو اور کیا چاہیے مثل ہے کہ اندھے کو
کیا چاہیے دو نین یہی تو ہمارا مطلب ہے ۔ مگر بابو صاحب جو انوستھا دوش کے خوف
سے کہتے ہین کہ اونکا مطلب نہین نکلتا یہہ اونکی غلط فہمی ہے کیونکہ جو واقعہ بظاہر
پربیت سدہ یعنی عقل مصلحت سنج اور حواس سلیم کے موافق ہو اسمین اگر کسی دوشن کا
احتمال ہو تو بھی دوشن نہین سمجھنا چاہیے مثال اسکی پہلے عرض کر چکا ہون ہان جو واقعہ
ثابت نہو سکتا ہو تو سمجھو کہ اسمین کوئی دوش ہے مگر جبکہ صریح کوئی چیز موجود ہو اوسمین
دوشن تجویز کرنیوالا وہی کہلاتا ہے مثل ہے کہ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ۔ ورنہ جیسا کہ بابو
صاحب کے موکل یعنی مدعا علیہم کا خیال ہے کہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے یعنی میعاد معین کے
بعد پرلے ہوتی ہے اور پھر سرشٹی ہوتی ہے اسیطرح سلسلہ قدیم ہے اگر یہی ٹھیک مانا جاوے
تو اسمین بھی انوستھا دوشن کیون نہین آویگا اور بابو صاحب پرمانو جیو وغیرہ کو اناد
کیونکر ثابت کر سکینگے ۔ درحقیقت بات یہہ ہی کہ جو اشیا قدیم یعنی اناد ہین اونکی اناد تا
یعنی قدامت کے علم تک اپنی رسائی نہین اسلیئے اونمین انوستھا دوشن یعنی دور تسلسل کا
احتمال ہوتا ہے مگر نہین بلکہ جیسا کہ پرمانو روح وغیرہ اناد اشیا مین یہہ خیال مناسب نہین
کہ یہہ کہان سے آگئے اور کون انکو لایا وغیرہ (اسی دوشن کے خوف سے بابو نراین خان
کے موکل کہتے ہین کہ پہلے سوا خالق مطلق کے اور کچھ تھا) ایسا ہی سلسلہ اناد مین بھی
ایسا تصور اور احتمال زیبا نہین کہ اسمین انوستھا آتی ہے ۔
ایک تمثیل اور عرض کرتا ہون کہ جو بالکل مشابہ ہے وہ یہہ ہے کہ مثلاً کال یعنی زمانہ کا
اثبات بھی اسیطرح ممکن ہی کہ زمانہ حال سے پہلے اور زمانہ تھا اور اوس سے پہلے اور علیٰ ہذا القیاس
جہانتک ہم مین بچار کرنیکی طاقت ہے بچار ینگے مگر آخر مین مجبور ہو کہنا پڑیگا کہ زمانہ اناد ہے

تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ خاصیت اور درسیہ کا ایک حد ہے یعنی خاصیت صفت اور درسیہ موصوف
ہے اور صفت موصوف لازم ملزوم ہوتے ہیں لہذا شروع میں اگر خاصیت نہ تھی تو دریہ
بھی نہ تھے اور اگر نہیں تھے تو بابو صاحب کے دعوے کے خلاف مولوی اگیان علی حسن صاحب
کا جواب عارض ہوتا ہے پس اس بحث کو پھر کراوے مباحثہ کرنا لازم ہے چنانچہ آیندہ
کیا جاویگا مگر اب بابو صاحب کو بھی برعکس اپنے جواب کے اسپر ہی استدلال کرنا
چاہیے چونکہ وہ نہیں کرنے پاتا اسکو غلط بتلاتے ہیں لہذا یہ بھی صحیح ہوا کہ شروع میں
خاصیت یہ ایک گیا خاصیت میں وہی ہوا کہ شروع مخلوقات میں بھی صانع کا اثبات
نہیں ہوسکتا۔

قطع نظر اسکے بابو صاحب بحث انومان کے ذریعہ سے تمام مرکبات کو ایک جنس اور
کا ایک کیے ہوئے ثابت کرتے ہیں اور میں بذریعہ قانون پرتکیش کے دکھلاتا ہوں کہ بعض
مرکبات ایک کیے ہوئے ہیں اور بعض ملا کر آنکے خود بخود واقع ہوتے ہیں ایک جنس کے مرکب
نہیں۔ حالت یہ ہے اسیکی انومان و قانون پرتکیش کے مخالف ہو تو وہ
لا اعتراض بھی ہو۔ مگر صحیح نہیں ہوتا کیونکہ قانون پرتکیش انومان سے مقدم اور اقوال
ہوتا ہے جیسا کہ کوئی انومان کرے کہ آگ سرد ہے کیونکہ مثل اور عناصر کے ایک عنصر
ہے۔ اور ہم اسکو پرتکیش چھو کر دکھلاویں کہ آگ سرد نہیں بلکہ گرم ہے تو انومان والا ہونا
اسکا غلط سمجھا جاویگا تو پس بابو صاحب کے ایسے انومان کی تو پرتکیش سے معارضہ کیا
اصل ہے کہ جب پرتکیش سے ہزاروں اعتراض غالب ہیں بہرحال قانون پرتکیش کہتا ہے
کہ اشیا کسی مرکبات کا صانع نہیں۔

پھر بابو صاحب کہتے ہیں کہ یہ کہنا ہمارا صحیح ہے کہ ہر ایک اولاد کے والدین ضرور

تمثیل ہی عارض ہوتی ہے اور قانون انومان کے فقرہ مین ہی کارآمد ہوتی ہے نہ کہ قانون پرتیکش مین
علے ہذا القیاس جبکہ تغذیہ کے مقابلہ ہونی کی حرکات کا کرتا کوئی پرتیکش نہین اور مدعا علیہم کے
مخبر گواہ کو بھی یہہ قبول ہے تو دفعتاً اسکی تردید نہین ہوتی۔

(بعض حاضرین حیرت سے دلمین کہتے ہین " اوہو دیکھو کیا کیا نئی نئی باتین معلوم ہوتی
ہین اور تمام لوگ چیرس دیکر اپنا دلی سرور ظاہر کرتے ہین)

اسپر بابو صاحب غالباً یہی کہینگے کہ ان اشیاء کا کرتا یعنی ایشور جو ثابت کیا جاتا ہے
وہ قانون پرتیکش سے دیکھنے کے قابل ہی نہین لیکن یہہ بھی غلط ہے کیونکہ مین پہلے
ہی مدلل بیان کر چکا ہون کہ مجسم اشیاء کا کرتا مجسم یعنی پرتیکش دیکھنے کے قابل ہی ہوتا ہے
لہذا چونکہ جگت مجسم ہے پس اسکا کرتا بھی اگر کوئی ہوتا تو ضرور مجسم ہی ہوتا جسکا کوئی جواب
معقول ہنوز نہین دیا گیا اور نہ دیا جا سکتا ہے۔

پھر بابو صاحب کا یہہ کہنا صریح جھوٹ ہے کہ تمام مرکبات کو ایک جنس سے ثابت کی
ہین کیونکہ اونھون نے تسلیم کیا ہے کہ بعض مرکبات کا صانع ہوتا ہے۔ اور بعض
بلا صانع کے ہی ہوتے ہین پس ایک جنس کے کیونکر ہو سکتے ہین۔

ثانی یہہ جو کہتے ہین کہ شروع مین سب کا کرتا تھا یہہ صرف کہنے کی بات ہے ورنہ اسکی اصلیت
کوئی نہین چنانچہ ابھی اسکے بارہ مین مین نے عرض کیا ہے کہ شروع کرتا کا کوئی ثبوت نہین
لیکن اسکو بھی چھوڑکر اسی بارہ مین اس مرتبہ اور سوال کرتا ہون کہ شروع مین ایشور
نے تمام مرکبات کی صنعت کر دی تھی یا انھین مرکب ہو جانیکا خاصہ پیدا کر دیا تھا
اگر کہو کہ صنعت کر دی تھی تو یہہ محض نادرست ہے کیونکہ یہہ روز بروز لکھوکہا نئی
صنعتین پیدا ہوتی ہین۔ اور اگر کہو کہ ہر ایک اشیاء مین خاصیت پیدا کر رکھی تھی

کر اب یہہ خود بخود واقع ہوتے ہین پھر وید بھی ایسا کیونکر نہوا - خلاصہ یہہ ہے کہ جبکہ اب بعض مرکبات
کا خود بخود مرکب ہونا تسلیم ہے تو بابو صاحب دل کھولکے بتلا دین کہ پھر کس اعتبار اور
حجت پر ایشور کو شروع مخلوقات مین کرتا سمجھتے ہین - یہہ خیال تب ہی تک پیدا ہو سکتا تھا
کہ جبتک یہہ سمجھتے تھے کہ بلا صانع کے کبھی کوئی مرکب نہین ہوتا پس بھیچار دوش ہرگز
رد نہین ہوا - علاوہ اسکے وید کے مضمون اور حروف سے بھی ویبھیچار آتا ہے کیونکہ وید کا اپنے
گاتیری وغیرہ چھند یا اونکار وغیرہ حروف سے مرکب ہونا بدیہی ہے مگر اوسکو بابو صاحب نے
بھی صنعت نہین مانا بلکہ کہتے ہین کہ وید قدیم ہے - پس جبکہ وید وغیرہ باوصف مرکب ہونیکے
صنعت نہوے تو ویبھیچار دوش پر آیا - پھر اور ادوان یا مقناطیس وغیرہ کی نظایر پر
جو قانون انومان کی دفعہ حرف الف عاید بتلائی وہ ہرگز نہین ہو سکتی بابو صاحب کا
خیال غلطی پہ ہے کیونکہ ادھر سے انکو تمثیلاً پیش کرنیکی غرض ہرگز نہین بلکہ بات یہہ ہے کہ انکو ذریعہ
ایک انومان کے کرتا کی پیتھی آتے ہین اور ہم انھین کو ذریعہ قانون پرتیکش کے اُسکے
خلاف ثابت کرکے دبیتیہ مثال وغیرہ سے ... خود وید اونکے ہی دکھلاتے ہین
جیسا کہ مثل مشہور - ہاتھ مین اوٹھاکر کوئی شخص انومان سے کہتا ہو کہ یہہ تیل تو ارتھ جینہ
کے تمہارا نہین ہے لیکن تو ارتھ جینہ کبھی کوئی مقدمہ دایر نہین کرتا - اور ہم اوسکو
پرتیکش مین دکھلا دین کہ یہہ تیل تو ارتھ جینہ کے مقدمہ کی پٹی ہے دیکھ لو اور تو ارتھ جینہ مقدمہ
کی پیروی کرتا ہوا اسکے سامنے موجود ہے - پس اگرچہ مثل مذکور معرض بحث مین ہے لیکن
جبکہ وہ قانون پرتیکش کے ذریعہ سے تو ارتھ جینہ کی ثابت ہوئی ہے اور مخالف بھی اُسکو
قبول کرتا ہو تو مثل مذکور کو تمثیلاً پیش کرنیکی ہمکو کیا ضرورت ہے نہ قانون پرتیکش مین تمثیل
کی ضرورت ہوتی ہے پس دفعہ ۲ قانون انومان کی محض غیر متعلق ہے کیونکہ دفعہ کو باعتبار

پاتی ہین اورجب ایک ہوجاتی ہین تب تمبل ہونے کی تمثیل مذکورہ سابق کے مرکب نہین بلکہ مفرد ہی ہوجاتی ہے پس سب ہی اشیاء مفرد اور سب ہی مرکب ہوسکتی ہین لہذا اشیور کو بھی اس دلیل سے بری کرنا محض جہالت ہے۔

حاصل اس تمام گفتگو کا یہہ ہے کہ اگر مرکبات کا صنعت ہونا ضروری ہے تب تو اشیور بھی (جو کہ مرکب ہے) صنعت ہوا اور اگر اشیور باوصف مرکب ہونیکے بھی صنعت نہین تو دیگر جملہ مرکبات بھی صنعت نہونگے۔

اب ہمین ایک سوال اور کرتا ہون کہ مرکبات صنعت کیون تبلاے جاتے ہین۔ درجواب اسکے اگر کہین کہ اونکے اجزا جمع کرنیوالا کوئی ضرور ہوتا ہے اسلیئے۔ تو مرکبات دلیل نرہکر خود مدلول ہوگئی یعنی جیسا کہ اجسام وغیرہ کا صانع ثابت کیا جاتا ہے ایسا ہی مرکبات کے جمع کرنیولے کا اثبات بھی ضرور کسی دلیل سے کرنا چاہیئے نہ یہہ کہ خود مرکبات کو ہی دلیل مین پیش کرنا۔ مگر مرکبات کے اجزا کے جامع کے اثبات مین کوئی دلیل پیدا نہین۔ لہذا جگت کے صانع کا وجود ہنوز کسی دلیل سے ثابت نہین ہوا اور نہ ہوسکتا ہے۔

قطع نظر اسکے اگر فرض بھی کرین کہ اشیور مفرد ہی ہے تو بھی کوئی ضرور نہین کہ وہ بلا کرتا کے ہو لہذا اُسکا بھی کرتا کیون نہ مانا جاوے۔

اچھا۔ا آگے اولاد اجسام وغیرہ مرکبات سے جو جنم دیکھا دوش دیا تھا وہ بھی رد نہین ہوا۔ کیونکہ یہان تک تو تسلیم ہی ہے کہ اب اونکا کرتا او صانع کوئی نہین صرف مقصد اسکے اوپر بحث ہے کہ کبھی اونکا کرتا کوئی تھا۔ یہہ محض اسُدہم ہے اور کسی طرح سے ثابت نہین ہوسکتا ہے۔ کیونکہ اسکے اثبات مین صرف یہی دلیل تھی اور اسیوجہ سے کرتا کا خیال پیدا ہوتا تھا کہ جو مرکبات کا صانع ہوتا ہے اب اسی دلیل کو ملن یا غلط یعنی مشاہدہ کہتا ہے

وہ مرکب ثابت کرنے کے لئے اوسے کسی کا ترکیب دیا ہوا یعنی صنعت ثابت کرنا لازمی
رہا۔ پس ایسے اثبات پر علاوہ اسکے دوش عارض ہونیکے اتریتر آشرے دوش بھی آتا ہے۔
لہذا آپکا دعوی بدستور غیر ثابت ہی رہا۔

یعنی خلاصہ یہ ہے کہ اگر تم یہ کہتے ہو کہ ایشور کا ترکیب دینے والا کوئی نہیں اسلئے وہ
صنعت نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ سورج چاند و زمین وغیرہ کا بھی ترکیب دینے والا کوئی
نہیں پس وہ بھی صنعت نہیں ہوسکتے اب جس دلیل سے سورج و چاند وغیرہ کا صانع
ثابت کرنا چاہتے ہو اوسی سے ایشور کا صانع ہونا بھی ضرور ماننا پڑیگا۔

حاصل کلام اس تمام بیان کا بمختصر عرض کرتا ہوں وہ یہہ ہے کہ جو دو یا چند چیزیں
باہم ایک حلقہ میں اجتماع ہوتی ہیں وہ خواہ علیحدہ علیحدہ ہوں یا ایک جگہ جمع ہوں
وہ مرکب کہلاتی ہیں پس ہر ایک چیز اپنے درویہ کشیتر کال یا گن پریائے کا مجموعہ ہے لہذا
متضمن مرکب ہیں اس بناء پر ایشور بھی اپنے درویہ کشیتر کال یا گن پریائے سے
مرکب ہوا پایا۔ پس جب اگر کوئی شے مرکب ہوتا ہے وہ صنعت ہوتا ہے تو لا محالہ
ایشور کا ماننا پڑیگا کہ ایشور بھی صنعت ہے۔ اسکے علاوہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحب
اب بھی یہ کہیں کہ ملکر ایک جگہ ہو جانے پر ہی مرکب ہوتے ہیں۔ اسلئے تو درویہ کشیتر
کال وغیرہ علیحدہ علیحدہ ہیں لہذا وہ مرکب نہیں۔ تو میں اُن سے دریافت کرتا ہوں
کہ گھڑے کی مثل جو اونھوں نے اپنے بیان میں پیش کی ہے اسکے ٹکڑے بھی علیحدہ
ہوتے ہیں لہذا وہ بھی مرکب نہوگی اور جب مرکب نہیں تو بقول اونکے صنعت بھی
نہوگی پس بہتر ہے کہ اپنی پیش کردہ مثل سے ہی وہ خود جھوٹے ہو گئے۔ مطلب یہ ہے
کہ ایک قسم کی چند چیزیں بھی جبتک مجموعہ ہوکر چند ہی رہتی ہیں تب تک ہی مرکب نام

اجتماع ہے لہذا وہ بھی مرکب اور اسلئے صنعت ہوا اور ایشور کا پردیشون کا مجموعہ ہونا اَسِدّھ بھی نہین کیونکہ اوسکو آپ نے سرب بیاپک یعنی محیط کُل مثل آکاش کے انلپے استھ طویل ایک پردیش یعنی پرمانو[۱] ہرگز نہین ہوسکتا ورنہ آکاش بھی ایک پردیشی قرار پاوے اور اُس سے مختلف مقامون مین مختلف شبد وغیرہ جیسا کہ مخالف مانتے ہین ہرگز نہین پیدا ہونگے ایسا ماننے مین اور بھی بہت دوش آتے ہین۔

لیکن ہان اسکے علاوہ اب آپ یہہ کہینگے کہ ایشور فی الحقیقت ایک دیشی تو نہین بلکہ ایک قسم کے لاتعداد پردیشون یا پرمانوون کا مجموعہ تو ہو لیکن مرکب نہین کیونکہ مرکب وہ ہوتا ہے جسکے اجزا کسی زمانہ مین علیحدہ علیحدہ ہون اور پھر کسی نے اونکو ترکیب دیا ہوا اور اب مرکب بھی صنعت ہوتا ہے۔ مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسا ماننے سے جگت کے مصنوع ہونے مین جو مرکب ہونا دلیل بیان کی تھی وہ کچھ بھی نہیں رہتی یعنی مرکب ہونیکے معنے ایک ہوگئے اور انمین کوئی دلیل و مدلول نہ رہا یا دوسرے الفاظ مین یون کہئے کہ ایک کا ثبوت دوسرے کا تابع رہا یعنی جگت کو صنعت ثابت کرنیکے لئے تو اُسکا مرکب ہونا ضروری

جسمین ایک ٹیدگل پرمانو (ناقابل التقسیم شئے مادی) ہے فلسفیان ہند نے اتنا چھوٹا مانا ہے کہ کئی سنکھ کے اجتماع کو بھی ہماری نگاہ مین لانیکے لئے شاید ہی کوئی تیز سے تیز خوردبین قابل ہوسکے اسلئے

[۱] اگرچہ پرمانو کے لفظ کا اطلاق عموماً اشیاء مادی کے ذرات پر ہی ہوتا ہے یعنی عموماً پرمانو سے مراد ٹیدگل پرمانو ہوتی ہے تاہم چونکہ اس لفظ کے معنی جزو لایتجزی کے ہین اسلئے بلحاظ معنی یہہ لفظ اشیاء مادی یا غیر مادی ہر دو کے ابتداء لایتجزی کے لئے لایا جاسکتا ہے۔

تو معلوم ہوگا کہ ایسے ایسے اعتراضات کی کچھ بھی اصلیت نہین کیونکہ اول تو ہمین یہہ سوال ہے کہ دو مختلف دربیون کے سنجوگ کا نام بھی مرکب ہے یا نہین۔ اگر ہے تب تو اعتراض کی کچھ ضرورت ہی نہین یعنی ایشور کا مرکب ہونا ثابت ہوگیا کہ دربیہ شسیہ کال وغیرہ کا سنجوگ ایشور سے ہمیشہ رہتا ہے۔ لیکن اگر برعکس اسکے یہہ کہین کہ مختلف دربیون کے اجتماع کو مرکب نہین کہتے تو اسی حجت سے روح اور جسم کے سنجوگ کو بھی (کہ دونون مختلف دربیہ ہین) مرکب نہ سمجھنا چاہیے اور جب مرکب نہوے تو بقول آپکے صنعت بھی نہوے تو بس نتیجہ یہہ ہوا کہ یا تو خدا کو بھی مرکب مانو اور صنعت یا جیو اور جسم کو بھی مرکب نہ مانو اور نہ صنعت ہی۔ اچھا اب دوسرا سوال ہمین یہہ ہے کہ ایک ہی دربیہ کی چند حالتین باہم میل کرتی ہین تو وہ مرکب ہوتی ہین یا نہین۔ اگر کہین کہ ہوتی ہین تب تو یہہ بات مشاہدہ کے خلاف ہے اور بھوٹ ہے کیونکہ بالی اور کڑا وغیرہ سے ملکے ہوے سونے کو کوئی مرکب نہین کہتا اور اگر کہو کہ ایک جنس کے دربیہ کی حالتون کے اجتماع سے مرکب نہین ہوتا تو بس کوئی بھی مرکب نہوا بس اسی دلیل سے اجسام وغیرہ کو بھی کہ ایک قسم کے پدگل پرمانوؤن (ذرات مادی) کا مجموعہ ہے مرکب نہ سمجھنا چاہیے۔

علاوہ اسکے اس تمام جھگڑے کو چھوڑکر اگر یہہ فرض بھی کرلین کہ ایک دربیہ کی چند حالتون کے اجتماع سے بھی مرکب ہوتاہے (اسی نظر سے یہہ ٹھیک بھی ہوسکتاہے) تو اول تو سبب مذکورہ صدر جسم و روح چونکہ دو مختلف دربیہ جمع ہین ایک دربیہ کی چند حالتون کا مجموعہ نہین لہذا وہ مرکب نہونے سے صنعت قرار نہ پاوینگے اور دوسرے ایشور بھی چونکہ ایک ہی دربیہ لا انتہا پردیش[۱] کا

---

[۱] پردیش چیز کے چھوٹے سے چھوٹے ایک جزو کا نام ہے۔ یا یون کہیے کہ اُسقدر جگہہ یا مقام کا نام ہے

ہوسکتا ہے چنانچہ ایسا ہی ایشور کے بارہ مین بیان کیا گیا ہے یعنی ایشور کو ہم انشور سے ہی مرکب نہین بتلاتے بلکہ دربیہ گن شیتر وغیرہ چند اشیا سے مرکب بتلاتے ہین بس یہان تک تو لااعتراض ہے۔ اب رہی یہہ بات کہ جو چند چیزین ملکر ایک ہوجاوین اُسکو مرکب کہتے ہین یہہ غلط ہے کیونکہ کوئی چیز کسی دوسرے دربیہ مین ملکر اپنے دربیہ گن سُبھاو کو نہین چھوڑتی اگر چھوڑ دیتی تو اُسکا ناش ہوجاتا مگر ناش کسی دربیہ کا نہین ہوسکتا۔ تو نتیجہ اس گفتگو کا یہہ ہوا کہ کوئی دربیہ کسی دربیہ سے ملکر ایک نہین ہوتا بلکہ سب اپنے اپنے دربیہ گن سُبھاو مین قایم رہتے ہین۔ ہان یہہ بات ضرور ہے کہ چند چیزون کے ملنے سے ہی مرکب نام ہوتا ہے چنانچہ اوپر عرض کرچکا ہون۔

اب اسمین ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ دو مختلف دربیہ کا سنجوگ تو لاشک ایسا ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب ایک ہی دربیہ کی چند شکلین باہم میل کرتی ہین تو اونکے ایک ایک ہوجانے مین کیا شک ہے جیسا کہ ایک سونے کی بالی اور کڑا انگوٹھی وغیرہ ملکر سب ایک ہوجاتے ہین۔ ایسے اعتراض وہ کرتے ہین جنکو اپنے اقوال کی خبر اور تمیز نہین۔

پرمانا بھاس (درمیان مین) کیون یہہ اعتراض تو واجبات سے ہے۔ یون کہنے کیا ہوتا ہے اسکی تردید کیجیے۔

پرمان چند (ملایمی سے) ذرا ٹھہریے بابو صاحب سُنتے جائیے دیکھیے تردید ہوتی ہے یا نہین درمیان مین بولنے کا آپکو کوئی حق نہین۔

پرمانا بھاس۔ بیشک درمیان مین دخل دینے کا قاعدہ تو نہین لیکن کیا فایدہ پھر طول کلامی ہوتی۔ اسلیے مین نے ابھی جواب دریافت کرلیا ہے۔

پرمان چند۔ آپ ذرا سُنتے جائیے۔ مین خود ہی جواب عرض کرتا ہون۔ اگر ذرا توجہ کیجیے

جنابا اس طرف سے جو کوئی امر واگذاشت کیا جاتا ہے وہ صرف طول کلامی کے خوف سے
ہوتا ہے ورنہ یہہ نہ سمجھئے کہ ہم اُس سے ناواقف ہین یا کوئی دلیل ہی نہین رکھتے۔
علی ہذا القیاس قرضہ دلوانے اور منتظم وغیرہ کے لیے علیحدہ دلیل اسلئے ظاہر نہین کیگئی تھی
کہ جبکہ بابو صاحب مخلوقات کا صانع ایشور کو مان جائینگے تو قرضہ دلوانے کا منتظم کیون
نہین مانینگے مگر جبکہ اُنھون نے علیحدہ دلیل چاہی تو ادھر سے علیحدہ بھی پیش کیگئی۔
اسکے ہم مقبل ہی ہین کہ یہہ سہواً ظاہر کیا گیا تھا کہ اب جبکہ حرکات خود بخود واقع ہوتے
ہین چنانچہ ایکمرتبہ یہہ ظاہر کر دیا گیا ہے کہ قرضہ دلوانا وغیرہ اُسکے بس اختیار مین ہے
اب اس دلیل پر جو اعتراض ہے اُسکی حقیقت دیکھیے یہہ تو بابو صاحب کو بھی تسلیم ہے
کہ اپنا نقصان اور تکلیف کوئی خود گوارا نہین کرتا مگر پھر کہتے ہین کہ کسی سبب سے گوارا بھی
کرتا ہے۔ یہہ غلط ہے کیونکہ جو ہین ڈھول کی جو نظیر بیان کی ہے وہ ایک فرضی بات ہے
جیسا کہ آکاش کے پھول ورنہ اُسکا ثبوت بھی جو نہین یہہ سب نکار لوگون کے ڈھکوسلے
ہین پس ہماری دلیل ہرگز ڈھیلی نہین
اور واقعی جیسا ہمارا ایمان لائے ویسے ہی وید شریف بھی لائے ہین۔ پس بابو صاحب
اپنی راست مین ہمارے بیان کی رد اگر یہہ کی ہو کہ درحقیقت کسی لفظ کی بھی تردید اُنسے
نہین ہو سکی اور نہ ہو گی۔ افسوس ہم کہان تک اونکے ہمراہ مغز زنی کرین کے بقول اُنکے
کہ جھوٹ کے آگے سچ رو دیتا ہے یہہ درست ہے۔

تعصب سنگھ وغیرہ (خوش ہوکر) واہ بابو جی واہ

پرمان پند دلیش بھاگ دیکھیے مین اول ہی گذارش کر چکا تھا کہ مین
کہان تک ایسی کوتہ اندیشیون کی تردید کرونگا۔ لٹرین نے کیسی کیسی روشن دلیلین

خلاف کیونکر بتلایا جاتا ہے اور حاضرین کو اس بیان مین کیا شک پیدا ہو سکتا ہے۔
پھر جبکہ جو جو اعتراض کئے جاتے ہین اُن سبکی تردید اس طرف سے بلا تامل ہو جاتی ہے
تو ہم یہہ کیونکر نہ کہین کہ تمام صنعتون کا شروع صانع وہی ایشور ہے تاہم ہٹ دھرمی سے
اُسکی مخالفت کیجاتی ہے۔
پھر یہہ بات ہماری طرف سے ضرور ثابت کیگئی تھی کہ اب روزانہ حرکات خود بخود واقع ہوتے
ہین الّا قرضہ دیوانا وغیرہ جو اعمال کی سزا جزا ہین وہ اب بھی ایشور نے اپنے تعلق رکھی
ہین ورنہ کسیکو کیا معلوم ہے کہ اسکے مقدر مین کیا ہے پس اسکی نسبت بھی ہنوز بحث ختم
نہین ہو سکتا۔
اور یہہ جو کہا جاتا ہے کہ ترتیب مین صانع ہونا ایشور کا اسدھ ہے کمال خبط الحواسی کی
بات ہے کیونکر سمجھ لیتا ہون کہ بہت دلایل اس بارہ مین ظاہر ہوچکین ہین یا پچھا بھی پھر
ازسرنو مین نے اسکو ثابت کیا ہے جبتک وہ تمام دلایل رد نہون کیونکر اسدھ بتلایا
جاتا ہے۔
زیادہ متعرضی سے البتہ کوئی امر پایہ اثبات کو نہین پہونچتا مگر ہان ایسی متعرضی ہے
کہ جسکی تردید ہو جیسا کہ بیان کمترین کا۔ اسلئے ہمارا طرز کرنا بھی جایز ہے کیونکہ جب
دلایل مذکورہ ایمان و اجسام وغیرہ کا لاصانع کے ہونا رد کردیا گیا ہے اب شرم
کرنی چاہیے ہمکو یا بابو صاحب کو۔
پھر ایشور کے صنعت ہونے مین یہہ دلیل جو بتلائی ہے کہ وہ مرکب ہے یہہ غلط ہے۔
دلیل اسکی شروع مین ظاہر کرچکا ہون بس ایک وہی دلیل کافی ہے ایشور کے صنعت
نہونے مین۔ بابو صاحب سے دریافت کیجئے کہ اب تو بحث کا خاتمہ ہوگیا یا اب بھی اور کچھ کمی ہے

جو بابو صاحب اپنا مطلب نکالتے ہین وہ غلط ہے کیونکہ اسی دلیل سے کرتا ثابت ہوتا ہے۔
غور کرو کہ جبکہ ہر اولاد کے والدین یعنی اُسکے کرتا ثابت ہوے تو اخیر مین ایسا کرتا ضرور تصور
کرنا چاہیے کہ جسکا کرتا نہو ورنہ انوستھا دوش (تسلسل) آویگا پس جو ایسا کرتا ہے اُسیکو
ہم ثابت کرتے ہین لہذا یہ دلیل ہمارے ہرگز مخالف نہین ہوسکتی۔ اور اگر کہین کہ اس آخری
کرتا ایشر کا بھی کرتا کوئی ضرور ہونا چاہیے سو نہین کیونکہ وہ اسادھارن کرتا ہے اور مفرد ہے
جو مرکب ہوتے ہین یا سادھارن کرتا ہین انھین کا آتا ہوتا ہے۔ پھر بابو صاحب نے اس
امر مین کہ کمھار کے جسم یا ہتھ گھٹ کے کرتا ہین حضور کو کیسا دھوکا دیا ہے اور آپ لوٹتے ہین
ظاہر کیا ہے لیکن ہمکو اطمینان ہے حضور کی زندہ دلی پر ورنہ بابو صاحب کا وتر دی ہے
ہے جاے غور ہے کہ کمھار کے ہاتھ تو گھٹ کے کرتا مشکل ہین مگر اُن ہاتھون کی حرکت کا
کرتا بجز روح کے کون ہے پس اسی نظیر سے تمامی مرکبات کا صانع ایشور ثابت اولا ہوتا
ہے۔ درمیانی کرتا خواہ کوئی اور کسیقدر ہون شلاً درخت کا مالی اور مالی کا کوئی اور۔ اور اُسکا
کوئی اور مگر آخری اور لاثانی کرتا سبکا ایک ایشور ہی ہوسکتا ہے۔ پھر جب ایشور کرتا
ثابت ہوگیا تو وہ محیط ہی ہے لہذا محیط کل کا صانع کل ہونا بھی روشن ہے۔
اب عدالت غور فرماے کہ سمجھنے کی استعداد کسکو نہین ورنہ یون تو ہر کوئی کہتا ہے کہ
ہمچو ما دیگرے نیست۔
اور جبکہ امور تیک کمھار کی روح ہو تب گھٹ کی یا ہاتھون کی حرکت کی کرتا ہے تکس نہ ہے
تو دیبچار دوش بھی رد ہوگیا
اور جبکہ جاہشبار کا کرتا ثابت کردیا گیا تو اولاد غیرہ کا کرتا کے بدون نہونا بخوبی ثابت
ہوگیا اب قانون ساختہ سے ناواقفی کی آمین کونسی بات ہے۔ اور نہ معلوم کہ یہہ مشاہدہ کے

ایشور نے ہر ایک اشیار کی حرکات اور صفات مقرر کر دی ہین اوسیکے موافق وہ ہمیشہ کاربند ہوتی ہین پس ایشور ہی اُنکا بھی کرتا ہوا جیسا کہ گھڑی کے پُرزے حالانکہ خود بخود چلتے ہین لیکن گھڑی ساز نے چونکہ شروع مین اُنکا چلنا مقرر کیا ہے لہذا وہی اُنکا کرتا ہے پس اس دلیل سے جبکہ ہر اک مرکبات کا کرتا ثابت ہوتا ہے تو وہ بھی ارکب آسکتا ہے ہرگز نہین۔

علاوہ اسکے اولاد ابدان یا مقناطیس غیرہ کی تمثیل سے جو یہ خیال کیا جاوے کہ کوئی صانع نہین تو محض غلطی ہے کیونکہ اگرچہ یہ بظاہر خودبخود ہوتے ہوے معلوم ہوتے ہین مگر در اصل پرمیشور ہی اُنکا بھی صانع ہے کیونکہ یہ بخوبی مسلم ہے کہ کوئی انتظام بلا منتظم کے اور کوئی مرکب بلا ترکیب دینے والے کے نہین ہوتا پس اس فقرہ مین یہہ اولاد غیرہ سب اشیا ہمارا عرض بحث مین آگئے پھر انکو تمثیل مین پیش کرنا محض خلاف قاعدہ ہے اور قانون انومان کی دفعہ ۲ حرف الف ۱ پر حاصل ہے یعنی ... مرحم دوش امین آتا ہے۔ ہان اگر بابو صاحب کوئی تمثیل ایسی یاد ہو کہ جو معرض بحث مین نہو تو بیان کرین۔

حاضرین تعریف کرتے اور داد دیتے ہین۔

پھر بابو صاحب نے جو یہ فرمایا کہ قانون انومان کے ذریعہ سے صرف وہی ثابت ہو سکتے ہین جو ایک جنس کے ہون بیشک یہ درست ہے مگر اسی دلیل مذکورہ بالا سے ہمنے ثابت کیا ہے کہ جملہ مرکبات ایک جنس یعنی کسی صانع کے صنعت کیے ہوئے ہین پس اُس سے صنعت ہونا سبکا ثابت ہی ہے پھر اسکی مخالفت کیون کیجاتی ہے۔

پھر یہہ بیان بھی ہمارا صحیح ہے کہ ہر ایک بچہ کے والدین ضرور ہوتے ہین مگر اس سے

یا کثرت مجامعت کرتا ہے تو کبھی آلہ تناسل یا سوزاک و آتشک وضعف دماغ وغیرہ امراض
کی نرم و سخت سب قسم کی تکالیف کو خود ہی بجبوراً گوارا کرتا ہے۔ لہذا دلیل مذکورہ
و بیچاری ہے۔ اب رہا ویدشریف وہ بھی بقول آپکے جیسا و نکا بیان لارد ہے
ویسا ہی وہ بھی لارد ہے۔

پس اور کوئی فقرہ تمثیل مین اول سے آخر تک باقی نہین کہ جسکی تردید نہین کیگئی لیکن
پھر بھی یہی کہے جاتا کہ ہماری تردید نہین ہوئی نہ ہوسکتی ہے۔ آپ عجیب تعصب سنگ
صاحب کی مہربانی اور اس مثل کے مصداق ہے کہ جھوٹے کے آگے سچا رو دیتا ہے
حاضرین دریائے حیرت مین غوطہ کھاتے ہین۔

بابو پرمانا بھاس پریشان ہوکر حضور صفات کے اختلاف کے سبب تشبیہ
بیشک بابو صاحب تنگ ہو گئے ہم ہی تنگ سہی کیونکہ ہملوا سقدر زبان زوری نہین ۔۔
اور اگرچہ قانونی مباحثہ بھی بہت کچھ ہو چکا مگر اُسکی تردید کرنی ضرور ہے لہذا گزارش ہے
کہ اول بابو صاحب کی ہی زبان زوری دیکھیے کہ دھینگا تانی سے پرمیشر کو بھی مرکب بنا
دیتے ہین مگر قانون انوبان کی دفعہ ۵ کا حرف الف اسپر عائد ہے یعنی اسدھ او غیرثابت
ہے کیونکہ مرکب وہ ہوتا ہے کہ جو دو یا زیادہ چیزین ملکر ایک ہو جاوین۔ مثلاً پرمانوؤن کے
اجتماع سے اجسام۔ مگر ایشور چونکہ دیش کال وغیرہ سے ایک بیک نہین ہوتا بلکہ
دیش کال وغیرہ علیحدہ ہین اور پرمیشر علیحدہ لہذا اُن سے ایشور کا مرکب ہونا اسدھ
یعنی غیر ثابت ہے۔

پھر اولیا ابدان کے بڑھنے وغیرہ کی تمثیل سے جو ویبھچار بتلاتے ہین وہ بھی نہین کیونکہ ہم
اولہ وغیرہ تمام مرکبات کو صنعت ثابت کرتے ہین یعنی ہم کہتے ہین کہ شروع مخلوقات مین

کہ بابو صاحب اسقدر طنز کی باتین کہتے ہین لیکن کچھ ثبوت نہین لاتے۔
پھر صرف اسقدر کہنے سے کہ ایشور صنعت نہین ہو سکتا کچھ مطلب حاصل نہین ہوتا
نہ یہہ بحث کا طریقہ ہے۔ جبتک کہ کوئی دلیل نہ بیان کیجاوے تب تک ایشور کے
مرکب ہونے سے وہ بھی کیون نہین مانا جاویگا۔
پس چونکہ ہماری کسی دلیل کی تردید نہین ہوئی [illegible]
ہے آگے مین باغ بتلاتا ہے۔
اور قرضہ دلوانے کا منتظم بھی پرمیشر کیونکر ثابت ہو سکتا ہے [illegible]
کہ دنیا کا انتظام [illegible]
یہہ بیان جو آگے ہوتے ہین [illegible]
تو یہ مخلوقات [illegible] وغیرہ کی حرکات کا صانع نہین اور اسکی
نسبت دلیل جو بتلائی گئی ہے اس سے اور بھی جہالت واضح ہوتی ہے کیونکہ خود
ہی قرضہ دلوانے وغیرہ [illegible] انکار کرنا بلکہ صرف شروع مخلوقات
کا صانع سمجھنا اور خود ہی قرضہ دلوانے وغیرہ [illegible] کی حرکات مین بھی دلائل پیش کرنا
محض کوتاہ اندیشی ہے - اب عدالت پر ظاہر ہوا ہوگا کہ کوتہ اندیش کون ہے کہ یہہ بھی
بچار نہین کیا جاتا کہ اب مین نے کیا کہا تھا اور اب کیا کہتا ہون - پھر اس دلیل سے یہہ
ثابت بھی نہین ہو سکتا کیونکہ اگرچہ یہہ بات صحیح ہے کہ کوئی جیو اپنے لئے نرادر دکھ یا نقصان
گوارا نہین کر سکتا مگر کسی وجہ سے مجبوراً کرنا بھی پڑتا ہے مثلاً موہن دھول یا شراب وغیرہ
کے نشے سے جیو باؤلا ہو جاتا ہے حالانکہ کسیکو یہہ گوارا نہین - یا جب کوئی شخص
نادانی و کم فہمی سے جلق و اغلام [illegible] کرتا رہتا یا زن مرضعہ یا حائضہ سے مباشرت

وستو سروپ ہی ایسا ہے کیا وہ ایک طرح بیان کرکے نار استگوئی کے زمرہ مین
آجاوین - پس اونکے مستند ہونے مین کیا کلام ہے - اگر بابو صاحب ایک مباحثہ سے
واقف ہوتے تو ہرگز ایسی باتین نکرتے کہ جسمین فضول ہیر اور عدالت کی تضیع اوقات
ہو اور حاضرین کو اشتباہ اور شک کا ضماد گھیرے - پھر جبکہ ایشور کبھی بھی کسیکا کرتا
ثابت نہوا تو یہہ کہنا کہ شروع مین تمام صنعتین ایشور کی کی ہوئی ہین اب اونکی صرف
نقل کیجاتی ہے بہت ہی کم عقلی کی بات ہے خواہ کسقدر خوشی سے کہی جاوے - ایسے
بیان کو بھی اگر ہم اسدھ نہ بتلا وین تو ہماری وکالت ہی کس لئے ہو فضول ہو -
پھر اسقدر تو بابو صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے کہ اب روزانہ حرکت خود بخود ہی ہر ایک اشیار
کی واقع ہوتی ہین کیونکہ ایشور نے بعد مخلوقات کی پیدایش کے ہر ایک اشیار کے کام
مقرر کردیے چنانچہ اوسی کے موافق تمام اشیار کار بند ہوتی ہین - اگرچہ اس بیان سے
روزانہ حرکات سزا جزا اور قرضہ دلوانا وغیرہ ہماری متنازعہ حرکات ایشور سے متعلق
نہین ہے پس مباحثہ ختم ہوگیا - مگر چونکہ یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ شروع مخلوقات مین
ایشور نے تمام حرکات مقرر کردی ہین اسلئے اسکی تردید کرنا بھی مین مصلحت سمجھتا ہون
اور وہ اسیقدر کافی ہوگی کہ یہہ بیان بھی منو ا سدھ ہے کسی دلیل سے ثابت نہین
کیا گیا - اور یہہ جو کہا گیا ہے کہ اسقدر مغز زنی صرف اسی کے اثبات کی غرض سے کیگئی
صحیح ہے لیکن یہہ کچھ ضروری بات نہین کہ جس بات کے لئے مغز زنی کیجاوے وہ
ثابت ہی ہوجاوے ورنہ پھر میرا بیان ہی سدھ کیون نسمجھا جاوے ؟ کیونکہ غالباً
مین نے زیادہ مغز زنی کی ہوگی - پھر ہمارا بیان بالا یعنی ابدان و اجسام سورج و چاند
وغیرہ کا صنعت نہونا جیسا کہ روبرو حضور پیروشن ہی ہے - کہان تک افسوس کیا جاوے

کمہار کی روح گھٹ کی کرتا ہے - افسوس بابو صاحب کو تو شرم نہ آئی صریح دروغگوئی پر لیکن
حضور ذرا تہ دل سے غور فرماوین کہ کمہار کی روح نے گھٹ مین کیا کیا - لامحالہ آپکو بہی کہنا پڑیگا
کہ کچھ نہین البتہ گھٹ کمہار کے ہاتھون کا کیا ہوا ہے جو مجسم ہین - لہذا اب بابو صاحب سے
دریافت فرمایئے کہ بادھت دوش میرے بیان پر آیا یا کہ اونکا بیان پر تنکش باد ھت ہے
اسیطرح محیط کو بھی جو آپ کرتا بتاتے ہین وہ بھی نادانی ہے کیونکہ ہمارا اعتراض محیط کل پر
ہے اور آپ تمثیل دیتے ہین اُسکی کہ جو صرف اپنے کام مین محیط ہے مگر اس سے ہمکو انکار
نہین - واقعی جو کرتا ہوتا ہے وہ اپنے کام مین محیط ہوتا ہی ہے نہ کہ محیط کل - پس بابو صاحب
کو چاہیے کہ پیشتر بیان کی ماہیت سمجھنے کی طاقت پیدا کرین بعد مین مباحثہ کرنے کیا ناممکن
لیتے - پھر کمہار کی روح کو جو موہر تیک گھٹ کا کرتا بتلا کر ویپچار دوش دیا تھا چونکہ مین نے
دکھلا دیا کہ روح کرتا نہین لہذا ویپچار دوش بھی غلط ہوگیا یعنی ہمارا یہہ پرلوگ لااعتراض
رہا کہ دونیک کا کرتا موہرتیک ہی ہوتا ہے -

پھر ایک یہہ بڑی بے بسی کی بات ہے کہ بابو صاحب مشاہدہ کے خلاف بھی ثابت
کرنیکو آمادہ ہین یعنی لکھتے ہین کہ زید کے والدین اگرچہ پوشیدہ ہون مگر اونکے ہونے مین
کچھ شک نہین ایسا ہی اوکے غیرہ کے کرتا مین بھی کچھ شبہ نہین - افسوس ہے کہ آپ سمجھ
نہین سکتے کہ زید کے والدین کے بارہ مین تو اول یہہ ثابت ہو چکا ہے کہ کوئی انسان
بلا والدین نہین ہوتا اسلیے اُسکے والدین کے ہونے مین شک نہین مگر او ولد وغیرہ کے
کرتا مین تو ہنوز یہہ ثابت نہین ہوا کہ یہہ بلا کرتا کے نہین ہوتے پس اونکے کرتا کو آپ
تمثیل سے کیونکر فرض کر لیوین - ہمارے قانون اگم یا بیان لالہ لکھمیت چند رصاحب
پر جو یہہ اعتراض ہے کہ ہر امر سے اقرار و انکار کیا گیا ہے - یہہ بھی نادرست ہے - کیونکہ

اب ہم اس بحث کو بھی چھوڑکر صرف بابو صاحب کی مؤید بحث پہ ہی صبر کرتے ہین اور دعویٰ
کرتے ہین کہ خود وہ ہمارے موافق ہے وہ یہہ ہے کہ بابو صاحب فرماتے ہین کہ ہر ایک بچہ
کو دیکھکر یہہ خیال ضرور ہوتا ہے کہ والدین بھی ضرور ہونگے کیونکہ بلا والدین کسیکی ولادت
نہین ہوتی۔ اب ہم آپ سے سوال کرتے ہین کہ یہہ انومان بابو صاحب کا درست ہے یا
نادرست۔ اگر درست ہے تب تو کرتا کے انومان کے مخالف ہونے سے ہمارے موافق ہی ہے
یعنی جبکہ اسیطرح ہر شخص کا وجود بلا اوسکے والدین کے ہونا ناممکن ثابت ہوا تو کوئی فرد بشر
بھی ایشور کا کیا ہوا نرہا پس قانون انومان بھی بابو صاحب کے مخالف ہوا۔ بڑا غضب
یہہ ہے کہ قانون انومان سے تو سلسلہ پیدایش مسلسل اسیطرح ثابت ہوتا ہے کہ ہر شخص
اپنے والدین سے پیدا ہوتا چلا آیا ہے مگر بابو صاحب اسکے خلاف نہ معلوم کس قیاس
سے کہتے ہین کہ شروع پیدایش مین انسان بلا والدین ایشور کے پیدا کئے ہوئے تھے۔ اور
اگر کہین کہ یہہ انومان ہمارا نادرست ہے تو اسکے ذریعہ سے جو اپنے دعوے کا اثبات چاہا تھا
وہ نہوگا اور اجسام وغیرہ مرکبات کا صانع کوئی ثابت نہوا۔
علاوہ اسکے یہہ انومان غلط ہو بھی نہین سکتا کیونکہ نربادھ ہے اور اسیطرح بیاپتی پائی جاتی
ہے یعنی اگر والدین ہونگے تو اولاد ہوگی اور اگر نہین ہونگے تو نہین ہوگی پس یہہ انومان ہی
خود کرتا کے مخالف ہے۔ اب عدالت غور فرمائے کہ فضول گوئی اور زبان نوری کون کرتا ہے
اور اثبات و تردید کرکے معقول یا غیر معقول ہین۔

جملہ حاضرین سرور آمیز نگاہ سے حیرت کرتے ہین۔ اور مدعی خوش ہوتا ہے۔

اچھا اب مین نے جو سوالات قایم کئے تھے اونکی تردید پر لحاظ فرمائیے۔ اول اسپر کہ امور تک
کرتا نہین ہوتا آپ نے بادھت دوش تبلایا ہے اس سے کہ غیر مجسم ہی کرتا ہوتا ہے جیسے

اور نہ جملہ چوپایون کے سینگ ہونا بیاپتی گیان کے موافق یعنی لازم ملزوم ہے - البتہ
گاے بھینس جسقدر ہون اونکے سینگ ثابت ہوسکتے ہین کیونکہ وہ سب اس ذیل کے
اور اُن سے یہہ دلیل لازم ملزوم ہے - پس اسی سے حضرت کی مُبینہ دلیل کو مشابہ کر لیجے
یعنی اسیطرح گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع دیکھنے سے یہہ انومان ہرگز زیبا نہین کہ تمام مرکبات
کا صانع ہوتا ہے کیونکہ تمام مرکبات گھٹ پٹ کی جنس کے نہین بلکہ اونکے مخالف
معلوم ہوتے ہین - البتہ یہہ انومان ہوسکتا ہے کہ تمام پوشیدہ گھٹ پٹ بھی صانع
کے کیے ہوے ہین کیونکہ وہ سب ایک ذیل کے ہین - پس امید کرتا ہون کہ اب عدالت کو
بخوبی اطمینان ہوگیا ہوگا کہ واقعی جو کرتا کی کی ہوئی ہین اونکی نظیر سے جو کرتا کی کی ہوئی نہین
اونکا بھی کرتا فرض کر لینا خلاف قانون ہے - خلاصہ یہہ کہ اس قسم کے انومان (قیاسات)
محض جہالت یعنی بیاپتی گیان کے نجاننے سے ہوتے ہین - ورنہ زید کے چار بیٹون کو
دیکھکر ہندہ (زید کی منکوحہ) کے حمل کے بچہ کو بھی اس دلیل سے کہ زید کے نطفہ سے مذکر
ہی اولاد ہوتی ہے لڑکا تصور کرنا ٹھیک ہو جاوے مگر نہین ہوتا کیونکہ حمل والا بچہ ممکن
ہے کہ لڑکی ہو ہوے اور اسمین کوئی بادھک نہین - غرضیکہ اور بھی ہزارہا تمثیلین اسی قسم
کی موجود ہین - پس ایسا انومان کرنیوالا ہماری دانست مین ایسا ہے جیسا کہ آجکل کم عقل
کے آدمی شروع بارش مین مینڈکون کی کثرت کو دیکھکر خیال کرتے ہین کہ مینڈک آسمان
برستے ہین ورنہ زمین پر اکیرفعہ مین کہان سے آجاتے - بیوقوف یہہ خیال نہین کرتے کہ
ایسے ہی آسمان پر کہان سے آتے ہین چنانچہ جو چیز قدرتی پیدا ہوتی ہے اوسکو دیکھکر
یہی نادان لوگ کہتے ہین کہ اسکا کرتا ایشور ہے لیکن یہہ خیال نہین کرتے کہ ایشور کرتا کیون
اور کیونکر ہوسکتا ہے - خیر -

وہ صنعت ہوتا ہے - عدالت کو یاد ہوگا کہ اسکی تردید احقر پہلے ہی گزارش کر چکا ہے
یعنی یہہ کہ یہہ ہیتو ویبھچاری ہے کیونکہ بادل وغیرہ مجموعہ ذرات آب وغیرہ ہونے سے
مرکب ہین اور صنعت نہین ہین اور نیز ایشور خود جسکا صنعت نہونا تسلیم ہے بلحاظ
مجموعہ صفات ہونیکے مرکب ثابت کیا جا چکا ہے جو ہنوز لا رد ہے اسکو بھی چھوڑ کر
بچہ کے جسم کے جوانی تک بڑھنے سے بھی ویبھچار آتا ہے کیونکہ اسکا بڑھانیوالا بھی کوئی
ثابت نہین ہوسکتا پس مرکبات صنعت ہین یہہ بہرحال مشتبہ ہے لہذا اسر وپاشٹھ
درشن کیونکر رد ہوا ہرگز نہین ہوا-
پھر دیکھی ہوئی چیز کی نظیر سے ہر ایک پوشیدہ اشیا کی خاصیت و حقیقت ثابت
نہین ہوسکتی- اسکی تردید بھی نہین ہوئی کیونکہ اسکے جواب مین بابو صاحب کہتے ہین کہ
پوشیدہ اشیا کے علم مین ہی قانون انومان کام آتا ہے یہہ کیسی نادانی کی بات ہے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمارے بیان کو بالکل سمجھتے ہی نہین - خیال کیجئے کہ مین کہتا ہون
کہ اس سے ہمکو انکار نہین کہ قانون انومان پوشیدہ اشیا کے ثابت کرنیکے لئے ہی
ہوتا ہے مگر اونہی اشیا کے کہ جو دیکھی ہوئی اشیا کے ذیل مین ہون اور وہ بیاپتی
گیان سے اپردھ یعنی ہیتو سے ابنا بھاوی ہون مثلاً کوئی شخص گائے بھینس بکری وغیرہ
سینگ والے چوپایون کو دیکھکر اور ہر ایک کے سینگ پا کر اپنی کم فہمی سے قانون انومان
کی یون درگت کرے کہ چونکہ ان گائے بھینس بکری وغیرہ مین سے ہر یک چوپایہ کے سینگ
دیکھنے مین آتے ہین اسلئے گدھے کے بھی ضرور سینگ ہوتے ہین کسواسطے کہ وہ بھی مثل
ان گائے بھینس وغیرہ کے چوپایہ ہی ہے" تو ایسے شخص کو قانون انمان کے جاننے اور بخوبی
سمجھنے والے کیا محض نادان اور کوتاہ فہم نہ کہینگے - کیونکہ سب چوپائے ایک ذیل کے نہین

ہے کہ جبکہ ہمارا بیان جو سراسر وید کا مضمون ہے لا رد ہے تو ویدون کے لا رد ہونے مین کیا شک ہوسکتا ہے وہ خود ہی پرمانیک قرار پاتے ہین۔
اب نہ معلوم کہ وہ کونسے لفظ ہین کہ جنکی بابو صاحب نے تردید کردی ہے فضول بحث سے کیا فایدہ ہمارے نزدیک تو ہنوز کچھ تردید نہوئی اور نہ ہوسکتی ہے زبان زوری خواہ کوئی کسیقدر کرے۔

ہیرت چند۔ واہ بابو جی واہ

حاضرین سب حیران ہوتے اور پیران چند کی طرف چونکتے ہین۔

پیران چند۔ حضور بابو صاحب کے نزدیک خواہ تردید نہو لیکن جناب فیضمآب پر روشن ہوگا کہ مین اونکے ہر ایک لفظ کی تردید کرچکا ہون۔ اُسکے خلاف اس مرتبہ بھی جسقدر میرے بیانات کی تردید اور اپنے کے اثبات مین زبان کھولی گئی ہے وہ سب یاوہ گوئی اور فضول بلکہ بعض خود اُنکے مُضر ہے۔ چنانچہ اُسکی حقیقت دکھلاتا ہون۔
اول عدالت اور رحمت وغیرہ کے اختلاف وغیرہ کے مباحثہ سے نہ مین ہرگز تنگ اور نہ یہ میرے کسی لفظ سے ظاہر ہے۔ حضور پر واضح ہے کہ میری نسبت یہ صرف تہمت ہے بلکہ مین کسی مباحثہ سے بھی روگردان نہین ہان البتہ فضول تضیع اوقات سے مین سخت متنفر ہون اور یہی مین نے کہا تھا مگر بابو صاحب اب چونکہ اُسمین کچھ کہہ نہین سکے لہذا اُسکو بکھیڑا اتلاکر خاموش ہوتے ہین۔ خیر اب دلایل قانونی پر بھی یقین ہے کہ عنقریب یہی مباحثہ ختم ہوگا حضور ذرا توجہ فرماوین اُسکے جواب یہ۔
اول اجسام وغیرہ کو صنعت ثابت کرنے مین یہ دلیل بیان کی ہے کہ جو مرکب ہوتا ہے

کہتے ہین کہ یہہ کسی پرمان سے سِدّھ نہین افسوس کہ کیا اونکو ابتک یہہ معلوم نہین ہوا
کہ یہہ اسقدر مغززنی اور کوشش صرف اسی کے ثابت کرنیکے لئے تو لگئی اور کیجاتی ہے
تو پھر پڑین اس کہنے پر کہ اب بھی یہہ اسِدّھ ہے۔

پھر امیان و اجسام سورج و چاند وغیرہ کا صنعت ہونا بسبب مُبیّنہ بالا اسِدّھ ہے
یہہ جو فرمایا ہے تو مین اوس مبینہ بالا کو رد کر چکا ہون پس اونکے صنعت ہونے مین
اب کیا کلام رہا۔

پھر ایشور کو صنعت بتلا کر جو ویبھیچار دوش دیا ہے وہ محض نادانی ہے کیونکہ ایشور
ہرگز مرکب نہین ہوسکتا لہذا صنعت بھی نہین اور نہ اوس سے اونکا دوش ثابت
ہوتا ہے اور نہ بادل و اولو بجلی وغیرہ سے کوئی ویبھیچار آتا ہے کیونکہ ہم اونکا بھی صانع
ایشور کو مانتے ہین۔ پس ہمارا پریوگ دوئیم (جگت کا صانع ایشور با صفات ہے)
بھی بخوبی ثابت ہے کیونکہ اوسکے خلاف جو دلایل بتلائے گئے تھے اون سب کی تردید
ہوچکی ہے اور کوئی دلیل اوسکے مخالف باقی نہین۔

ایک اور بات ظاہر کیگئی ہے کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کے منتظم کے اثبات مین کوئی کامل
دلیل چاہئے حالانکہ میرے نزدیک اب بھی قرضہ دلوانے وغیرہ کے منتظم کا اثبات ایشور
کرتا کے اثبات پر ہی منحصر ہے کیونکہ جب دنیا کا کرتا ثابت ہوا تو اگر وہ قرضہ دلوانے وغیرہ
یعنی سزا جزا کا انتظام ہی نہ کریگا تو اوسکے کرتا ہونے سے کیا نتیجہ ہوگا پس علیحدہ دلیل
کی تلاش کرنا فضول ہے تسپر بھی مین ایک اور دلیل اور بھی پیش کرچکا ہون پھر معلوم
بابو صاحب یہہ کیون فرماتے ہین کہ کوئی کامل دلیل نہین دیگئی۔

اور وید شریف کے بارہ مین اور زیادہ کیون تضیع اوقات کیجائے صرف یہی کافی دلیل

ویبھچار دوش اسپر عارض ہے۔

اور تیسرا یہ یوگ بھی بحسب دفعہ مذکورہ ویبھچاری ہے کیونکہ زید کے والدین اگرچہ پوشیدہ ہون مگر اونکے ہونے مین کچھ شک نہین کیونکہ اونکہین وہ ضرور موجود تھے۔ ایسا ہی اولاد وغیرہ کا کرتا بھی ایشور ضرور ہے اور اونکے قانون آلہ کی حقیقت تو ظاہر ہی ہے کچھ کہنے کی حاجت نہین کہ ہر ایک مت مین اونکا کچھ ہے اور اثر بھی۔ دیکھو بیان لاالتنقیح جنید صاحب کو۔

پس ہر سہ یوگ مذکورہ سے جو ہمارے بیان پر بادھت دوش عارض کیا تھا وہ ہرگز نہین ہوسکتا۔ بابو صاحب بہت خوش ہوے ہونگے یہ یوگ مذکورہ کے اظہار سے اور اپنے دلمین اونکو لاردیکھتے ہونگے کہ فرماتے ہین کہ انکی تردید اگر ہوسکے تو کیجیے۔ پھر جبکہ ہم ثابت کر چکے کہ ایشور جگت کا کرتا ہے تو خوش ہوکر یہ کیون کہین کہ شروع مین تمام صنعتین ایشور نے کین اور اب انکی نقلین کیجاتی ہین۔ پس کسی نوع سے بادھت وغیرہ دوش ہمارے بیان پر عاید نہین۔

اب اسقدر دلایل کے اظہار کے بعد بھی اسکو اسمین تلاش جانا ایک بدبختی کی بات ہے وہ جسکا ثانی اسکو کہتے ہین

پھر سوال جو کیا ہے کہ ایشور شروع مخلوقات مین صانع تھا یا کرات سدرانہ انواع مانسو کا ناظم بھی وہی ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ ہر پرلے کے بعد ایشور ہر ایک قسم کی مخلوقات کو ایک ہی قدیمی طریق سے پیدا کرتا ہے اور ہر شیار کے سبھاو اور کام مقرر کردیا ہے چنانچہ اوسی کے موافق سب چیزین کارند ہوتی ہین پھر میعاد مقررہ کے بعد پرلے ہوتی ہے اور اسیطرح پھر صانع کامل جگت کی صنعت کرتا ہے۔ لیکن بابو صاحب

جبکہ ہم دیکھتے ہین کہ جسقدر صنعتین ہین اونکا کرتا ضرور ہوتا ہے خواہ ظاہر ہو یا پوشیدہ
پھر جبکہ ہم کسی جسم وغیرہ صنعت کو دیکھتے ہین تو ہمکو ضرور انومان ہوتا ہے کہ اسکا
بھی کرتا کوئی ضرور ہے اور وہ کرتا ایشور ہی ہو سکتا ہے پس یہہ اوداہرن (تمثیل)
بالکل مشابہ ہے لہذا اور زیادہ فضول گفتاری سے کیا نتیجہ ہے - اسپر اگر کوئی دوشن
بابو صاحب دیسکتے ہین تو شوق سے دیوین -

سب حاضرین چونکھے ہین اور ہیریت چند کمر ٹھوکتا ہے -

آریہ چند - اور کیا - شاباش -

پان چند مسکراتا ہے -

پرمانابھاس - اچھا اب آگے بادھت دوشن کے اثبات مین جو بابو صاحبنے
ہوشیاری دکھلائی ہے اور سوالات قایم کیے ہین لیجیے اونکی تردید -
اول یہہ جو فرمایا ہے کہ غیر مجسم او محیط کرتا نہیں ہوتا اسپر قانون انومان کی دفعہ ۲
حرف ب عاید ہے یعنی یہہ پرتیکش بادھت ہے کیونکہ فی الحقیقت غیر مجسم ہی کرتا
ہوتا ہے جیسا کہ کمہار وغیرہ کی روح جو غیر مجسم یعنی اموورتیک ہے وہ گھٹ وغیرہ
مجسم یعنی موورتیک کی کرتا ہے - پھر محیط ہی کرتا ہوتا ہے کیونکہ ہم اول ہی کہہ چکے ہین
کہ کرتا اگر اپنے کاریہ مین بیاپک نہ ہو تو اسکا رہنے والا کیونکر ہو سکتا ہے مثلاً کمہار
اگر گھٹ کاریہ سے علیحدہ ہے تو گھٹ ہی نہین پیدا ہو سکتا پس یہہ بھی برعکس ہے
پھر دوسرا پریوگ بھی بسبب مذکورہ بالا خود رد ہو گیا کیونکہ ہمنے اسکے خلاف ثابت
کیا ہے کہ انت اور موورتیک گھٹ (یعنی فانی و مجسم گھڑا) کی بھی کمہار کی انت اور اموورتیک
(غیر فانی و غیر مجسم) روح کرتا ہے پس قانون انومان کی دفعہ کے حرف ج کے موافق

چھوڑتے ہو۔

پرمانا بھاس۔ ارے بھائی اور کیا بڑ جو دکھیڑا تو ہے ہی۔

تعصب سنگھ۔ تب بھی آخر کچھہ تو کہنا چاہیے۔

پرمانا بھاس۔ بھائی اور کیا کہین تاک عدالت خود غور فرماویگی۔ ٹھیرو اب کہنے دو ورنہ مضمون کی آمد مین فرق پڑتا ہے۔

پریت چند۔ ہان کہنے دو جی۔

پرمانا بھاس (عدالت سے) ہان حضور اب لیجئے دلایل قانونی۔ کیونکہ جب اصل مباحثہ ہمارے موافق ہوجاویگا تو یہہ فروعات تو خود بخود ہی طے ہوجاوینگے۔ اچھا اول یہہ جو کہا گیا ہے کہ یہہ ثابت نہین کہ اجسام سورج و چاند وغیرہ صنعت ہین لہذا سب دنیا بے دو ذہن عارض ہے۔ یہہ غلط ہے کیونکہ ہم ثابت کرچکے ہین کہ جو مرکبات ہین وہ سب صنعت ہی لہذا یہہ دوشن ہرگز غایب نہین ہوسکتا۔ پھر یہہ جو بیان کیا کہ جو کرتا کی کی ہوئی ہین اونکی نظیر سے بنکا کرتا نہین اونکا کرتا فرض کرلینا خلاف قانون ہے۔ یہہ بھی نادرست ہے۔ کیونکہ حضور ذرا غور فرماوین کہ اگر ایسا نہو تو قانون انومان ہی بالکل رد ہوجاتا ہے۔ یعنی قانون انومان کی ضرورت ہی کسی ظاہر اشیا کے دیکھنے سے پوشیدہ کے ثابت کرنے مین ہوتی ہے جیسا کہ اب ہم دیکھتے ہین کہ جسقدر بچے ہین اونکی والدین ضرور ہوتے ہین اور بلا والدین کے بچہ نہین ہوسکتا خواہ وہ پوشیدہ ہون یا ظاہر تو پھر کسی خاص بچہ کو دیکھکر یہہ انومان ضرور پیدا ہوتا ہے کہ اسکے والدین بھی ضرور ہونگے خواہ وہ ہمکو نظر نہ آوین۔ لیکن بابو صاحب کے بقول یہہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ اگر وہ ہمکو نظر نہین آتے تو کبھی بھی نہونگے اسیطرح

وہ کہتے ہین کہ اُسکے ایک ایک لفظ مین ہزار ہزار معنی ہین پس نتیجہ یہہ ہوا کہ اوسکے الفاظ کے معنی جو کوئی بیان کرے تو کوئی اوسکے خلاف استدلال نہین کرسکتا کیونکہ نہ معلوم کہ مخالفین مین سے کون غلطی پر ہے لہذا یہی دلیل کافی ہے اُسکی تردید کو کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسا متزلزل بیان ایشور کی جانب سے ہرگز ہرگز نہین ہوسکتا۔

اسکے علاوہ بابو صاحب کے دعوے کی تردید ہو جانے سے بھی وید شریف کی تردید ہوگئی اب میرے نزدیک ایسے الفاظ اور کوئی نہین ہے کہ جنکی تردید کیجاے۔

جملہ حاضرین خوش ہوتے اور بعض باہستہ آواز ایک دوسرے سے یون گفتگو کرتے ہین

ایک اوہو بھائی پریانند کیا ہی غضب کا تیلا ہے۔

دوسرا۔ واقعی صاحب اسکی باتین کمال تعجب انگیز اور پُر مسرت ہین۔

تیسرا۔ پُر حیرت کیا ہین جناب ایسی ہین جنکو سنکر مزا آتا ہے دیکھئے کہ مجھکو ایک نہایت ضروری کار درپیش ہے مگر جانے کو دل نہین چاہتا۔

چوتھا۔ بھائی پہلے ہی سے کیون گھبراے جاتے ہو ذرا بابو پریانا بھاس کی گفتگو بھی تو سنو کیا کہتے ہین۔

بابو پریانا بھاس کھڑا ہوتا ہے اور تعصب سنگھ کم ہمت پست کرتا ہے۔

پریانا بھاس (خجالت اور فریب آمیز گفتگو سے) جناب عالی مباحثہ بالائی (یا بحیثیت رحمت وعدالت وغیرہ) بہت کچھ ہو چکا چنانچہ بابو صاحب بھی اُس سے تنگ معلوم ہوتے ہین لہذا مین اُس بکھیڑے کو چھوڑ کر اب صرف اصل مباحثہ اور دلایل قانونی پر زور دیتا ہون۔

تعصب سنگھ (گھبرا کر آہستہ سے) یہہ لو اجی واہ بابو جی واہ اسکو کیون

علاوہ برین یہہ بیان کہ مرکبات سب صنعت ہوتے ہین خود بھی وچاری ہونے سے
ہیچکارہ ہے باعتبار بادل و بجلی و اولہ وغیرہ نظایر مرکبات مذکورہ سابقہ کے جنکا غیر مصنوعی
ہونا بدیہی اور مسلم عام ہے - خلاصہ یہہ ہوا کہ بابو صاحب کے مقبولہ مرکبات کا بھی
صانع ثابت نہین -

یہہ کیفیت ہے ہمارے تمام اعتراضات کی تردید کی جسکے اعتبار پر بابو صاحب
فرماتے ہین کہ ہمارا دوسرا پریوگ بلا اعتراض اور خود بخود ثابت ہے یہہ کچھ بات نہین کہ
ہمنے پہلے اسکے خلاف بیان کردیا تھا -

صنعت پیدا نہین ہوگا اُس کہنے کا مطلب یہہ تھا کہ ہم صرف اسکے خلاف ہین مگر کوئی
وہ اعتراض آپ نہین کر سکتے - بلکہ صاف الفاظ مین یہہ کہا گیا ہے کہ جبکہ جگت کا کرتا کوئی
شے ثابت نہین تو پھر حضرت نہین اسکی تردید کی کہ با صفات صانع ہے اور سوال اسکے
جب ثبت پر اعتراض خاص تھی ردیے ہین بلکہ اسکے خلاف ثابت کردیا ہے یہہ کہ با صفات
اشیو کبھی صانع نہین ہوسکتے اسکی کوئی تردید نہین کی گئی چنانچہ اس مرتبہ بھی ہینے
قانون اوصاف کی جن دلائل سے صانع کا عدم ثابت کیا ہے وہ سب با صفات اشیو
کے صانع ہونیکے خلاف ہین لہذا اس پریوگ کی تردید مین بھی وہی کافی ہین باقی رہا
اسکا قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم بھی ایشور ہے - اسکو بھی جو مخلوقات کے صانع ہونیکی
دلیل سے ثابت سمجھتے ہین یہہ کیسی کوتاہ فہمی کی بات ہے کیونکہ ممکن ہے کہ مخلوقات
کا صانع کوئی ہو مگر قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم نہو لہذا جبتک کوئی کامل دلیل پیش
کیجاوے تو یہہ ہرگز ثابت نہین ہوگا -

رہا وید تشریف - اُسکا منزل ازل اور مختلف بیان ہونا خود بابو صاحب کو تسلیم ہے یعنی

تب تو اسدِ حہ ہے اور پرتگیا نشر دوشون سے بھرا ہوا - اور اگر بدنا نہ پیدائش کا بھی ایشور صانع بتلایا جاتا ہے تو لاکلام بادھت ہے کیونکہ اُسکے خلاف اجسام غیر مصنوعی کے لئے تو طریقہ پیدائش قدرتی بخوبی ثابت ہے - اور اجسام مصنوعی کے صانع کمہار و حلوائی وغیرہ انسان ہیہہ ہین جسکے اقبال مین آپکو بھی کوئی تامل نہین اور نہ کسیکو ہو سکتا ہے -

اب عدالت غور فرمائے کہ بابو صاحب نے پہلے تو گھٹ پٹ وغیرہ انواع جگت کو صنعت مانکر اُسکے صانع کو ثابت کیا گر جب اسپر ستدھ بکش بھاس اور بادھت بکش بھاس نامی الزام آتے دیکھے تو الزام اول کو دور کرنیکے لئے اجسام سورج و چاند وغیرہ کو زیر بحث تسلیم کیا اور دوم سے بچنے کو گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع ایشور کو بات ابتدائی مانا - مگر افسوس کہ بابو صاحب یون بھی الزامون سے بری ہوئے کیونکہ اس صورت مین ان پر کئی اور الزام اسدھ ہیتو ابھاس اور پرتگیا تر نگرہ استھان وغیرہ آئے

اب - ہاوبھچار دوش وہ بھی اسیطرح لازم ہے کیونکہ اگرچہ ایشور کو مد دبتلا کر اسپر دوش کو رفع کرنا چاہا ہے لیکن قطعاً بہر نوع مفرد کوئی نہین ہو سکتا یعنی جو مفرد ہے نہ تھی اپنے گن پہلے اور دیہہ گیشت کال وغیرہ سے مرکب بھی ہے مثلاً ایشور بھی اپنے گیان وسکھ و توان وایشور تو و مقام وکال سبھاؤ وغیرہ سے مرکب ہیں ایسے ایشور کو اگر صنعت مانو گے تو ویبھچار دوش برابر عاید رہتا ہے - اور اگر صنعت نہین مانو گے تو دعویٰ ہمارا خود بخود ثابت ہو گیا یعنی یہہ کہ بعض اشیا کرتاکی کی ہوئی ہین گھٹ پٹ وغیرہ اور بعض قدرتی ایشور وکال آکاش و اجسام سورج و چاند وغیرہ -

---

لہ دیکھو صفحہ ۳۳ فٹ نوٹ سطر ۳

۳- جیسے گھڑا او پارچہ وغیرہ کے صانع کمہار و جولاہہ وغیرہ۔
۴- چونکہ ایشور فانی و متلون مزاج نہیں ہے۔
۵- اسلئے وہ فانی و متلون دُنیا کا کرتا بھی نہیں۔

تیسرا پریوگ

۱- اجسام سورج و چاند وغیرہ کی پیدائش قدرتی ہے کسی صانع باعلم کی تصنیف نہیں
۲- کیونکہ انکا صانع باعلم کبھی کسی نے بر تکلیش نہیں دیکھا۔
۳- جنکا صانع باعلم کبھی کسیکو تپکیش نہیں ہوتا اُنکی پیدائش قدرتی ہی ہوتی ہے
جیسے سن دان سے نباتات کا اُڈکر یا دال وادار وبرف وغیرہ بنجانا۔
۴- چونکہ سورج و چاند وغیرہ کا صانع باعلم بھی کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔
۵- اسلئے اُنکی پیدائش بھی قدرتی ہی ہے۔

اور بھی ہزاروں تمثیلیں ہیں جنکا اسوقت بیان کرنا مضول ہوتے تضیع اوقات کرنا ہے
اور ایسا ہی قانون آگم بھی جنکی صداقت سو پرد آیندہ روشن ہوگی اسکے خلاف ہے پس
بادھت دوشن بھی ہرگز رد نہیں ہوا۔

پھر رسی بادھت دوشن کی مخالفت میں یہہ کہنا کہ شروع میں تمام صنعتیں ایشور نے کی ہیں
اب کمہار وغیرہ اُنکی نقل کرتے ہیں ایک دھینگا دھینگی کی بات ہے کیونکہ یہہ خود آستدہ ہے
کسی دلیل سے ثابت نہیں۔ اور اوس دوشن کے رفع کرنے میں نہ اسکا کچھ اثر ہوسکتا ہے
بلکہ اس بیان سے وہ ہمارا ظاہر کیا ہوا بادھت دوشن اور زیادہ تر غلبہ پاتا ہے چنانچہ میں
سوال کرتا ہوں کہ ایشور کو شروع مخلوقات کا ہی صانع ثابت کیا جاتا ہے یا اب روزانہ
پیدائش کا بھی صانع و ناظم بتلایا جاتا ہے۔ اگر شروع مخلوقات کا ہی صانع ایشور ہے

جو کرتا کی کی ہوئی نہیں اونکا کرتا فرض کر لینا خلاف قانون و مصلحت ہے جیسا کہ آم و سیب
وغیرہ پھلدار درختوں کی تمثیل سے سرو و شمشاد وغیرہ درختوں کو بھی پھلدار بتلانا یعنی ایسا
انومان کا پریوگ کہنا کہ جو درخت ہے وہ پھلدار ہوتا ہے جیسا کہ آم وغیرہ پس سرو و شمشاد بھی
چونکہ درخت ہیں لہذا ضرور پھلدار ہیں محض نادانی کی بات ہے۔ پھر بادھت وِشے کا جواب
بھی ٹھیک نہیں ہوا کیونکہ اول تو گھٹ پٹ وغیرہ کی اپیکشا بادھت ہونا تسلیم ہی ہے
جسکا نتیجہ یہہ ہے کہ ایک جزو میں دوش لگتا ہے۔ قطع نظر اسکے اجسام سورج و چاند اور
ستارے وغیرہ کا کرتا ہونا بھی ایشور کا بادھت ہے کیونکہ قانون انومان اسکے خلاف موجود ہے

پہلے پکش کا جواب۔

۱۔ ایشور جگت کا کرتا صانع نہیں .... پرتگیا (دعوے)
۲۔ کیونکہ وہ غیر مجسم و بیتراگ و محیط کل ہے .... ہیتو (دلیل)
۳۔ (الف) جو غیر مجسم و بیتراگ و محیط کل ہوتا ہے وہ کرتا نہیں ہوتا جیسے آکاش وغیرہ .... انو اداہرن (تمثیل موجبہ)
(ب) اور جو کرتا ہوتا ہے وہ غیر مجسم و بیتراگ و محیط کل نہیں ہوتا جیسے کمہار جولاہے وغیرہ .... ویتریک اداہرن (تمثیل سالبہ)
۴۔ چونکہ پرمیشر بھی غیر مجسم و بیتراگ و محیط کل ہے .... اُپ نے (تکرار دلیل)
۵۔ اسلئے وہ جگت کا کرتا نہیں ہے .... نگمن (نتیجہ)

دوسرا پریوگ

۱۔ فانی و تغیر پذیر و متلون دنیا کا صانع غیر فانی و غیر متلون ایک ایشور نہیں ہو سکتا
۲۔ کیونکہ اشیاء فانی و تغیر پذیر کا صانع فانی و متلون مزاج ہی ہوتا ہے۔

شک وشبہ نہوتا۔ صرف بذریعہ قانون انومان کے اسکا اثبات کرناچاہتے ہین اوردلیل یہہ پیش کرتے ہین کہ یہہ صنعت ہین اور کوئی صنعت بلا صانع کے نہین ہوتی جیسے گھٹ پٹ وغیرہ۔ اسکے اوپر ہزارون اعتراض ہین۔ اول تو اسبام سورج چاند وغیرہ کا صنعت ہونا ہی ثابت نہین کیا گیا پس ایکٹ انومان کی بموجب حرف الف کے موافق سدھ یا سدھ دوش ہی اسپر کافی ہے۔ علاوہ اسکے منکا کرتا دیکھا گیا ہے اونکی نظرسے[ا]

[ا] سدھ یا سدھ یا سادھیہ سم یتوابھاس وہ دلیل ناقص ہے جو خود ثبوت کی محتاج ہو۔ یعنی ابھاس کی دیگر اقسام۔

(۲) انیکانتک یا سوبھچار (अनेकान्तिक या सव्यभिचार) وہ دلیل ناقص ہے جو مخالف دعوے کے لئے بھی درست ہو۔

۱۔ نشچیت وپکش ورتی۔ جو موضوع دیگر کے محمول مخالف پر بھی صادق آوے۔

۲۔ سشنکت وپکش ورتی۔ جو اوسی موضوع مین مخالف محمول کا امکان بھی ظاہر کرے۔

(۳) ورودھ (विरुद्ध) وہ دلیل ناقص ہے جو دعوے کے خلاف کو ثابت کرے۔

(۴) اکنچتکر (अकिञ्चित्कर) وہ دلیل ناقص ہے جو سدھ پکش ابھاس یا بادھت پکش ابھاس کے اثبات مین پیش کیجاوے (دیکھو کتاب ہذا کا صفحہ ۳۱ فٹ نوٹ سطر ۸ و ۱۵ و ۱۰ و صفحہ ۳۴ فٹ نوٹ سطر ا لغایت ۱۵

(۵) پرکرن سم (प्रकरणसम) وہ دلیل ناقص ہے جو زیربحث یا زیرتحقیقات کا کوئی جزو ہو

(۶) کالاتیت (कालातीत) وہ دلیل ناقص ہے جو موقعہ بے محل پیش کیجاوے یا جسمین وقت کا فرق یا عدم ثابت ہو۔

کیونکر پتیکش تو مسلمہ عام ہوتا ہے یعنی اگر جگت کا کرتا پرتیکش ہوتا تو کسیکو بھی اسمین

(۱۴) اننو بھاشن - اہل مجلس نے جس مضمون کو بخوبی سمجھ لیا ہو اور مدعی نے بھی تین بار اُسکا اظہار کر دیا ہو ایسے سمجھے اور جانے ہوے دعوے کو سُنکر چپ ہو جانا اور کچھ جواب ندینا۔

(۱۵) اگیان - جس مضمون کو مدعی نے تین بار کہدیا ہو اور سامعین نے بخوبی سمجھ بھی لیا ہو اُسے نہ سمجھنا۔

(۱۶) اپرتی بھا - فریق ثانی کے دعوی کو بخوبی سمجھ کر بھی کسی خوف یا سہو وغیرہ کی وجہ سے وقت پر جواب کا ندیسکنا۔

(۱۷) وکشیپ جواب نہ بن آنے یکسی ضروری کام وغیرہ کا عذر یا بہانہ پیش کر کے ساختہ کو ملتوی کرا دینا - یا اور کچھ جھگڑا اٹھا دینا یا غصہ کرنا۔

(۱۸) متانوگیا - دعوی یا اثبات دعوی مین فریق ثانی نے جو نقص بتلایا ہو اسکی تردید نکرکے یہہ کہنا کہ جو نقص تم میرے دعوے یا اثبات دعوے مین نکالتے ہو وہی نقص تمہارے دعوے یا اثبات مین موجود ہے۔

(۱۹) پرنیو یوجیہ اپیکشن - فریق ثانی کو نگرہ استھان مین آجانے پر بھی اوسکی گرفت نکرنا۔

(۲۰) نرانو یوجیانویوگ - فریق ثانی کو نگرہ استھان مین نہ آنے پر بھی اوسکو نگرہ استھان مین آیا ہوا بتلانا۔

(۲۱) اپ سدھانت - اختلاف بیانی - یعنی جو امر پہلے تسلیم کر لیا ہو یا خود مان رکھا ہو اُس سے مخالف کوئی بات کہنا۔

(۲۲) ہیتوا بھاس - غلط دلیل دینا۔

توکس پرمانٹ سے کیا جاتا ہے یعنی پرتیکش پرمانٹ سے تو انکا کرنا سِدھ ہی نہین ہوتا

توکھڑا بھی غیر فانی ہی ہوگا۔

ایسے جواب سے فریق اول پر پرتگیا ہانی دوش آتا ہے۔

(۳) پرتگیا وِرودھ - دعوی اور دلیل کی آپسمین مخالفت ہونا۔

(۴) پرتگیا سنیاس - دعوے کی تردید ہونے پر اُس سے انکار کرنا کہ یہہ میرا دعوی تھا۔

(۵) ہیتو انتر - ایک دلیل کی تردید ہوجانے پر دوسری دلیل دینا۔

(۶) ارتھانتر - اپنا مباحثہ مین کسی مطلب کو چھوڑکر دوسری بحث کرنا یا کسی ایسی بات کا بیان کرنا جسکا دعوے کے اثبات یا تردید مین کچھ تعلق نہو۔

(۷) نِرارتھک - بے معنی بحث کرنا۔

(۸) اوگیاتارتھ - کسی مضمون کو ایسے الفاظ مین بیان کرنا کہ دوہرانے تہرانے پر بھی - تو فریق ثانی کی سمجھ مین نآوے اور دیگر سامعین مین سے کوئی سمجھ سکے۔

(۹) اپارتھک - ایسی بے سلسلہ گفتگو کرنا جسمین ایک بیان کا دوسرے سے کچھ تعلق نہو۔

(۱۰) اپراپت کال - اثبات دعوی مین بے ترتیبی کا ہونا اور ہر بیان کے لئے موقع و محل کا کچھ لحاظ نکرنا۔

(۱۱) نیون - مضمون کو پورا نہ بیان کرنا بلکہ اُدھورا چھوڑ دینا جس سے صاف کوئی نتیجہ نہ نکلے۔

(۱۲) ادھک - ضرورت سے زیادہ بولنا اور ایک دلیل یا مثال مدعول کے اثبات کے لئے کافی ہونے پر بھی اور اور دلایل یا امثال پیش کرنا۔

(۱۳) پُنرُکت - ایک ہی بات کو بلا ضرورت دوبارہ سہ بارہ بولنا۔

عدالت لحاظ فرماوے میرے کلام پر کہ اگر اجسام سورج چاند وغیرہ کا کرتا ہی ثابت کیا جاتا ہے

(۱) پرتگیا نتر - لئے ہوے دعوے کی تردید ہونے پر اُسی دعوے مین کوئی اور بات بڑھا گھٹا کر اُسے
بیان کرنا -
مثلاً مدعی کا دعوی ہو کہ "آواز فانی ہو" کیونکہ وہ مثل گھڑے وغیرہ کے حواس سے
محسوس ہوتی ہے -
اسپر فریق ثانی اسکی تردید مین کہتا ہے کہ جسطرح عمومیت حواس سے محسوس ہوتے پر
بھی غیر فانی ہے اسیطرح آواز بھی غیر فانی ہے
اسکے جواب مین فریق اول کا یہہ کہنا کہ "عمومیت ہر جا موجود ہونیکی وجہ سے حواس سے
محسوس ہونے پر بھی غیر فانی ہے - آواز مثل گھڑے کے ہر جا موجود نہیں ہے
اسلئے گھڑے وغیرہ کی طرح یہہ بھی ضرور فانی ہے" پرتگیا نتر گرہ ستھان دوش کہلاتا
ہے - کیونکہ یہان دعوی مین آواز کا ہر جا موجود نہونا اور ایزاد کر لیا گیا ہے -
(۲) پرتگیا ہانی - دعوے سے گر جانا بوجہ اپنے مخالف تمثال قبول کر لینے کے -
مثلاً مدعی یہہ دعوی کرے کہ "آواز فانی ہو" اور دلیل یہہ پیش کرے کہ "کیونکہ وہ حواس سے
محسوس ہونیوالی اشیا مین سے ہے مثل گھڑے کے"
اسپر فریق ثانی اس دعوے کی تردید کیلئے یہہ مثال پیش کرے کہ "عمومیت باوجود حواس سے
محسوس ہونیکے غیر فانی ہو" اسیطرح آواز کو حواس سے محسوس ہونے پر بھی ہم غیر فانی ہی
کیون نہ مانین -
اسپر فریق اول یون جواب دے کہ اگر عمومیت بوجہ حواس سے محسوس ہونیکے غیر فانی ہو

اور علم ہرگز نہیں ہوا کہ ہماری عدالت لاحاصل ہو ورنہ بلا تامل ایسی فضول کاری اور گناہ
بے لذت سے دست برداری حاصل کرکے ہمارے خیال کے موافق اس انتظام کو کردنی
خویش آمدنی پیش پر چھوڑ جاتا بلکہ اغلب ہے کہ اوسنے ایسا کیا ہو اور بابو صاحب اپنی ناواقفکاری
اور ناخبرداری سے ہنوز ایسا بیان کرتے ہوں ورنہ بخوبی روشن ہے کہ بابو صاحب کا ایشور
محض ناتجربہ کار اور فضول شعار ہے۔ خلاف اسکے یہہ کہنا کہ اسکو سب کچھ معلوم ہے ایسا
ہے کہ جیسا روز روشن میں دوسرے کو لاٹھی پکڑا کر اسکے پیچھے ٹٹول ٹٹول کر چلنے والے کو
تیز چشم اور عاقل مہذب بتلاتا ہے۔

اب قانونی مباحثہ اور بھی ذرا غور طلب ہے۔

اول ستھ پکشا بھاس دوش کی جو تردید کی ہے وہ بھی نادرست ہے کیونکہ کرتا تمام جگت
کا ثابت کیا جاتا ہے اور جگت سٹ وغیرہ بھی اسی جگت کے اجزاء اور اضافہ میں پس
چونکہ ادھکا کرتا کتھا وغیرہ ستھ ہی ہے لہذا ستھ پکشا بھاس دوش برابر عارض رہتا ہے۔
مگر اب جو اسکے خلاف یہہ کہا گیا ہے کہ ہم سورج چاند [illegible] اجسام کا کرتا جو [illegible]
ہے اوسیکو ستھ کرتے ہیں اسپر اگرچہ پرتگیا نتر نگرہ ستھان[1] وغیرہ دوش آتے ہیں جنسے حسب
قاعدہ قانون مباحثہ اور بحث آگے کی ضرورت باقی نہیں رہتی مگر ہم چونکہ تمامی اعتراض اور
شکوک کے رفع کرنیکو آمادہ ہیں لہذا ہم اسپر بحث کرتے ہیں۔

---

[1] نگرہ استھان = موقعہ گرفت یعنی اثنا مباحثہ میں کسی فریق کا ایسے موقعہ پر آ جانا جہاں
فریق ثانی اسے گرفت کرکے آگے بڑھنے سے روک دینے کا مجاز ہو سکے۔
یہہ حسب ذیل بائیس ٢٢ ہوتے ہیں۔

تو وہ ہرگز نتیہ اچل ایک سروپ اور غیر متغیر نہین ہوسکتا - پھر رحم کی وجہ سے سہجانند سروپ
مین خلل نہ سمجھنا بھی ازبس نادانی ہے کیونکہ یہہ ہمنے مانا کہ ایشور نہ توانا کی خواہش بہت جلد
پوری ہوتی ہے مگر پھر بھی خواہش اور حصول مراد مین خواہ کسیقدر ہو وقفہ ضرور ہوتا ہے پس
سہجانند کیونکر رہ سکتا ہے اسی اپیکشا سے جابجا ست شاسترون مین خواہش کو دُکھ
کہا گیا ہے - اسکے علاوہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ رحم کی تولید ہی دُکھ سے ہے یعنی
اول دُکھی کے دُکھ کو انبھو کرکے دلمین ویسا ہی دُکھ پیدا ہوتا ہے مِن بعد رحم یعنی اُسکو
دُکھ دور ہونیکی خواہش ہوتی ہے پس مطلب یہہ ہوا کہ رحم کے ساتھ دُکھ لازمی امر ہے تو اب
کہئے کہ نرانند رحیم کا سہجانند کہان رہ سکتا ہے - اسیطرح بیتیراگتا اور رحمت مین بھی
دُشمنی لازم ہے کیونکہ پرنام صرف تین قسم کے ہوتے ہین ایک کسی سے محبت اور اُسکے دُکھ
مین دُکھی ہونا اور دُکھ رفع ہونیکی خواہش کرنا وغیرہ یہہ راگ اور رحم کے ذیل مین ہی - دوسرے
کسیکو آزار دینا یا نفرت کرنا اور کسیکی تکلیف مین خوش ہونا وغیرہ یہہ دویش مین تیسرے
ان دونون طرحکے خیالات سے آزاد اور منزہ رہنا اسکو بیتیراگتا کہتے ہین - ان تینون قسمون سے
زیادہ اور کوئی قسم نہین ہوسکتی - اب خیال فرمائیے کہ رحم اور بیتیراگتا مین کیسا اختلاف ہی یعنی وہ
دونون ایک وقت مین یکجا ہرگز نہین رہ سکتے پس ہمین کچھ شک نہین کہ اگر ایشور رحیم ہے
تو بیتیراگ نہین اور بیتیراگ ہے تو رحیم نہین - اور اُس نقص کے دفع کرنیکے لئے اگر کہین کہ
کسیوقت بیتیراگ اور کسیوقت رحیم ہے تو وہی تلون مزاجی کا اژدہا اُسکی خدائی کو نگل جاتا ہی
ایسا ہی ناتجربہ کاری اور جاہلی کا اعتراض بھی ہمارا لاجواب ہے بلکہ ایک اور نقص فضول کا بھی
کو ہمراہ لیکر چمک دمک سے ظاہر ہوتا ہے کیونکہ جب یہہ ظاہر اور تسلیم بھی ہی کہ عبرت نہین
ہوتی بلکہ روز بروز گناہ المضاعف ہی تو بہر طور واضح ہے کہ خداوند عادل کو ہنوز یہہ تجربہ

اب رہی یہہ بات کہ قانون آگم یعنی وید کی رو سے مین تحریر پیش کیگئی ہے اُسکی نسبت مین صرف اسوقت اسقدر کہتا ہون کہ وید کی عبارت نہایت دشوار فہم اور اُسکے ایک ایک لفظ مین ہزار ہزار معنی محفوظ ہین نہ معلوم کہ الفاظ زیر بحث کا کیا مطلب ہے پس اغلب ہے کہ مترجم یا معترض نے خلاف نتیجہ اخذ کرکے اعتراض کیا ہو لہذا اب کہ جب دلیلات مذکورہ سابق ہما را دعویٰ بخوبی ثابت ہے تو چونکہ وہ سراسر وید شریف کے موافق ہے لہذا اوسکا لا اعتراض ہونا خود بخود روشن ہے اور زیادہ فضول کیون تضیع اوقات کی جاے -

حاضرین خوش ہوتے اور داد دیتے ہین -

پنڈت جی (اپنی کم فہمی کی وجہ سے کچھ جھوں جھلا کر) بنا ابالی ایسی ایسی تردید کا پیش کرنا نا انصافی ہے اور فریقین کی تضیع اوقات کرنا ہے حیران ہون کہ کب تک ایسی کج فہمیون کی پیروی کرنا ہوگا عدالت ذرا غور کرے کہ بابو صاحب نے رحم اور عدالت کا اختلاف بخوبی تسلیم کر لیا ہے یا نہین یعنی اونکا قول ہے کہ ایشور کسیوقت رحم کرنے سے رحیم اور بعض وقت انصاف کرنے سے عادل ہوتا ہے جسکا مطلب یہہ ہے کہ ایک وقت مین دونون صفت ایشور مین ہرگز نہین رہتین پھر بعد اس بیان کے بھی یہ کہنا کہ رحمت و عدالت مین اختلاف نہین ایسا ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ میری ماتا بانجھ ہے یعنی یہہ سو بچن بادھت ہے -

اب اسکے علاوہ عدالت کو ایک اور سقم کی طرف توجہ دلاتا ہون - وہ یہہ ہے کہ بابو صاحب نے خود ہی اس بیان سے اُس ذات پاک پر تلون مزاجی کا بھی الزام لگایا جس سے اوسکے نتئیہ اچل ابناشی وغیرہ صفات بھی رد ہوئین کیونکہ جو کبھی رحیم ہوا اور کبھی عادل وغیرہ

حقیقت کی نگاہ سے اگر دیکھا جاوے تو گھٹ پٹ وغیرہ کا کرتا بھی ایشور ہی ہے کیونکہ شرح
میں جسقدر صنعتیں ہیں وہ سب ایشور نے ہی کی ہیں - اب کوئی خواہ اونکی نقل کرتا رہو -
پھر ہماری دلیل کے اوپر جو اعتراض بتلایا وہ بھی واہی ہے کیونکہ اگرچہ کال آکاش وغیرہ [illegible] مگر
پرکرتی شریر وغیرہ انتیہ ہی ہیں جیسا کہ ابھی مذکور ہوا ہے اور دیکھیا [illegible] - مگر ہمارا مذ
ہوا کیونکہ ایشور وغیرہ کا کرتا کوئی نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ صنعت نہیں ہو سکتے کیونکہ مفرد ہیں مرکب نہیں -
صنعت ہمیشہ ہوتا ہے جیسا آکاش وغیرہ اور جو مرکب ہیں وہ صنعت ہوتے ہیں جیسے گھٹ پٹ وغیرہ [illegible]
ثابت کرتے ہیں تو ایشور وغیرہ مفردات سے کیونکر دیکھا بتلایا جاتا ہے - اب چونکہ [illegible]
[illegible] گئی لہذا دوسرا فقرہ ہمارا جو بلا اعتراض ہے خود ہی ثابت ہو گیا - [illegible] کوئی
نہیں کہ ہمنے پہلے اوسکے خلاف بیان کر دیا تھا کیونکہ اسکی تردید کی غرض سے تو یہ [illegible]
پیش ہی کیگئی تھی پس باصفات ایشور کا جگت کا کرتا ہونا بخوبی ثابت ہے - اچھا - اب
یہ جو ظاہر کیا گیا ہے کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم کوئی ثابت نہیں کیا گیا اسکا اثبات
ایشور کے کرتا ہونیکے اثبات پر منحصر ہے یعنی جبکہ جگت کا کرتا ایشور ثابت ہو جاویگا تو قرضہ
دلوانے وغیرہ کا منتظم بھی بلا شبہ وہی قرار پاویگا - اسی غرض سے اوسکے لئے کوئی علیحدہ حجت
پیش نہیں کیگئی تھی مگر چونکہ بابو صاحب کم فہمی سے علیحدہ دلیل مانگتے ہیں لہذا اوسکے لئے بھی
علیحدہ دلیل پیش کیجاتی ہے تاکہ اس خیال کی تردید کیجاوے کہ اوسکے اثبات مین کوئی دلیل
نہیں - لیجئے - قرضہ دلوانے وغیرہ جیسے سزا و جزا وغیرہ انتظام کا ناظم وہی ایشور جگت
کا کرتا ہے کیونکہ جیتن جیو خود بخود اپنے لئے انواع اعمال کی سزا گوارا نہیں کر سکتا اور
نہ حسب دلخواہ آرام حاصل کر سکتا ہے جیسے کوئی ذی روح نہیں چاہتا کہ مجھکو کسی نوع
کی تکلیف ہو - بس اسی پر اکتفا کرتا ہوں -

چترنا رتھ ہوتی ہے اور ایسا ہی رحم کرنے سے اُسکے سچانند سروپ مین بھی کچھ خلل واقع نہین ہوتا کیونکہ جیسا کہ عوام الناس کسی پر رحم کھا کر اُسکا دُکھ دور کرنا چاہتے ہین اور نہین کر سکتے لہذا اونکو دُکھ ہوتا ہے ایسا ہی بابو صاحب نے سمجھا ہوگا کہ ایشور کو بھی دُکھ ہوتا ہوگا مگر یہہ خیال اُنکا غلط ہے کیونکہ اُس قادر مطلق کی جیسی خواہش ہوتی ہے فوراً ویسا ہی کارج واقعہ ہوتا ہے پس اُسکے سچانند سروپ مین خلل سمجھنا نادانی کی بات ہے - ایسا ہی اُسکی مہما اُپکار مین کچھ فرق نہین آتا - کیونکہ دیا ہرگز آگ کا جزو نہین کیونکہ آگ اور روشنی مادہ کے نام ہین اور دیا کسیکے دُکھ دور کرنیکی خواہش کو کہتے ہین - پھر اُس ذات اقدس پر جو ناتجربہ کاری وغیرہ کا الزام لگایا ہے وہ بھی نادانی ہے کیونکہ وہ عادل مطلق عبرت کی غرض سے عدالت گستری کرتا ہے مگر مخلوق (کہ فعل مختار ہے) خواہ عبرت حاصل کرے یا نکرے - اور اُسکو سب کچھ معلوم ہے پس اُسکی تجربہ کاری مین کیا اعتراض ہے -

اب قانونی دلیلات کی تردید کیطرف بھی توجہ دلاتا ہون - اول ہمارے انومان کے فقرہ پر جو سدھ سادھیا بھاس دوش دیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا کرتا سدھ ہے مگر اجسام سورج چاند وغیرہ کا نہین کیونکہ ایسی اشیا کا کرتا آپ نے مانا نہین ورنہ بحث ہی کچھ باقی نہین رہتی پھر بقول بابو صاحب کے بھی یہہ دوش متعلق نہین یعنی بلاشک ہم تمام جگت کے ایک لاثانی صانع ایشور کو ثابت کرتے ہین جو سدھ ہے - مگر اسپر جو بادھت تکش کا اعتراض پیش کیا ہے وہ بھی نادرست ہے کیونکہ اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا ایشور کی صنعت سے ہونا پرتکش بادھت یعنی مشاہدہ کے خلاف ہے مگر اجسام سورج و چاند وغیرہ اور دُکھ سُکھ وغیرہ کا صانع ایشور ہے یہہ ہرگز بادھت نہین اور خاص طور پر انھین کے کرتا ثابت کرنے سے غرض تھی علاوہ برین

یعنی جگت کا کسی صانع کی صنعت ہونا جو دلیل ہے وہ ثابت نہیں کیونکہ آکاش کال وغیرہ
قدیم اور نتیہ ہیں وہ ہرگز صنعت نہیں ہوسکتے - اسکو بھی چھوڑ کر یہ بھی تو قانون ہونا
کی وغیرہ حرفن جسکے موافق وچار ی ہے کیونکہ اگرچہ گھٹ پٹ وغیرہ کا صانع ہوتا ہے
مگر ایشور اور نیز آکاش وغیرہ کا کرتا نہونا اونکو بھی تسلیم ہے - اب باقی رہا نفرہ دویم
اسکی بابت میں اسوقت صرف اتنا کہتا ہون کہ جبکہ سب تردید مذکورہ صدر صانع کل
کا عدم ہی ثابت ہے تو اسکی ہمہ دانی وغیرہ صفات کا بیان کرنا بانجھ کے بیٹے کا بیاہ رچانا
ہے - پس کچھ ضرورت نہیں اسکی تردید کی - اور اول ہم ثابت بھی کر چکے ہیں کہ با صفات
مذکور ہرگز صانع نہیں ہوسکتا - قانون الہام جو وید کو بتلایا گیا ہے وہ محض غلط اور نادرست
ہے چنانچہ اسکی حقیقت تحریری نقشہ موسومہ تکذیب وید وغیرہ مدخلہ کترین سے بخوبی
واضح ہے اور زیادہ گزارش کرنیکی کچھ ضرورت نہیں سمجھی جاتی - البتہ کسی زمانہ میں وہی
قانون الہام بیان کیا جاتا تھا مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا بلکہ عہد سلطنت کوئن وکٹوریہ ملکہ
معظمہ قیصر ہند میں بوجہ آزادی عامہ ایک کتاب کی حقیقت معلوم ہو گئی اور روز بروز
ہوتی جاتی ہے پس ہر ایک وید یا ستیارتھ پرکاش وغیرہ کو قانون الہام سمجھنا غلط ہے
اور قرضہ دلوانے وغیرہ کا منتظم بھی کوئی ہے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ جسکی تردید کیجاوے -
سب حیران ہوتے اور غور کرتے ہیں -

پرمانا بھاس (دکھڑا ہو کر) بنا بعالی جیسا کہ بیان کیا گیا ہے صفات ربانی میں ہرگز
ویسا اختلاف نہیں - اولاً جسوقت وہ عادل مطلق کسی شخص کو اسکے افعال کے موافق
سزا یا جزا دیتا ہے اسوقت اسکی عدالت رونق پاتی ہے - اور جبکہ وہ رحمن الرحیم کسی گنہگار
کے سن سے کئے ہوئے پاپ پشچاتاپ کرنے وغیرہ پر معاف کر دیتا ہے اسوقت اوسکی دیا

جولاہے کو اونکا صانع بتلاتے ہین جو پرمیشور کے کرتا ہونیکے خلاف ہو اور کیون نہ تباوین کردہ

---

(۴) برُدّھ اُنپلبدھی جسمیں دعویٰ اور دلیل کا مقدمہ کبریٰ قضایاے موجبہ ہون اور دلیل کا مقدمہ صغریٰ قضیہ سالبہ ہو

۱- ساودھ کے وِرُدّھ کا کاریہ

مثال:
- دعویٰ - اس شخص کو کوئی نہ کوئی مرض لگا ہوا ہے . . .
- دلیل:
  - ۱- کیونکہ اسکے چہرہ پر تندرستی کی علامات نہین پائی جاتین
  - ۲- جسکے چہرہ پر تندرستی کی علامات نہ پائی جائین اسکو کوئی نہ کوئی مرض ضرور لگا ہے . . . .

یہان تندرستی کی علامات کا ہونا مرض کے نقیض (تندرستی) کا کاریہ ہے جسکی انپلبدھی (نفی) سے مرض کا وجود ثابت ہے۔

۲- ساودھ کے وِرُدّھ کا کارن

مثال:
- دعویٰ - اس شخص کو دُکھ ہے . . . .
- دلیل:
  - ۱- کیونکہ اسکو کسی کوشش مین کامیابی نصیب نہین ہوتی
  - ۲- جس شخص کو اپنی کسی کوشش مین کامیابی نصیب نہیں ہوتی اسکو ضرور دُکھ ہوتا ہے . . . . . .

یہان کوششون مین کامیاب ہونا دکھ کے نقیض (سُکھ) کا کارن ہے جسکی نفی سے دُکھ کا وجود ثابت ہے

۳- ساودھ کے وِرُدّھ کا سُبھاو۔

یہاں کرتکا کا طلوع روہنی کے طلوع کا لازمی پوربچر ہے۔ اسکے طلوع کی نفی سے روہنی کے طلوع کی نفی ثابت ہے

۷۔ سادھ کا اتر چر روپ سادھن

دعویٰ۔ اس سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہیں ہوا تھا

دلیل
۱۔ کیونکہ اسوقت کرتکا نچھتر کا طلوع نہیں ہے
۲۔ کرتکا کے سوائے دیگر نچھتر کے طلوع سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہیں ہوا کرتا

مثال

یہاں کرتکا کا طلوع بھرنی کے طلوع کا لازمی اتر چر ہے۔ اسکے طلوع کی نفی سے بھرنی کے طلوع کی نفی ثابت ہے

۸۔ سادھ کا سہچر روپ سادھن

دعویٰ۔ اس ساوی ڈنڈی کی ترازو میں ڈنڈی ایکطرف اونچی نہیں ہے . . . . . .

دلیل
۱۔ کیونکہ دوسری طرف ڈنڈی نیچی نہیں ہے
۲۔ جبتک ڈنڈی کسی ایکطرف سے نیچی نہیں ہوتی دوسری طرف سے اونچی نہیں ہوتی . . . .

مثال

یہاں ترازو کی ڈنڈی میں ایکطرف سے نیچا ہونا دوسری طرف سے اونچا ہونیکا لازمی سہچر ہے پس ایک طرف نیچا ہونیکی نفی سے دوسری طرف اونچا ہونیکی نفی ثابت ہے

ہم تمام جگت کے ایک صانع یعنی ایشور کو ثابت کرتے ہیں تو اسیر قانون انومان کی

(۳) ابرودھ اُپلبدھی جسمیں دعوی اور دلیل دونوں قضایاے سالبہ ہوں۔
۱- سادھ کا سبھاؤ ردیہ سادھن (وہ دلیل کہ مدلول کے خواص میں داخل ہو)

مثال
دعوی۔ اس مقام پہ گھڑا نہیں ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
دلیل
۱- کیونکہ باوجود نظر آسکنے قابل ہونیکے نظر نہیں آتا
۲- جو شے باوجود نظر آسکنے قابل ہونیکے کسی خاص مقام
پر نظر نہیں آتی اُسکی اُس مقام پر نفی ہوتی ہے ۔ ۔ ۔

یہاں نظر آسکنے قابل ہونا گھڑے کا خاصہ ہے۔ اسکی نفی سے گھڑے کی نفی ثابت ہے۔
۲- سادھ سے ویاپتہ اور ایک ردیہ سادھن

مثال
دعوی۔ اس مقام پر شیشم نہیں ہے
دلیل
۱- کیونکہ کوئی درخت نظر نہیں آتا
۲- جہاں کوئی درخت نہیں ہے وہاں شیشم درخت کی
بھی نفی ہے

یہاں درخت ویاپک ہے اور شیشم ویاپتہ۔ پس کُل کی نفی سے جزو کی نفی ثابت ہے

مثال کیمو
دعوی۔ یہہ آگ نہیں ہے
دلیل
۱- کیونکہ اسمیں گرمی محسوس نہیں ہوتی
۲- جس شے میں گرمی محسوس نہیں ہوتی وہ آگ نہیں ہوتی

یہہ مثال سادھ کا سبھاؤ ردیہ سادھن اور ویاپتہ یا ویاپک ردیہ سادھن دونوں کیلئے درست ہو سکتی ہے

صانع ہین دیکھو بیان لالہ کنھیا چند صاحب کو۔ اور اگر بابو صاحب اسپر یہہ کہین کہ

یہان سورج کا چمکنا تاریکی کے نقیض (روشنی) کا کارن ہے

۴۔ ساادھ کے پربدھ کا پورب چر (جسکا ہونا مدلول کے نقیض کے قبل لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اب سے دو گھڑی گذرنے پر روہنی نچھتر طلوع نہوگا — سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اسوقت ریوتی نچھتر طلوع ہوا ہے ...... صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ ریوتی نچھتر کے دو گھڑی بعد روہنی طلوع نہین ہوا کرتا — کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان ریوتی نچھتر کا طلوع ہونا روہنی نچھتر کے طلوع کے نقیض (روہنی نچھتر) کا پورب چر ہے
یعنی ریوتی نچھتر اسی کے دو گھڑی قبل طلوع ہوا کرتا ہے نہ کہ روہنی کے

۵۔ ساادھ کے پربدھ کا اُتر چر (جسکا ہونا مدلول کے نقیض کے بعد لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اب سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع ہوا تھا — سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اسوقت کرتکا نچھتر طلوع ہوا ہے ... صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ کرتکا نچھتر کے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر طلوع نہین ہوا — کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان کرتکا کا طلوع ہونا بھرنی کے طلوع کے نقیض (اشونی نچھتر) کا اُتر چر ہے۔ یعنی کرتکا نچھتر
اشونی کے دو گھڑی بعد طلوع ہوا کرتا ہے نہ کہ بھرنی کے۔

۶۔ ساادھ کے پربدھ کا سہچر (جسکا ہونا مدلول کے نقیض کے ساتھ لازمی ہو)

مثال
- دعویٰ۔ اس ترازو کی ڈنڈی اسطرف سے اونچی نہین ہے ... قضیہ سالبہ جزئیہ
- دلیل
  - ۱۔ کیونکہ اس طرف سے نیچی ہے .... صغریٰ موجبہ جزئیہ
  - ۲۔ جب ترازو کی ڈنڈی ایکطرف سے نیچی ہوتی ہے تو دوسری طرف سے نیچی نہین ہوتی — کبریٰ سالبہ کلیہ

یہان ایکطرف سے ڈنڈی کا نیچا ہونا دوسری طرف سے نیچا ہونیکے نقیض (اونچا ہونا) کا سہچر ہے

ہم بھی مانتے ہیں پس سادھن کو سادھنا قانون انوان کے نمونہ ہے بحسب نجات گوتم

مثال ۱

دعویٰ وہاں آگ ہے . . . . . قضیہ موجبہ جزئیہ

دلیل ۱- کیونکہ سامنے دھواں نظر آتا ہے . . . . . مقدمہ صغریٰ موجبہ جزئیہ

۲- جہاں دھواں ہوتا ہے وہاں آگ ضرور ہوتی ہے .. مقدمہ کبریٰ موجبہ کلیہ

۴- سادھن کا پورب چر - (جسکا ہونا مدلول کے قبل لازمی ہو)

مثال ۲

دعویٰ وہی نچھتر دو گھڑی بعد نکلیگا . . . . موجبہ شخصیہ

دلیل ۱- کیونکہ ایک نچھتر ابھی نکلا ہے . . . صغریٰ موجبہ جزئیہ

۲- جب ایک نچھتر نکلتا ہے تو اسکے دو گھڑی بعد وہی نچھتر ضرور نکلتا ہے . . کبریٰ موجبہ کلیہ

۵- سادھن کا اُتر چر (جسکا ہونا مدلول کے بعد لازمی ہو)

مثال ۳

دعویٰ - بھرنی نچھتر دو گھڑی قبل نکلا ہے . . . موجبہ شخصیہ

دلیل ۱- کیونکہ کرتکا نچھتر ابھی طلوع ہوا ہے . . صغریٰ موجبہ جزئیہ

۲- جب کرتکا نچھتر نکلتا ہے اس سے دو گھڑی قبل بھرنی نچھتر ضرور نکلا ہوتا ہے . . کبریٰ موجبہ کلیہ

۶- سادھن کا سہچر (جسکا ہونا مدلول کے ساتھ لازمی ہو)

مثال ۴

دعویٰ - اس آم میں روپ (شکل و رنگ) ثابت ہے . . . موجبہ جزئیہ

دلیل ۱- کیونکہ اسمیں رس (ذائقہ) ہے . . . . . . صغریٰ موجبہ جزئیہ

۲- ذائقہ رکھنے والی ہر شے میں روپ ضرور ہوتا ہے . . کبریٰ موجبہ کلیہ

مفرج اور دفعہ ۵ حرف دعارض ہے یعنی اوسکا پکش[۵۱] سِدّہ پکشا[۵۲] بھاس اور اوسکا

۵۱ پکش = دعویٰ

پرتگیا یعنی دعویٰ دو جزون سے مرکب ہوتا ہے - ایک دھرمی یا پکش (محکوم علیہ یا موضوع یا مقدم) دوسرا دھرم یا سادّھیہ (محکوم بہ یا محمول یا تالی) دھرمی یا پکش وہ ہے جسکی نسبت کچھ ثابت کرنا ہے یا جسپر کچھ حکم لگایا جاتا ہے اور دھرم یا سادّھیہ وہ ہے جو کہ دھرمی کی نسبت ثابت کرنا ہے یا اوسپر جو حکم لگایا جاتا ہے

مگر بعض مواقع پر لفظ پکش دعوے کے ہر دو جزو مجموعی کے لئے بھی لاتے ہین جیسا کہ یہان لایا گیا ہے

۵۲ سِدّہ پکشا بھاس = امر مسلّمہ ہر دو فریق - یعنی ایسا پکش جو فریق ثانی کو بھی پہلے سے ہی تسلیم ہو -

پکش کے لئے حسب ذیل تین صورتون کا ہونا لازمی ہے -

۱ - اَسِدّھ - یعنی جو فریق ثانی کو تسلیم نہو -

۲ - اَبشٹ - یعنی جو اپنے موافق ہو مخالف نہو -

۳ - اَبادِھت - یعنی جو صریح جھوٹ و غلط نہو -

پس جو پکش اِن تین صورتون مین سے کسی ایک سے بھی خالی ہو وہ پکشا بھاس کہلاتا ہے -

صورت اول سے خالی کو سِدّھ پکشا بھاس کہتے ہین -

صورت دوم سے خالی کو اِنشٹ پکشا بھاس کہتے ہین -

صورت سوم سے خالی کو بادھت پکشا بھاس کہتے ہین جو پانچ اقسام پر منقسم ہے -

نقصان ہے فایدہ ایک نی بھر نہین - اور نقصان بھی عظیم ہے یعنی خدا کی عدالت سخت بے رحمی کی ہے - اور جو اس سے عبرت وغیرہ کا فایدہ بیان کیا جاتا ہے وہ محض جھوٹ ہے صاف ظاہر ہے کہ عدالت کرتے جے ایشور کو ہزارون برس ہوگئے اور ہر وقت بلکہ ہر پل کرتا رہتا ہے مگر نہ کسیکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کس خطا کی سزا دیجاتی ہے اور کون دیتا ہے تاکہ کوئی عبرت حاصل کرے اور نہ کسیکو ہنوز عبرت حاصل ہوئی بلکہ روز بروز گناہ کا وقوع الضاعف ہے چنانچہ زبان زد عوام ہے کہ زمانہ برا آتا جاتا ہے اور کسی بزرگ کا قول بھی ہے فرد ظلم اول درین جہان کم بود + ہر کہ آمد بران مزید کرد + اور پوران شاسترون کے حوالہ سے بھی ست یگ سے کلیگ تک متواتر گناہ ایزاد ہوتا آتا ہے اور ہوتا رہیگا - پس اگر ایشور کی عدالت اس غرض سے ہے تو بالکل غلط اور لاعلمی و ناتجربہ کاری سے ہے اور سراسر رحم کی دشمن ہے - البتہ اگر حکامان فوجداری کی طرح علانیہ ایشور حکم سناتا اور فرد قرارداد جرم بھی سنائی جاتی اور سب کے دیکھتے ہوئے فرشتہ یا کوئی اور مجرم کو زیر حراست لیجاتے اور رکھتے تو عبرت ہو سکتی تھی اور ہوتی اور تب ہی ایشور کی سزا دہی اور عدالت گستری وغیرہ سے کچھ نفع اور فایدہ متصور ہو سکتا تھا اور ہوتا بھی - اب تو محض فضول ہے - اور ہمارے گواہ عدالت مین صرف عدالت کی طلبی کی وجہ سے آئے بڑی نادانی کی بات ہے کہ اس اعتراض سے اون پر طرفداری کا شک تجویز کیا جاتا ہے - یون تو کوئی گواہ بھی طرفداری سے مبرا نہین ہو سکتا کیونکہ سب عدالت مین ضرور آتے ہین -

اب لیجیے قانونی دلیلات کی تردید -

اول قانون انو مان کا فقرہ جو بیان کیا گیا ہے اوسپر قانون انومان کی دفعہ

پیسہ کھویا اور روپیہ کمایا۔ چنانچہ اسکا وہی نتیجہ ہے جو مین نے عرض کیا کہ ایشور نے مجرم پر بیرحمی کی اور باقی پر (اگر عبرت ہو) رحم۔ پس مثال خود ہمارے موافق ہے یعنی اوس سے عدالت اور رحمت کا اختلاف ثابت ہی ہے۔ ہان البتہ اوس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ پیسہ کے نقصان سے اگر روپیہ کا فایدہ متصور ہو تو اس عمل مین کیا حرج اور کیا عیب ہے یعنی اگر دو چار یا سو پچاس کو سزا دینے سے ہزارون پر رحم ہوتا ہو تو ایسا عمل ایشور کے حق مین کیون ناواجب کہا جاے۔ لیکن ہم کہتے ہین کہ عوام کے لئے پیسہ کا نقصان روپیہ کے فایدے کے لئے کرنا نا جایز نہین سلئے وہ داخل فایدہ سمجھا جاتا ہے مگر ایشور بیتیراگ (کسی سے محبت و نفرت نہ رکھنے والا) کے حق مین کسی پر عبرت پہونچانے وغیرہ کے لئے بیرحمی کرنا اوسکی اس بیتیراگ صفت پر داغ لاتا ہے مثلاً اگر کوئی ظالم وجابر بادشاہ یا کوئی دیگر صاحب طاقت یا ڈاکو وغیرہ کسی پرہیزگار دھرماتما تارک الدنیا سے کہے کہ اگر تم فلان شخص کو اپنے ہاتھ سے سخت بیرحمی کے ساتھ قتل کروگے تو ہم فلان پچاس یا سو بیگناہون پر کسی قسم کا جبر و ظلم نکرینگے ورنہ یاد رکھو تمھاری حکم عدولی سے یہہ سب کے سب ہمارے ہاتھو سے سخت تکلیف پائینگے" ایسی صورت مین کیا وہ زاہد تارک الدنیا یہہ سمجھکر کہ ایک کو ایذا پہونچانے سے بہت سے لوگ ایذا پانے سے بچتے ہین ایسے بیرحمی کے کام کو خود عمل مین لائیگا۔ ہرگز نہین۔ ایسا ہی بیتیراگ ایشور کا کسی ایک یا ہزار کے لئے بھی اپنے کو بیرحمی کا داغ لگانا سخت جہالت ہے۔

یہان تک مین نے بابو صاحب کی مقبولہ باتون کو مانکر ہی بحث کی ہے۔ اب یہہ کھلاتا ہون کہ یہہ بیان بابو صاحب کا سراسر غلط ہے یعنی یہہ کہ اس عمل مین صرف نقصان کا

۳-جیسے زیور وغیرہ کا سنار وغیرہ . . . . . . ادا ہرن (تمثیل)

۴-چونکہ جگت کا صانع تمام جگت کا فاعل ہے . . . . . اُپ نے (تکرار دلیل)

۵-اسلئے اسکو بھی محیط کل وہمہ دان وہمہ توانا وغیرہ باصفات

ہونا لازمی ہے . . . . نگمن (نتیجہ)

پس اس سے ایشور کا بہمہ صفت موصوف ہونا بھی ثابت ہوا یعنی ہر دو دلیلات سے یہہ نتیجہ برآمد ہوا کہ جگت کا صانع کوئی ضرور ہے اور وہ باصفات ہے - اور قانون آگم جو اپورشے ر (अपौरुषेय) از دستبرد وید تحریری ثبوت میں داخل کیے گئے ہیں وہ ہمارے موافق ہیں ہی بلیس اور زیادہ تیغ خرانی کی کیا ضرورت ہے - کافی سمجھا ہوں انھیں دلیلات لا رد کو -

سب حیران ہوئے اور خوش ہو کر پربان چند کی طرف دیکھتے ہیں -

پربان چند - دکھڑا ہوا اور کچھ مسکرانے ہوئے) بابا! بفرض اسکے کہ اگر دیگر اشخاص کو عبرت بھی ہوتی ہو تا ہم رحمت اور عدالت میں بہت کچھ تفاوت اور مغایرت ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ عبرت کی وجہ سے دیگر اشخاص پر رحم ہویا کچھ اور غرض - لیکن عدالت میں شخص مجرم پر سخت بیرحمی ہوتی ہے - کیونکہ رحم مرحوم کے دکھوں میں دکھی ہونے اور حتے الوسع اوسکو رفع کرنیکا نام ہے جو راگ (محبت) کا جزو ہے اور عدل مجرم کو بلا ترحم حتی المقدور سزا دینے کو کہتے ہیں جو دویش (نفرت) سے متعلق ہے - پس دونوں میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے - خلاصہ یہہ ہوا کہ بعض پر بوجہ عبرت ہونیکے رحم ہوتا ہے اور بعض پر بوجہ سنگساری کے بیرحمی - اور پیسہ کے نقصان سے روپیہ کے پیدا کرنیوالے کو بھی موٹی نظر والے خواہ کچھ کہیں لیکن باریک بین اور حقیقت دان جانتے ہیں کہ اوسنے

بلکہ عدل اور رحم ایک ہی ہین۔ یعنی تمام دیگر اشخاص کو عبرت دلانے کے لیئے عدالت گستری سے کسی مجرم کو سزا دینا رحم مین ہی داخل ہے۔ مثلاً خون کے مقدمہ مین عدالت فوجداری سے حکم کسیکو پھانسی کا حکم ہوتا ہے تو تمام رعایا خوف کھاتی ہے اور اُس جرم کے وقوع میں کمی آتی ہے پس ایک شخص کے مارنے سے چونکہ ہزارہا اشخاص کا بچاؤ ہوا لہذا وہ عدل رحم ہی ہے جیسا کہ ایک پیسے کے نقصان مین اگر روپیہ کی یافت کی امید ہو تو وہ داخل نقصان نہیین۔ اور گواہان بھی اگر سچے آگے ہوتے تو عدالت مین کیون آتے بس اونکا بیان بھی طرفداری سے خالی نہین ہو سکتا لہذا نا منظور ہین
اب مین قانونی دلایل بھی پیش کرتا ہوں۔ اول قانون اوہان سے ہی ثبوت لیجیے۔

۱- جگت کا صانع ضرور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پرتگیا (دعوٰی)
۲- کیونکہ یہہ صنعت ہے اور کوئی صنعت بلا صانع کے نہین ہوتی ۔ ہیتو (دلیل)
۳- جیسے گھڑے کا صانع کمہار اور پارچہ کا جولاہہ ۔ ۔ اُداہرن (تمثیل)
۴- چونکہ جگت بھی صنعت ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اُپ نی (تکرار دلیل)
۵- پس اسکا بھی صانع ضرور ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نگمن (نتیجہ)

یہہ قانونی حصہ تو کافی ہو صانع کے اثبات مین۔ اب چونکہ صفات صانع پر بھی اعتراض کیا گیا ہو لہذا اسکو بھی ہم ثابت کرتے ہین۔

۱- اُس جگت کے صانع کو محیط کل ہمہ دان و ہمہ توانا وغیرہ صفات سے موصوف ہونا لازمی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پرتگیا (دعوٰی)
۲- کیونکہ ہر فاعل اپنے فعل مین محیط اور اُس فعل کا عالم و توانا وغیرہ بھی ضرور ہوتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہیتو (دلیل)

جب ضرورت ہوئی تو بیتیراگی ہجانند سوپ کہان رہا اور گواہ دوم اگرچہ کہتا ہے کہ میرا بیان ٹھیک ہے الا اُسکا یہہ کہنا بھی جہالت کی حالت کا ہے لہذا ہرگز قابل اعتبار نہین۔ جیسا کہ کسی شرابی کا خمار کی حالت مین یہہ کہنا کہ میرا بیان درست ہے کبھی پذیرائی کے قابل نہین ہوتا۔ اب اگر ایسے گواہان کے بیان پر ہی استدلال کیا جاتا ہے تو فبہا! کیا ضرورت ہے عدالت کا زیادہ وقت ضایع کرنے کی۔ ورنہ اپنے قانونی عذر جو رکھتے ہون پیش کرین۔ اور ہم اپنے گواہان کے بیان پر اس لیے استدلال کرتے ہین کہ باوصف حقیقی تابا ہونے کے طریقہ شہادت اور قرینہ سے و نیز دلیلات لارد سے اونکے بیان کی صداقت ظاہر ہے اور عدالت کے نزدیک بھی وہ باوقار اور معتبر و متدین ہین کیونکہ وہ بیتیراگی ہین یعنی کسی سے غرض و حسد نہین رکھتے جو دروغ کی بنیاد ہے۔ پس اگر ایسے گواہان کے بیان پر بھی بھروسہ نہوگا تو کیا جو عدالت کی رائے مین نامعتبر اشخاص ہین اونکے بیان پر اطمینان کرنا چاہیے۔ اور یہہ عرض بھی کر چکا ہون کہ عدالت کو بیانات کی معتبری و نامعتبری مین امتیاز کرنا ضرور ہے۔ خلاف اسکے گواہان مدعاعلیہ ہرگز ایسے نہین بلکہ سراگی ہین۔ قطع نظر اسکے اگر فرض کرین کہ ہمارے گواہان کے بیان نامعتبر ہین تو بھی اوس سے یہہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ ہماری شہادت سے مدعاعلیہم کے بیان کی تردید نہین ہوئی مگر وہ تردید خود اونکے گواہان کے بیانات سے ہی کہ جنپر بار ثبوت تھا ہوتی ہے۔

پیرامانا بھاس (کچھ شرمندہ ہوکر) حضور اگرچہ اس بیان کے تردید کرنے کی ہم اب کچھ ضرورت نہین سمجھتے۔ کیونکہ قانونی مباحثہ مین سب امورات طے ہو جاوینگے لیکن صرف اسقدر کہتا ہون کہ رحمت اور عدالت مین ایک اور طرح سے بھی موافقت ہے

کی رشتہ داری کی وجہ سے نامعتبر بتلاتے ہین -

پرمان چند - حضور گواہان مدعا علیہ کا بیان اگرچہ حلفیہ ہے لیکن یہہ لازمی بات نہین کہ حلفی بیانات مین شک نکیا جاوے ورنہ جرح اور مباحثہ وغیرہ کرنے کی کچھ ضرورت نرہے اور خصوصاً ایسا بیان جو مختلف اور ناممکنات سے ہو کیونکر راست اور درست سمجھا جاسکتا ہے - خود مختاری اور مجبوری کے مسئلہ کی بحث کو مین بھی قانونی دلیلات کے وقت پر ہی چھوڑتا ہون - نمت کارن اور اپادان کارن بتلانے مین اختلاف گواہان کا بابو صاحب کو تسلیم ہی ہے اگرچہ وہ کہتے ہین کہ اصلی واقعہ مین اختلاف نہین مگر جرح کا مطلب ہی یہہ ہوتا ہے کہ جو اصلی واقعہ مین اختلاف نکرین اونکا بیان اسطرح پر جھوٹا ثابت کیا جاتا ہے - اور صفات کے بارے مین مین نے یہہ ثابت کر ہی دیا ہے کہ بلبیر اگ وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کا صانع ہونا غیر ممکن ہے جسکی کوئی تردید تو نہین کیگئی بلکہ اسکے جواب مین یہہ ثابت کیا گیا ہے کہ بلا صفات کے بھی صانع کل ہونا غیر ممکن ہے اسپر ہمکو کوئی اعتراض نہین پس نتیجہ یہہ ہوا کہ بتیراگ وغیرہ صفات سے موصوف صانع کل ہو سکتا ہے اور بلا صفات - یہی ہمارا اصلی مطلب ہے - اور رحیمی و عدالت کا اختلاف کبھی رد نہین ہو سکتا اور نہ کیا گیا ہے بلکہ اس بیان سے کہ کسیوقت مین رحیم اور کسیوقت مین عادل ہے اور ذات پاک پر ایک مستقم تلون مزاجی کا اور عارض کیا گیا - اور یہہ بھی کہ وہ رحیم کامل ہے نہ عادل - ایسا ہی بتیراگ سہجانند سروپ اور صنعت وغیرہ کی خواہش مین بھی اختلاف لا رد ہے کیونکہ اول تو اوسکی ہمہ توانائی ثابت نہین چنانچہ آیندہ ظاہر ہوگا پھر بفرض اسکے کہ وہ توانا بھی ہے اور اوسکی توانائی سے فوراً بحسب خواہش فعل وقوع ہو جاتے ہین مگر خواہش تب ہی ہوتی ہے کہ جب کوئی ضرورت درپیش ہو اور

دلائی بالکل درست اور اُسکا اس بیان ماقبل کے حرف بحرف موافق ہے کہ ہر جاندار کسی فعل کا
نتیجہ اوٹھانے مین مجبور اور اُس نتیجہ کا دینے والا وہی عالم کُل پرمیشور ہے - چنانچہ اسکی بحث
مفصل قانونی دلیلات مین عرض کیجاویگی - پھر یہہ اختلاف جو بیان کیا گیا ہے کہ ایک گواہ
پرمیشور کو نمت کارن بتلاتا ہے اور دوسرا اُپادان - اگرچہ یہہ اختلاف واقعی درست ہی
مگر اصلی واقعہ یعنی جگت کی صنعت ہونے مین اختلاف ہرگز نہین یعنی ہر دو گواہ متفق بالکل
ہین کہ جگت صنعت او ناقدیم ہے - صفات کی بابت اگر بابو صاحب کا مطلب یہہ ہے
کہ باصفات صانع نہین ہوسکتا یہہ اونکی غلطی ہے کیونکہ بلا صفات کے صانع ہونا غیر ممکن
ہے - باقی جو رحمت وعدالت وغیرہ مین اختلاف بتلایا وہ بھی غلط ہے کیونکہ جسوقت وہ
اپنی عدالت گستری سے ہر ایک ذی روح کو اُسکے اعمال کا ثمرہ بالکل درست دیتا ہے
اُسوقت وہ عادل کامل ہے - اور جب من سے کئے ہوے پاپون کو پشچاتاپ کرنے پر
معاف کردیتا ہے تب رحیم ہے پس ہر دو صفات کا اثبات ہے ایسا ہی ہیہ سُکشم
سروپ اور صنعت کرنیکی خواہش مین بھی کچھ اختلاف نہین کیونکہ وہ ہمہ توانا ہے جسوقت
اُسکو خواہش ہوئی فوراً انواع خلقت ہوگئی یہ ہی آنند سروپ مین کچھ ہرج واقعہ نہین ہوتا
اور گواہ دویم اگرچہ کہتا ہے کہ مجھکو اودیا حاصل ہے لیکن ساتھ ہی اسکے یہہ ظاہر کرتا ہے کہ
یہہ بیان میرا حقیقت مین درست ہے پس ایسے گواہان کی شہادت پر کیون استدلال
نکیا جاوے - علاوہ اسکے ہم کچھ گواہان کے بیان پر بھی حصر نہین رکھتے بلکہ ہمارے پاس
دلیلات قانونی بہت کچھ ہین لیکن وہ گواہان کے بیان کے سماعت کے بعد ظاہر کیجاویگی
پھر بابو صاحب کی یہہ زبردستی تو دیکھئے کہ اپنے گواہ حالانکہ مدعی کے حقیقی بھائی ہین اونکے
بیان پر تو آپ استدلال کرتے اور قانوناً جایز بتلاتے ہین مگر ہمارے گواہان کو نیرہ

نہین ہو سکتا مثلاً حضور کہ منصب سب جج ہین اگر آپکے سامنے یہہ عذر پیش کیا جاوے کہ
کہ مدعا علیہ غریب اور بیچارہ ہے لہذا ادائگی قرضہ سے بری کیا جاوے اور حضور کو اوسپر
رحم آجاوے تو یہہ آئین انصاف سے بعید ہے۔ پھر ایسا ہی اصل ایک سروپ غیر متغیر
اور وقتاً فوقتاً انواع صنعت کی صانعی وغیرہ مین ضد ہے اور نیز متغیر اگ آنند سروپ
اور جگت پیدا کرنا خواہش وغیرہ ہین۔ پس بہر نوع ثابت ہے کہ جسمین صفات مذکور ہوتی
ہین وہ جگت کا صانع ہرگز نہین ہوسکتا اور یا جو جگت کا صانع ہوگا اوسمین صفات مذکورہ
نہونگی پس بہر دو صورت بیان گواہان مذکور کا محض نامعتبر ہے۔ مدعا علیہ اسکے گواہ دوم
خود قبول کرتا ہے کہ مجھکو ممی اودیا یعنی جہالت (جو اصلیت کے خلاف دکھلانیوالی ہے)
حایل ہے پس تعجب ہے کہ ایسے جاہل کے بیان پر کیونکر استدلال کیا جاتا ہے تا لوز
علت ہو تو ابھی بیش ہین کیا گیا کہ جسکی تردید کیجاوے لاکھنچ جیندر کے بیان پر
جو اعتراض ہے وہ محض نافہمی سے ہے اونکا بیان تو فی الحقیقت اصلیت کی روح اور
حقیقت کی جان حرف حرف ہمسے موافق ہے چنانچہ بوقت تجویز مقدمہ عدالت پر روشن
ہو جاویگا اور ہمارے دونون گواہان کی نسبت جو یہہ ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ مدعی کے تابع
ہین لہذا قابل اعتبار نہین یہہ غلط ہے کیونکہ بیٹے کے مقدمہ مین باپ کی گواہی بھی قانوناً
جائز ہے لیکن اوسمین عدالت کو امتیاز کرنا چاہیے کہ آیا وہ بیان اور وہ طریقہ شہادت
طرفداری سے خالی ہے یا پُر از بدنیتی و بے ایمانی۔

پرمانا بھاس۔ حضور ہمارے گواہ اگرچہ بہ نسبت چیند مدعا علیہ کے نبیرہ ہین لیکن اونکا
بیان حلفیہ ہے پس اوسمین شک کرنا بیجا ہے۔ علاوہ اسکے ہمارے گواہ آریہ جیسد
کا یہہ تسلیم کرنا کہ جس شخص کا مال چوری گیا اوسکو کسی فعل سابقہ کی سزا منتظم حقیقی بر مشیوری نے

بیان کی تردید - اول معزز گواہان کی غیر محرومی پر لحاظ فرمایئے کہ دونوں کو بیرت چند صاحب کا میرہ ہونا تسلیم ہے جسکی طرف سے وہ شہادت مین پیش کئے گئے ہین - علاوہ اسکے گواہاں کی لغزش بیانی دیکھئے اول وہ کہتا ہے کہ جیو ہر نیک وبد فعل کے کرنے مین خود مختار ہے اور پھر چوری کی تمثیل مین اقرار کرتا ہے کہ جس شخص کا مال چوری گیا اوسکو کسی فعل سابق کی سزا دلانے کے لئے پرمیشور ہی نے چور کے ہاتھ سے یہ فعل بد کرایا جسکے صریح یہ معنی ہین کہ چور اپنے چوری کے فعل بد کرنے مین مجبور ہے - دوم چوری کا فعل بد پرمیشور کیطرف سے کرانا بیان کرنے مین پرمیشور کی مقدس وغیرہ صفات حمیدہ مسلمہ پر بھی سخت الزام آتا ہے اسکو بھی چھوڑ کر غور کیجئے کہ اگرچہ ہر دو گواہ کہتے ہین کہ جگت کا صانع ایشور ہے مگر طریقہ صنعت مین باہم اختلاف ہے یعنی گواہ اول پرمیشور کو جگت کا نمت کارن بتلاتا ہے اور گواہ ثانی کہتا ہے کہ تمام اشیا برہم سروپ ہی ہین یعنی برہم اپادان کارن ہے پس دونون مختلف بیان ہو ایک دوسرے کو رد کرتے ہین صفات کی بابت جو جرح کیگئی تھی اُسکا متعلق ہونا تو بابو صاحب کو خود ہی معلوم ہو گیا ہوگا لیکن اون سے میرا یہ مطلب ہرگز نہ تھا کہ مین ایشور مین اونکی نفی ثابت کرون بلکہ ہماری غرض یہ ہے کہ جگت کے صانع کا صفات ربانی سے موصوف ہونا ہرگز ممکن نہین اور نہ بتیر اگ وغیرہ صفات سے موصوف پرمیشور کسیطرح جگت کا صانع ہو سکتا ہے اور نیز جو صفات معزز گواہ صاحب نے بیان فرمائی ہین اون مین باہم اختلاف بھی ہے یعنی دو ایسی مختلف صفتین ایک وقت مین ایک موصوف مین ہرگز نہین رہ سکتین چنانچہ مختصراً اونکی قلعی کھولی جاتی ہے :-

اول رحمت اور عدالت مین ہی سخت اختلاف ہے یعنی جو عادل ہوتا ہے وہ رحیم ہرگز

پرمانا بھاس - بہت اچھا حضور - اگر یہی ارشاد ہے تو اول مین ہی شروع کرتا ہون

مباحثہ

پرمانا بھاس - ہمارا اول نمبر یعنی جگت کا صانع ایشور ہے اور جگت صنعت ہے ہمارے معزز گواہان بابو آریہ چند و وبدانت سنگھ کی معتبر اور غیر مجروح شہادت سے بخوبی ثابت ہے جن پر بابو پرمان چند صاحب وکیل مدعی نے صرف یہہ جرح کی تھی کہ اوس صانع باکمال اور ذوالجلال مین صفات ربانی موجود ہین یا نہین جس سے اغلبا اونکا مطلب یہہ ہوگا کہ اگر اوسمین صفات مذکورہ نہین تو اوسکا صانع ہونا ہرگز ممکن نہین - یہہ بات بہت ٹھیک اور درست ہے - اِلّا وہ جگت کا صانع ہمہ دانی و ہمہ توانائی وغیرہ جملہ صفات سے موصوف ہے چنانچہ گواہان مذکور نے ہر صفت کا اقرار و اظہار بخوبی نہایت توضیح اور تشریح کے ساتھ کیا باقی اور جرح جسقدر کیگئی وہ سب غیر متعلق ہے پس مین اول شہادت لسانی پر ہی استدلال کرتا اور کافی سمجھتا ہون قانونی دلیلات بعد مین ظاہر کرونگا - اور شہادت تردیدی کی حقیقت عدالت پر خود ہی ظاہر ہے کہ لالہ تحقیقت چند صاحب کے بیان سے تو کچھ نتیجہ ہی حاصل نہین ہوسکتا بلکہ وہ کسیقدر ہمارے موافق ہی ہین ایک جسمت چند کا بیان ہے لیکن وہ اکیلا قانونا ناکافی ہے علاوہ برین ہر دو گواہان کو تسلیم ہے کہ وہ مدعی کے تابع ہین پس اغلب ہے کہ اونکو مدعی کی خاطرداری منظور و قبول ہو ایسے گواہان پر ہرگز بھروسہ نہین ہوسکتا - دستاویزی ثبوت کی قلعی کھولنے کے لیئے تو حضور یہہ ایک فہرست پیش کرتا ہون ملاحظہ فرمائی جاوے -

پرمان چند (کھڑا ہو کر اور پنسل کے کیئے ہوے نوٹ ملاحظہ کرکے) اب لیجیئے حضور اس

منصرم - چپراسی جاؤ -

بواد (فریقین کے پاس جاکر) چلئے صاحب بلاتی ہیں سرکار -

سب حاضر ہوتے ہیں -

عدالت ، (وکلا فریقین سے) اچھا اب مباحثہ شروع کیجئے مگر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر تنقیح کی بابت علیحدہ علیحدہ بحث ہو -

سب وکلا ر - بہت مناسب ہے حضور -

عدالت - اچھا شروع کیجئے - اول کسکی جانب سے ہوگا -

پرمانا بھاس (وکیل مدعا علیہم) حضور مدعی کی جانب سے ہوگا -

پرمان چند (وکیل مدعی) حضور ہم جبتک کہ کوئی ہمارے خلاف ثابت نکرے کیونکر اوس کی تردید کریں اور کیا ضرورت ہے - پس جو کچھ کہنا ہے اول بابو صاحب کہیں -

پرمانا بھاس - جناب - دعویٰ آپکا ہے - جبتک آپ اوسکو ثابت نکریں تو ہم کیوں کر تردید کریں - یہہ اعتراض آپکے اوپر آتا ہے نہ کہ ہمارے -

پرمان چند - بابو صاحب یہہ اجلاس ہے - ذرا سوچکر گفتگو کیجئے - بھلا ہمارا دعویٰ تنقیح شراکت ہی کب ہے - یعنی حرف بحرف آپکو تسلیم ہے - جو ابدہی آپکی نئے ڈھنگ سے ہے اسکو ثابت کرنا آپکا فرض ہے نہ کہ ہمارا -

عدالت - بیشک -

پرمانا بھاس - حضور اول شہادت ہماری جانب سے ہو اور مباحثہ اسطرف سے ہونا چاہئے

عدالت - اسکی کیا ضرورت ہے یہہ کیا کوئی حصہ کشی ہے شہادت بھی ایک ہی ہے اور مباحثہ بھی پس یہہ بھی اول آپکی طرف سے شروع ہوگا -

تتمیات تماشک ناٹک

حصہ دوم

سین ہفتم

احاطہ عدالت دیوانی

بتاریخ ۵ دسمبر ۱۸۹۹ء

کثرت شائقین ناظرین اور شاگردان فریقین سے تمام احاطہ عدالت بھرا ہوا ہے -
یکایک مسٹر گبان صاحب بہادر جج و مسٹر پریا صاحب بہادر کلکٹر ضلع و اسسٹنٹ
کلکٹر و صاحب مہتمم بندوبست وغیرہ معہ بہت سی خواندہ و سنجیدہ لیڈیوں کے مقدمہ
موصوفہ کے مباحثہ کے استماع کے لئے تشریف لاتے اور لوگوں کے اشتیاق کو بڑھاتے
ہیں - جج ماتحت جلد صاحبان حکام کے لئے کرسیاں بچھواتے اور بہت اعزاز و اکرام
سے شکرگزاری ظاہر فرماتے ہیں -

عدالت (منصرم) اچھا بابائے صاحب وکلا فریقین کو -

آریہ چند۔ کیون کیا ہوا۔

اسلام علیخان۔ ہوا کیا آخر مجبور ہو گئے نہ۔

آریہ چند۔ کس بات مین۔

اسلام علیخان۔ جی ہان اب کیون یاد رہنا تھا۔ کیا تمنے پہلے یہہ کہکر کہ ہر شخص کسی فعل نیک یا بد کے کرنے مین خود مختار ہے پیچھے یہہ نہین کہا کہ چور نے ہاتھ سے پرمیشور ہی نے مالک مکان کو سزا دلائی ہے جسکے صریح یہہ معنی ہین کہ چور چوری کا فعل ہر کرنیکے لئے خداوند کریم کی طرف سے مجبور تھا۔

آریہ چند۔ بیشک یہہ تو کہا تھا۔ اگر یون نہ کہتا تو بھی تو کوئی نقص پیدا ہوتے تھے۔ اچھا آپ ہی کہیے آپ نے کیا پتھر ڈالے۔

اسلام علیخان۔ کیون۔

آریہ چند۔ تمنے خود موسن کیواسطے جھوٹ بولنا بھی تسلیم کرلیا اور ہان تمنے اور مسٹر کرسچینیزم دونون نے خود رو درخت کے خود بخود ہونے وچھاتہ کے سایہ کے از خود ہونیسے کیون انکار نکیا۔

اسلام علیخان۔ بیشک یہہ تو ٹھیک ہی لیکن پھر اور کیا کہتے۔

آریہ چند۔ تو بس خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت ہی جانتے ہو۔

بودھ چند۔ بس جی کاجل کی کوٹھری مین سے صاف نکل آئے تو ہم ہی۔

آریہ چند۔ کیا کہنے مگر اپنی دانست مین۔

بودھ چند۔ کیون۔

آریہ چند۔ کیا تمنے عدالت مین مدعی مدعا علیہ وغیرہ کو شناخت نہین کیا۔

بودھ چند۔ بیشک کیا۔

پرمان چند۔ شہادت تو سب اچھی ہو گئی اور سچ ہے آپکو معلوم ہی ہے کہ مین نے کسقدر
جانفشانی کی ہی۔ مگر مجھکو اسپر کچھ اشتباہ ہوتا ہے کہ عدالت نے لالہ تھنجیت چندر
صاحب سے جیوے کے بیچ بچوتک ہونیکی بابت دوبارہ کیون دریافت کیا۔ اسوقت کا انکا طرز
انداز اور زبان کا لہجہ وغیرہ مجکو اچھا معلوم نہین ہوتا تھا۔ خیر دیکھا جاویگا۔

تتوارتھ چند (آہ سرد بھرکر) بابو جی آپکے ہی اختیار ہے۔

پرمان چند۔ بھائی تم تو عجب دل کے کچے دیکھنے مین آئے۔ ارے بھائی ابھی ہوا کیا ہے
یہہ تو صرف خیالی باتین ہین دیکھنا تو کیا پھل پھول لگتے ہین۔

ببیک چند۔ جی ہان بس یہی چاہئے۔ (تتوارتھ چند سے) بھائی گھبراتے کیون ہو
ابھی تو ساتھ ہین گل کھلینگے۔ لو آؤ چلین (کھڑے ہوکر) اچھا بابو جی جے جنیندر۔

پرمان چند۔ جے جنیندر۔ دیکھو گھبرانا نہین بالکل۔

ببیک چند۔ نہین جی گھبراتے کیون۔

تتوارتھ چند اور ببیک چند وغیرہ جاتے ہین اور پرمان چند بھی تھوڑے فاصلہ پر
پرمانا بھاس چند کے بستر پر پرتیت چند وغیرہ بیٹھے ہین۔

پرتیت چند (پرمانا بھاس سے) کیون بابو جی کہئے گواہان کے بیان کیسے ہوئے۔

پرمانا بھاس۔ بیان سب کے بہت اچھے ہوگئے گھبراو مت تسکین رکھو۔

پرتیت چند وغیرہ سب۔ اچھا تسلیم جناب۔

اور سب جاتے ہین۔

اسلام علیخان (آریہ چند سے راہ مین) کیون صاحب منشی جی کہون یا پنڈت جی
اپنے سماج مین ہی جھگڑ کر باتین بنانی آتی ہین آج بابو پرمان چند کے سوالات پر کیون چپ ہو رہے

بربان چند (اپنے بستر و پر بیٹھکر محرر سے) منشی جی لاؤ تو دو چار تختہ کاغذ ایک نقشہ طیار کرنا ہی بہت جلدی کا

محرر کاغذ دیتا ہی اور بربان چند چند نقشے بہ تکذیب و تردید کتب خلاف مدعا علیہم بہت جلد تیار

کرکے ایک درخواست لکھتا ہی۔

تتوارتھ چند مدعی بنام سرت چند وغیرہ مدعا علیہم

دعوی نمبری زیر تجویز

جناب عالی

مقدمہ مندرجہ عنوان مین نقشہ ہائے منسلکہ درخواست ہذا بہ تکذیب و تردید ثبوت تحریری

جداگانہ ہر مدعا علیہم داخل کرتا ہون جنکا مسل مین شامل رہنا امر اہم اور نہایت ضروری

ہے لہذا امیدوار ہون کہ حسب ضابطہ شامل مسل رہین فقط

عرضی

فدوی تتوارتھ چند مدعی معرفت بابو بربان چند وکیل

مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ء

तव्वार्थ चन्द्रबक़ ०खु० بابو بربان چند وکیل

تتوارتھ چند (دستخط کرکے اور نقشجات تیار کردہ بابو بربان چند کو دیکھکر نہایت خوش ہوکر) واہ

بابو جی واہ! یہہ نقشے تو خوب مرتب کئے۔

بیبک چند - بھائی آخر تو وکیل ہین - اور وکیل بھی کیسے بڑے لائق -

بربان چند (نقشجات کو درخواست کے ساتھ منسلک کرکے محرر سے) لو منشی جی جلدی سے داخل کرآؤ

محرر لیکر جاتا ہی اور عدالت مین پہونچکر منصرم کو دیتا ہے۔ **عدالت** کیا ہے۔

منصرم - مدعی کی جانب سے ایک درخواست اور یہہ نقشے ہین مدعا علیہم کے کتابی ثبوت کی تردید مین۔

عدالت (ملاحظہ کرکے منصرم سے) اچھا لکھ دو شامل مسل رہین۔

منصرم لکھکر شامل مسل کرتا ہے اور محرر واپس آتا ہے۔

تتوارتھ چند (بربان چند سے) خیر بابو جی اس کام سے تو فارغ ہوے اب کچھ شہادت کی گو باتین سنائیے

کتھنچت سرگیہ بھگوان کی ہدایت یعنی جین سدھانت کے بھروسہ پر کہ وہی تمام ایکانت کے مرض سے دھندلی آنکھوں کا انجن ہے۔

عدالت (پرمان چند سے) آپ نے وہ سدھانت داخل کیے۔

پرمان چند۔ حضور نہیں وہ داخل نہیں کیے گئے اور نہ ہم داخل کرنا چاہتے ہیں صرف بوجہ اسکے کہ عدالت میں اُنکی تعظیم کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔ اسلیے وہ شایع بھی نہیں کیے جاتے حالانکہ عوام ہمارے اوپر پوشیدہ رکھنے کا الزام لگاتے ہیں اور ہم سب گوارا کرتے ہیں لیکن البتہ جسوقت کوئی دیکھنا چاہے تو دکھا سکتے ہیں۔

پرمانا بھاس۔ حضور داخل ضرور ہونے چاہئیں۔

عدالت۔ صاحب جب وہ نہیں داخل کرتے تو اُنکو اختیار ہے۔

مترجم۔ لو صاحب دستخط کیجیے۔

کتھنچت چندر (قلم لشکر) العبد कथंचित चन्द्र बक़लम खुद

عدالت۔ بس اور تو کوئی گواہ نہیں۔

پرمان چند۔ بس حضور۔

عدالت۔ تو اچھا مباحثہ کل پر رکھیے اب وقت بھی تنگ ہو گیا ہے اور ہمیں آپ صاحبوں کو بھی سہولیت رہیگی۔

پرمان چند۔ بہت مناسب ہے حضور۔

سب ملکر۔ آداب۔

فریقین کمرہ عدالت سے باہر آتے ہیں اور فریق مدعی بابو پرمان چند کے بستر ے کی طرف کو اور فریق مدعا علیہم بابو پرمانا بھاس چند کے بستر ے کیطرف کو خوش خوش جاتے اور جا جا کر بیٹھتے ہیں

ڈرنے سنگھ۔ بھلا صاحب کیونکر ہوا اور کیونکر نہیں۔
کتھنچت چندر۔ بلحاظ تعلق جسمانی یہی میرا برادرزادہ ہے اور مین اسکا تایا ہون مگر بلحاظ تعلق روحانی نہ کوئی جیو کسیکا باپ ہے نہ بیٹا سب جھوٹی باتین اور ہیچ ہین۔ اس جیو کا اپنے ہی جسم سے جب در اصل کوئی رشتہ نہین تو دوسرے کے جسم سے کیسے ہو سکتا ہے۔
عدالت۔ اور پوچھنا ہے کچھ۔
پرمانا بھاس۔ بس حضور ان سے اور کیا پوچھین خاک۔
عدالت۔ اچھا صاحب ایک سوال ہم پوچھتے ہین۔ بھلا کیا آپکا یہہ تمام بیان سچ اور قابل تسلیم ہے اور مدعا علیہم کا عذر جھوٹھا۔
جملہ فریق مدعا علیہم (اس سوال کو سنکر) اہاہا واہ کیا اچھا سوال کیا ہے!
کتھنچت چندر۔ بیشک۔
پرمانا بھاس۔ حضور لکھ لیجیے۔ شکر ہے کہ اسمین تو انیکانت چھوٹا۔
کتھنچت چندر۔ جناب آپکو یہہ بھی خبر ہے کہ وہ ایکانت بھی ایکانت نہین۔ کتھنچت انیکانت ہی ہے۔ اور یا یون لیجیے کہ کتھنچت میرا بیان بھی جھوٹ ہو سکتا ہے جبکہ اُسکے کسی جزو یعنی ایک نئے کا ایکانت پکڑا جاے۔ اور کتھنچت مدعا علیہم کا عذر بھی ٹھیک ہو سکتا ہے جبکہ وہ کتھنچت لفظ کے ہمراہ ہین کہا جاے۔
پرمانا بھاس (بیدل ہوکر) لو صاحب نکل آیا اسمین بھی انیکانت۔
عدالت (متعجب ہوکر) اچھا اب یہہ فرمائیے کہ یہہ بیان آپکا کس اعتبار پر ہے۔
کتھنچت چندر۔ کتھنچت معقولیت پر مبنی ہے کہ تمامی عقل سلیم اسپر متفق ہین اور

درنے چند (کھڑا ہوکر) اچھا اب یہہ فرمائیے کہ مٹی پانی وغیرہ پنچ بھوت سے علیحدہ
جیو کیونکر ہے اور کیونکر نہین ۔

کتھنیت چندر ۔ بیوہار نے کے لحاظ سے پنچ بھوت روپ اجسام ہی جیو کہلاتے ہین
چنانچہ کہا جاتا ہے کہ مین نے فلان جیو کو قتل کیا یا فلان کو زخمی کیا وغیرہ اور وہ خود بھی
سمجھتا ہے کہ مین بالک یا جوان یا بڑھا ہون یا مین مارا گیا ۔ کاٹا گیا ۔ زخمی ہوا وغیرہ
لیکن حقیقت مین جیو کچھ اور چیز ہے اور پنچ بھوت کچھ اور ۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً جیو کو خیال
ہوتا ہے کہ مین سکھی ہون یا دکھی ہون مجھکو اچھا جسم ملا ہے یا مین اس جسم کو چھوڑنیوالا
ہون وغیرہ ۔

عدالت (جسکے دل مین اول ہی بیان ناستک چند کا موثر پڑا تھا) صاحب اسکو
ذرا اور شرح فرمائیے کہ جسم سے علیحدہ جیو اور کیا چیز ہے ۔

کتھنیت چندر ۔ حضور جیو کوئی مجسم چیز تو ہی نہین جو آنکھون سے دکھلایا
جاوے ۔ انومان سے ہی سدھ ہوتا ہے یعنی شریر یا جیتن سے برُدھ گن چیتنتا والا
کوئی ہے اوسیکو جیو کہتے ہین ۔

عدالت لکھکر اور غور کرتی ہے ۔

درنے چند ۔ بس اور کیا ۔

پرمانا بھاس ۔ انکا مدعی سے جو تعلق ہے وہ تو ظاہر کردو ۔

درنے سنگھ ۔ ہان ۔ کیون صاحب آپ مدعی کے حقیقی تایا ہین ۔

کتھنیت چندر ۔ کتھنیت ہون اور کتھنیت نہین بھی ۔

پرمانا بھاس ۔ اوہ غضب آمین بھی چال ہی چلی ۔

جسم مین جاسکتا ہے - مگر در حقیقت چونکہ کوئی جیو بغیر آیو کرم پورا ہوئے موجودہ جسم کو نہین
چھوڑ سکتا اسلئے اسی جنم مین اوسکا کوئی پرویس دوسرے جسم مین نہین جاتا -

کالکال چند - تو خلاصہ یہہ ہوا کہ در اصل جیو کا کوئی پرویس کسی حالت مین ایک ہی جسم
مین دوسرے جسم مین نہین جاتا

کتھنجیت چند - صاحب مین کہتا ہون ایسا ہے آپکا بیان انیکانت ہے
یعنی سمدگھات کے وقت ایک جیو کے پردیش دوسرے جسم مین کیا بلکہ تمام لوک مین
پھیل جاتے ہین -

سب تعجب کرتے ہین -

کالکال چند (آگرہ چند سے) لو صاحب آئیے آپ بھی -

آگرہ چند (کھڑا ہوکر) ہان صاحب بھلا یہہ کہئے کہ جگت کی تمام چیزین نتّ
کیونکر ہین اور انتّ کیونکر -

کتھنجیت چند - نت تو یون ہین کہ تین لوک مین جسقدر درب ہین کبھی کسی وقت
اُن مین سے نہ ایک ذرہ کم ہو سکتا ہے اور نہ زیادہ اور نہ اونکے خواص صفات وغیرہ
کبھی زایل ہوسکتے ہین - اور انتّ اسطرح کہ اونکی پریاے یعنی حالتین ہمیشہ لحظہ بلحظہ
بدلتی رہتی ہین -

آگرہ چند - ذرا اور شرح کہو یا کوئی تمثیل بیان کرو -

کتھنجیت چند - مثلاً مٹی قدیم اور نتّ ہے مگر اسکی حالتین اینٹ و گھڑا وغیرہ
ہر گھڑی تبدیل ہوتی رہتی ہین -

آگرہ چند - بس اور کیا -

کو ہر حالت مین صرف دل کی صفائی سے کیونکر نجات مل سکتی ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنیت جینیدر۔ چونکہ ہر ایک شخص خواہ وہ کسی فرقہ و ملت مین ہو صرف دل کی صفائی سے سرگ پا کر اور پھر کسی اُتم چھیتر اور اُتم کل مین جنم لیکر کرم ناس کر سکتا اور نجات پا سکتا ہی اسلئے بلحاظ نیگم نے کے کہا جا سکتا ہے کہ ہر قوم و ہر فرقہ کے مرد و عورت سب ہی کو ہر حالت مین صرف دل کی صفائی سے موکش مل سکتی ہی۔ جسطرح کہ کسی شخص نے سفر کا ارادہ کیا ہو تو اسکو کہہ سکتے ہین کہ سفر کو جاتا ہی خواہ وہ ابھی اپنے مکان ہی مین بیٹھا ہو۔ مگر نشچے مین چونکہ جب تک اُتم دربت۔ اُتم چھیتر۔ اُتم کال۔ اور اُتم بھاد وغیرہ جملہ سامان ظاہری و باطنی عمدہ سے عمدہ نہین ملتے کسیکو بھی موجودہ جنم سے نجات نہین مل سکتی اسلئے بلحاظ رجو سوتر نے کے کہا جا سکتا ہے کہ ہر قوم و ہر ملت کے ہر شخص کو اور ہر حالت مین نجات نہین مل سکتی۔ جسطرح کہ وہی شخص جسنے سفر کا ارادہ کیا ہے جبتک کہ وہ سفر پر روانہ ہو جاے اور گام فرسائی نکرے اسکو اصل مین "مسافر" یا یہہ کہ "وہ سفر کو جاتا ہی" نہین کہہ سکتے۔ "سفر کو جائیگا" یا "سفر کو جانیوالا ہے" ایسا کہنا چاہیے۔

کلکال جیند۔ اچھا خیر اب یہہ فرمائیے کہ کسطرح یا اسی جنم مین جیو دوسرے جسم مین جا سکتا ہے اور کسطرح نہین۔

کتھنیت جیندر۔ چونکہ عالم ڈاکٹرمن۔ حکیمون۔ فلاسفرون اور علم مسمریزم کے جاننے والون کا اور نیز اودھ گیانی دمن پریہ گیانی و کیول گیانیون کا علم دیگر اجسام کے اندر تک جاتا ہے جس سے وے اونکے جملہ اندرونی حالات معلوم کر لیتے ہین اور علم عالم یعنی جیو کی صفت ہے جو اپنے موصوف سے کبھی جدا نہین ہو سکتی اسلئے اُنکے علم کا دیگر اجسام مین جانا گویا جیو ہی کا جانا ہے پس اس لحاظ سے تو جیو اسی جنم مین بھی دوسرے

لے سکتا اور استعمال کر سکتا کیس اس عرصہ مین اوسیکو اوسکا مالک سمجھا جاتا ہے الّا دوسری طرف غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کا اپنے مقدر کے موافق کوئی مالک ہوا جبتک وہ اپنی رضامندی سے بلامعاوضہ یا بامعاوضہ اوسکا انتقال نکرے دوسرا ہرگز اوسکا مالک نہین ہوسکتا بلکہ قابض اوسکا اگر ملکیت کا دعوی کرے تو بددیانت ۔ خاین یا چور کہلاتا ہے اور ایک امر خاص بتلاتا ہون کہ نشیچے نے سے کوئی ایک دربیہ کسی دوسرے دربیہ کا مالک کسی حالت مین اور کسیوقت نہین ہوسکتا ۔ پس قبضہ وجہ ملکیت نہین لیکن اپنے اپنے گن یعنی پریائے یعنی اوصاف اور نام وشباہت وغیرہ ہر ایک کے قبضہ مین ہین اور اسیوجہ سے وہ اونکے مالک ہین لہذا قبضہ سے ملکیت ہوتی بھی ہے ۔

زباندراز خان ۔ کیا جس گھر مین کوئی پیدا ہوتا ہے اوسکی چیزون کا وہ مالک نہین ہوتا

کنھیت چندر ۔ کسی ایک پرکار ہوتا ہے کیونکہ اپنے طالع کے موافق جس باپ سے کوئی پیدا ہوا اوسکا ترکہ انصافاً اوسکو پہونچتا ہے ۔ اور کسی ایک پرکار نہین بھی ۔ کیونکہ ہزارون محروم بھی ہوجاتے ہین اور ترکہ جسکے مقدر مین ہوتا ہے اوسکو پہونچ جاتا ہے خواہ اوسکا باپ اپنی حیات مین اوسے منتقل کرے یا کسی اور طرحسے ۔ یا یون سمجھئے کہ نشیچے نے سے چونکہ کوئی دربّ کسی دربّ کا دراصل مالک نہین ۔ سب اپنے اپنے گن پریائے ہی کے مالک ہین اسلئے وہ لڑکا بھی اوس مکان کی کسی شئے کا مالک نہین ۔ مگر دوسری صورت مین جو چیز کسیکے مقدر کے موافق کسیکو پہونچیگی وہی اوسکا مالک ہوا اور وہ خود اپنے کو اوسکا مالک سمجھتا اور میری میری کرتا ہے ۔

زباندراز خان ۔ بس ۔

کلکال چند (کھڑا ہوکر) ہان صاحب یہہ بھی فرمائیے کہ ہر قوم و ہر فرقہ کے مردہ ہوت

جانتے ہین اسلئے اگر اُن سے روپیہ کا تقاضا کیا جاے تو ضرور ہے کہ وے لوگ قرضخواہون کی بیباقی کیلئے بامید حصول دولت اور بھی زیادہ ایسے یگیہ کر کرکے ہزار ہا ہزار جیندی زبان کا خون بہائینگے جس سے متقاضی قرضخواہون کی گردن پر بھی اس گناہ کا بار پڑیگا تو ایسے لوگون سے روپیہ کا تقاضا کرنا محض نا روا ہے بلکہ اگر ہوسکے تو ایسے ظالمون کی شکل تک نہ دیکھے بقول سعدی شیرازی

زجاہل گریزندہ چون تیر باش
نیامیختہ چون شکر شیر باش

پرمانا بھاس جیند (اور زیادہ حیران ہوکر اور منشی زباندراز خان کیطرف مخاطب ہوکر) لو صاحب اب آپ دریافت کرین۔

زباندراز خان (کھڑا ہوکر) ہان صاحب ذرا اسکی بھی تشریح کیجئے کہ خالق کیونکر ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنیت جیندر۔ چونکہ دنیا کی تمام چیزین دربیارتھک نئے سے یعنی بلحاظ اپنے جوہر کے قدیم اور غیر فانی ہین۔ نہ نیست سے ہست ہوتی ہین اور نہ ہست سے نیست۔ پس مخلوق نہونے سے اونکا کوئی خالق نہین۔ مگر چونکہ پریایارتھک نئے سے یعنی بلحاظ اپنے عرض کے سب ہی چیزین صبح نئی نئی پیدا ہوتی اور معدوم ہوتی رہتی ہین۔ پس جو انکو ہست مین لانیوالا اونکا سبب ہے وہی اونکا خالق ہوا۔

زباندراز خان۔ اچھا بیتباؤ کہ قبضہ حاصل کرنے سے کوئی کسی چیز کا مالک کیون نہین ہوتا اور کیون ہوتا ہے۔

کتھنیت جیندر۔ اسطرف اگر دیکھئے کہ جو چیز جسکے قبضہ مین آگئی وہ ہی اوسکو اپنے اختیار

کیونکر ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنجیت چیندر۔ چونکہ تمام جگت جیو یا برہم سے بھرپور ہے۔کوئی ذرہ برابر بھی ایسی جگہہ نہین جہان وہ ہر دم موجود نہو۔پس سب مین اوسکی موجودگی کی وجہ سے سارے جگت کو معہ پدگل وغیرہ کے بلحاظ سنجوگ ہونے کے برہم نام سے پکار سکتے ہین جسطرح اگنی کو لکڑی وغیرہ کے ذرہ ذرہ مین موجود ہونے سے معہ اوس کو یلہ وغیرہ کے جو پرتھوی کا جز ہے اگنی ہی نام سے بولتے ہین۔یا کسی کتاب کو جسکی صرف عبارت اور ترتیب الفاظ کسی مصنف کی تصنیف ہین معہ کاغذ کے جسمین وہ تصنیف بھرپور ہے تصنیف ہی نام سے پکارتے ہین۔مگر چونکہ دراصل برہم اور چیز ہے اور پدگل یعنی پرکرتی یا مایا وغیرہ اور چیز۔انکے اوصاف و افعال صاف الگ الگ دکھائی دیتے ہین یعنی جیو یا برہم ایک دیکھنے جاننے والی طاقت چیتن سروپ کا نام ہے اور پدگل اچیتن ہے جسمین دیکھنے جاننے وغیرہ کی طاقت نہین۔اس لحاظ سے تمام جگت ایک برہم روپ نہین بھی ہے۔

پرمانابھاس چیندر۔اچھا یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ کیون قابل وصول ہوتا ہے اور کیون نہین۔

کتھنجیت چیندر۔یگیہ جسمین معصوم حیوانات کی جانین ناحق جھونک جھونک کر دھرم سمجھا جاتا ہے صریح جاہلانہ اور بڑی بیرحمانہ حرکت ہے۔ایسے ظالمانہ کامون مین خرچا ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی اُن ظالمون سے وصول کیا جاوے توبھی وہ سبکدوش نہین ہوسکتے بلکہ اس سخت ظلم کے معاوضہ مین اُنکو جہنم کی آگ مین جلنے کی تکلیفین اٹھانا اور باقی رہجاتا ہے۔لیکن اگر یہہ خیال کیا جاوے کہ چونکہ یگیہ کرنیوالے لوگ اپنے عقیدے کے موافق اس عمل کو حصول جنت کے علاوہ افزونی دولت اور حصول اولاد کا ذریعہ بھی

سنگیا۔ سنکھیا۔ لکشن وغیرہ کے تفاوت سے الگ الگ ہین جیسے گھٹ کا صلی نام کمہار اور پٹ کا جولاہے وغیرہ۔ اس لحاظ سے انیک بھی صانع ہین یا دوسرے طور پر یون سمجھیے کہ جب دنیا کی ساری چیزین اپنے اپنے سبھاؤ اور خواص سے بنتی بگڑتی ہین تو سب کے بننے بگڑنے کا سبب انکا ایک سبھاؤ ہی ٹھیرا جسے حضرت اسلام علی اپنی اصطلاح مین قدرت اور سٹر کرسچینیزم نیچر وغیرہ نامون سے موسوم کرتے ہین۔ پس اس لحاظ سے تو سب اشیاء کا صانع ایک اونکا سبھاؤ یا نیچر ہی ہے مگر لحاظ اپادان ونمت وسادھارن کارنون کے انیک بھی ہین۔ جسطرح ایک گھڑے کے بننے مین مٹی اپادان کارن کمہار نمت کارن اور چاک وڈورا وغیرہ سادھارن کارن ہین۔

سب متعجب ہوتے ہین۔

پرمانا بھاس چند۔ اچھا صاحب یہہ تو کہیے کہ جیو یا برھم ایک ہی یا بہت ہین۔

کتھنچت چندر۔ ایک بھی ہے اور بہت بھی۔

پرمانا بھاس چند۔ یہہ کیونکر۔

کتھنچت چندر۔ سنگرہ نے[1] سے جیو یا برھم لفظ کر سب جیو ایک ہین۔ مگر بھیدنے[2] کے لحاظ سے سب جیو اپنے اپنے وجود مین الگ الگ ہین۔ یا یون لیجیے کہ بلحاظ اوصاف ذاتی کسی جیو مین کسی قسم کا تفاوت نہین اسلئے ایک ہی ہین۔ مگر بلحاظ صفات عارضی سب مین فرق اور علیحدگی صاف نظر آتی ہے۔ اسلئے انیک بھی ہین۔

پرمانا بھاس چند (تنگ ہوکر) خیر۔ اچھا یہہ فرمائیے کہ تمام جگت ایک برھم روپ

---

[1] اجتماعی [2] انقسامی

نہین۔جگت کی ساری چیزین اپنے اپنے سبھاو سے بنتی اور بگڑتی ہین کوئی کسیکا صانع و منتظم نہین ۔

پرماناً بھاس چند۔توکیا گھٹ پٹ وغیرہ اشیاء کے صانع تو کمھار و جولاہہ وغیرہ ہین مگر بعض اجسام کے نہین بھی ہین ۔

کتھنچت چندر۔یہ کتھنچت ٹھیک ہے اور کتھنچت نہین ۔

پرماناً بھاس چندر۔کیونکر۔

کتھنچت چندر۔چونکہ جگت مین سدی چیزین خاک باد آب آتش وغیرہ ہی سے بنی ہین اور ان ہی تغیر و تبدل سے بنتی بگڑتی ہین ۔اور ان سب ہی مین جیو یا برہم ہر دم موجود ہے جسطرح کمھار وغیرہ کے قالب مین ہے پس اس لحاظ سے تو سب ہی چیزون کا صانع جیو کو کہہ سکتے ہین مگر چونکہ سب اشیاء کی صنعت بالکل اسیطرح نہین ہوتی جسطرح گھٹ پٹ وغیرہ کی ہم دیکھتے ہین اور اسی سے کوئی انکا صانع مثل کمھار و جولاہہ وغیرہ کے ہمکو نظر نہین آتا۔اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے کہ بعض چیزون کا صانع ہے اور بعض کا نہین بھی ۔

پرماناً بھاس چند۔کیون صاحب بھلا یہہ تو بتائیے کہ سب چیزون کا صانع ایک ہے یا انیک ۔

کتھنچت چندر۔کتھنچت ایک ہے اور کتھنچت انیک بھی ۔

پرماناً بھاس چند۔کیسے ۔

کتھنچت چندر۔بلحاظ اسکے کہ ایک جیو ہی کمھار و جولاہہ وغیرہ کے قالب مین آکر سارے جگت مین کام کر رہا ہے جگت کا صانع ایک ہی ہے ۔مگر چونکہ سب کے صانع

کی تھی تو انھون نے خود ہی جیو کو نتیہ ایک سروپ بیان کیا ہے۔

درنے سنگہ۔ اور یون نہین کہا کہ خاکی و بادی وغیرہ ہی جیو کا مزاج ہی۔

آگرہ چند۔ ہان کہا ہے۔

پرمانا بھاس۔ بھائی یہہ تو سچ لیکن ذرا سمجھو تو وہ بیان اونکا مسل مین تو کہین نہین

آگرہ چند۔ اجی مسل مین گو نہو عدالت پر ظاہر ہے۔

درنے سنگہ۔ نہین جناب پوچھینگے ضرور آخر خدا نکرے اپیل مین تو گنجایش رہیگی۔

پرمان چند (وکلا مدعا علیہ سے مخاطب ہوکر) لو صاحب جرح کر لیجیے۔

پرمانا بھاس چند۔ حضور اگرچہ جرح کی کچھ ضرورت نہین لیکن صرف تفصیل پوچھے لیتا ہون

عدالت۔ اچھا۔

پرمانا بھاس۔ کیون صاحب جگت کا صانع کیونکر ہے اور کیونکر نہین۔

کتھنیت چند۔ جناب اسطرف اگر دیکھیے کہ گھٹ پٹ روپ جگت صنعت اور کمہار و جولاہہ وغیرہ اونکے صانع ہین تو صانع ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر کسی ایشور غیر مجسم با صفات کے ذمہ یہہ الزام لگایا جاوے تو ہرگز ثابت نہین یا دوسری طرح پر یون سمجھیے کہ جیو ہی جسے ویدانت سنگ اپنی اصطلاح مین برہم سانکھ چند پرش۔ اسلام علی روح اور مسٹر کریچینزم سول وغیرہ وغیرہ نامون سے بولتے ہین بہ اوصاف عارضی تو جگت کا صانع و منتظم وغیرہ سب کچھ ہے کیونکہ وہی کمہار و جولاہہ وغیرہ کے روپ مین پدگل کے تعلق سے جسے ویدانت سنگ مایا بولتے ہین سانکھ چند اپنی اصطلاح مین پرکرتی کہتے ہین اسلام علی مادہ اور مسٹر کریچینزم میٹر وغیرہ کہتے ہین سارے جگت مین کام کر رہا ہے مگر بہ صفات ذاتی وہ سدا نربکار نراکار اور آنند سروپ ہے اسے ان جھگڑون سے کچھ سروکار

پرمان چند- یگت نیک عمل ہی یا نہین اور اُسمین خرچ ہوا زر قرضہ قابل طلب ہوتا ہے یا نہین-

کتھنیچت چندر- دونون باتین ٹھیک ہین-

پرمان چند- کسی چیز کا کوئی مالک قبضہ کے لحاظ سے ہوتا ہے یا مقصد کے-

کتھنیچت چندر- ایک طرح یہہ بھی ٹھیک ہی اور ایک طرح وہ بھی-

پرمان چند- کیا ہر ایک قوم اور خیال کا آدمی ہر حالت مین نجات حاصل کر سکتا ہی-

کتھنیچت چندر- کر بھی سکتا ہے اور نہین بھی-

پرمان چند- کیا اسی جنم مین بھی جیو دوسرے جسم مین چلا جاتا ہے-

کتھنیچت چندر- چلا بھی جاتا ہے اور نہین بھی-

پرمان چند- اچھا یہہ کہیے کہ کیا تمام جگت کی چیزین نت ایک سروپ اور غیر متغیر ہین

کتھنیچت چندر- نہ ہر حالت مین متغیر ہی ہین نہ غیر متغیر

پرمان چند- کیا پنچ بھوت روپ ہی جیو ہے-

کتھنیچت چندر- کتھنیچت ہے اور کتھنیچت نہین-

وکیل مخالف سب خوش ہوتے ہین- اور باہستہ آپس مین کہتے ہین-

کلکال چند- بس جی اب ان سے جرح کی کیا ضرورت ہی اور کیا جرح کرینگے صرف انکے بیان کی تفصیل پوچھے لیتے ہین-

زبان دراز خان- اور تفصیل بھی کیون پوچھتے ہو کیونکہ معلوم کیا کہہ جاے-

پرمانا بھاس- نہین تفصیل مین ذرا مزا آویگا-

آگرہ چند- مجھے تو کچھ ضرورت نہین کیونکہ جب جج ماتحت صاحب نے فراخ چڑسی

عدالت ۔ یہہ کہے ہیہ کیا۔

کتھنچت چندر ۔ آپکو معلوم نہین جناب اگر دربیار تھک[۵۱] نے سے دیکھیے تو جیو ہت ایک سروپ غیر متغیر ازلی و ابدی ہمہ دان ہمہ توانا اور بلا خواہش وغیرہ بہہ صفت موصوف ہی اور وہی اسکا مزاج ہی پس ہمیشہ آنند روپ ہے ۔ مگر بلحاظ پرپایا رتھک[۵۱] نے کے ہی جیو انسان و حیوان اور بہشتی و جہنمی نیک روپ ہے ۔ محبت و نفرت ۔ خواہش و کوشش ۔ پیدائش و موت ۔ ضعیفی و بیماری اور سکہہ دکہہ وغیرہ مین مبتلا ہے اور خاکی ۔ بادی ۔ آبی و آتشی وغیرہ ہی اسکا مزاج ہی پس اس حالت مین کسطرح آرام اور عیش حاصل ہو سکتا ہی اور خصوصاً ہمیر تو اندنون دشمنون کے ہجوم کا حملہ ہے ۔

عدالت (مسکرا کر) اچھا ۔ مگر ہم یہہ نہین سمجھے کہ نے کیا ہوتی ہی ۔

کتھنچت چندر ۔ جناب اسکے سمجھانے کو بہت وقت چاہیے ذرا مہربانی سے آپ میرا اظہار قلمبند کر لین ۔

پرمان چند حضور یہہ تو سب کچھ مجھے سمجھانا پڑیگا ۔

عدالت (نام و ولدیت وغیرہ لکھکر پرمان چند سے) اچھا پوچھئے صاحب ۔

پرمان چند ۔ کیون صاحب کیا کوئی جگت کا صانع یا خالق ہی ؟

کتھنچت چندر ۔ کتھنچت[۵۲] ہے اور کتھنچت نہین بھی ۔

وکیل مدعا علیہ سب ہنستے ہین اور باہم کہتے ہین " انکی گفتگو تو ہمیشہ ایسی ہی ہوا کرتی ہے "

پرمان چند ۔ اچھا کیا تمام جگت مین صرف ایک ہی چیز ہے ۔

کتھنچت چندر ۔ کتھنچت ایک ہے اور کتھنچت انیک ۔

جھمت چند۔ جیو آنکھون سے نظر آنیکے لائق ہی نہین۔

دُرنے سنگھ۔ پھر آپ کیونکر کہتے ہین کہ جیو کوئی علیحدہ چیز ہے۔

جھمت چند۔ یون کہ مٹی وغیرہ پانچون چیز سے اسکی تولید غیر ممکن ہے۔

دُرنے سنگھ۔ اچھا بس۔

پرمان چند۔ ایک سوال مجھے کرنا ہے حضور۔

عدالت۔ اچھا۔

پرمان چند۔ کیون جی کوئی اشیا اور بھی ایسی ہین جو آنکھون سے نظر آنیکے ناقابل ہین۔

جھمت چند۔ بہت ہین۔

پرمان چند۔ مثلاً

جھمت چند۔ آکاش کال وپرمانو وغیرہ۔

پرمان چند۔ بس دستخط کر دیجے۔

(جھمت چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے) العبد जिनमत चंद्र बकलम खुद

پرمان چند۔ اچھا صاحب لالہ کھنچت چند کو بھی بُلا لیجے۔

پیادہ (باہر جاکر) حضور تشریف لے چلیے۔

کھنچت چند۔ اچھا چلتے ہین (اندر جاکر) جے جنیندر صاحب۔

پریکشک چند (تعظیم سے کھڑا ہوکر) جے جنیند جناب آئیے آئیے۔ مزاج سر شریف اچھے ہین؟

کھنچت چند۔ ہان کھنچت اچھے بھی ہین۔

پربانا بھاس (زباندراز خان سے) اچھا اب آپ پوچھیئے صاحب۔

زباندراز خان۔ بس میرا مطلب تو آپکے سوالات سے ہی حل ہو چکا (کلکال چند کیطرف مخاطب ہوکر) بابو صاحب آپ کچھ پوچھیے۔

کلکال چند۔ کیون جی مہابیر سوامی کو آنند نے برہمنی کے گربھ سے کشترانی کے گربھ مین بدلا تھا؟

جنمت چندر۔ نہین۔

کلکال چند۔ بس تو اور ہم کیا پوچھین۔

آگرہ چند۔ کیون جی جگت مین کتنے درب ہین۔

جنمت چندر۔ چھ ہین۔

آگرہ چند۔ کیا اون مین سے کچھ کم ہو سکتے ہین۔

جنمت چندر۔ ہرگز نہین۔

آگرہ چند۔ بس اور کیا۔

دُرنے چند۔ اچھا جی ہر اشیا اجو موجود ہین مثلاً مین یا بابو پربان چند صاحب انہین انکے بچپنے سے اب کچھ تفاوت اور تغیر ہوا یا نہین۔

جنمت چندر۔ بیشک ہوا۔

دُرنے چند۔ پھر کیا یہہ تغیر دفعتاً ایک مرتبہ ہی ہوگیا یا لمحہ لمحہ مین ہوتا رہا۔

جنمت چندر۔ لمحہ لمحہ مین۔

دُرنے چند۔ اچھا اب یہہ کہیے کہ مٹی و پانی وغیرہ سے علیحدہ کوئی جیو درب آپنے دیکھا ہے۔

سب بھڑ بھڑاکر گھرسے ہوتے ہین اور اول بابو پرمانا بھاس جند جرح کرتے ہین۔

بابو پرمانا بھاس - کیون صاحب نوتی پیدایش لین دین نفع نقصان وغیرہ انواع اقسام کے انتظام کیونکر ہوئے اور ہوتے ہین۔

جنمت چندر - انہین سے بعض تو ہما شما کے کئے ہوئے ہین جیسے کمہار کا بنایا ہوا گھڑا اور جولاہے کا بنایا ہوا کپڑا وغیرہ - اور بہت سے حسن اتفاق سے اپنے سبب کے ملتے ہی بحسب قانون قدرت خود بخود وقوع مین آتے ہین۔

پرمانا بھاس - کوئی نظیر اونکی بھی بیان کرسکتے ہو۔

جنمت چندر - بہت مثلاً بادل و بجلی و اولے اور انواع اجسام وغیرہ وغیرہ۔

پرمانا بھاس - اچھا اپنا نقصان اور دکھ یا مرض وغیرہ جیو خود کیونکر قبول کرلیتا ہے۔ اور کیون وصف خواہش زندگی کے جسم کو چھوڑ جاتا ہے۔

جنمت چندر - کرم کے اودے کی مجبوری سے سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

پرمانا بھاس - یہہ کرم کیا چیتن ہین۔

جنمت چندر - نہین اچیتن ہین۔

پرمانا بھاس - اچھا اب یہہ فرمائیے کہ یگیہ کرنے سے کچھ آب وہوا کی اصلاح ہوتی ہے یا نہین۔

جنمت چندر - نہین - کیونکہ اصلاح اسکا نام ہے جو نفع پہونچاوے مگر یگیہ مین اسکے خلاف زیادہ تر مضرت پہونچتی ہے۔

پرمانا بھاس - مدعی سے آپکا کیا رشتہ ہے۔

جنمت چندر - مین مدعی کا تایا ہوتا ہون۔

جنمت چندر- نہیں بلکہ جب تک کہ سامان وذرایع ظاہری و باطنی حسب منشا سب عمدہ عمدہ نہیں میسر آتے کسیکو بھی موکش نہیں ملتی اور یہہ سب عالی نسل و صادق الاعتقاد کو ہی مل سکتے ہین-

پرمان چند- اسی جنم مین بھی ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو بدل جاتا ہے -

جنمت چندر- ہرگز نہین جو شریر کسیکو اوسکے کرم کے موافق ملگیا پھر وہ عمر بھر تک نہین چھوٹتا-

پرمان چند- اچھا اب یہہ بتاؤ کہ کیا تمام جگت کی اشیا نت ایک سروپ ہین -

جنمت چندر- افسوس ظاہری باتون مین بھی نہ معلوم کسطرح شبہہ ہوتا ہے- آنکھون سے صاف نظر آتا ہے کہ کسی چیز کو بلحاظ اپنے نام اور شکل و شباہت وغیرہ کے قیام و بقا نہین

پرمان چند- پھر کیا ہر شے بے قیام اور ہر دم تغیر پذیر ہے -

جنمت چندر- کوئی شے بلحاظ اپنے جوہر کے بے بقا نہین ہے یعنی ہر چیز کا جوہر تو دوام قایم و باقی ہے مگر عرض ہر دم متغیر و فانی ہے-

پرمان چند- اچھا جیو کیا مٹی- پانی- ہوا- آگ اور آکاش سے ملکر بنجاتا ہے -

جنمت چندر- نہین بلکہ جیو علیحدہ ہی درب ہے -

پرمان چند- آپکے پاس کیا ثبوت ہے ان باتون کا-

جنمت چندر- ہزارون جین سدھانت جو سری سرو گیہ بھگوان کے فرمان کے موافق لکھے گئے-

پرمان چند- بس او صاحب پوچھیے جو کسی صاحب کو پوچھنا ہو-

پرمانا بھاس چندر۔ نہین ہرگز نہین۔ دیکھئے آپ کا مہا موہ سنگھ سے کس درجہ قدیم الایام سے ربط ضبط تھا حتی کہ اس معاملہ مین ارہنت سنگھ سے بھی مخالفت ہی مگر نہین چھوڑا اُن سے اپنا تعلق۔ لیکن اب عدالت مین بیٹھکر دیکھئے اُن سے بھی کسطرح پیش آتے ہین۔

پرمان چند۔ کیون صاحب کیا کوئی تمام جگت کا ایک صانع یا خالق ہے۔

جنمت چندر۔ نہین۔

پرمان چند۔ کیا صرف ایک برہم ہی تمام جگت روپ ہے۔

جنمت چندر۔ ہرگز نہین بلکہ دنیا مین علیحدہ علیحدہ انواع مختلف اشیا موجود ہین۔

پرمان چند۔ یگیہ نیک عمل ہے یا بد۔ اور اُسمین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب رہتا ہے یا نہین۔

جنمت چندر۔ یگیہ جسمین بیچارے بے زبانون کی جانین جھونک جھونک کر دھرم مانا جاتا ہے بڑے جور و ظلم کا کام ہے اسکے لئے خرچا ہوا روپیہ اگر ہزار چند بھی دیا جاے تو بھی سبکدوشی نہین ہوتی۔

پرمان چند۔ کوئی کسی چیز کا مالک کسطرح ہوتا ہے۔

جنمت چندر۔ جو چیز کسی کے مقدر کے موافق کسیکے قبض و دخل مین آگئی جبتک وہ اپنی رضامندی سے بلا اکراہ و اجبار صحت نفس و حواس مین کسیکو منتقل اور معاف نکردے تب تک وہی اسکا مالک ہے۔

پرمان چند۔ کیا ہر ایک قوم اور خیال کا آدمی ہر حالت مین نجات حاصل کرسکتا ہی

عدالت - صاحب ہمارا کیا ہے - ہمتو ہر روز ایسے ہی جنجال مین پڑے رہتے ہین -

جنمت چند - اور حضور بڑے بھائی صاحب بھی تو طلب ہین -

عدالت - اوہو کیا لالہ کتھنچت چند صاحب بھی تشریف لائے ہین -

جنمت چند - ہان -

عدالت - خیر اچھا تو آپ اظہار لکھوا دیجئے -

جنمت چند - بہت اچھا (اور کھڑے ہوتے ہین)

عدالت (نام وولدیت وسکونت وغیرہ لکھکر بیان چند سے) اچھا صاحب پوچھئے آپسے کیا پوچھنا ہے -

بابو پرمانا بھاس چند (آہستہ دُرنے سنگ وغیرہ سے) اوہو بھائی انکی تو بڑی تعظیم و تکریم ہوئی اسکی کیا وجہ ہے -

دُرنے سنگ - آپکو معلوم نہین - جناب صدر اعلیٰ صاحب جب یتیم تھے تو جنمت چند کے والد ارہنت سنگ نے ہی تو انکو بذریعہ ماتا شارد کے پرورش کیا پڑھایا لکھایا اور آخر ش اس درجہ کو پہونچایا ورنہ پہلے تو بچارے پرکھو پرکھو نام سے پکارے جاتے تھے اب منشی پرکٹنگ چند صاحب بہادر ہو گئے -

آگرہ چند - اوہو جناب اگر یہ حال ہے تو خاندانی رعایت کا احتمال ہے -

پرمانا بھاس چند - نہین جناب یہ بات نہین - ویسے غایت درجہ کے معتبر اور متدین ہین اگر آگ مین باغ لگ جائے تو بھی صدر اعلیٰ صاحب کی جانب سے ایسا احتمال کرنا بیجا ہے -

کلکال چند - پھر بھی جناب کچھ تو خیال آہی جاتا ہے -

بیرمان چند۔ بلا لاؤجی لالہ جنمت چند کو۔

نواد (باہر جاکر) حضور تشریف لے چلئے۔

جنمت چندر (کھڑا ہوکر) سری جنا نیمہ (کھنچت چندر سے) لو صاحب چلتے ہین

کھنچت چندر۔ اور کیا جائیے۔

جنمت چندر اندر جاتے ہین۔

عدالت (جنمت چندر کو آتا دیکھکر) آئیے جناب (کرسی بچھوا کر) کہیے آپکا مزاج اچھا ہے۔

جنمت چندر۔ بہر حال اچھا ہون۔

عدالت۔ کیون ایسے کیون بولتے ہو۔

جنمت چندر۔ ہم نر گزنتھ بتیر اگ ہمارا کیا اچھا کیا برا۔ علاوہ اسکے دنیا مین ایسا کون ہے کہ جو بالکل اچھا ہو خصوصًا اپنے اوپر تو اندنون دشمنون کا حملہ ہے۔

عدالت۔ کیا آپکے بھی لوگ دشمن ہین۔

جنمت چندر۔ میرے نزدیک تو نہین کیونکہ مین تو جیو ماتر کا خیر خواہ اور ہمدرد ہون لیکن کچھ زمانہ کا اثر ہی ایسا ہے کہ باوصف اسکے بھی لوگ خود بخود اور خواہ مخواہ کینہ اور بغض سے بھرے ہین۔ سعدی شیرازی نے کیا اچھا کہا ہے۔ فرد

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے * حسود را چہ کنم کوز خود برنج دراست

عدالت (تتوارتھ چند سے) بھائی آپکو کیون تکلیف دی۔

تتوارتھ چند۔ حضور کیا کیجئے دنیاداری مین سب کچھ کرنا پڑتا ہے چنانچہ آپ بھی تو میری وجہ سے کشمکش کے جال مین پڑے ہوے ہین۔

ناستک چند ۔ بیشک ہے۔

پرمان چند ۔ بس اور کیا۔

منصرم ۔ تو صاحب دستخط کرو۔

دُرنے سنگھ ۔ ذرا ٹھہریئے صاحب (عدالت سے) حضور دو ایک سوال مجکو پوچھنے ہین

عدالت ۔ اچھا آپ بھی پوچھئے۔

دُرنے سنگھ ۔ کیون جی ہر عورت کے حیض مین حمل کیون نہین رہتا۔

ناستک چند ۔ یہی پانچون اشیا مقدار مناسب پر جمع نہین ہوتین۔

دُرنے سنگھ ۔ ہیہ ۔ اچھا اور مردہ اجسام مین روح کیون نہین ہوتی۔

ناستک چند ۔ یہی وجہ ہے کہ جو مین نے عرض کی بلکہ یہی سبب کمی و زیادتی عقل ہر انسان و حیوان وغیرہ کا ہے۔

دُرنے سنگھ ۔ اچھا اب یہہ کہیے کہ اس مقدمہ مین آپ نے یا لالہ اکانت سنگھ نے جھوٹ بولا یا نہین۔

ناستک چند ۔ ہرگز نہین۔

دُرنے سنگھ ۔ اچھا بس دستخط کر دو۔

ناستک چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے ناستک چند معہ تعلم خود اور جاتا ہے۔

عدالت (پرمان چند سے) بھلا صاحب اب آپ کہیئے آپ بھی کوئی گواہ دینگے۔

پرمان چند ۔ حضور ضرورت تو کچھ نہین کیونکہ ثبوت یہی بالکل کافی ہے ۔ الا احتیاطاً دو گواہ کا اظہار قلمبند کر لیجیے۔

عدالت ۔ اچھا بلاؤ۔

ناستک چند۔ انھین پانچون کی بے اعتدالی سے۔
پرمان چند۔ جیو صفت ہے یا موصوف۔
ناستک چند۔ صفت ہے ان ہی پانچون چیزون مٹی پانی وغیرہ کے اجتماع کی۔
پرمان چند۔ تلوار وغیرہ کے صدمہ سے ایک لخت روح مفرور ہو جاتی ہی یا نہین۔
ناستک چند۔ ہو جاتی ہے۔
پرمان چند۔ اجسام کے ہر حصہ مین علیحدہ علیحدہ روح ہوتی ہے یا سب جگہہ وہی ایک۔
ناستک چند۔ وہی ایک۔
پرمان چند۔ بھوت پریت وغیرہ بھی ہوتے ہین یا نہین۔
ناستک چند۔ مشہور عام تو البتہ ہین لیکن کسی نے دیکھے نہین۔
پرمان چند۔ بودھ چند گواہ آپکے بھائی ہین۔
ناستک چند۔ ہان ہین۔
پرمان چند۔ ان سے تمھین کچھ پرخاش ہے۔
ناستک چند۔ ہمیشہ سے ہے۔
پرمان چند۔ اچھا یہ بھی کہیے کہ جبکہ دوزخ وبہشت اور کرم یا کرم کا پھل کچھ نہین تو جھوٹ بولنا وغیرہ مین کیا ہرج ہے۔
ناستک چند۔ کچھ نہین۔ ضرورت کے وقت سب کچھ روا ہے مثل ہے کہ۔ سانچے کو کوئی مانے نہین جھوٹے جگ پتیائے۔
پرمان چند۔ اچھا یہ بھی کہو کہ اس مقدمہ مین ایکانت سنگھ کو فتحیابی کی اشد ضرورت ہے یا نہین۔

ناستک چند - ہر دفعہ نہین رہتا -

پرمان چند - اب بتاؤ جی کہ یہہ پانچون اشیاء جو تمنے بیان کین وہ مجسم ہین یا غیر مجسم -

ناستک چند - آکاش غیر مجسم ہے اور باقی چار مجسم -

پرمان چند - اور روح جو پیدا ہوتی ہے وہ مجسم ہے ؟

ناستک چند - نہین -

پرمان چند - یہہ اشیاء اچیتن بھی ہین ؟

ناستک چند - ہان -

پرمان چند - اور روح -

ناستک چند - چیتن -

پرمان چند - پھر انکے ملنے سے چیتن کیونکر ہو جاتا ہے -

ناستک چند - جیسے گُل مہوا اور جو و گوڑ وغیرہ کے اجتماع سے نشہ کی طاقت پیدا ہو کر شراب بنجاتی ہے ایسے ہی مٹی و پانی وغیرہ کے چند قسم کے ذرات ملنے سے آنکھ کان وغیرہ بنکر دیکھنے سننے وغیرہ کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے -

پرمان چند - اچھا مردہ اجسام جنکی روح اسیوقت نکلی ہو اونمین یہہ پانچون اشیا موجود ہوتی ہین یا نہین -

ناستک چند - بیشک ہوتی ہین -

پرمان چند - مگر اون مین روح نہین ہوتی -

ناستک چند - نہین -

پرمان چند - بیماری کیون ہوتی ہے -

درنے سنگہ - کیون صاحب جیو کیا چیز ہے

ناستک چند - زمین - پانی - آگ - ہوا اور آکاش ان پانچون کے اجتماع سے ایک طاقت علم و عقل کی پیدا ہوجاتی ہے اوسکو روح کہتے ہین یا جیو -

درنے سنگہ - اچھا کسی چیز کا کوئی مالک کسطرح ہوتا ہے -

ناستک چند - جس گھر مین بحسب طریق مذکورہ کوئی روح پیدا ہوتی ہے اوس گھر کی تمام چیزین جبتک اوسکے قبضہ مین رہتی ہین تب تک وہی انکا مالک ہے - جملہ اشیاء الداخلیہ والخارجیہ کے -

درنے سنگہ - مقدر اور کرم لکھا بھی کوئی چیز ہے -

ناستک چند - یہہ سب انواع مذہب کے معتقدون کے ڈھکوسلے ہین اور خیالات ہین

درنے سنگہ (پرمان چند سے) بس لو صاحب پوچھئے ان سے بھی -

پرمان چند - بھلا جی یہہ زمین و پانی وغیرہ کیون اور کسطرح مل جاتے ہین -

ناستک چند - اپنے ذاتی خاصہ اور حسن اتفاق سے -

پرمان چند - اچھا جب یہہ علیحدہ ہین تب بھی ان مین کچھ طاقت علم و عقل کی ہوتی ہے

ناستک چند - نہین -

پرمان چند - کیا آپ انکو جمع نہین کر سکتے -

ناستک چند - کر سکتا ہون -

پرمان چند - پھر اسمین روح بھی پیدا ہوجاویگی -

ناستک چند - نہین -

پرمان چند - اچھا یہہ کہئے کہ عورت مرد کی جفتی مین ہر مرتبہ حمل رہتا ہے یا بعض مرتبہ -

پرمان چند- اچھا بس جائیے-

منصرم- لو دستخط کرو-

بودھ چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے بودھ چند بقلم خود- اور جاتا ہے-

ڈرنے سنگھ- اچھا بلاؤ جی لالا ناستک چند کو بھی-

بواد (باہر جاکر) ارے کوئی ناستک چند گواہ حاضر ہے-

ناستک چند- حاضر ہے- آتا ہون (اندر آکر اور جھک کر سر پر ہاتھ رکھکر) حضور

منصرم- آپ کا نام-

ناستک چند- ناستک چند

منصرم- باپ کا نام- ناستک چند- جو ہمیشہ سے ہین اونکا باپ اور عمر کیا-

منصرم- بھائی آخر کوئی تو ہوگا-

ناستک چند- اچھا جیر لیسیر تمنی ہیاتما بر ہمپتی جی لکھدیجئے-

منصرم- رہنے والے- ناستک چند- متھیات نگر کے-

منصرم- اچھا حلف دیا جاے-

بواد- کہو جی پرمیشور کو حاضر و ناظر جان کر سچ بیان کرونگا-

ناستک چند- صاحب اگر سچ کہلاؤ تو پرمیشور تو کوئی بھی نہین حاضر کسکو سمجھون

پرمان چند- اچھا یون کہیئے کہ اگر جھوٹ بولون تو دوزخ مین جاؤن-

ناستک چند- مین نے دوزخ وزخ بھی کوئی نہین دیکھی- کہین ہے لیکن ویسے سچ کہونگا-

پرمان چند- خیر یون ہی سہی-

بودھ چند۔ اسی لحظہ مین۔

پرمان چند۔ کسی چیز کا ناش کیون ہوتا ہے۔

بودھ چند۔ ناش خودبخود ہی ہوتا ہے ایسا ہی سمجھاؤ ہے۔

پرمان چند۔ اچھا آپ مدعی مدعا علیہ یا بابو درنے سنگ کو بھی جانتے ہین۔

بودھ چند۔ خوب جانتا ہون۔

پرمان چند۔ اچھا اِدھر دیکھو اور اِس مجمع مین سے اُنکو شناخت کرکے بتلاؤ۔

بودھ چند (اُنگلی کے اشارہ سے) یہہ تو اُتّھ چند اور یہہ ایکانت سنگ ہین اور یہہ بابو درنے سنگ صاحب آپکے پاس کھڑے ہین اور جسکو پوچھیے بتا دون۔

درنے سنگ۔ حضور یہہ جملہ سوالات غیر متعلق ہین۔

عدالت۔ اسے بیان جانے دو خیر دیکھا جاویگا اب چلنے دو کام۔

پرمان چند۔ اب بتائیے صاحب کہ ایکانت سنگ نے تمکو طلب کرایا تھا یا تم ویسے ہی اُنکے ہمراہ آئے ہو۔

بودھ چند۔ نہین طلب کرایا تھا سمن پر میری اطلاعیابی اور دستخط ثبت ہین۔

پرمان چند۔ کب تمکو اطلاع ہوئی۔

بودھ چند شاید آٹھ یا نو نومبر کو۔

پرمان چند۔ یہہ جو کچھ آپنے بیان کیا سب آپکو یاد ہے۔

بودھ چند۔ بیشک یاد ہے۔

پرمان چند۔ دیکھو حلف سے کہو کہ مدعی سے کچھ تمھاری عداوت ہے۔

بودھ چند۔ ہان البتہ اُس سے ہماری ہمیشہ سے مخالفت ہے۔

بودھ چند۔ بہت اچھا (اندر جاکر) آداب۔

بواد۔ کہو پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

بودھ چند۔ پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

بودھ چند۔ بودھ چند۔

منصرم۔ باپ کا نام۔

بودھ چند۔ بدھ کیرت اور پستنبی مہاتما گوتم بدھ۔

منصرم۔ عمر۔

بودھ چند۔ جب سے جگت ہے تب سے ہی مین ہون۔

منصرم۔ رہنے والے۔

بودھ چند۔ تتھیات نگر۔

دُرنے سنگھ۔ کیون جی جگت کی سب چیزین نت ہین یا انت۔

بودھ چند۔ نت کون کہہ سکتا ہی۔ لحظہ بلحظہ خود نا پید ہوتی ہوئی اپنی جگہہ دوسرے ہمشکل کو پیدا کر جاتی ہین۔

دُرنے سنگھ۔ بس (پرمان چند سے) بابو صاحب جرح کر لیجئے۔

پرمان چند۔ کیون صاحب کوئی تمثیل اس بیان کے موافق آپ کو معلوم ہی۔

بودھ چند۔ بہت۔ دیکھئے دیپک کی لو کو۔

پرمان چند۔ اچھا یہہ بتلائیے صاحب کہ جو چیز ناش ہوتی ہی وہ اپنی ہمشکل دوسری چیز کو اسی لحظہ پیدا کرتی ہی یا دوسرے مین۔

سانکھ چند - نہین -

پرمان چند (ایک کاغذ کا ٹکڑہ ہاتھہ مین اوٹھاکر) اچھا اگر ہم اس کاغذ کو پھونکڈالین تو کیا ہوتا ہے -

سانکھ چند - خاک ہو جاویگی -

پرمان چند - اچھا آپ نے جو کل آب و طعام کھایا تھا وہ اب کہان ہی -

سانکھ چند - اُسکا تو پاخانہ و پیشاب وغیرہ بنگیا -

پرمان چند اچھا آدمی جو پیدا ہوتا ہے تو وہ مرتا بھی ہے -

سانکھ چند - صاحب یہہ تو ظاہر باتین ہین اِنسے کیسے انکار ہو سکتا ہے - ضرور مرتا ہے دار فانی تو دنیا کا نام ہی ہی -

پرمان چند - آپسے اور و نے چند سے کیا رشتہ ہے -

سانکھ چند - مین اونکا داماد ہون

پرمان چند اچھا بس -

منصرم - لو دستخط کرو -

سانکھ چند قلم لیکر دستخط کرتا ہے सारंव्य चन्द बक़लमख़ुद

دُرنے سنگھ (کھڑا ہوکر) اچھا بلائیے صاحب ہمارے گواہ لالہ بودھ چند کو -

عدالت - اور کتنے گواہ ہین -

دُرنے سنگھ - بس حضور صرف دو گواہ ہمارے ہی باقی ہین -

عدالت - اچھا

بواد (باہر جاکر) لالہ بودھ چند صاحب چلئے -

ہے۔ پرکرتی سے مہت تتو[1] نامک بدھی ہوتی ہے اور اُس سے اہنکار[3] اور اہنکار سے روپ[4]
رس[5]۔ گندھ[6]۔ سپرش اور شبد یہہ پانچ تو تن ماترا اور آنکھ ناک[10] وغیرہ پانچ گیان اندری اور
ہاتھ[14]۔ پانوں[15] وغیرہ پانچ کرم اندری اور ایک من[19] یہہ سولہ گن پیدا ہوتے ہیں۔ اور پانچ
تن ماتراؤں میں سے روپ سے اگنی[20]۔ رس سے جل[21]۔ گندھ سے پرتھوی[22]۔ سپرش سے
بایو[23] اور شبد سے آکاش کی پیدایش ہے۔ ان تئیس[24] کا نام وکرتی ہے۔ ان پرکرتی اور
وکرتی سے الگ ایک چھبیسواں تتو پرش ہے۔ ان ہی چھبیس تتوؤں سے بس ساری مخلوقات
کی پیدایش و انتظام وغیرہ سب کچھ ہے۔

پرمان چند۔ پرلے بھی ہوتی ہے؟

سانکھ چند۔ ہاں۔ اور جب پرلے ہوتی ہے تو جس سے جو پیدا ہوتا ہے اوسی میں لے
ہو جاتا ہے۔

پرمان چند بھلا صاحب جب دودھ میں ضامن دیتے ہیں تو کیا ہوتا ہے۔

آگرہ چند۔ ٹھیریئے صاحب بھلا اس سوال کا مقدمہ سے کیا تعلق۔

عدالت۔ بیشک بابو صاحب یہہ سوال تو غیر متعلق معلوم ہوتا ہے۔

پرمان چند۔ حضور میرا کوئی سوال غیر متعلق نہیں۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ مباحثہ
کے وقت معلوم ہوگا کہ ایسے سوالات کا کس درجہ تعلق ہے۔ گویا جان ہیں تمام مقدمہ کی

عدالت۔ اچھا خیر پوچھیے۔

پرمان چند (گواہ سے) ہاں صاحب کہیئے۔

سانکھ چند۔ دہی ہو جاتی ہے۔

پرمان چند۔ دودھ تو نہیں رہتا۔

سانکھ چند اندر آکر اور جھک کر سلام کرتا ہے۔

بواد- کہو پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

سانکھ چند- پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم- آپ کا نام۔

سانکھ چند- سانکھ چند۔

منصرم- باپ کا نام۔

سانکھ چند- مین تو انادی اور قدیم ہون۔

منصرم- بھائی آخر کوئی تو ہوگا۔

سانکھ چند- اچھا خیر لیجیے تبنی مہاتما کپل نی لکھ لیجیے۔

منصرم- عمر

سانکھ چند- بیحساب۔

منصرم لکھتا ہے۔

آگرہ چند- کیون جی دنیا کی تمام چیزین نت ایک سروپ ہین یا انت۔

سانکھ چند- نت ایک سروپ ہین۔

آگرہ چند- اور یہہ جو لین دین وغیرہ انواع ردّ و بدل نظر آتا ہی؟

سانکھ چند- انکا وجود دراصل بھرم اور وہم سے ہی جیسے معاملات خواب۔

آگرہ چند- اور کیا لبس

پرمان چند- اچھا جی یہہ بتاؤ کہ دنیا کی پیدایش کس طرح ہے۔

سانکھ چند- ستوگن- رجوگن- تموگن ان تین گنون کی سم اوستھا کا نام پرکرتی

کلا کرتے ہوئے نجات ہوگئی۔

پرمان چند۔ کیا عورتین بھی موکش چلی جاتی ہین۔

سوتیامبر سنگھ۔ بیشک۔ چنانچہ ملی سوامی عورت ہی تھی؟

پرمان چند۔ اچھا ایسی ہی کوئی نظیر اسکی بھی بیان کرسکتے ہو کہ اسی جنم مین بھی جیو ایک جسم سے دوسرے جسم مین بدل جاتا ہے۔

سوتیامبر سنگھ۔ اسکی تو کوئی نظیر اسوقت یاد نہین۔ لیکن جبکہ سری مہا سوامی کو اندر نے برہمنی کے حمل سے نکالکر ترسلا رانی کے گربھ مین رکھدیا تو بیان نظیرہ مین کیا شک اور تعجب باقی ہے۔

پرمان چند (عدالت سے) دیکھئے حضور سوال سے زیادہ بیان گواہ کے رعایتی ہونیکا ثبوت ہے یعنی صرف سوال یہہ تھا کہ کوئی نظیر آپکو معلوم ہے یا نہین جسکا جواب نہین تھا۔ اُسکے علاوہ یہہ اسقدر مضمون رعایتی ہے۔

عدالت (مسکراکر) ہون۔ خیر۔

پرمان چند۔ اچھا صاحب یہہ بتلائیے کہ آپ سنشٹے سنگھ مدعا علیہ کے رشتہ دار ہین؟

سوتیامبر سنگھ۔ بیشک مین اونکا نواسہ ہون

پرمان چند۔ اچھا بس۔ جاؤ دستخط کردو۔

سوتیامبر سنگھ قلم لیکر دستخط کرتا ہے۔ स्वेताम्बर सिंह बकलम खुद — العبد

آگرہ چند (کھڑا ہوکر) اچھا جی آوازدو ہمارے گواہ سانگھ چند کو۔

پیادہ۔ (باہر جاکر) سانگھ چند گواہ چلو۔

سوتیا مبر سنگھ۔ بیشک بدل جاتا ہے لیکن جب کوئی دیوتا بدل دیوے یا ایسا ہی کوئی اور کارن ہو۔

ککال چند۔ اچھا ہر قوم اور ہر پیشہ کے اشخاص کی ہر حالت مین نجات ہو سکتی ہے یا نہین

سوتیا مبر سنگھ۔ نجات کسی ایک کی ملکیت تو ہے ہی نہین اسی لئے اوسکے لئے کسی قوم و مذہب وغیرہ کی خصوصیت نہیں ہر ایک آدمی کی ہر حالت مین صرف دل کی پاکیزگی اور صفائی سے نجات ہو سکتی ہے اور کرم بندھ چھوٹ جاتے ہین۔

ککال چند۔ یہہ تم کس اعتبار سے کہتے ہو۔

سوتیا مبر سنگھ۔ (بغل سے کتاب نکالکر) یہہ جو ہمارے گوتم برکیتا وغیرہ گرنتھ ہین ان مین لکھا ہے۔

ککال چند۔ کیا لکھا کیون سچ ہے۔

سوتیا مبر سنگھ۔ یہہ بھگوان کے فرمان کے مطابق لکھے گئے ہین

ککال چند۔ اچھا بس (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) لو صاحب آپکو اختیار ہے جو چاہے سو پوچھئے

عدالت ٹھیک ہے۔ اچھا لاپئے صاحب یہہ گرنتھ مسل مین رہینگے۔

سوتیا مبر سنگھ دیتا ہے۔

پرمان چند۔ کیوں جی آپکو کوئی مثیل یاد ہے کہ جس سے معلوم ہو کہ ہر ایک کی ہر حالت مین موکش ہو جاتی ہے۔

سوتیا مبر سنگھ۔ ہان کئی ایک معلوم ہین دیکھو ایک سردار کا کو جھاڑو دیتے ہوئے اور باسن کے مین کیول گیان ہو گیا تھا۔ ایسا ہی ایک نٹ کو بانس چڑھے

عدالت۔ صاحب عدالت مین آنے سے تو کوئی نہین روکتا الا آپکے مخل ہونے سے
مقدمہ کی تحقیقات مین ہرج واقع ہوتا ہے۔ آپ ذرا خاموش ہی رہیے۔
پرمانا بھاس۔ بابا صاحب کیا فایدہ کیون گھبراتے ہو ذرا آپ علیحدہ ہی رہیے گا۔
بواد۔ (باہر جاکر) سوتیا مبر سنگ گواہ حاضر ہے۔
سوتیا مبر سنگ۔ حاضر ہے۔
اور اندر جاکر سلام کرتا ہے۔
بواد۔ کہو پرمیشور کو حاضر و ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔
سوتیا مبر سنگ۔ پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ بیان کرونگا۔
منصرم۔ آپ کا نام۔
سوتیا مبر سنگ۔ سوتیا مبر سنگ۔
منصرم۔ باپ کا نام
سوتیا مبر سنگ۔ ارہنت سنگ۔
پران چند۔ یہہ لو۔ اچھا خیر لکھوائیے اس سے ہمین کیا غرض۔
منصرم۔ عمر
سوتیا مبر سنگ۔ تخمیناً سوا اٹھارہ سو سال۔
منصرم۔ ساکن
سوتیا مبر سنگ۔ ہتھیات نگر۔
کلکال چند۔ کیون جی ایک جسم سے دوسرے جسم مین اسی جنم مین بھی جیو بدل
جاتا ہے

منصرم۔ دستخط کرتے جائیے۔

گواہ قلم لیکر Christianism

کلکال چند (بڑبڑا کر کھڑا ہوتا ہے) اچھا بلائیے صاحب ہمارے گواہ ہوتا ہے ستگ

کو (پرمان چند سے) دیکھو صاحب آپ گواہون کے بہت کچھ لتّے لیتے ہین معاف کیجیے

ہمارے گواہ ایک ہی بیچارہ تیی بیراگی ہین اُنکو تنگ کرنا آپکی عادت ہے خراب۔

عدالت۔ (خفا ہوکر) کیا مطلب کہ اُن سے جرح نکیجائے۔

کلکال چند۔ حضور یہہ کون کہتا ہے۔ مگر یہہ تو بیشمار طول دیتے ہین ذرا مختصر ہونی چاہیے

پریکشک چند۔ پھر یہہ تو خود ہی ہماری تاکید ہے۔

مہاموہ سنگھ۔ جناب وہ تو مدعی کے بھائی بھی ہین اونکو بھلا زیادہ گھبرانا کیا

مناسب ہے؟۔

پرمان چند۔ واہ صاحب خوب عدالت کو بھی دھوکھا دیتے ہین آپ۔ تمہارے

اور اونکے کہنے سے کیا بھائی ہوگئے۔ اور اچھا فرض کیا کہ بھائی ہی سہی لیکن جب وہ خلاف

گواہی کرینگے تو کیا اُن سے جرح نکرین۔

عدالت (مہاموہ سنگھ سے) دیکھیے صاحب ہم آپ سے کہہ چکے ہین کہ آپ خاموش

رہیے ورنہ اچھا نہوگا۔

پرمان چند۔ حضور جبتک انکو تنبیہہ نکیجاویگی مقدمہ ہرگز پایہ تحقیقات کو نہ پہونچیگا۔

عدالت۔ دیکھیے آپکے سامنے دو مرتبہ تو منع کر چکا ہون گر آپکو اب عدالت کا کچھ خیال نہین ہوتا تو

مجھکو ذرا اسکا لحاظ آتا ہے کہ ہمیشہ سے میرے مصاحب ہین۔

مہاموہ سنگھ (خفا ہوکر) تو کیا ہم عدالت مین نہ آوین۔

گواہ - ضرور تھے۔

پرمان چند - توریت اور انجیل مین کچھ اختلاف ہے۔

گواہ - ہرگز نہین - یہی تو اونکی صداقت کی بڑی سند ہے۔

پرمان چند - ذرا ہوش سنبھالکے ٹھیک کہیئے کہ کچھ تھوڑا بہت اختلاف ہے یا نہین۔

گواہ - کچھ ایسا اختلاف نہین صرف اتنا تفاوت ہی کہ جسقدر طفلی اور شبابت مین کہ لڑکا جوان ہونے سے کچھ بدل نہین جاتا۔

پرمان چند - اچھا اب یہہ کہئے کہ آپ اور اسلام علی گواہ اگیان خان مدعاعلیہ کے شاگرد ہو؟

گواہ - بیشک۔

پرمان چند - کیا ابراہیم اور اُسکے بیٹے اسحاق نے اپنی عورتون کی بابت جھوٹ بولا تھا کہ یہہ ہماری ہمشیرہ ہین۔

گواہ - البتہ کہا تھا لیکن اس خوف سے کہ مبادا لوگ اونکو اُنکی عورتون کے لئے مار ڈالین کیونکہ وہ بہت حسین تھین۔

پرمان چند - خدا نے ابراہیم و اسحاق سے کچھ وعدے کئے تھے اور وہ کیا تھے۔

گواہ - پیدایش باب ۱۵ آیت ۵ و باب ۲۲ آیت ۱۵ و ۱۸ اور خروج باب ۲ آیت ۲۴ وغیرہ مین لکھا ہی کہ خدا نے اُن سے پختہ وعدہ کئے اور قسمین کھائی تھین کہ مین تمھین اور تمھاری اولاد کو ہر طرحکی ترقی دونگا اور ہر حال مین تمھارا مددگار رہونگا وغیرہ وغیرہ۔

عدالت - بابو جی بس کرو۔

پرمان چند - اچھا جاو۔

یا نہین۔

گواہ نہین۔

پرمان چند۔ موسی نے کیا کیا معجزے دکھاے اور کیون دکھاے۔

گواہ۔ مختصراً یہہ ہے کہ موسیٰ نے شہر مصر کی تمام ندیون کو خون کر ڈالا اور تمام شہر کی زمین کو مینڈکون سے بھر ڈالا اور اوس ملک کے تمام گرد نواح مین تمام جوئین کر ڈالین اور مچھرون کے جھنڈکے جھنڈ پیدا کئے اور وہان کے چوپایون مین ایسی وبا ڈالی کہ وہ مرگئے اور پھر ایسے اولے و پتھر برسائے کہ وہان کے سب درخت اور گھاس نیست و نابود ہوگئے اور پھر ایسی ٹڈی آئی کہ جو کچھ اولو غیرہ سے بچ رہا تھا وہ سب چاٹ گئی اور تین روز تک شہر مصر مین ایسی تاریکی رہی کہ ایک دوسرے کو نہین دیکھ سکتا تھا بعد اسکے موسی نے مصر کے بادشاہ سے کہا آجکی رات تیرے اور تیری رعیت کے پہلوٹے مرجاوینگے اور ایسا ہی ہوا اور خدا نے موسی کے ذریعہ سے اپنا غضب شہر مصر پر اسواسطے ظاہر کیا کہ وہان کا بادشاہ فرعون ابراہیم کی اولاد اسرائیلیون کو ناحق غلام بنا کر وہان سے نہین جانے دیتا تھا۔ اور بعض جگہہ کی تحریر سے یہہ بھی ظاہر ہے کہ یہہ معجزے اس غرض سے دکھلائے گئے کہ دین موسی دین حق خیال کیا جاوے۔ چنانچہ ان سارے معجزون کی مفصل کیفیت خروج باب ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ مین موجود ہے۔

پرمان چند۔ لوط بھی کوئی مقبول خدا تھا۔

گواہ۔ کیون نہین جب خدا نے سدوم نگر کو جلایا تو صرف اوسی کو تو معہ اوسکے خاندان کے زندہ نکالا تھا اور جبتک وہ نہ نکلا تب تک خدا سدوم نگر کو نہ جلا سکا۔

پرمان چند۔ ابراہیم اور اسحاق بھی مقرب خدا تھے۔

تھے۔ ہزارون معجزے اونھون نے دکھلائے پیشین گوئیان کین۔ مردہ زندہ کئے۔ مریضون کو شفا بخشی۔ غرضیکہ خدا ہر طرح اور ہر حالت مین اونکا مددگار اور دستگیر تھا۔

پرمان چند۔ مسیح بھی پیغمبر اور رسول تھا۔

گواہ۔ کیون نہین وہ تو خدا کا بیٹا کہلاتا ہے۔

پرمان چند۔ وہ اور خدا ایک ہین یا دو۔

گواہ (چکرا کر) اگرچہ باپ بیٹا اور روح القدس یہہ تین کہلاتے ہین لیکن لکھا ہے کہ یہہ تینون ایک ہین اور اسکو اسیطرح مان لینا چاہیئے کچھ بحث مباحثہ کرنا چاہیے۔

پرمان چند۔ کہان لکھا ہے۔

گواہ۔ متی باب ۲۸ آیت ۱۹ اور یوحنا باب ۵ آیت ۷ اور یوحنا باب ۱۰ آیت ۳۰ وغیرہ مین۔

پرمان چند۔ جب تین ہین تو ایک کیونکر ہوسکتے ہین

گواہ۔ اس بات کا سمجھنا انسان کی عقل سے بیرون ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اگر ایک بات خدا واحد کی کہنے سے بلا دلایل عقلی قبول کرلین تو کیا تعجب ہے۔

پرمان چند۔ اچھا مسیح بھی بھوکھا پیاسا اور اسکو بھی بول و براز وغیرہ عارض تھے یا نہین

گواہ۔ ضرور تھے اور بھوکھ پیاس بھی لگتی تھی۔

پرمان چند۔ خداوند مسیح کیون پیدا کیا گیا تھا۔

گواہ۔ جب آدمیون نے خدا کی شریعت کے برخلاف کیا اور سزا کی لایق ہوے تو خدا نے مسیح مین ہوکر دنیا کو آپ سے ملا یا اونکی تقصیرون کا حساب نہ لیا ایسا رحم کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا کہ اوسنے آکر شریعت کو پورا کیا اور گناہونکی سزا اپنے اوپر اٹھائی

پرمان چند۔ اب تم مین بھی مردہ زندہ کرنے اور مریضون کو شفا بخشنے وغیرہ کی طاقت ہے

پرمان چند- کیون جی دھوپ مین آپ جب اپنے سر پر چھاتا کھولتے ہین تو اوسکے سنتا کو آپ یا کوئی اور بناتا ہے یا کہ خود ہو جاتا ہے -

گواہ - وہ تو خود ہی ہو جاتا ہے اُسکو کون کرتا -

پرمان چند- اور بھلا مقناطیس کی طرف جو لوہے کی سوئی جاتی ہے تو اُسکو بھی کوئی جبراً کھینچتا ہے -

گواہ - اُسکو بھی کوئی نہین کھینچتا وہ خود ہی بسبب کشش مقناطیسی کے لوہے کی طرف کو کھینچ جاتی ہے -

پرمان چند- انسان کو فعل مختار بنایا گیا یا نہین -

گواہ - ضرور فعل مختار بنایا گیا ہے -

پرمان چند- آدم بہشت سے کیون اور کسطرح نکالا گیا -

گواہ - طول قصہ ہے یہہ کتابین جو داخل ہین ان مین سب موجود ہے -

عدالت - بابو جی مہربانی سے وہی سوال اس سے بھی کر لیجئے بس کافی ہوگا -

پرمان چند- بہت اچھا حضور (گواہ سے) اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ آپکا جو کچھ بیان ہے وہ بائیبل کے مطابق ہے -

گواہ - ضرور -

پرمان چند- اِن کتابون مین جو کچھ لکھا وہ سب سچ ہے -

گواہ - بھلا کلام خدا کیونکر جھوٹ ہو سکتا ہے -

پرمان چند- آپکو کسطرح معلوم ہے کہ یہہ کلام خدا ہین -

گواہ - اسکے لئے یہی سند کافی ہین کہ جن پیغمبرون کو یہہ کتابین عطا ہوئین وہ کراماتی

اولاد ہوئی جیسے اب ہوتی ہے۔

پرمان چند۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ سب موذی بھی خدا کے پیدا کیے ہوئے ہونگے۔

گواہ۔ بلاشک چنانچہ لکھا ہے کہ سانپ سب جانوروں سے جو خدا نے بنائے تھے بدتر تھا جسنے آدم کو عدن سے نکلوایا۔

پرمان چند۔ انکو خدا نے کس لئے پیدا کیے تھے۔

گواہ اوسکے رموز حکمت کو وہی جانے۔

پرمان چند۔ خدا مین کیا صفتین ہین۔

گواہ۔ ہمہ توانا۔ ہمہ دان۔ صادق۔ مقدس۔ رحیم۔ عادل۔ واحد۔ غیر متغیر مزاج۔ عجیم قدیم۔ لازوال وغیرہ بہہ صفت موصوف ہے۔

پرمان چند۔ خدا خلقت کو پیدا کرکے بہت خوش ہوا یا ناراض۔

گواہ۔ خوش کیون نہوتا۔ مگر کتاب پیدائش کے باب ۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ پھر نوح کے وقت مین جب خلقت بگڑگئی اور تمام اندھیر ہوگیا تھا تو خدا بہت ناراض ہوا اور پچھتایا اور افسوس کیا اور نوح سے فرمایا کہ کل اجسام کا اخیر میرے سامنے آن پہونچا کیونکہ اُن سے زمین پر اندھیر ہوگیا ہے اور دیکھ کہ اونکو مع طبقۂ زمین نیست کرونگا۔

پرمان چند۔ خدا نے کیون اس بکھیڑے کو پسند کیا۔

گواہ۔ خدا نے صرف اسواسطے خلقت کو پیدا کی کہ اپنے کو اور اپنے اوصاف حمیدہ کو ظاہر کرے اور ہر ایک مخلوق اپنی اپنی قدر کے موافق خالق کی مانند خوبند یر ہو کے خوشی مناوے چنانچہ ۱۹ زبور کی پہلی آیت اور ۱۴۸ زبور اور رومیون کے مکتوب باب اول آیت ۱۹ و ۲۰ مین بہی لکھا ہے۔

تمام ساگ پات نباتات اور حیوانات چرند پرند وغیرہ کو تمھین دیا اور وہ تمھارے کھانیکے لئے
ہون گے۔

پرمان چند- خدا نے یہہ تمامی مخلوقات کیونکر پیدا کی۔

گواہ- جیسا خالق مطلق اپنی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرماتا گیا ویسا ہی ہوتا
گیا اور ساتوین روز تمام کار ختم کیا۔

پرمان چند- آدم کو کس چیز سے بنایا۔

گواہ- زمین کی خاک سے۔

پرمان چند- کوئی عورت بھی بنائی تھی۔

گواہ- کیون نہین ورنہ کام کسطرح چلتا عورت کا نام حوا تھا۔

پرمان چند- حوا کو کس چیز سے بنایا۔

گواہ- خدا نے جب دیکھا کہ تمام حیوانات مین سے انسان کے لایق کوئی مددگار
نہ ملا تب آدم کو بڑی گہری نیند مین ڈالا اور جب وہ سو گیا تو اوسکی ایک پسلی نکالی اور
اسکی جگہہ گوشت بھر دیا اور اوسی پسلی سے ایک عورت بنائی حوا اوسکا نام رکھا۔

پرمان چند- کیا خدا کے پیدا کئے ہوے آدم مین بھی ہڈی خون بول وبراز وغیرہ تھی

گواہ- ضرور تھے۔ اور خدا کے کئے تو سبھی ہین۔

پرمان چند- وہ بھوکھا اور پیاسا بھی تھا۔

گواہ- بیشک- چنانچہ عدن مین رہتا اور وہان کے پھل کھایا کرتا تھا۔

پرمان چند- پھر خلقت کو ترقی کس طرح ہوئی۔

گواہ- آدم نے حوا سے اور ہر قسم کے حیوانات نے اپنی اپنی زوج سے صحبت کی اور ان سے

گواہ - اسمین کیا شک ہے۔

زباندراز خان (پرمانچند سے) لو صاحب آئیے۔

پرمان چند (کھڑا ہوکر) کیون جی شروع مین خالق نے کیا پیدا کیا۔

گواہ - شروع مین آسمان اور زمین کو بنایا - زمین سوتی تھی اوبڈول اور گہرا دپر اندھیارا تھا اور خدا کی روح پانی پر تیرتی تھی۔

پرمان چند - مخلوقات کے بنانے مین کسقدر عرصہ صرف ہوا۔

گواہ - چھ روز اور ساتوان دن اوسنے اپنی پرستش کیلئے مقرر کیا۔

پرمان چند - کس ردلیف سے خلقت پیدا کیگئی۔

گواہ - اول روز تو دن اور رات کو بنایا دوسرے روز آسمان پیدا کیا اور اوسکا نام بہشت رکھا اور آسمان و زمین کے پانی کے علیحدہ علیحدہ دو حصے کیے تیسرے روز آسمان کے نیچے کے پانی کو خشک کر کے زمین بنائی اور پانی کو ایک جگہہ اکھٹا کر کے سمندر نامزد کیا اور زمین کی تمام گھاس پات وغیرہ نباتات کو بنایا - پھر بروز چہارم ہر اقسام کے سیارے اور چاند و سورج وغیرہ بنائے کہ جنسے گھڑی گھنٹہ اور دن مہینہ فصل برس وغیرہ کی تمیز ہوتی ہے - اور پانچوین روز مچھلی وغیرہ جانوران آبی سے پانی کو اور طایران و پرندگان وغیرہ سے آسمان کو بھر دیا - اور روز ششم تمام اقسام کے ذی جان حیوانات وغیرہ اور حضرت انسان کو بنایا۔

پرمان چند - انسان کو کیسا بنایا۔

گواہ - آدم کو اپنی شکل و شباہت پر اور اپنی مانند بنایا اور اشرف المخلوقات اور تمام حیوانات کا مالک قرار دیا چنانچہ صاف لکھا ہے کہ خدا نے آدم سے کہا کہ مین نے

کریچینیرم - خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم - آپ کا نام۔

کریچینیرم - مسٹر کریچینیرم۔

منصرم - باپ کا نام۔

گواہ - حضرت مسیح۔

منصرم عمر

گواہ - تخمیناً انیس سو سال۔

زباندراز خان - کیون جی دُنیا کا ظہور کس طرح ہوا۔

گواہ - خدا تمام دوجہان کا مالک ہے اوسنے اپنی قدرت کاملہ سے اوسکو پیدا کی ہے۔

زباندراز خان - کسی چیز کا کوئی مالک کیونکر ہوتا ہے۔

گواہ - جب تمام اشیا پیدا ہوچکین تو خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے انسان کو اونکا مالک قرار دیا چنانچہ جو شخص جس گھر مین تولد ہوتا ہے اور جب جب جس جس چیز پر قبضہ پاتا ہے وہی اوس اوس چیز کا مالک ہوتا جاتا ہے۔

زباندراز خان - جملہ حرکات و سکنات خدا کی مرضی سے ہوتی ہین یا کیا۔

گواہ - تمامی جزئیات و کلیات حرکات و سکنات کا مالک اور خالق ایک وہی ہے۔

زباندراز خان - ہر ایک کے اعمال کے موافق سزا جزا دینے والا بھی وہی ہے۔

گواہ - ہان۔

زباندراز خان - بائبل کلام خدا ہے یا نہین۔

اسلام علی - اول درجہ کے ایماندار مقبول خدا ہین۔

تواریخ چند (پرمان چند سے) بابو جی یہہ اونکا شاگرد بھی ہے۔

پرمان چند - اچھا - کیون جی یہہ بتادو کہ آپ اونکے شاگرد ہین؟

اسلام علی (ہلکی زبان سے) ہان ہون تو۔

پرمان چند - اچھا جایئے۔

زباندراز خان - شکر ہے (عدالت سے) حضور ایک سوال کی مجھکو بھی ضرورت پیدا ہوئی اگر اجازت ہو۔

عدالت - اچھا۔

زباندراز خان - کیون جی آپ نے جو یہہ بیان کیا کہ ایماندار کے لیے جھوٹ بولنا جایز ہے اور اگیان خان ایماندار ہے) تو کیا آپنے اوسکی خاطر کچھ جھوٹی شہادت دی ہے۔

اسلام علی - نہین جناب حرف بحرف سچ ہے حلفیہ ہے۔

زباندراز خان - اچھا بس جاؤ دستخط کرکے۔

اسلام علی قلم لیکر دستخط کرتا ہے - مولوی اسلام علیخان العبد بقلم خود

پرمان چند - اچھا بلائیے صاحب اور گواہ۔

زباندراز خان (درخواست دیکھکر) مسٹر کرسچینیزم صاحب۔

بواد (باہر جاکر بآواز بلند) مسٹر کرسچینیزم صاحب چلیے۔

کرسچینیزم (اندر آکر) گوڈ مارننگ سر۔

بواد - کہیئے خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

اسلام علی۔ میرا بیان کلام اللہ اور احادیث کے موافق ہی۔

عدالت۔ بس ٹھیریئے ہم بتاوین صاحب اس گواہ کا جو کچھ بیان ہی اوسکا کوئی لفظ کتب مذکورہ سے باہر نہین پس زیادہ اوس سے پوچھنا فضول ہی صرف ان کتابون کی بابت جو کچھ آپکو پوچھنا ہے اور پوچھ لیجیے۔

پرمان چند۔ حضور مین نے اسی لئے یہہ سوال کیا ہے۔ (قرآن اوٹھا کر گواہ سے) اچھا صاحب آپکو کیونکر معلوم ہے کہ یہہ کلام اللہ ہے۔

اسلام علی۔ اسکی فصاحت و بلاغت خود گواہ ہے کیونکہ اسکی برابر فصیح لکھنا یا کوئی سورہ یا آیت بنانا ناممکن نہین۔

پرمان چند۔ اچھا اب یہہ بتادو کہ جھوٹ بولنا بھی کہین جایز ہے۔

اسلام علی۔ ہرگز نہین۔ مگر ہان حدیث مین لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا بھی بعض وقت روا ہے چنانچہ اگر ہم کسی بیمار کو دیکھنے جاوین اور دیکھین کہ وہ مرجائیگا تو یہی کہنا چاہیے کہ وہ نہ مریگا اور ہر صورت سے اوسکی تسلی کے لئے جھوٹ بولنا چاہیے۔ پھر عین الحیات کی صفحہ ۲۴۲ مین لکھا ہے کہ سچ بولنا درست نہین اگر اوس سے کسی ایمان والے کا نقصان یا اوسکی جان کا خطرہ ہو۔ اور جھوٹ بولنا فرض اور واجب ہی بشرطیکہ اوسکے سبب ایمان والا قتل یا قید یا نقصان سے بچ جائے۔ اگر کسی دیندار نے اپنا اسباب ہمین سونپا ہو اور کوئی ظالم اوسکو ہم سے مانگے تو ہمپر فرض ہوتا ہے کہ اپنے پاس اوسکے ہونے سے انکار کر جاوین بلکہ اگر چاہین تو اوسپر قسم بھی کھاوین کہ اوس شخص کی کوئی چیز ہمارے پاس نہین۔

پرمان چند۔ خیر اب یہہ بھی کہیے کہ اگیان خان مدعا علیہ ایماندار ہے یا بے ایمان۔

اسلام علی۔ اگر اوسکا دل چاہے عورت کو بعد ادا ے زرمہر جو بوقت نکاح مقرر ہوتا ہے
طلاق دیدیوے اور نکاح ثانی بلکہ چار تک کرنا جایز ہے۔

عدالت۔ بابو صاحب بھلا آپ تو جرح کرتے ہوے تھکتے ہی نہین مگر ذرا ہمارا تو خیال
کیا کرو۔

مہاموہ سنگہ (مدعاعلیہم کا باپ) آپ کیون اتنی اجازت دیتے ہین۔

عدالت۔ سُنئے صاحب مین اسوقت بمنصب سب جج ہون اور آپ سے اور مجھ سے
اگرچہ ملاقات ہی لیکن وہ منصب دیگر ہے اوسکا اسوقت ہرگز پاس نہوگا۔ آپکے دخیل ہونیسے
کارروائی تحقیقات مقدمہ مین ہرج واقع ہوتا ہے لہذا بہتر ہے کہ آپ علیحدہ ہی رونق افروز
رہین۔

مہاموہ سنگہ (کھسیانا ہوکر دلمین) اوہ بڑہو بڑا بیمروت ہے۔

زبا ندراز خان۔ آپ ٹھیرئیے صاحب آپکو کیا ضرورت ہے دخل کی (عدالت سے)
حضور یہہ جسقدر سوال ہین سب غیر متعلق بھی تو ہین بھلا ان سے کیا مطلب۔

عدالت۔ البتہ اسوقت تو سوالات اکثر غیر متعلق معلوم ہوتے ہین لیکن صاحب اسکی
تو اسواسطے اجازت دیگئی ہی کہ یہہ مقدمہ ہے پیچدار نہ معلوم کون فقرہ کسوقت کام آجاے
(ہیرا نند سے) لیکن بابو صاحب آپکو بھی ذرا اختصار پر نظر رکھنا چاہیے۔

ہیرا نند۔ حضور مین تو حتی الوسع بہت کچھ درگذر کرتا ہون ورنہ تو ایک گواہ سے
کم از کم دو روز جرح کرون تب بھی ختم نہو اور اگر حضور ایسے ہی اکتاتے ہین تو لیجیے صرف
ایکدو سوال اور پوچھتا ہون (گواہ سے) ہان صاحب بھلا آپکا بیان کس اعتبار پر
صحیح مانا جاوے۔

یون ہی حکم کیا ہے اور یہہ آیت اُتری یَا یُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ ج تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ۔

جسکا ترجمہ یہہ ہے۔

"اے نبی توکیون حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھپر چاہتا ہی رضامندی اپنی عورتون کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ ٹھیرا دیا ہے اللہ نے تمکو کھول ڈالنا اپنی قسمون کا اور اللہ صاحب ہے تمھارا اور وہی ہی سب جانتا حکمت والا۔"

پس دیکھئے کسقدر سخت حکم ہے۔

پرمان چند۔ پھیلا دین پھیلانے کے لئے کیا ہدایت ہی۔

اسلام علی۔ اسکی بابت بھی چند آیتین عرض کرتا ہون۔ ایک جگہ تو یہہ لکھا ہی کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی زور نہین دین کی بابت مین وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ ط یعنی اور اگر ہٹ رہے تو تیرا ذمہ ہے پہونچا دینا۔ اور سورہ توبہ ۴ آیت مین آیا ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط وَمَاْوٰھُمْ جَھَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ یعنی اے نبی لڑائی کر کافرون سے اور منافقون سے اور تند خوئی کر اون پر اور انکا ٹھکانا دوزخ ہی اور وہ بُری جگہ پہونچے اور سورہ انفعال آیت ۶۶ مین آیا ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَی الْقِتَالِ ط یعنی اے نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا اور سورہ محمد آیت ۴ مین فرمایا ہے فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ط یعنی سو جب تم بھڑو منکرون سے تو گردنین مارنے۔

پرمان چند۔ کیا گوشت خوری بھی روا ہے۔

اسلام علی ہان انسان کیلیے سب مباح ہی صرف مُردار اور سور کا کھانا حرام ہی۔

پرمان چند۔ جب شوہر اپنی عورت سے ناراض ہووے تو کیا کرے۔

پرمان چند - حضور ذرا اسکی تشریح بہتر ہو گی -

زباندراز خان - کیا ہرج ہی آپ شوق سے پوچھ لین -

پرمان چند - ہان صاحب ذرا کسی حوالے سے فرمائیے -

اسلام علی - سورہ حج آیت ۶۷ مین لکھا ہی وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مَنْسَکًا ھُمْ نَاسِکُوْہُ یعنی ہر فرقے کو ہمنے ٹھیرادی ہی ایک راہ بندگی کی کہ وہ اسطرح کرتے ہین -

پرمان چند - کیون جی خدا نے کیون اس خلجان کو پسند کیا -

اسلام علی - اُسکی ذات بیچون وچرا ہے اور اوسکی قدرت کا بھید کسکو معلوم ہی لاکھون ہزارون مر گئے اس جستجو مین + نپایا بھید اوسکا پر کسو نے -

پرمان چند - بھلا صاحب آپ جانتے ہین کہ خود رو درخت جو کہلاتے ہین اونکو بھی کوئی پیدا کرتا ہے یا نہین -

اسلام علی - یہہ تو ظاہر ہے اونکو کون پیدا کرتا خود رو تو اونکا نام ہی ہی -

پرمان چند - بھلا صاحب یہہ تو فرمائیے کہ کبھی محمد صاحب نے جھوٹ بھی بولا یا قسم کھا کر پھر توڑ ڈالی تھی -

اسلام علی - کبھی نہین - شاید آپ زمخشری اور بیضاوی اور جلال الدین کے بیان کے مطابق خیال فرماتے ہین مگر وہ بھی دراصل خدا کے حکم کی تعمیل تھی -

پرمان چند - کیونکر ذرا تشریحاً فرمائیے -

اسلام علی - ایک روز ایسا ہوا کہ حضرت نے ماریہ قبطیہ نامی اپنی ایک کنیز کو سرفراز فرمائی تھی تب اونکی بیویون مین سے ایک نے اُس بات کیلئے اونکو اولہنا دیا اسپر حضرت نے قسم کھائی کہ مین پھر اُس سے صحبت نکرونگا - لیکن نرہ سکے اور کہا کہ خدا نے

اور تفسیر لکھا ہے جسنے تمکو رکھا نایب زمین مین اور سورہ احزاب کی آیت ۷۲ وغیرہ سے بھی
یہی ثابت ہوتا ہے۔

پرمان چند۔ انسان کیسا بنایا گیا تھا۔

اسلام علی۔ خُلِقَ الانسانُ ضعیفاً یعنی انسان بنا ہے کمزور۔ انّ الانسانَ خُلِقَ هَلُوعاً یعنی انسان بنا ہے جی کا کچا۔ خُلِقَ الانسانُ مِن عَجَلٍ یعنی انسان بنا ہے جلد باز اور الانسانُ مُرکّبٌ مِنَ الخطأ والنسیانِ یعنی انسان مرکب ہے بھول اور خطا سے

پرمان چند۔ سب سے پہلے خدا نے کیا پیدا کیا تھا۔

اسلام علی۔ زید ابن صامت کہتا ہے کہ پہلی چیز جسکو خدا نے پیدا کیا قلم تھا تب خدا نے قلم سے کہا لکھ اوسنے پوچھا کہ مین کیا لکھون خدا نے کہا ہر ایک مخلوق کا حال جو ہونیوالا ہے تب اوسنے لکھدیا۔

پرمان چند۔ یہ کس اعتبار سے کہتے ہین کہ جو کچھ ہوتا ہے سب خدا کے حکم سے ہوتا ہے۔

اسلام علی۔ مشہور بات ہے۔ چنانچہ ہمارے بزرگ مولانا شیخ سعدی صاحب کا بھی قول ہے کہ بے رضاے تو یکے برگ نہ جنبد ز درخت۔ اور قرآن مجید و حدیث مین بھی بارہا یہی آیا ہے اور الغزالی بھی محمدیون کے ایمان کے بیان مین فرماتے ہین کہ جو کچھ دنیا مین واقع ہوتا ہے اوسکو وہ چاہتا ہے اور وہی سب ماجراون کا بندوبست کرتا ایسا کہ اوسکی سلطنت مین جو کچھ واقع ہوتا ہے کیا چھوٹی بات کیا بڑی کیا بھلا کیا برا کیا معرفت و کیا جہالت کیا فرمانبرداری و کیا نافرمانبرداری سب اوسکی عین صلاح اور حکم معین و مشیت سے ہے۔

پرمان چند۔ کیا بت پرستی وغیرہ بھی سب اوسکی طرف سے ہین۔

عدالت۔ صاحب تو یہہ کہہ چکا کہ سب برائی بھلائی کا بانی مبانی وہی ہے پھر کیا ضرورت ہے۔

اون سے اپنی غرض۔

زید سنتے ہی راضی تھا لیکن تمام لوگ اس بات سے تعجب پوچھ پاچھ کرنے لگے پس اونکا منھ بند ہونیکے لئے یہہ آیت اتری۔ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ یعنی نبی پر اس بات میں جو اللہ نے ٹھیرادی اوسکے واسطے کچھ مضایقہ نہیں" پس کہیے کہ یہہ ناہوا کہ تعمیل حکم ربانی۔

پرمان چند۔ بھلا صاحب یہہ لوح محفوظ کیا ہے۔

اسلام علی۔ لوح محفوظ وہ ہے کہ جس سے حضرت آدم نے موسیٰ کو مباحثہ میں خدا کے حضور میں لاجواب کیا۔ اوسکی کیفیت یون ہے کہ ایک وقت موسیٰ نے آدم پر طعن کیا کہ تو ہی آدم ہے کہ خدا نے تجھکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح سے تجھکو حصہ دیا۔ فرشتون سے سجدہ کرایا۔ باغ عدن مین رکھا۔ مگر تو نے حکم عدولی کی اور نوع انسان کو زمین پر پھینکا۔ آدم نے جواب دیا تو ہی موسیٰ ہے کہ جسکو خدا نے نبی ہونیکے لئے چُنا اور اوسنے تجھے بارہ تختے دیے جنمین ہر چیز کا مفصل احوال ہے یہہ تختے پیدایش سے کتنے برس پہلے لکھے گئے۔ موسیٰ نے کہا چالیس برس۔ تب آدم نے کہا پھر تو مجھکو اس بات کے بارہ میں کیون طعن زنی کرتا ہے کہ جسے خدا نے میری پیدایش سے چالیس برس پیشتر کتاب میں لکھدیا۔

پرمان چند۔ خدا نے آدم کو کیون پیدا کیا۔

اسلام علی۔ خداوند کریم کو زمین پر اپنا ایک نایب بنانا منظور تھا۔ چنانچہ سورہ بقر کی آیت نمبر ۳۰ مین لکھا ہے وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ط ترجمہ "اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھکو بنانا ہے زمین مین ایک نایب"

پرمان چند - ہان ہان خیر لیکن ذرا اس بیان کو شرح کہدیجئے -

اسلام علی - ایک روز محمد صاحب کسی کام کے واسطے اپنے متبنی بیٹے زید کے گھر گئے وہان زید کی جورو زینب کو دیکھا اور اوسکا حسن پسند آیا تو حضرت کا دل آ گیا اور وصال کے خواہان ہوے - مگر جب زینب اور اوسکے بھائی عبداللہ نے محمد صاحب سے ناراض ہوکر اونکو منع کیا تو خدا کی طرف سے یہہ آیت اوتری وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ط (سورہ احزاب ۳۶ آیت) جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ

کسی ایماندار مرد اور عورت کا کام نہین جب اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام ٹھیراوے کہ اونکو رہے کام کا اختیار اور جو کوئی بے حکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر

اور اس لئے زید جناب محمد صاحب سے ناراض اور بدگمان نہو کہا کہ مین اسبات مین لاچار ہون کہ خدا نے آپ مجھے اس مقدمہ مین حکم کیا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِيْۤ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ج وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ط فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا (سورہ احزاب ۳۷ آیت) اس آیت کا ترجمہ یہہ ہے کہ

جب تو کہنے لگا اوس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا - رہنے دے اپنے پاس اپنی جورو کو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ کھولا چاہتا ہے اور تو ڈرتا تھا لوگون سے اور اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہئے تجھکو - پھر جب زید تمام کر چکا اوس عورت سے اپنی غرض ہمنے تیرے نکاح مین دی تا کہ نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورون سے اپنے لے پالکون کی جب وے تمام کرلین

اسلام علی- انکے خلاف راستی وغیرہ-

پرمان چند- خدا زبردست ہے یا شیطان-

اسلام علی- خدا قادر مطلق ہمہ توانا ہے-

پرمان چند- کیا معلوم ہے کہ شیطان مقبول خدا ہے یا محمد صاحب-

اسلام علی- لاحول ولا قوۃ الا باللہ توبہ لعنت بر ابلیس ناپاک- جناب وہ تو راندہ و درماندہ درگاہ ہے وہ نہوتا تو اوسکے بندون کو دوزخ کے عذاب نہوتے- البتہ حضرت رسول اللہ کے مقبول ہونے مین کچھ شک نہین-

پرمان چند- یہہ کیونکر معلوم ہے-

اسلام علی- خدا ہر حالت مین اونکا حامی تھا- وحی اونپر نازل ہوتی تھی- معجزہ اور معراج اونکو عطا ہوئی-

پرمان چند- کیا حضرت ناخواندہ تھے-

اسلام علی- البتہ- لیکن حضرت کے چار محرر تھے جو حکم خدا نازل ہوتا وہ اوسکو لکھتے رہتے تھے-

پرمان چند- شیطان کیون مقبول نہین اور محمد صاحب کیون ہین-

اسلام علی- شیطان ملعون و بدکار ہے اور حضرت نیکوکار-

پرمان چند- کیا حضرت نے اپنے متبنی بیٹے زید کی جورو سے زنا کیا تھا-

اسلام علی- توبہ استغفر اللہ- حضرت نبی کی شان مین کسیکو دم زدن کی مجال نہین کبھی ایسی گستاخی نہ کیجیے- بھلا جبکہ مالک دوجہان نے اونکے لئے جائز رکھا اور پیدایش عالم سے پہلے لوح محفوظ مین لکھدیا تو پھر وہ زنا کسطرح رہا-

پیدا کرتا ہون پھر ایک مٹھی کمار اپنی لیکر مٹی سانی اور فرمایا کہ مین تجھ سے ظالمون فریبیون خطاکارون اور شیطان کے سب ساتھیون کو پیدا کرتا ہون۔

پرمان چند۔ شیطان کون ہے۔

اسلام علی۔ اول انسان جو پیدا ہوا آدم اور اسکی زوجہ حوا تھی اونکو ایک فرشتہ نے گمراہ کیا اسلئے معہ اُس فرشتہ کے عدن سے نکالے گئے وہ فرشتہ ابتک شیطان کے نام سے مشہور ہے۔

پرمان چند۔ نبی اور رسول کون ہین۔

اسلام علی۔ حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ۔

پرمان چند۔ محمد صاحب کو خدا نے کسواسطے بھیجا۔

اسلام علی۔ دین محمدی پھیلانے اور راہ نیک دکھلانے کو۔

پرمان چند۔ خدا اور محمد صاحب دو ہین یا ایک۔

اسلام علی۔ دو ہین۔ لیکن خدا کے نور سے ہی حضرت کا خمیر ہے۔

پرمان چند۔ شیطان کیا کرتا ہے۔

اسلام علی۔ لوگون کو گمراہ اور گنہگار۔

پرمان چند۔ خدا اور محمد صاحب کیا چاہتے ہین۔

اسلام علی۔ رہنمائی اور نیکوکاری۔

پرمان چند۔ فد امفصل کہو شیطان کیا کیا کام سکھاتا ہے۔

اسلام علی۔ جھوٹ۔ چوری زنا۔ شراب خواری قمار بازی کفر وغیرہ گناہ۔

پرمان چند۔ احد خدا۔

پرمان چند۔ ہاتھ ناک منھ زبان پانون کچھ اوسکے ہین؟

اسلام علی۔ نہین۔

پرمان چند۔ مخلوقات کو خدا نے کیونکر پیدا کیا۔

اسلام علی۔ جسوقت اوس خالق مطلق کو مخلوقات کے پیدا کرنیکی خواہش ہوئی تو زبان غیض ترجمان سے کہا "کن" صرف اس لفظ کے کہنے سے جمیع مخلوقات کا ظہور ہوگیا

پرمان چند۔ اسکے ظہور مین کسقدر عرصہ لگا۔

اسلام علی۔ چھہ روز۔

پرمان چند۔ انسان کی پیدائش کیونکر ہوئی۔

اسلام علی۔ حیات القلوب مین حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ جب خدا قادر مطلق نے جبرئیل کو زمین پر بھیجا کہ آدم کے پیدا کرنیکے لئے ایک مٹھی خاک لے آوے تب زمین نے اوس سے کہا کہ مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون اور اسکی دہائی دیتی ہون کہ مجھہ مین سے کچھ نہ لینا تب جبرئیل نے خدا کے حضور مین عرض کی کہ زمین نے مجھہ سے تیری پناہ مانگی تب خدا نے اسرافیل کو حکم دیا۔ اوسکے ساتھ بھی زمین نے وہی تدبیر کی تب خدا نے میکائیل کو روانہ کیا اوس سے بھی زمین نے یہی عذر کیا اوسوقت خدا نے ملک الموت کو یہہ کہکر بھیجا کہ خواہ مخواہ ایک مٹھی خاک ضرور لائیو۔ زمین نے اوس سے بھی یہی کہا کہ مین تجھ سے خدا کی پناہ مانگتی ہون تب ملک الموت نے کہا کہ مین بھی خدا کی پناہ مانگتا ہون کہ تجھہ مین سے ایک مٹھی خاک لیجاؤن پس اوسنے زبردستی زمین پر سے ایک مٹھی خاک لی۔ تب خدا نے ایک چلو میٹھا پانی لیکر وہ خاک سانی اور کہا کہ تجھ سے مین نبیون اور رسولون اور اُن سب بندون کو جو بہشت کے لایق ہین عاشق ہون

اسلام علی - اعمال کے عوض کے لیے تو ایک روز جزا خداوند رموزدان نے علیحدہ مقرر کیا ہے مگر بنی آدم کو جملہ اشیار کا مالک اور دیگر اشیار کو ملک پیدا کی ہین حتی کہ حیوانات کا گوشت پوست بھی اونکو مباح ہے پس جس مقام اور جس جگہہ مین جسوقت جو چیز جسقدر جس شخص کو بھی خداوند کریم نے اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی وہی اوسکا مالک ہے -

زباندراز خان - عطا فرمانے سے آپکا کیا مطلب ہے -

اسلام علی - یعنی جس چیز پر کسیکو قابض و دخیل کر دیا یا کرا دیا -

زباندراز خان - ہہہ - اچھا بس (پرمان چند کیطرف مخاطب ہوکر) لو صاحب جرح کر لیجیے -

پرمان چند - دیکھو جی یہہ بتلاؤ کہ خدا مین کیا کیا اوصاف ہین -

اسلام علی - قادر مطلق - عادل رحیم و کریم - عالم الغیب - رب پروردگار - غیر متغیر - خداوند ذوالجلال - بزرگ برتر -

پرمان چند - پاک ہے یا ناپاک -

اسلام علی - پاک - ذات اقدس -

پرمان چند - مجسم ہے ؟

اسلام علی - غیر مجسم -

پرمان چند - حاجتمند ہے یا غنی -

اسلام علی - خداوند ارض و سما ہے حاجتمند کیون ہوتا -

پرمان چند - کہان ہے -

اسلام علی - سب جگہہ حاضر و ناظر ہے -

بواد - کہو خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

اسلام علی - خدا کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

منصرم - آپ کا نام -

اسلام علی - مولوی اسلام علیخان -

منصرم - باپ کا نام -

اسلام علی - حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ -

منصرم - عمر

اسلام علی - تخمیناً تیرہ سو سال ۱۳۰۰ -

زباندراز خان - یہہ بتلاؤ صاحب کہ مخلوقات کا وجود کیونکر ہوا۔

اسلام علی - پہلے سوائے ذات پاک خداوند کریم خالق مطلق کے اور کچھ نتھا حتی کہ زمین و آسمان بھی نتھے تمامی موجودات جزو کل ذرہ و کوہ - نیک و بد - بھلائی و برائی وغیرہ کا وجود اُسی سے ہوا اور ہوتا ہے -

زباندراز خان - اچھا قرضہ دلوانا وغیرہ کسکے اختیار مین ہے -

اسلام علی - ایک قرضہ کیا جملہ حرکات و سکنات خورد و کلان سب اوسی کے زیر اختیار مین ہین اور ہونگے اوسیکو قدرت ہے کہ جسکو چاہے پل بھر مین دولت سے مالامال یا ہفت اقلیم کا بادشاہ بناوے اور جسکو چاہے دم بھر مین محتاج او نیست و نابود کر دے - بلا اُسکی رضامندی کسیکو دم زدن او اف کرنیکی مجال نہین -

زباندراز خان - اچھا کسی چیز کا مالک کوئی کسطرح سے ہوتا ہے آیا اپنے اپنے اعمال کے معاوضہ کے موافق یا کسی اور طرح سے -

پرمان چند - حضور سوال سے زیادہ جواب دینے مین گواہ کے رعایتی ہونیکا ثبوت ہے
اور نہ یہہ قاعدہ ہے - البتہ اگر انکو کچھ کہلانا ہے تو پھر اپنے سوال کے جواب مین کہلا لیوین

عدالت - بیشک - اچھا بابو جی تم پھر سوال کر لینا کیا ہرج ہے -

پرمانا بھاس - اچھا حضور

عدالت - بس جی تم بھی ختم کرو اور کیا جرح کروگے -

پرمان چند - اچھا حضور ایک سوال اور پوچھتا ہون -

پرمان چند - کیون جی آپ اور لالہ پریت چند اور راے چند وغیرہ ایک خاندان ہو -

یاگیک چند - ہان -

پرمان چند - اچھا بس -

پرمانا بھاس - دیکھو جی یہہ بتلاؤ کہ یگیہ مین جو ہنسا ہوتی ہے وہ گناہ ہے یا نہین

یاگیک چند - وہ ہنسا جو منتر اوچارن کرکے کی جاتی ہے اسکا گناہ نہین رہتی -

پرمانا بھاس - منتر کیون پڑھے جاتے ہین -

یاگیک چند - ہر ایک کام کے شروع مین ایشور جینہ منتر پڑھنا چاہیے -

پرمانا بھاس - اچھا بس دستخط کردو -

یاگیک چند (قلم لیکر) العبد
याज्ञकचन्द बकलम खुद

زبانداز خان - اچھا بلاؤ جی ہمارے گواہ اسلام علی کو -

بواد (باہر جاکر) کوئی اسلام علی حاضر ہے -

اسلام علی - آتے ہین میان (اور آہستہ آہستہ اندر جاکر بعد سلام کے) یا حضرت علی مشکل کشا

منصرم - ادھر آؤ جی -

پرماناٹا بھاس۔ آپکو معلوم ہے کہ ہیرت چند نے زر قرضہ کو کیا کیا۔

یاگیک چند۔ یگیہ کرنے مین خرچ کیا۔

پرماتا بھاس۔ کیا یگیہ مین خرچا ہوا قرضہ کا روپیہ بھی واجب الادا رہتا ہے۔

یاگیک چند۔ نہین۔ بلکہ اوس سے ہزار چند اوسکو اور ملنا چاہیے ختی کہ پرمیشور اوسکو سورگ کی سلطنت دیتا ہے۔

پرمانا بھاس۔ اچھا بس۔

پرمان چند۔ اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ یگیہ کیون کیجاتی ہے۔

یاگیک چند۔ اپنے کو سورگ اور دنیا کو فایدہ پہونچانیکے لیے

پرمان چند۔ دنیا کو فایدہ کسطرح پہونچتا ہے اور کیا فایدہ پہونچتا ہے۔

یاگیک چند۔ جبکہ گھی دودھ اور بانس وغیرہ آگ مین جلاے جاتے ہین اونکی وجہ سے آب و ہوا وغیرہ کی اصلاح ہو جاتی ہے جنکے ذریعہ سے لامحالہ بیماری وغیرہ کی تردید ہو جاتی ہے کیونکہ کارن سے کارج ضرور ہوتا ہے۔

پرمان چند۔ اچھا یہہ کہو کہ پرمیشور ہنسا سے خوش ہے یا اہنسا سے۔

یاگیک چند۔ اہنسا۔ اہنسا کو بھی تمام لوگ کے لائق بھی نہین چنانچہ مشہور عام ہے: अहिंसा परमो धर्मः

پرمان چند۔ اچھا یگیہ کرنے مین ہنسا ہوتی ہے یا نہین

یاگیک چند۔ ہوتی تو ہے مگر۔

پرمان چند۔ بس ٹھیرو زیادہ مت کہو۔

پرمانا بھاس۔ حضور یہہ کیا بات ہے کہ گواہ جو واقعہ بیان کرے اوسکو روک دیا جاتا ہے۔

ویدانت سنگھ ہوتی ہے۔

پرمان چند اچھا بس جاؤ۔

منصرم۔ لو دستخط کرو۔

ویدانت سنگھ (قلم لیکر) वेदान्तसिंह वक़मख़ुद

ویدانت سنگھ باہر جاتا ہے۔

پرانا بھاس۔ اچھا بلاؤجی یاگیک چند کو۔

پواد (باہر جاکر) یاگیک چند گواہ چلو۔

یاگیک چند (اندر آکر) آداب حضور۔

منصرم آپ کا نام۔

یاگیک چند۔ یاگیک چند

منصرم۔ باپ کا نام۔

یاگیک چند۔ ایشور۔

منصرم۔ عمر۔

یاگیک چند۔ بیحساب۔

پواد۔ کہو پریشور کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ کہونگا۔

یاگیک چند۔ پریشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا۔

پرانا بھاس۔ کیون صاحب جگت کسطرح پیدا ہوا۔

یاگیک چند۔ ایک خاص زمانہ کے بعد پریشور اسکو بناتا اور بگاڑتا ہے جیسے دوکاندار صبحکو دوکان کھولتا اور شام کو بند کرتا ہے۔

پرمان چند - اچھا تمہارا آتما یا کسی اور مین بھی خدا کی صفتین ہین یا نہین -
ویدانت سنگھ - نہین -
پرمان چند - یہہ تو کہو آپکو بھی اودیا حایل ہے یا نہین -
ویدانت سنگھ - ضرور ہے اگر اودیا نہوتی تو نجات ہی نہو جاتی -
پرمان چند - بھلا صاحب جو چیز ہوتی ہے اوسکا تو نام کچھ ضرور ہوتا ہے مگر جو چیز نہین ہوتی اوسکا نام بھی کچھ ہوتا ہے ؟
ویدانت سنگھ - جب وہ ہے ہی نہین تو اوسکا نام کہان سے ہوگا -
پرمان چند - اچھا اودیا کوئی چیز ہے یا ناچیز -
ویدانت سنگھ - ناچیز ہے -
پرمان چند - آریہ چند گواہ آپ کا کیا لگتا ہے -
ویدانت سنگھ - چھوٹا بھائی ہے - خاندان مین ہے -
پرمان چند - اور سیریت چند -
ویدانت سنگھ - رشتہ مین بابا ہوتے ہین -
پرمان چند - اچھا وہ اور آپ دو ہین یا ایک -
ویدانت سنگھ - دو ہین (پھر سوچکر) نہین صاحب ایک ہی ہین -
عدالت اور سب حاضرین ہنستے ہین -
پرمان چند - اچھا ہنسنا نیک عمل ہے یا دیا -
ویدانت سنگھ - دیا -
پرمان چند - یگیہ کرنے مین ہنسا ہوتی ہے یا نہین -

پرمان چند (مسکراتے ہوے) کیون جی یہہ جو دنیا مین پاخانہ پیشاب کف وبدبو اور کوڑہ وغیرہ بہت سی بُری بھلی پوتر اپوتر چیزین ہین وہ سب برہم ہی ہین-

ویدانت سنگہ نادم اور کھسیانا ہوکر خاموش ہوتا ہے-

عدالت۔ صاحب ایسے سوالات سے معاف رکھئے-

پرمان چند۔ حضور بہت اچھا (گواہ سے مخاطب ہوکر) بھلا صاحب یہہ تو کہیے مختلف اشیار کی جدائیگی نظر آنیکی کیا وجہ ہے-

ویدانت سنگہ۔ اودیا یعنی جہالت-

پرمان چند۔ اچھا- اب یہہ کہیے کہ اودیا کوئی برہم کا ہی جزو ہے یا اوس سے علیحدہ ہے

ویدانت سنگہ۔ علیحدہ ہے-

پرمان چند۔ اودیا چیتن ہے یا جڑ-

ویدانت سنگہ۔ جڑ ہے-

پرمان چند۔ اور برہم

ویدانت سنگہ۔ چیتن یہہ دان ہے-

پرمان چند۔ آنند سروپ بھی ہے یا نہین-

ویدانت سنگہ۔ بیشک سچانند سروپ ہے-

پرمان چند۔ متلون مزاج ہے یا غیر متغیر-

ویدانت سنگہ۔ غیر متغیر اچل- ابناشی ایک سروپ ہے-

پرمان چند۔ اور کیا کیا صفتین ہین اوسمین-

ویدانت سنگہ۔ سرگیہ سرب بیاپک نراکار- نرنجن- دیالو- نیائی وغیرہ بہت ہین

جواب دیے جاؤ گھبراؤ مت (پرمان چند سے مخاطب ہوکر) لو صاحب پوچھیے۔

پرمان چند۔ سُنیے صاحب ذرا ادھر خیال کرکے۔ کس اعتبار سے کہتے ہو کہ ایک برہم کے سوا اور کچھ نہیں۔

ویدانت سنگھ۔ ویدمیں خود برہم فرماتاہے۔

एकोब्रह्म द्वितियो नास्ति ॥

یعنی ایک برہم ہے دوسرا کچھ بھی نہیں۔ یا

सर्वं विष्णुमयं जगत् ॥

یعنی سب جگت وشنومئی ہے اور بھی بہت جگہہ اس مضمون کے بچن ہیں جیساکہ

एकोऽहं बहुः स्याम् ॥

یعنی جگت کے آد میں برہم کہتاہے کہ میں ایک ہوں بہت ہو جاؤں۔ اور یجربید کے برہ دارن اُپنشد میں رقم ہے کہ ہرن گربھ نے جب خیال کیاکہ بجز میرے اور کوئی نہیں اہم अहं کہا اور چونکہ تنہائی سے مسرت و آرام اور تفریح نہیں ہوتی پس دوسرے کی خواہش کی یعنی عورت کی اسلئے بسبب خواہش کے ایک سے دو ہوگئے جیسے ایک چنے سے دو دال پھر اتھرون وید کے منڈک اپنشد میں لکھاہے۔

अग्निर्मूर्द्धा चक्षुषी चंद्र सूर्यौ दिशः श्रोत्रे वाग्विवृत्ताश्च वेदाः वायुः प्राणो हृदयं विश्वमस्य पद्भ्यां पृथिवी ह्येषु सर्व भूतान्तरात्मा ॥ †

وغیرہ وغیرہ ہزاروں جا ہیں۔

† اس کے معنی یہ ہیں کہ اگنی یعنی آتش سر ہے اور چاند سورج آنکھیں ہیں دِشا یعنی سمتیں کان ہیں اور وید زبان ہے۔ ہوا پران یعنی سانس ہے اور بِشو یعنی عالم دل ہے اور پاؤں سے پرتھوی یعنی زمین پیدا ہوئی ہے یہ سب مخلوقات کی اندرونی روح ہے (منڈک ۲۔۱۔۴)

ویدانت سنگھ - بیشمار -

منصرم - رہنے والے -

ویدانت سنگھ - ضلع متھیات نگر احاطہ دار مکافات -

منصرم - اچھا حلف دیا جاے -

بواد - کہو جی پرمیشور کو حاضر ناظر سمجھکر سچ سچ کہونگا -

ویدانت سنگھ - پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ کہونگا -

پرمانا بھاس چند - کیون جی تمام جگت مین ایک ہی چیز ہے یا مختلف چند -

ویدانت سنگھ - ایک برھم کے سواے اور کچھ بھی نہین -

پرمانا بھاس چند - اور یہہ جو مختلف اقسام کی جدائیگی نظر آتی ہے -

ویدانت سنگھ - وہ سب جھوٹی اور وہمی ہے -

پرمانا بھاس چند - جگت کی پیدایش کس طرح پر ہے -

ویدانت سنگھ - وہی پرم برھم تمام جگت کی جان ہے جب اوسنے چاہا کہ وحدت سے کثرت ہو پس اشکال مختلف کو قبول کیا -

پرمانا بھاس - پیریت چند نے زر قرضہ کو کیا کیا -

ویدانت سنگھ - یگیہ مین خرچ کیا -

پرمانا بھاس چند - کیا یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل واپسی ہوتا ہے -

ویدانت سنگھ - ہرگز نہین اگر ایسا ہوتا تو حیوانات بھی اپنی جان کے عوض کے مستحق ہوتے -

پرمانا بھاس چند - اچھا دیکھو اب جسقدر یہہ آپ سے دریافت کرین اوسکا

آریہ چند۔ جو پاپ من سے کیئے جاتے ہین پشچاتاپ کرنے سے اونکو معاف بھی کردیتا ہے۔
پرمان چند۔ اچھا بس۔
تتوارتھ چند۔ بابوجی انکا تعلق توظاہر کردو۔
پرمان چند۔ ہان ٹھیریئے صاحب ذرا۔ یہہ بھی بتلایئے کہ پرتیت چند آپ کے رشتہ مین کیا لگتے ہین۔
آریہ چند۔ رشتہ مین میرے بابا ہوتے ہین۔
پرمان چند۔ اچھا بس۔
منصرم۔ لوجی دستخط کرو
آریہ چند۔ (قلم لیکر) آریہ چند العبد بقلم خود
عدالت۔ اچھا بلایئے صاحب دوسرے گواہ کو۔
پرمانا بھاس (درخواست اوٹھاکر) ویدانت سنگہ۔
بواد (باہر جاکر بآواز بلند) ویدانت سنگ گواہ حاضر ہے۔
ویدانت سنگہ (کھڑا ہوکر) آتا ہون صاحب۔
اور اندر جاکر جھک کر آداب بجالاتا ہے۔
منصرم۔ آپ کا نام۔
ویدانت سنگہ۔ ویدانت سنگہ۔
منصرم۔ کس کے بیٹے ہو۔
ویدانت سنگہ۔ ایشور پرم برہم کے۔
منصرم۔ عمر۔

آریہ چند۔ پرمیشور ہرگز نہین کراتا بلکہ وہ خود ہی کرتا ہے۔ کیونکہ نیک و بد فعل کے کرنے مین جیو خودمختار ہی۔

پرمان چند۔ کسی شخص کو جو سکھ یا دکھ پہونچتا ہے وہ کون پہونچاتا ہے۔

آریہ چند۔ کسیکو دکھ یا سکھ پہونچنا اوسی کے کئے کسی فعل سابقہ کی سزا یا جزا ہی جو پرمیشور پہونچاتا ہے۔ کیونکہ جیو اپنے اپنے اعمال کا پھل بھوگنے مین مجبور ہین خودمختار نہین۔

پرمان چند۔ اچھا یہہ تو بتایئے کہ جب کسیکے مکان مین چوری ہو جاتی ہے تو چوری سے جو سکھ یا دکھ مالک مکان کو پہونچتا ہے وہ اوس مالک مکان کا کوئی عمل ہے یا کسی فعل سابقہ کا ثمرہ۔

آریہ چند۔ عمل بھلا کیسے ہو سکتا ہے۔ یہہ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ سکھ یا دکھ اوسکے کئے کسی برے فعل سابقہ کی سزا ہے۔

پرمان چند۔ تو کیا آپکی راے مین چور اوسکے فعل سابقہ کو جانتا تھا جسکی سزا دینے کو اوسکے یہان چوری کرنے گیا۔

آریہ چند۔ نہین چور کو بھلا کیا معلوم سزا یا جزا دینا تو کام اوسی منتظم حقیقی پرمیشور کا ہے نہ کہ چور کا۔

پرمان چند۔ تو پرمیشور ہی نے چور کے ہاتھ سے اوسے سزا دلائی؟

آریہ چند (کسیقدر گڑگڑاتے ہوئے) بیشک اور کون دلا سکتا ہے۔

پرمان چند۔ خیر۔ اچھا جی ہر ایک اعمال کا عوض پرمیشور سبکو بلا کم و کاست دیتا ہے یا کسیکو معاف بھی کر دیتا ہے۔

آریہ چند۔ بالکل غیر متغیر۔
پرمان چند۔ بیتراگ ہے یا سراگ۔
پرمانا بھاس (گواہ سے) ٹھیرو جی (عدالت سے) حضور یہہ سب سوال جو کئے جاتے ہین بھلا اِن سے سوائے تضیع اوقات کے اور کیا مطلب ہے۔
عدالت۔ بیشک بابو صاحب یہہ صفتون کے سوال تو بالکل غیر متعلق معلوم ہوتے ہین۔
پرمان چند۔ حضور مباحثہ کے وقت معلوم ہوگا کہ کسطرح متعلق اور کسقدر ضروری ہین
عدالت (آریہ چند سے) اچھا جی کہئے۔
آریہ چند۔ بیتراگ سچدانند سروپ ہے۔
پرمان چند۔ جگت کو کر چکا یا کرتا ہے اور کریگا۔
آریہ چند۔ تینون حالتین اوسمین ہین۔
پرمان چند۔ مجسم ہے؟
آریہ چند۔ غیر مجسم۔
پرمان چند۔ کہان ہے۔
آریہ چند۔ سب جگہہ بیاپک ہے۔
پرمان چند۔ جگت کا نمت کارن ہے یا اُپادان۔
آریہ چند۔ نمت کارن ہے جیسا گھٹ کا کمہار۔ کپڑے کا جولاہا۔
پرمان چند۔ کوئی شخص جو کسی قسم کا نیک یا بد فعل کرتا ہے وہ پرمیشور کراتا ہے یا وہ خود ہی کرتا ہے۔

آریہ چند- ہان اسقدر معلوم ہے کہ اونکے یہان ہمیشہ یگیہ ہوا کرتا ہے اوسمین وہ سب کچھ کھو بیٹھے ہین غالباً مدعی سے بھی روپیہ اسی خرچ کے لئے قرض لیا ہوگا۔

پرمانا بھاس- اچھا اب یہہ بتاؤ کہ یگیہ مین خرچا ہوا روپیہ قابل طلب رہتا ہے یا نہین۔

آریہ چند- ہرگز نہین۔ وہ ایسا نیک عمل ہے کہ اوسکے لئے تو کچھ اور بطور چندہ دینا چاہئے۔

پرماناس- بس (پرمان چند سے) لو صاحب جرح کر لیجئے۔

عدالت - اسمین کیا جرح کروگے۔

پرمان چند- حضور بہت کچھ۔

عدالت - اچھا پوچھئے۔

پرمان چند- اچھا جی یہہ بتلائیے کہ اسطرح جگت کی صنعت کس کس علما و حکما نے مانی ہے۔

آریہ چند- ویدین خود ایشور نے فرمایا ہے اور سوامی دیانند سرستی جی وغیرہ ہزارہا علما کا یہی خیال ہے اور یہی عقل مین بھی آتا ہے۔

پرمان چند- اچھا اب یہہ کہئے کہ اوس ایشور جگت کے کرتا مین کیا کیا صفتین ہین

آریہ چند- صفتین تو اوسمین بیشمار ہین منجملہ اونکے چند عام صفات کا ذکر کرتا ہون۔ ہمہ دان۔ قادر مطلق۔ رحیم کریم۔ جگت کا صانع۔ قدیم۔ لایزال۔ مقدس وغیرہ وغیرہ

پرمان چند- عادل بھی ہے۔

آریہ چند- ہان۔

پرمان چند- متغیر ہے یا غیر متغیر۔

پرماناں بھاس- اچھاجی آپکو معلوم ہے کہ دُنیا کی پیدائش کِکملنے کسطرح پربانی ہے-
آریہ چند- حضور- پرمیشور- جیو اور پرکرتی یعنی مادہ بس یہہ تین چیز تو اناد یعنی قدیم
ہین باقی جملہ اشیاء اور اشکال مختلف کا صانع پرمیشور ہے -
پرماناں بھاس- بس ٹھیرو- اچھا اب یہہ بھی بتلائیے کہ جملہ اشخاص کے نیک و
بدافعال و اعمال کا نتیجہ سزا جزا اور دُکھ سُکھ وغیرہ کون پہونچاتا ہے-
آریہ چند- وہی جگت کا صانع پرمیشور پہونچاتا ہے ورنہ اورکسکو معلوم ہوسکتا
ہے کہ کسکے کسقدر نیک یا بد اعمال ہین اور کسقدر اونکی سزا یا جزا واجب ہے -
اور علاوہ اسکے اپنا دُکھ اور نقصان خود کس سے گوارا کیا جا سکتا ہے -
پرماناں بھاس- اچھا روپیہ جو وصول ہوتا ہے وہ بھی اپنے مقدر کی امداد سے
وصول ہوتا ہے یا نہین-
آریہ چند- حضور یہہ تو سب جانتے ہین کہ روپیہ تو روپیہ ایک تنکا بھی بلا تقدیر کہین سے
حاصل نہین ہوسکتا اور سوائے اسکے جسکا قرضہ وصول ہوجاتا ہے سب خورد و کلان
یہی سمجھتے اور اوسکو کہتے ہین کہ تمھارا مقدر بہت زبردست ہے پہلا لیا دیا آگے آگیا اور
جسکا مارا جاتا ہے وہ خود بھی یہی سمجھکر صبر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بھیّا ہمارا نصیب یعنی
پرمیشور کو ایسا ہی کرنا منظور تھا اب کیا کیجئے-
پرماناں بھاس- پرمیشور کا چاہا کب تک وجود پاتا ہے-
آریہ چند- وہ قادر مطلق ہے اوسکا چاہا فوراً ظہور مین آتا ہے -
پرماناں بھاس- بس- ہان- بھلا آپکو یہہ بھی معلوم ہے کہ لالہ پربت چندنے زر
قرضہ مدعی کو کیا کیا -

مدعا علیہم ہو وہ ثابت کریں۔

عدالت (پرمانا بھاس سے) بیشک بابو صاحب اول ثبوت آپکی جانب سے ہوگا

پرمانا بھاس۔ بہت اچھا حضور۔ اسمین ہمارا کیا ہرج ہے۔ جسکے دل مین اٹک ہے وہی اٹک ہے۔ اچھا جی (درخواست اوٹھا کر) بلائیے اول گواہ لالہ آریہ چند کو۔

پواد (باہر جا کر) ارے کوئی آریہ چند گواہ حاضر ہے۔

آریہ چند۔ حاضر ہے صاحب۔

آریہ چند جلدی سے اندر آکر سلام کرتا ہے۔

منصرم۔ اچھا جی حلف دو۔

پواد۔ کہو پرمیشر کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

آریہ چند۔ پرمیشور کو حاضر ناظر جانکر سچ سچ بیان کرونگا۔

منصرم۔ آپ کا نام۔

آریہ چند۔ آریہ چند

منصرم۔ باپ کا نام۔

آریہ چند۔ (سوچکر) مین تو قدیم سے ہون باپ کون ہوتا۔

ستوارتھ چند۔ حضور یہی جھوٹ۔ برس بیک ہوئے ہونگے کہ سوامی دیانند سرستی جی کے گھر آپکی ولادت ہوئی ہے۔

آریہ چند۔ نہین اونھون نے تو مجھکو متبنی کیا ہے۔ پس بہت کرو تو پسر متبنی سوامی دیانند صاحب لکھ لیجیے۔

منصرم عمر۔ **آریہ چند**۔ قریباً دو ار بسال۔ (منصرم لکھتا ہے)

سین ششم

دیگر اشخاص متعلق سین ہذا

۱- بابو پرکاش چند (परीक्षक) جج تحت | بابو نرنے چند (निर्णय) منصرم عدالت

احاطہ عدالت دیوانی مین بتاریخ ۷ دسمبر ۱۸۸۸ء

فریقین معہ گواہان ووکلا حاضر ہین اور حکام اور اہلکاران عدالت اجلاس مین بیٹھے ہوے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین۔

نرنے چند منصرم (چپراسی سے) چپراسی لالہ تواتھ چند مدعی و پرپت چند وغیرہ مدعا علیہم کو آواز دو۔

بابو پرکاش چند- آہا آج وہ مقدمہ ہے۔

منصرم حضور۔

عدالت- اچھا۔

چپراسی (باہر جاکر بآواز بلند) تواتھ چند مدعی اور پرپت چند وغیرہ مدعا علیہم چلو۔

فریقین معہ اپنے وکلا حاضر اجلاس ہوتے ہین۔

عدالت (وکلا مدعا علیہم سے) اچھا بلایئے اول گواہ کون ہے۔

پرمانا بھاس- حضور اول ثبوت مدعی کا ہوگا اوسکو اپنا دعوی ثابت کرانا چاہیے۔

پرمان چند نہین حضور ہمارا دعوے حرف بحرف تسلیم ہے ہمکو ثبوت کی کیا ضرورت جن جن باتون سے تردید کیگئی ہے اون سے ہمکو قطعی انکار ہے اسلیے جملہ بار ثبوت ذمہ

محرر لیکر لکھتا ہے۔

ونی چند (آگرہ چند سے) بابو جی میری جانب سے تو بس لالہ سانگھ چند کافی ہین۔

آگرہ چند۔ بھائی ایک دو اور بھی تو چاہئین۔

ونی چند۔ صاحب یسے تو مین سب سے ملتا جلتا رہتا ہون اور سب کا تابعدار ہون مگر گواہی کے لیے تو کیا کہون مجھے کسی اور پر بھروسہ ہی نہین۔

آگرہ چند۔ دیکھو صاحب گواہ مضبوط لکھانا ایسا نہو کہ وقت پر کام ندے۔

ونی چند۔ صاحب مین اسی لیے کسی اور کو طلب نہین کراتا اور رہے لالہ سانگھ چند انکو تو آپ بھی جانتے ہین کہ مجھ سے کسی طرح عذر نہین ہوسکتا۔

آگرہ چند اچھا اونکو معہ سانگھ شاستر طلب کرا لے دیتے ہین

ونی چند۔ ہان بس ٹھیک ہے

آگرہ چند۔ اچھا لکھادو منشی کو۔

ونی چند (محرر سے) منشی جی گواہ لکھ لیجیے۔

نرنجن سنگھ محرر۔ اچھا بتلائیے۔

ونی چند۔ لالہ سانگھ چند معہ سانگھ شاستر۔

محرر لکھتا ہے۔

جملہ محرران درخواست مذکورہ داخل کراتے اور سب اصحاب تشریف لیجاتے ہین۔ عدالت سے حسب ضابطہ سمن جاری ہوکر اور جملہ گواہان پر معرفت نوادچپراسی کی تعمیل ہونے کے بعد رپورٹ تعمیلی گذر گئی۔

دُرفے چند - اچھا بس یہی کافی ہین - اور تمھارا تو تحریری ثبوت بھی نہایت مضبوط ہے (دربودہ سنگ محرر سے) لو منشی جی یہہ ثبوت انکا داخل کردو اور گواہ طلب کرادو -

دربودہ سنگ محرر (لیکر) بہت خوب -

محرر درخواست لکھتا ہے -

سنشے سنگ (کلکال چند سے) بابو جی میرا ثبوت بھی لے لیجئے -

کلکا چند - ہان ہان لاؤ -

سنشے سنگ (بستہ سے نکالکر) یہہ تو لیجئے تحریری ثبوت مہابیر لو پران اور گوتم سریکیتا وغیرہ - اور گواہ تو صرف ایک لالا سوتیا مبر سنگہ ہوسکتے ہین -

کلکا چند (بعد غور کے کشا ے چند سے) دیکھو منشی جی گواہ تو طلب کرادو اور یہہ تحریری ثبوت اوسکے ہاتھ سے داخل کرادینگے -

کشا ے چند محرر (لیکر) اچھا حضور -

محرر درخواست لکھتا ہے -

زباندراز خان (اگیان خان سے) کیون صاحب آپ کیا ثبوت دینگے -

اگیان خان - جناب تحریری ثبوت تو یہہ لیجئے بائبل اور قران شریف اور چند حدیثین - اور گواہ حضرت اسلام علی اور مسٹر اسچینزم کو طلب کرا ے دیتا ہون -

زباندراز خان - ایک آدہ گواہ اور بھی ہو تو بہتر ہے -

اگیان خان - اور کسکو بتلاؤن -

زباندراز خان - اچھا خیر جانے دو (کمواد بیگ محرر سے) منشی جی لکھ لو اور طلب کرادو اور یہہ کتابین بھی داخل کردو -

بیریت چند (بستہ سے ویداور ستیارتھ پرکاش نکالکر) لیجیے۔

پرمانا بھاس (بیریت چند سے) دیکھو گواہ آپکے معزز اور بے تعلق ہون۔

بیریت چند۔ جناب بس یہی ناممکن ہی۔ اب کہیے تمام جہان سے تو ہمارا تعلق ٹھیرا۔ ایسے گواہ کہان سے لاوین۔

پرمانا بھاس۔ بیشک غیر کچھ ہون لیکن ایسے تو ہون کہ جنپر بالکل بھروسہ ہو۔

بیریت چند۔ جناب یہہ تو پرمیشور کے فضل اور حضور کے کرم کا پرتو ہی ہی کہ اگر راستہ چلتے کو بھی طلب کرادوگے تو ممکن نہین کہ تعمیل حکم سے عذر کرے۔

پرمانا بھاس۔ یہہ تو صحیح مگر پھر بھی گواہ ہوشیار اور تجربہ کار ہونے چاہئین جو جرح مین نہ بگڑین کیونکہ بابو پرمان چند گواہون کے بہت لتے لیتے ہین۔

بیریت چند۔ اجی تم دیکھنا کہ سب جرح ورح کرنی بھول جائیگا۔

پرمانا بھاس۔ ہان بس یہی چاہیے۔

ڈرنے چند (ایکانت سنگہ سے) آپ بھی گواہ اپنے طلب کرا دیجیے صاحب۔

ایکانت سنگہ (بستہ سے چند کتب نکالکر) لیجیے صاحب یہہ تو تحریری ثبوت ہے۔

ڈرنے سنگہ (لیکر) کیا ہے۔

ایکانت سنگہ۔ چاروا‌ک سدھانت اور پٹک ترے وغیرہ کئی شاستر ہین۔

ڈرنے چند۔ اچھا۔ اور گواہ۔

ایکانت سنگہ۔ ایک تو ناستک چند، دوسرے لالہ بودھ چند۔ بس۔

ڈرنے چند۔ اور بھی کوئی ہے۔

ایکانت سنگہ۔ بس صاحب اور کسی پر مجھکو اعتماد نہین

اچھے بھلے کی عقل خبط ہوتی ہے۔

ڈُرنے چند۔ واقعی جناب صدر اعلےٰ صاحب بھی تو آج چکر کھا گئے۔ اور اِسوقت تو بالکل دعوے کو پوچ سمجھ رہے ہین۔

زباندراز خان۔ کیون نہو جناب بعض بعض نمبر تو نہایت ہی کمزور اور قوی ہے۔

کلکال چند۔ خیر صاحب یہہ باتین تو ہوتی ہی رہینگی اب کچھ ثبوت کا فکر کیجئے۔

بپریت چند۔ ہان صاحب یہہ فرمائیے کس کس ثبوت کی ضرورت ہے۔

پرمانا بھاس۔ سب بار ثبوت اپنے ہی ذمہ ہوگا۔ ہر ایک نمبر کو ثابت کرانا پڑیگا۔

بپریت چند۔ اوہو۔ کیون جی یہہ کیا بات ہے۔

پرمانا بھاس۔ بات کیا ہے عدالت کا ضابطہ ہے یا گھر پر وا ہیچ۔

بپریت چند (سوچکر) اچھا منشی جی میرے گواہ تو آپ لکھ لیجئے۔

استیارتھ سنگھ محرر۔ بولئے۔

بپریت چند۔ ایک تو لالہ آریہ چند۔ دویم لالہ ویدانت سنگھ۔ سویم پنڈت یاگیک چند بس اور کیا کرینگے۔

استیارتھ سنگھ۔ بہت اچھا لیجئے ابھی طلب کراتا ہون۔

استیارتھ سنگھ درخواست لکھتا ہے۔

بپریت چند۔ اور بابو جی تحریری ثبوت ہمارا وید اور ستیارتھ پرکاش ہے اسکو بھی داخل کرا دیجئے۔

پرمانا بھاس۔ ہان ضرور۔ منشی جی جلد ابھی لیکر داخل کردو۔

استیارتھ سنگھ۔ اچھا حضور۔ (بپریت چند سے) لاؤ جی کیا ثبوت ہے۔

تتوارتھ چند۔ بہت خوب۔

تتوارتھ چند اور ببیک چند جاتے ہین۔

ہاس سنگ (ایک ہرکارہ مدعا علیہم سے) جناب۔ مبارک

بیریت چند۔ ہان سنا تو کیا گر مقررہ ہے۔

ہاس سنگ۔ حضور کے اقبال کی برکت سے اول وار مین ہی مخالفون کو بُری بنی ہے۔ بیان چند ناک چڑھا کر فرماتے ہین "بھائی مجھ سے اس مقدمہ مین ہرگز وکالت نہوگی۔ کوئی اور وکیل تلاش کرلو" خود لالا تتوارتھ چند کہنے تھے "میرے بھی حواس باختہ ہین" اب بُری حالت مین زمین پر پڑے نظر آتے ہین دبا یا تو بلبلاتی ہو۔ گھگھی بندھ گئی کہ بدن پر لٹکا یا جاتا ہے شاید غش آگیا ہے اور ببیک چند عجیب حالت مین ہی۔ از حد تردد دامنگیر ہے غرض ایک تہلکا پڑ رہا ہے

بیریت چند (دل ہی دلمین خوش ہوکر) ہان۔ تو خیر

تشوک سنگ (دوسرا اہلکارہ) جناب یہہ بھی واضح رہے کہ یہہ سب کچھ غلام کی ہی کوششون اور جرات کا نتیجہ ہے۔ قدیم کا نمکخوار ہون۔ وقت پر کبھی چوکنے والا نہین۔ ایک مرتبہ پہاڑ کو بھی تو اولٹ کر زمین پر ڈال سکتا ہون۔ بڑے بڑے سنگدل اور اچھے اچھے گیانی دھیانی میرے قدم رکھتے ہی لڑکھڑاتے اور بیقرار ہو جاتے ہین۔ کہلاتے ہین نہ سوتے ہین چیخین مارتے اور زار زار روتے ہین۔ اور ابھی تو اول ہی حملہ ہے میری جانفشانی اور جرات سے تو زمانہ واقف ہے۔

اگیان خان۔ ہان ہان ہم جانتے ہین فتحیابی پر سبکی قدردانی فرمائی جاویگی۔

بابو پرمانا بھاس۔ صاحب اصل تو یہہ ہے جوابدہی ہی ایسی طرح کی ہوئی ہے کہ

ببیک چند- جی ہان ہیہ توٹھیک ہی- ضرور چاہیے- بھلا اگر ضرورت ہوئی تو بھائی اسوقت کہان لینے جاوگے- دیکھتے رہجاوگے-

تتوارتھ چند- پھر آپ ہی فرمادین کہ کسکو طلب کرانا چاہیئے-

ببیک چند (کچھ دیر سوچکر) میری راے مین تو لالہ کھنچیت چند اور لالہ جنمت چند دونون بھائی آتے ہین وہی بہہ صفت موصوف ہین اور اگرچہ ہین تو وہ دونون ایک ہی مگر صاحب تاہم تعداد مین تو دو ہونے چاہئین-

پرمانچند- ہان ہان وہی جی وہی بس اور کسیکی ضرورت نہین ہی دونون مناسب ہین-

تتوارتھ چند- مگر اون سے اپنا تعلق ظاہر کیا جاویگا تو پھر کس کام کی گواہی ہوگی-

پرمانچند- اسکی تو کچھ پرواہ نہین- جناب وہ عدالت کے نزدیک معتبر اور باوقار ہین اور کوئی اون سے جھوٹ تو کہلوانا ہی نہین ہی- علاوہ اسکے باپ کی شہادت بیٹے کے مقدمہ مین قانونًا جائز ہے-

تتوارتھ چند- خیر آپکو اختیار ہے-

پرمان چند (بگیان سنگھ عرف ستیارسنگھ محرر سے) منشی جی ان دونون صاحبونکو آپکی جانب سے (تتوارتھ چند کی طرف اشارہ کرکے) شہادت مین طلب کرادیجیے-

ستیارتھ سنگھ محرر- بہت اچھا- ابھی درخواست لکھے دیتا ہون-

لکھکر داخل عدالت کرآیا-

ببیک چند- اچھا بس چلیے-

تتوارتھ چند- ہان- اچھا صاحب اجازت ہے-

پرمان چند- ہان بس تشریف لیجائیے- الا تاریخ پر معہ گواہان جلدی چلے آنا-

یعنی پانی جو لکڑی کو نہیں ڈبوتا اُسکی یہی وجہ ہے کہ وہ اُسی پانی کی پرورش کی ہوئی ہے۔ پس اُسکو شرم آتی ہے۔ آپکو بھی ہر طرح سے انکی دلداری ہی کرنا چاہیئے۔ اور ہمسے تو خواہ کچھ ہی کہا کرو۔ دیکھئے بابو پرانا بھاس وغیرہ مخالف کس زور شور سے نئے نئے منصوبے گانٹھ رہے ہیں۔ آپکو بھی کمر ہمت چست رکھنا چاہیئے۔ ایسے گرے دل سے کلام نہ کیا کرو وہ ہین کیا چیز۔

پرمانچند۔ اجی آپکے خیالات کہاں ہین۔ ہین تو آپکا اور نیز انکا تابعدار ہون۔ بھلا مجھکو کسیطرح درگذر ہے۔ ہر طرح اور ہر حال مین موجود اور شریک ہون۔ اچھا انھین سے دریافت کرو کہ آج تنقیح قایم کرانیکے وقت کسقدر کوشش اور جانفشانی ہوئی۔ کوئی دقیقہ باقی چھوڑا گیا؟ مگر صاحب مین سچ کہتا ہون واقعی اُسوقت تو میری طبیعت ازحد نا امید اور سوگوار تھی۔ ہان اسوقت تو ضرور کچھ جناب کے قدوم کی برکت کا اثر اب غالب ہوا ہے کہ میرا دل بھی ازبس چست ہوگیا۔ بلکہ اب تو یہہ کہتا ہون کہ دیکھا جاویگا بھلا خیر اب اس جھگڑے کو جانے دو کچھ ثبوت وبوت کا فکر اور مشورہ کرو گواہون کی زیادہ تعداد کی تو کچھ ضرورت نہین لیکن جو ہون معزز اور معتبر ہون۔

تتوارتھ چند۔ ہمارے ذمہ کیا ثبوت ہے تحریر تکمیل دستاویز اور یافتنی مبلغان وغیرہ سے تو کسیکو انکار ہی نہین۔

پرمانچند۔ جناب یہہ تو سچ ہے کُل بار ثبوت ذمہ مدعا علیہم ہی ہے اور یہہ بھی یقین ہے کہ اپنی طرف سے شاید کسی ثبوت کی ضرورت بھی نہو مگر تاہم تردیدی گواہ ایک دو اگر موجود ہون تو فوراً بوقت ضرورت کام آجاوینگے۔ اسلیئے احتیاطاً کہتا ہون کہ ضرور ایکدو گواہ طلب کرادو بس زیادہ نہین۔

متر کو دیکھکر چھاتی بھر آئی۔ گلے مین ہاتھ ڈالکر رونے لگا۔

بیک چند (پیار سے آنسو پونچھکر) کیون متر کیا ہوا۔ ایسے کیون گھبراتے ہو۔

تتوارتھ (ہچکیان لیتا ہوا اور سانس ڈالکر) متر کسی نے سچ کہا ہے ”حال بد کا شریک دنیا مین۔ نہ برادر نہ آشنا دیکھا“ ہمیشہ کے عنایت فرما۔ قدیم کے بندہ پرور بابو پرمان چند صاحب جنھون نے بلا غرض آجتک پڑھایا بڑھایا لڑایا۔ اب ایسے وقت مین یہہ بھی جواب دیتے ہین۔ علیحدہ ہونا چاہتے ہین۔ اب کہیئے کہان جاؤن۔ کسکو اپنا بناؤن۔

پرمانچند (کھسیانا ہوکر) لو صاحب یہہ لو۔ شاباش ہے۔ مرحبا آپکے خیالات کو۔ مین نے تو جناب یہہ لفظ صرف اس غرض سے کہدیا تھا کہ یہہ مقدمہ اب ہو گیا ہے مقدمہ۔ اسکی پیروی مین کسیطرح زیادہ خیال ہو اور ساداتی نہ سمجھا جاوے۔ نہ کہ میری یہہ غرض تھی کہ جو آپکے ذہن مین آئی۔ بھلا مجھ سے کہین ہٹا جاتا ہے۔ آپکی حمایت مین مین بھی تو شریک ہون۔

بیک چند۔ اجی صاحب۔ واہ یون تو ہے ہی۔ بھلا کہین ناخن اور ماس بھی علیحدہ ہوتے ہین۔ یہہ کوئی بات ہے۔ یہہ ہمارے لالہ (تتوارتھ چند کی طرف اشارہ کرکے) ہمیشہ کے ایسے ہی دل کے کچے ہین۔ ذرا ہی مین گھبرا جاتے ہین۔ مگر ذرا آپکو بھی انکی تسلی و تشفی کی باتین ہی کہنا چاہیے۔ خصوصاً جبکہ آپکی جانب سے مقدمہ نا امیدی ہو تو انکی زندگی ہی محال ہے۔ اور آپکو یہہ بھی معلوم ہے کہ کسی فارسی کے شاعر نے کہا ہے۔

چوب را آب فرو مے نبرد حکمت چیست
شرم دارد ز فرو بردن پروردۂ خویش

تتواتھ چند- ہان صاحب واقعی درست ہے - میرے بھی بدن مین اسیوقت سے دم نہین رہا کیا کرون - کہان جاؤن - دیکھیے کیا ہو -

پرمانچند- ہو کیا جناب ابکی مرتبہ تو قطعی کامیابی کی امید نہین تمھارے ساتھ کون اپنی بھی آبرو کھوے صاحب کوئی اور وکیل کر لیجیے - اب مجھسے اس مقدمین پیروی نہو گی -

تتواتھ چند کچھ تو پہلے ہی سے حواس باختہ اور غلطان پیچان تھا اس لفظ کا سننا تھا کہ یکبارغش کھا کر دھڑ سے زمین پر گر پڑا دم چڑھ گیا - بازو مین ضرب آئی - اسکے گرنے کے دھماکے نے دیا کے دلپر چوٹ لگائی - جٹ سے اوٹھکر دوڑی آئی منھہ پر اوڑنے لگی ہوائی - پانون دابے اور ہوا کرنیکی ٹھیرائی -

دیا (پرمانچند سے) اے پتا دشمن کے حملہ کی آگ سے جنکا دل خوف زدہ اور بیقرار ہے انکو شیرین گفتاری کے پانی سے تسکین دینا اور دھیرج بندھانا ہی پرم دھرم ہے سخت اور خوفناک الفاظ جو خود اپنے آپکو برے لگتے ہین ہائے ہائے وہ دوسرون کو کیسے بولے جاتے ہین - دیکھیے کیسی حیرت ہے کہ گر کے لالہ تتواتھ چند اور چوٹ میرے جگر دے پر لگتی ہے - اب انکا دکھ کیونکر دور کرون (ایک باندی سے مخاطب ہوکر) بہو ست وتی تو کیسی باندی ہے - ذرا انکے متر لالہ مبیک چند کو تو آواز دے -

ست وتی (دوڑکر) لالہ مبیک چند! کچھ خبر بھی ہے - آپکے متر کے دشمنون کا برا حال ہے -

مبیک چند- ہائین! کیا ہوا

یہہ کہتے ہوے لالہ مبیک چند فوراً دوڑکر پاس آگئے - زانو پر سر رکھکر جب دو چار چھینٹے پانی چھڑکا - اور شواد ھیا ئے کی ہوا جھولی تب تو تتواتھ چند نے آنکھ کھولی - ہوش آئی -

۱۸- سانکھ چند (सांख्य) شنے چند کا ...

۱۹- اسلام علی

۲۰- مسٹر کرسچینٹی (क्रिश्चियनिटी) Christianism

۲۱- پرمانا بھاس چند (प्रमाणाभास) ہیریت چند کا وکیل

۲۲- کلکال چند (कलिकाल) سننئے سنگھ کا وکیل

۲۳- دُرنے چند (दुर्नय) ایکانت سنگھ کا وکیل

۲۴- آگرہ چند (आग्रह) دُرنے چند کا وکیل

۲۵- زباندراز خان - اگیان خان کا وکیل

۲۶- استیارتھ سنگھ (असत्यार्थ) پرمانا بھاس چند کا محرر

۲۷- کشلے چند (कवाय) کلکال چند کا محرر

۲۸- دُربودھ سنگھ (दुर्बोध) دُرنے چند کا محرر

۲۹- نرلج سنگھ (निर्लज्य) آگرہ چند کا محرر

۳۰- بکواد بیگ - زباندراز خان کا محرر

۳۱- ہاس سنگھ (हास्य)

۳۲- شوک سنگھ (शोक)

۳۳- بواد (विवाद) تعمیل سمن کرنیوالا چپراسی

بعد تنقیحات سنائے جانیکے فریقین اجلاس سے باہر آتے اور اپنے اپنے ثبوت کی فکر کرتے ہیں

پرمانچند (اجلاس سے باہر آکر) کہاں گئے بھائی لالہ تتوارتھ چند۔!

تتوارتھ چند۔ جناب۔

پرمانچند۔ سنا صاحب آپ نے جواب اور تنقیح۔ میرے تو صاحب سنتے ہی ہوش اُڑے جاتے تھے۔ بزور اپنے تئیں تھامااور تمھارا کام کیا بھائی مین نے تو اس قسم کی جوابدہی آجتک کوئی دیکھی تو کیا سُنی بھی نہین تھی جیسا انھون نے اکلے مرتبہ منصوبہ باندھ باندھ مسودہ گانٹھ گانٹھ نیا ہی طرز نکالا ہے۔

منتھیات ناشنک ناٹک

حصہ دوم

سین پنجم

اشخاص ناٹک متعلقہ سین ہذا

۱- تتوارتھ چند (तत्वार्थ) منی

۲- بیبیک چند (विवेक) منی کا دوست

۳- کتھنچت چند (कथंचित)

۴- جینمت چند (जिनमत)

۵- پرمان چند (प्रमाण) وکیل منی

۶- بگیان سنگھ عرف ستیارتھ سنگھ (विज्ञान। सत्यार्थ) پرانا منی کا مخبر

۷- بپریت چند (विप्रीत)

۸- سنشے سنگھ (संशय)

۹- ایکانت سنگھ (एकांत)

۱۰- ونے چند (विनय)

۱۱- اگیان خان (अज्ञान)

۱۲- آریہ چند (आर्य्य)

۱۳- ویدانت سنگھ (वेदान्त)

۱۴- یاگیک چند (याज्ञक)

۱۵- سویتامبر سنگھ (स्वेताम्बर)

۱۶- ناستک چند (नास्तिक)

۱۷- بودھ چند (बौद्ध)

آنچہ بر خود نہ پسندی بر دیگران مپسند

ओ३म्

متبھیات ناشک ناٹک

جسمیں ایک مقدمہ عدالتی کے پیرایہ مین ہر ایک مت کی آزادانہ بحث کرکے
سچ اور جھوٹ کے کھرے کھوٹے کا امتحان کیا گیا ہے

حصہ دوم

مصنفہ پنڈت رکھب داس صاحب متوطن قصبہ چلکانہ ضلع سہارنپور

جسکو

حسب فرمائش جناب بابو شیو جیان صاحب وکیل عدالت منصفی دیوبند
خادم الملک بہاری لال وی لے - جے بلندشہری مصنف [illegible]
ناول نفاذ بیدا اصول [illegible] و ہفت جواہر وغیرہ و مترجم [illegible]
جین ویراگ شتک و بھرتری ہری نیتی شتک و چانکیہ نیتی درپن وغیرہ نے

بعد نظر ثانی

مطبع پرکاش بلندشہر میں باہتمام منشی ہرپرشاد چھپوایا
۱۰۰۰ جلد جنوری سنہ ۱۹۰۰ء

(۱) ہنومان چرتر ناول

بھارت ورش کے بہت سے قدیم سربستہ رازوں کو
کھولنے والا بہترین سے مستورات خانہ داری کی
تعلیم دینے والا ہر خیال اور ہر عمر کے اصحاب کو
اپنی قابلیت و دانائی سے نیک راہ پر چلانے کے لیے سچا
رہنما۔ اسرار ناول نویسی کا دفینہ محاورات کا گنجینہ
اخلاق کا معلم ایک تواریخی و اخلاقی ناول جس
میں بشہادت کتب مستند صحیفہ رامائن زبان
سنسکرت مصنفہ شری سوامی رودر کشین آچاریہ
کے آریہ ورت کے نامی دلاور ہنومان کی پیاری
ماں انجنا کی حسرت بھری داستان اور اسکی
درد انگیز مصیبتوں کی مجسم صورتیں غم ہجر میں گذرنے
والی راتوں کا فوٹو۔ اور اسکے پیارے شوہر
پون کمار کی بے اعتنائیوں کی ہو بہو تصویریں
اور اس شجاعت کے دیوتا (ہنومان) کی اصلی
پیدائش معہ زائچہ (جنم کنڈلی) اور سچی شجاعت
و جرأت کا دریا نمایاں کرکے کچھ عجیب موثر
الفاظ میں کھینچ کھینچکر دکھلائے گئے ہیں۔ اس
ناول کے پڑھنے والوں پر رامائن و اصلی و
نسبی یہ کہ دیگر پرانوں کے شاعرانہ مبالغہ کا عقدہ
اور انہیں مستعمل استعاروں کی اصلیت بخوبی
کھل جائیگی۔ اسمیں موقعہ بموقعہ علم آب و علم دنیا
و علم نجوم و علم طبیعی وغیرہ سے بھی کام لیا گیا ہو
اور جابجا بہت سے فٹ نوٹ دیکر ان کی
توضیح بھی حسب ضرورت بخوبی کر دی گئی ہے۔
قیمت علاوہ محصولڈاک حصہ اول صرف [illegible]
دوم ۱۲ر حصہ سوم زیر طبع
(۲) ہنومان چرتر ناول۔ اسمیں

ناول مشتہرہ بالا کے واقعات تواریخی و مشہورہ
بازگشت (خاندان ہیونی) وغیرہ کا لطف اگر
مختصر الفاظ میں اوٹھانا ہو تو اسے ملاحظہ فرمایئے
قیمت اردو ۱ر ناگری ٹائپ ۲ر

(۳) ہفت جواہر۔ یہ کتاب صدہا کتب
مضامین مختلفہ علوم نادرہ و تجربات ذاتی کا
عطر ہے۔ اسمیں علم طب کے کارآمد چٹکلے و نسخہ جات
تقریری شامل ہیں۔ اسپریچولزم (عمل حاضرات بطریقہ
اہل فرنگ و اہل امریکہ) انتخاب منوسمرتی۔ ترجمہ
سانکھ فلسفہ۔ ترجمہ پرشنوتری (دلچسپ الجواب)
مصنفہ سوامی شنکر اچاریہ۔ حکما کے منتخب اقوال
و نصائح۔ دلچسپ علمی تشبیہات و انعامی حل طلب
سوالات و معمے اور دیگر نہایت ضروری و کارآمد
جاننے قابل باتیں درج ہیں۔ قیمت اس انمول
گنجینہ جواہر کی بغرض رفاہ عام بہت قلیل رکھی
گئی ہے یعنی علاوہ محصولڈاک حصہ اول ۵ر
حصہ دوم ۵ر حصہ سوم زیر طبع۔

(۴) جین ویراگ شتک اردو۔ اسمیں
دنیا کی بے ثباتی کچھ عجیب موثر الفاظ میں دکھا کر
اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

(۵) بھرتہری معہ جین ویراگ شتک اردو
بصفات متذکرہ بالا۔ قیمت ۲ر

(۶) بھرتہری نیتی شتک اردو۔ یہ کتاب
علم اخلاق میں بے مثل ہے۔ قیمت ۱ر

(۷) چانکیہ نیتی درپن اردو۔ بصفات
متذکرہ بالا قیمت ۲ر

جو اصحاب اپنی عزیز اولاد کو خلیق اور نیک خصلت
بنانا چاہتے ہیں انہیں اپنے بچوں کو کم سنی ہی
سے ان دونوں مشتہرہ بالا کتب کی تعلیم کرانی چاہیے

نرنے مفصلہ ذیل تنقیحات سنا تا ہے۔

نمبر ۱۔ کوئی ایشور با صفات مخلوقات کا صانع ہے یا نہیں اور جملہ انتظام نفع نقصان احتیاج تفریق فوق پیدایش سزا جزا قرضہ لوانا وغیرہ سب ہی انجام دیتا ہے یا کیا۔

نمبر ۲۔ زرمطلوبہ مدعا علیہ بیرت چند نے گیان خرچ کیا یا نہیں اور آیا گیان خرچا ہوا قرضہ کا روپیہ قابل وصول رہتا ہے یا نہیں۔

نمبر ۳۔ جگت مین انواع مختلف اشیا جو نظر آتی ہین اُن سب کی اصلیت ایک برہم ہی ہے یا کیا اور آیا مدعی و مدعا علیہ دونون بھی ایک ہین یا دو۔

نمبر ۴۔ تمامی جز و کل کا خالق کوئی خداوند با صفات ہے یا نہین اور جملہ حرکات و سکنات اُسی کے حکم سے ہوتی ہین یا کیا

نمبر ۵۔ جو چیز کسیکے تصرف و دخل مین آگئی بالخصوصیت نقد وغیرہ کے وہی اُسکا مالک سمجھا جاتا ہے یا کیا

نمبر ۶۔ ہر ایک قوم اور مذہب کے معتقد آدمی کے ہر حالت مین کرم ناش ہو سکتے ہین یا نہین اور مدعا علیہ کا وہ کرم بھی ناش ہو گیا یا نہین جسکی وجہ سے اسکو قرضہ ادا کرنا پڑتا۔

نمبر ۷۔ کیا اس جنم مین بھی ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو بدل سکتا ہے اور مدعا علیہ بھی کسی دوسرے جسم مین منتقل ہو گیا ہے۔

نمبر ۸۔ آیا تمام اشیا زمینیا اصل ایک سروپ ہین یا نہین اور لین دین آمد و رفت وغیرہ جملہ حرکات صرف خواب و خیال ہین یا کیا۔

نمبر ۹۔ جملہ اشیا لحظہ بلحظہ آپ ناش ہوتی ہوئی اپنی جگہ دوسرے ہمجنس کو پیدا کر جاتی ہین یا کیا۔

نمبر ۱۰۔ کیا دعوی مدعی مین ضابطہ کارروائی عدالت بھی کالعدم ہے۔

نمبر ۱۱۔ آیا پرتھوی آپ تیج بایو سے علیحدہ کوئی جیو دربیہ ہے یا نہین چارون کے وقتاً فوقتاً مقدار مناسب پر جمع ہو جانے سے ہی طاقت دانائی وغیرہ علامات روح پیدا ہو جاتی ہین۔

بعد سنانے تنقیحات کے ۱۰ دسمبر ۱۸۸۸ء واسطے فیصلہ کے مقرر ہوئی اور فریقین کو اپنا اپنا ثبوت پیش کرنے کی ہدایت کیگئی۔

کوئی اور بھی مشکل ہے (وکلا مدعا علیہم سب ہنستے ہین)

پرمانچند۔ حضور دونون طرح خیال ہر دو مدعا علیہم کا غلط ہے بروقت مباحثہ معلوم ہو جاویگا

عدالت (متعجب ہوکر) اچھا پھر بھی نمبر آٹھ مین ہی اُسکی بحث بھی داخل ہو سکتی ہے
علیحدہ تنقیح قایم کرنے کی کچھ ضرورت نہین۔

پرمانچند۔ نہین حضور اسکی بھی علیحدہ تنقیح قایم ہونی چاہیے کیونکہ ہم سب تہاسٹیکیش [illegible] ہین [illegible]

عدالت۔ اچھا ہمارا کیا حرج ہے اسکو بھی علیحدہ لکھدینگے (آگرہ چند سے مخاطب ہوکر) کیون بابوجی

آگرہ چند۔ بہت اچھا حضور علیحدہ مین اور سہولیت رہیگی۔

عدالت۔ اچھا تو اسطرح لکھدیوین کہ جملہ اشیا لحظہ بلحظہ خود ناش ہوتی ہوئی اپنی
جگہہ دوسرے ہمجنس کو پیدا کرجاتی ہین یا قدیم اور مستقل ہین۔

پرمانچند۔ حضور اسمین تو پھر وہی بات آگئی۔

عدالت۔ [illegible] اسطرح لکھا جاوے

پرمانچند۔ بس حضور قدیم اور مستقل کے لفظ کو اڑا دیجیے۔

عدالت۔ خیر اچھا اب نمبر دس تو قانونی ہے کہ کیا دعوی مدعی بین ضابطہ کارروائی
عدالت بھی کالعدم ہے۔ اور نمبر ۱۱ اسطرح لکھا جاسکتا ہے کہ آیا پرتھوی آپ تیج بایو سے
علیحدہ بھی کوئی جیو درپیہ ہے یا نہین چارون کے وقتاً فوقتاً مقدار مناسب پر جمع ہوجانے
سے اپنی طاقت دانائی وغیرہ علامات روح پیدا ہوجاتی ہین۔

درشن سنگہ۔ حضور اسکا ایک جز تو ہوگیا کہ آیا بلا خصوصیت مقدار صرف قبضہ
کے اعتبار سے ہی کوئی کسی چیز کا مالک ہوتا ہے یا کسی اور طرح سے۔

عدالت نہین اسکی کیا ضرورت ہے جب آپکا اول جز ثابت ہو جاویگا تو پھر یہہ تو لامحالہ
ماننا پڑیگا اور علاوہ اسکے یہہ تنقیح نمبر ۵ مین آ بھی گئی ہے۔

درشن سنگہ (دلمین) ٹھیک تو ہے (بظاہر) خیر جیسی حضور کی راے ہو۔

عدالت۔ اوہو تنقیحون کا بھی ڈھیر لگ گیا۔ اچھا تو منشی جی اب یہہ جملہ تنقیح فریقین
کو پھر سنا دو اور مقدمہ مین تاریخ قطعی مقرر کردو۔

کہ مدعی و مدعا علیہم بھی دونون ایک ہی ہین یا دو۔

عدالت (مسکراکر) بیشک یہہ تو بہت ضروری ہی۔ اب لیجئے نمبر چہارم میرے خیال ہین اول مولوی زباندراز خان کا جواب لیجئے۔ اور یون تنقیح قایم کیجاوے تمامی جزوکل کا خالق کوئی خداوند با صفات ہے یا نہین اور جملہ حرکات و سکنات اُس ہی کے حکم سے ہوتی ہین یا نہین۔ اور نمبر پانچ یہہ کہ جو چیز کسطرح سے کسیکے قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہے یا کسی مُقدّر وغیرہ کی خصوصیت سے کوئی کسی چیز کا مالک ہوتا ہے اور نمبر ۶ یہہ کہ ہر ایک قوم اور مذہب کے معتقد آدمی کے ہر حالت مین کرم ناش ہوجا سکتے ہین یا نہین۔

پرمان چند۔ حضور اسمین اتنا اور بڑھا دیجیے کہ مدعا علیہ کا وہ کرم بھی ناش ہو گیا یا نہین کہ جسکی وجہ سے اُسکو قرضہ ادا کرنا پڑتا

عدالت۔ بیشک ٹھیک ہے اب نمبر ۷ سنیئے کہ کیا اس ہی جنم مین بھی جیو ایک جسم سے دوسرے جسم مین بدل جاتا ہے اور مدعا علیہ بھی کسی دوسرے جسم مین منتقل ہو گیا یا نہین۔ اور نمبر ۸ مین یہہ بحث معلوم ہوتی ہی کہ آیا تمام اشیا زمانیہ اجل ایک سروپ ہین یا نہین اور لین دین آمد و رفت وغیرہ جملہ حرکات صرف خواب و خیال ہین یا کیا اور نمبر ۹ مین ایکانت سنگ کا جو ابدعوی ہی اوسکا بیان تو خلاف تنقیح نمبر ۸ کے آپکو تسلیم ہی ہوگا۔

پرمان چند۔ نہین حضور ہرگز نہین ہمسے دونون خلاف ہین۔

عدالت۔ کیون آخر ایک تو قبول کروگے۔ ارے بھائی یہہ تو موٹی بات ہی اگر نتیجہ ثابت ہوگئی تب تو اثبات نہین اور اگر نہ ثابت ہوئی تو لامحالہ اثبات ہوگا ا

پرمان چند۔ بیشک

عدالت۔ اور کیا خالق مانتے ہو۔

پرمان چند ہرگز نہین اُس سے بھی انکار ہے۔

عدالت۔ اچھا تو یون لکھدیوین کہ کوئی جگت کا صانع یا خالق ہے یا نہین۔

زباندراز خان۔ نہین حضور ہمارا خالق کا نمبر علیحدہ ہونا چاہیے ورنہ گڑبڑ ہو جاویگی

پرمان چند۔ بیشک علیحدہ ہی ٹھیک رہیگا۔

عدالت۔ بہت اچھا تو لیجئے یون لکھے دیتا ہون۔ کوئی ایشور باصفات دنیا کا صانع ہے یا نہین اور بسلسلہ انتظام نفع ونقصان۔ اجمل لغزلق فوتی پیدائش شرا و زرا۔ قرضہ دلوانا وغیرہ وہی انجام دیتا ہے یا کیا اور نمبر ۲ یہہ تنقیح طلب معلوم ہوتا ہے کہ زر طلوبہ جگیہ مین خرچ ہوا یا نہین۔ اور التسو رے حیوانات اور دھن دولت وغیرہ بھی جگیہ کے سبب کئے ہین یا نہین۔

پرمان چند۔ میری راے مین یہہ اگرنکلی بحث تو تنقیح اول ہی مین طے ہو جاویگی اور یہہ امر کہ زر طلوبہ جگیہ مین خرچ ہوا یا نہیں اُسوقت تنقیح طلب ہوگا جبکہ پہلے یہہ امر طے ہو جاوے کہ آیا جگیہ مین خرچا ہوا قرضہ کا روپیہ قابل وصول ہوتا ہے یا نہین۔

عدالت۔ ہان بیشک یہہ تو اہم بات ہے واقعی ہمنے مغالطہ کھایا۔ اچھا نمبر سوئم تو بہت صاف معلوم ہوتا ہے کہ جگت مین مختلف اشیاء جو نظر آتی ہین اُن سب کی اصلیت ایک برھم ہے یا کیا۔

پرمان چند۔ لیکن اسمین اگر اسقدر اور بڑھا دیا جاوے تو زیادہ موزون ہو جاوے

اُلٹی ہر روز نئی جھیڑ نکالتے ہین تواب لاچار ہو کر بغرض چارہ جوئی حضور کی عدالتین
آیا ہون آخر صداقت کا گھمنڈ تو آہی جاتا ہے - اب حضور کو اختیار ہے -

عدالت - بیشک یہہ بھی صحیح اِنسے دریافت کیا کرلین نادہندی تو انکی جواب ہی
سے ظاہر ہے - اور ہمارے کیا اختیار ہی صاحب ہم تو جو امر ثابت ہوگا اُس سے ہرگز
درگذر نکرینگے - اچھا صاحب اسمین تنقیح قایم کر لیجئے (مثل ہاتھہ مین لیکر) نمبر اول
تو میری راے ہن یہہ ہونا چاہئے کہ زر مدعویہ کے دلوانے مین ناظم کامل کی خواہش
ہے یا نہین -

پرمانٹ چند - نہین حضور اسکا ثبوت تو کسی طرح بھی نہیں ہو سکیگا -

پرماناند بھاس - کیون حضور کیون نہین ثابت ہو سکتا - پرتیکس سے نہین
تو انومان وغیرہ سے تو سدّھہ ہو جایگا -

پرمان چند - جناب انومان مین بھی دھرمی ہیت پرستدھہ ہوتا ہے اگر دھرمی
پرسدّھہ نہو تو یہہ معلوم نہین ہوتا کہ سادّھیہ کی سِدّھی کس جگہہ کیجاتی ہے - یعنی جب
تک کوئی ناظم کامل ہی ثابت نہین تو خواہش کسکی ثابت کیجاویگی -

عدالت - تو اچھا یون لکھدو ین کہ ہر ایک شخص کے نیک و بد اعمال کے موافق
فرضہ دلوانے کا انتظام جگت کے صانع کے اختیار مین ہے یا نہین -

پرمان چند - واہ حضور آپ نے خیال نہین فرمایا ہمکو تو صانع کے وجود سے ہی
انکار ہے پس وہی تنقیح طلب ہے اگر کوئی صانع ثابت ہو جاوے تو یہہ تو خود ہی قبول
کرنا پڑیگا کہ قرضہ دلوانے وغیرہ کا جملہ انتظام اُس ہی کے اختیار مین ہے -

عدالت (تعجب سے) اچھا تو آپ صانع کو بھی نہین مانتے ؟

درست نہین ہے۔ انھین چارون چیزون کے مقدار خاص پر جمع ہو جانے سے ایک
طاقت پیدا ہو جاتی ہے جسکو جیو بولتے ہین۔ پس جس گھرانے مین جسوونت جیو بحسب
قاعدہ مذکور پیدا ہو گیا اُس گھر کی تمام چیزین بلحاظ قبضہ کے اُسکی ملکیت سمجھی
جاتی ہین ورنہ کوئی چیز کیسکی موروثی نہین اور نہ مُقدر یا ایشور کوئی چیز ہے۔ پس
نتیجہ یہہ ہوا کہ جو چیز جسوونت کسیکے قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہے۔ لہذا ہمارے
ہاتھ آیا ہوا زر مطلوبہ ہمارا ہی ہے۔ دعویٰ بیجا ہے

عدالت (انگڑائی لیکر) اوہ غضب۔ مقدمہ کیا ہے یہ تو مہابھارت کا بھی باوا
ہو گیا۔ میری تو طبیعت ابھی سے اُکتا گئی۔ عجب کیفیت ہے کہ تحریر و تکمیل دستاویز
اور وصول یابی زر سند عویہ سے تو اقبال مگر اوسکی ادائگی سے انکار کا ایسا ڈھنگ نکالا
ہے کہ آجتک سننے مین نہین آیا (اُدھر آنکھ اُٹھا کر) لالہ تو ارتھ چند آپکی عادت تو
مقدمہ بازی کی تھی۔ تم کیون ایسے جنجال مین پڑا کرتے ہو۔

تو ارتھ چند حضور واقعی تابعدار کا خاصہ تو یہہ نہین مگر لوگ نادہندی اور بے
ایمانی سے ویسے بھی مجھے خاموش نہیں رہنے دیتے اور دو ایک آدمیون نے تو اپنی
آپ کو میرے اور بابو ہریا ان چند صاحب کے نام سے مشہور کر رکھا ہے
اب فرمایئے کہ حضور اگر ایسا نہ کیا جاوے تو ہزارہا آدمیون کو دھوکا ہوا اور
کمال مضرت ہوتی اور خصوصاً اس تمسک کے بارے مین تو آج تک
بندہ طلب و تقاضا کرتا رہا لیکن مدعا علیہم سامنے حاضر ہین دریافت کیجیے کہ
جبکہ انھون نے ایک خرمہرہ ادا نہ کیا بلکہ وہ نقل کہ اُلٹا ہو رکو تو ال
کو ڈانٹے۔ اس احتمال سے کہ ہمارا کیا ہو سکتا ہے اور کیا کر سکتا ہے

(۳) جواب سنے سنگ مدعا علیہ

نمبرا- ہر ایک قوم اور پیشہ کے آدمی کی ہر حالت مین صرف دل صاف ہونیکی وجہ سے کرم ناش ہوکر نجات ہوجاتی ہے پھر ہم تو اوتم کل کے پیدا ہوے اور سچے دھرم کے معتقد ہین۔ ضرور ہے کہ ہمارے دل کی صفائی سے وہ کرم کہ جسکی وجہ سے قرضہ ادا کرنا پڑتا ناش ہوگیا ہو۔

نمبر۲- اس جنم مین بھی ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو بدل جاتا ہے پس کیا معلوم ہے کہ قرضہ لینے والا اور دینے والا جیو بھی کسی دوسرے جسم مین بدل گیا ہو لہذا ایسی حالت تذبذب مین بلا کامل تحقیق کے دعوی کرنا یا ڈگری دینا حق تلفی ہے۔

(۴) جواب اپنے جینہ مدعا علیہ

دنیا کی تمام اشیاء بہ ستّ اصل ایک سروپ ہین باعتبار اسکے کہ جو بھی ایک دنیا کی چیز ہے وہ بھی ستّ ایک سروپ قرار پایا پس کوئی کسیکو دیتا لیتا ہے یہ جمیع حرکات جو نظر آتی ہین صرف وہم کی باتین ہین در اصل انکا کچھ وجود نہین ہے جیسے معاملات خواب۔ پس دعوی فضول ہے۔

(۵) جواب ایکانت سنگ مدعا علیہ

نمبرا- جگت کی تمام چیزین لحظ لحظ خود ناس ہوتی ہوئی اپنی جگہ دوسرے مجنس پیدا کرتی جاتی ہین- چونکہ جیو بھی بلحاظ جگت کی چیز کے ایسا ہی ہے پس دینے والا مدعی اور لینے والا مدعا علیہ دونون بسبب قاعدہ مذکور الصدر اُس لحظہ ناش ہوگئے تشخص غیر کا تشخص غیر پر دعوی کرنا محض بیوقوفی ہے۔

نمبر۲- پرتھوی- اپ- تیج- وایو یعنی خاک و آب و آتش اور باد سے علیحدہ اور کوئی جیو

جو نظر آتی ہے سب وہم و خیال کی باتیں ہیں بوجہ اوڈیا یعنی جہالت کے۔ پس جبکہ
دینے والا مدعی اور لینے والا مدعا علیہ دونوں ایک ہی ہیں تو دعوی کرنا اور ڈگری
دینا سب فضول ہے۔

عدالت (متعجب ہو کر) عجیب و غریب جواب دعوی مرتب ہوا ہے۔ اچھا دوسرا پڑھو

(۲) جواب اگیان خان مدعا علیہ

نمبر۱- ذرہ سے لیکر آفتاب اور زمین سے لیکر آسمان اور جز و سے لیکر کل مخلوقات کا خالق وہی
ایک عالم الغیب و مطلق عادل رحیم کامل خداوند کریم ہے۔ بلا اوسکی مرضی کے کوئی
شے کسیطرح سے حرکت اینکو بھی توانا نہیں۔ پس اوس عادل بے مثال کو مدعا علیہ سے
مدعی کو کچھ دلوانا منظور نہیں ورگرنہ کب ممکن تھا کہ ابتک ادا نہ کیا جاتا۔ دعوی کرنا
ہے اسلیے ایمانی اور خدا کی قدرت پر حملہ کرنا ہے۔

نمبر۲- اسی عالم ... خدا کا ہے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے۔ جسکے دیگر اشیا
اسکی ... ہیں اور وہ اونکا مالک ہی پس جو چیز خواہ کسیطرح سے کسیکے قبضہ و دخل میں
آگئی اسوقت وہی بلاکسی خصوصیت کے اسکا مالک ہی کیونکہ نیک و بد اعمال کی
جزا و سزا کے لئے تو ایک روز خاص مقرر کیا گیا ہے۔ اور نہ اب سے پہلے کہیں روح نے
کوئی فعل کیا تھا جسکا ثمرہ ہووے۔ پس دعوے ہر صورت سے ڈسمس ہونا چاہیے۔

عدالت۔ انکا اور بابو پرمانا بھاس چند کا تو مضمون قریب قریب ملتا ہوا ہے

پرمانا بھاس چند۔ نہیں حضور فرق ہے یہ خالق بتلاتے ہیں اور ہم صانع کی
طرح سے اور بھی فرق ہے

عدالت۔ خیر منشی جی اوبیان تحریری پڑھو۔

عدالت - اچھا کیا دعوی ہے -

پربان چند - تمسک رجسٹری شدہ کی بنا پر دعوی ہے مدعا علیہ نے باوصف تقاضا ر متواتر کچھ ادا نہین کیا -

عدالت (وکلاء مدعا علیہم سے) آپکا کیا جواب ہے کیا کچھ قسط وغیرہ چاہتے ہین -

وکلاء مدعا علیہم اپنا اپنا جواب دعوی داخل کرتے ہین اور سرشتہ دار جوابدعوی ہر ایک کا عدالت کو پڑھکر سناتا ہے -

(۱) جواب بہت چند مدعا علیہ

نمبر۱- دنیا کے کل انتظامات فوتی پیدائش نفع نقصان - [illegible] وغیرہ کا منتظم کال ہی ہے رگ وید وان دیا اور شکتیان دیتیو رہے اور وہی ہر ایک کے شبھ اشبھ کرم پھل کے واسطے [illegible] ہے - اوس کی مرضی بدون کسیکو معلوم بھی نہین ہو سکتا کہ کسکے مقدر کے مطابق کسقدر دینا ہے یا لینا - پس ایشر مادر مطلق کی خواہش نے ہنوز مدعا علیہ کو مدعی کے قرضہ کے ادا کرنیکے لئے مجبور نہیں کیا ورنہ بلا اعتبار و انکار ادا کرتا - لہذا دعوی ڈسمس ہونا چاہئے -

نمبر۲- اسی ایشو جگت کرتا نے حیوانات کا گوشت و پوست بھی یگیہ کے لئے سرجا ہے تو انسان کا روپیہ تو یگیہ کیواسطے لازمات سے ہے - چونکہ زر مطلوبہ بھی ہمارے یگیہ مین خرچ ہوا پس ایسے نیک کام مین خرچ ہوا روپیہ ہرگز قابل واپسی نہین نہ مدعی اوسکے طلب کرنیکا مستحق ہے - جیسا کہ حیوانات اپنی جان کے - دعوی مدعی فضول ہے -

نمبر۳- تمام دنیا مین ایک برہم کے سوائے اور کچھ بھی نہین - یہہ مختلف انواع و اقسام کی جدائگی

اپنے جوابدعوی بابو پرمانا بھاس کو دکھلاتے ہین۔

پریت چند (بابو آگرہ چند سی) جناب ذرا ہمارا جوابدعوے بھی ملاحظہ فرمائیے۔

آگرہ چند۔ اجی جناب بابو صاحب کا جوابدعوی تحریر کیا ہوا ہم کیا دیکھینگے۔

پرمانا بھاس چند (پریت چند سے) بھائی صاحب آپکے جوابدعوی مین ایک نمبر ہینے بڑھایا ہے۔

پریت چند کیا۔

پرمانا بھاس۔ یہہ کہ زر قرضہ نگیہ مین خرچ ہوا ہے۔ پس مدعی اوسکی واپسی کا مستحق نہین رہا۔ جیسا کہ حیوانات اپنی جان کے۔

پریت چند (خوش ہوکر) واہ بابوجی وکیل بھی آپ اس عدالت مین ایک ہی ہین۔

پرکشاک چند (بعد کارروائی متفرقہ) لاؤ جی مقدمات نمبری

نرپے منصرم (مثل ہاتھ مین لیکر) چپراسی۔ آواز دو متوار تھ چند مدعی ونسے سنگے دہپریت چند واونے چندوا کانت سنگ واگیان خان مدعا علیہ کو۔

عدالت۔ کیا ہے آمین آج تنقیح ہے؟

منصرم۔ حضور۔

بعدہ چپراسی باہر آکر مدعا علیہم کو آواز دیتا ہے اور مدعی و مدعا علیہ معہ اپنے وکلاء کے عدالت مین حاضر ہوتے ہین۔

عدالت (پرمان چند سے) مدعی کی جانب سے شاید آپ وکیل ہین۔

پرمانچند (سلام کرکے) حضور۔

مجھکو اول لالہ پربت چند نے کہدیا ہے اسلئے مجبوری ہی۔ کیون آپکے بابو ودرنے چند کیا کہتے ہین۔

ایکانت سنگہ۔ اُنکو تو انکار نہین۔ لیکن آپ ہو جاتے تو بہتر تھا۔

پرمانا بھاس چند۔ تو کیا مجکو آپ علیحدہ سمجھتے ہین۔ مین آپکی بھی ہر طرحسے کوشش کرونگا۔

ایکانت سنگہ جاتا ہے

اودے چند بابو آگرہ چند کے پاس جاتا ہے۔

آگرہ چند۔ آئیے۔ آج سب کے سب کیسے تشریف لائے۔

اودے چند۔ آپکو معلوم نہین کہ تتوارتھ چند نے نالش کی ہی۔ آج اُسکی پیشی ہے جوابدعوی تحریر کر دیجیے۔

آگرہ چند۔ واہ بہت جلد خبر لی۔ اچھا کیا جواب دوگے۔

اودے چند۔ یہہ کہ تمام اشیا انتّ ایک سروپ ہین۔ نہ کوئی کسیکو دیتا ہے نہ لیتا ہے۔ یہہ سب خیالی باتین ہین۔

آگرہ چند۔ خوب اچھا نئی طرز کا جواب سوجھا۔

اودے چند۔ جناب پانچون مدعا علیہم کا ایسے ہی نئے نئے طرز کا جوابدعوی لکھو۔

آگرہ چند۔ اچھا منشی نرلج سنگہ انکا وکالت نامہ اور جوابدعوی لکھ لو۔

اگیان خان بھی مولوی زباندراز خان کے پاس جاتے ہین اور اونکے محرر بکواد بیگ سے جوابدعوی کی نقل لیکر کلکال چند کو دکھلاتے ہین۔

آگرہ چند وکیل اودے چند۔ ودرنے سنگہ وکیل ایکانت سنگہ بھی اپنے

اگیانخان - جناب ہمکو تو آپکے اوپر بیفکری ہی -

کلکال چند - صاحب کیا کہون ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ سنتشے سنگہ وکالت نامہ لکھ گئے ہین - اسوجہ سے لاچاری ہوگئی - اگر دو گھڑی پہلے آپ تشریف لاتے تو مجھے کچھ عذر نہین تھا -

اگیانخان - واہ جناب مین تو آپکو اپنا سرپرست سمجھتا ہون آپ نے ہی تو مجھے پرورش کیا - اب کہیئے کہان جاؤن - برائے خدا سنتشے سنگہ کو کہدینا کہ کسی اور کو کر لینگے -

کلکال چند - بھلا کہین ایسا ہوسکتا ہی - ہمارے پیشے کو بٹا لگتا ہے مگر تم گھبراتے کیون ہو - مولوی زباندراز خان کو وکیل کردو - وہ میرا دوست ہے اور مجھ سے زیادہ ہوشیار ہے اور مین بھی ہر طرح سے مدد کرتا رہونگا - مجھکو تو تمھارا خود خیال ہی - اور جاؤ جوابدعوی اون سے لکھوالاؤ مجھے بھی دکھا دینا - اگر ضرورت ہوگی گھٹا بڑھا دیا جاویگا -

سین چہارم

اور اشخاص متعلقہ سین ہٰذا

۱ - آگرہ چند - اونے چند مدعاعلیہ کا وکیل
۲ - نرنج سنگہ - آگرہ چند وکیل کا محرر
۳ - بکواد بیگ - زباندراز خان وکیل کا محرر
۴ - پر یکشاپ چند - جج ماتحت

احاطہ عدالت دیوانی مین

ایکانت سنگہ (بابو پرمانابھاس سے) بابو جی آپکو تو میری طرف سے پیروی کرنی ہوگی -

پرمانابھاس چند - بھائی پیروی تو مین سب کی طرف سے کرنے کو موجود ہون مگر

سنشے سنگھ۔ ہان رجسٹری شدہ ہی۔

کلکال چند۔ تو کیا ادائگی کا عذر کرو گے۔

سنشے سنگھ۔ یہی تو زیادہ فکر ہے۔ میرے جی مین تو جوابدہی کرنے کی بھی نہین تھی۔ مگر سب مدعا علیہم کا یہی مشورہ ٹھیرا۔ خیر ہمنے تو سوچکر جوابدہی کی یہہ شکل نکالی ہے کہ جبکہ ہر حالت مین جیو کو موکش ہوسکتی ہی تو ضرور ہے کہ ہمارا وہ کرم کہ جسکے اُدے سے ہکو قرضہ دینا پڑتا ناش کو پراپت ہو گیا ہو کیونکہ ہم اُتّم کُل اور سچے دھرم کے اُپدیشک ہین۔ پس ہمپر دعوی کرنا بیجا ہے۔ اور نمبر دویم یہہ کہ اس جنم مین ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو کسی دیو وغیرہ کی حرکت سے بدل جاتا ہے پس کیا معلوم ہے کہ قرضہ لینے والی روح بھی بدل گئی ہو۔

کلکال چند۔ اسکا ثبوت کیا۔

سنشے سنگھ۔ شبد پرمان یعنی سربگیہ کا بچن۔

کلکال چند (عرضیدعوی دیکھکر) ہان تک بھی تو عرصہ کا ہو گیا ابتک کیا وہ کرم ناش نہوے ہونگے اور اگر نہوتا تو ضرور دل مین دینے کی بُدّھ ہوتی۔ اچھا منشی کرتارے چند انکا وکالت نامہ لکھ لو۔

کرتارے چند محرر وکالت نامہ لکھتا ہے اور سنشے سنگھ دستخط کر کے گھر کو جاتا ہے۔

سنشے سنگھ کے جانیکے بعد اگیان خان بابو کلکال چند کے مکان پر آتے ہین

کلکال چند۔ کیون صاحب آپکے اوپر نالش دایر ہے اور آپ ایسے بیفکر کہ خبر بھی نہین لی۔

(ظاہرا) لالا آریہ چند کے یہان گیا تھا۔

بیریت چند۔ کیون ؟

مایا چار سنگھ۔ دو برہمنون کو مین نے اپنی حکمت سے آریہ کئے اور سماج مین نام لکھوا دیا۔

بیریت چند۔ بیٹا ہمارے نزدیک تو برہمن اور آریہ دونون برابر ہین (بھیچار سنگھ کو ساتھ دیکھکر) اور یہہ آپکے دوست بھی شامل تھے ؟

بھیچار سنگھ (جسے مایا چار سنگھ اوسکے گھر سے ابھی بلا کر لایا تھا) جی ہان مین بھی گیا تھا۔

بیریت چند۔ تم اُنکے اپدیش ہین کسطرح ٹھیرے۔ دونون تمھارے تو مخالف ہین

بھیچار سنگھ۔ صاحب مخالف ہونگے تو کچھ والد سے ہونگے۔ اور مجھپر تو چاہیے بظاہر کچھ ہو لیکن در پردہ بڑی مہربانی ہی میری پرورش کے لئے آپکے ملازم بدخواہ کو علیحدہ تنخواہ دیتے ہین۔

بیریت چند۔ اچھا بیٹا اب رات زیادہ گئی ہی آؤ مکان کو چلین۔

سب اپنے اپنے مکان کو جاتے ہین۔

سنتے سنگھ صبح اوٹھکر بابو کلکال چند وکیل کے مکان پر جاتا ہے۔

کلکال چند۔ آئیے تشریف لائیے آپ تو کچھ فکرمند معلوم ہوتے ہین۔

سنتے سنگھ۔ جناب بہت بڑا فکر ہی۔ نتوارتھ چند نے نالش کی ہے۔ کیا آپکو معلوم نہین ؟ تم کسیکی خبر بھی لیتے ہو !

کلکال چند۔ صاحب پہلے ہی کیون خفا ہوتے ہو مجھے معلوم ہی اوس مین پانچ مدعا علیہ ہین۔ یکم مارچ مقرر ہے۔ بھلا تمسک رجسٹری شدہ ہے یا کہ نہین۔

بھرم متی۔ خیر دیکھا جاویگا۔

سب آرام کرتے ہین۔

اَوِ نے چند بھی اپنے مکان پر پہونچتا ہے۔

انا چار سنگہ (اُسکا لڑکا) لالہ جی آج تو بہت انتظار دکھلایا کہان رہے۔

اَو نے چند۔ تتوارتھ چند کی نالش کا مشورہ تھا۔ بڑی زبردستی جوابدہی پر آمادہ کئے۔

انا چار سنگہ۔ اور کیا اقبال کا ارادہ تھا؟

اونے چند۔ ہان کوئی کچھ کہتا تھا کوئی کچھ۔ لیکن اب یہہ خرابی رہی کہ علیحدہ علیحدہ جوابدہی کرنی پڑیگی۔

انا چار سنگہ۔ کیون!

اونے چند۔ وہی ہماری اونکی روز کی مخالفت اب تو تتوارتھ چند کے معاملہ مین مصلحتاً جمع ہو گئے ہین۔

انا چار سنگہ۔ خیر۔ تم تو بابو بیر بانا بھاس کو وکیل کر دینا۔

اونے چند۔ اونکو تو بیرت چند نے کر لیا ہے۔ اب کون مخمصہ مین پڑے تاریخ پہ دیکھا جاویگا۔

سب سوتے ہین۔ بیرت چند بھی بیر بانا بھاس کے مکان سے اپنے گھر کو واپس آتا ہے راستہ مین مایا چار سنگہ اپنے بیٹے کو دیکھکر پوچھتا ہے۔

بیرت چند۔ بیٹا اسوقت کہان سے آتے ہو۔

مایا چار سنگہ (دلمین) ان سے صاف بات کسطرح بتلائی جاسکتی ہے

سبکی راے جوابدہی کی قرار پائی ہے۔اب معاملہ عدالت کے ہاتھون آن پڑا۔علاوہ
روپیہ کے بات رہنے کا بڑا فکر ہے۔آپس مین توہم لڑتے جھگڑتے رہتے تھے اب
غیر اور بلوان سے مقابلہ ہے

ابھچارسنگہ۔ پھر فکر کی کیا بات ہے جو کچھ ہوگا دیکھا جاویگا۔

ایکانت سنگہ۔ بھائی آخر اسکا کچھ انتظام بھی توکرنا چاہئے۔ہمارے بڑے
دوست لالا ہریانا بھاس کو تو پہلے سے پریت حندے وکیل کرایاہے وہی زیادہ
ہوشیار تھے۔اب لالا ڈہرے جیند پر نظر ہے یہ فکر ہے کہ انکو کوئی نہ جالیے۔

ابھچارسنگہ۔ نہین جی ایسا کیا ہے اور ہمین بھی اب تغافل کیون کرنا ہے صبح ہی
انکو مطلع کردینا چاہئے۔پس پھر فراغت۔خود وہ فکر کرینگے۔باقی پھر دیکھا جاویگا۔

ایکانت سنگہ۔ ہان بس یہی چاہئے۔مین تو یہی کہتا ہون کہ میری تو بھلی بُری
گذرگئی۔جو کچھ کوشش ہے صرف تمھارے لیے ہے جاؤ اچھا اب آرام کرو۔

سب سوتے ہین

سنتشے سنگہ اپنے مکان پر پہنچکر اپنے لڑکے ابچارسنگہ کو آواز دیتا ہے اور کواڑ
کھلوا کر اندر جاتا ہے۔

ابچارسنگہ (اپنے باپ سے) کیا مشورہ رہا۔

سنتشے سنگہ۔ کم بختون نے جوابدہی کی ٹھیرائی ہے۔

ابچارسنگہ۔ خیر جی پنچون راہ سو پنچون راہ

بھرم متی (زوجہ) دیکھئے کیا ہووے۔کامیابی کی امید تو کم ہی ہے۔

سنتشے سنگہ۔ کیا کرین۔اول زبان دیچکے تھے کہ کثرت راے کے پاسند ہونگے۔

ایکانت سنگہ۔ مدرا لاوے جگاکر۔

مدرا مدن سنگہ و بھچار سنگہ کو جگا کر لاتی ہے۔

ایکانت سنگہ (بھچار سنگہ سے) کیون بیٹا تم شام سے سو جاتے ہو کیا ہمیشہ
ایسے ہی بے فکر سویا کروگے۔ بھلا مدن سنگہ تو ابھی کم عمر ہے۔

مدن سنگہ جناب ہمکو بچہ نہ سمجھئے آپ ارشاد فرماوین کیا ہے حضور کے طفیل سے
ہمارا وہ لحاظ و رعب ہے کہ دُنیا بھر کے غریب و امیر۔ فقیر و بادشاہ۔ رسول و پیغمبر سخی و شوم
اور مسر اُمسر وغیرہ ہمارا دم بھرتے ہین۔ خصوصًا میرے پانچ بان تو مشہور عام ہین۔ وہ
کون ہے کہ اون سے خوف نہین کھاتا اور اپنے سینہ کو اونکا نشانہ نہین بناتا۔
بعض بعض نکتہ چین اور عیب بین اگرچہ در پردہ میری عداوت اور مذمت بھی کرتے ہین
لیکن وہ بھی ڈر سے مدن کہکر پکارتے ہین۔ علاوہ اسکے جب سامنے ہو جاتا ہون اُن
سے بھی نہ کردنی کراتا ہون میرے خلاف اُف کرنے کی مجال برہما اور اندر کو بھی نہین
ہوتی۔ غرض تین لوک مین میری دُہائی ہے برہما سے تیشوی مینے بھرشٹ کیے ہین۔
کہان تک کہون یون سمجھیے کہ اگر مین نہون تو جگت نہو۔

ایکانت سنگہ (بچار کر) شاباش بیٹا تمھاری عمر دراز ہو مگر مجکو تو فکر اس تمھارے
بڑے بھائی کا ہے۔

بھچار سنگہ۔ کیون ہم کیا کچھ کم ہین آپکے قدوم کی برکت سے قریبًا تمام جہان پر
میری حکومت ہے۔ جب مین سر چڑھتا ہون تو والدین کا خوف رہتا ہے نہ حاکم کا۔
صرف میری ہی بولی بولی جاتی ہے۔ فرمائیے کیا تشویش ہے؟

ایکانت سنگہ۔ تمھین خبر نہین ستوارتھ چند نے نالش کی ہے۔ آج اُسکا مشورہ تھا

نہین ہے۔

اگیان خان (خوش ہوکر) واہ وا مرحبا۔ جانجان اسوقت تو ارسطو کو بھی مات کر دیا بفضل خدا جسکی ایسی لقمان زبان اہلیہ ہو اُسکی ہمیشہ ہی فتح ہے۔

انیتی بیگم۔ کیون حقیقت مین ہے بھی تو اسیطرح۔ پچھلے کرم یعنی افعال تو کوئی ہوتے ہی نہین ہین جسکی وجہ سے انسان کو دنیا مین آکر مال و اسباب ملتا ہے جتنا جس کسیکو مل گیا وہی اُسکا مالک ہو جاتا ہے۔

اگیان خان۔ اسوقت یہہ تجویز تمھاری خالی از بصارت نہین۔ خیر آپ بے وسواس آرام کیجیے۔ صبح ٹھیک ہو جاویگا۔

سب سوتے ہین۔

اودھر ایکانت سنگھ گھر پہونچتا ہے اور دروازہ بند دیکھ کر آواز دیتا ہے

ایکانت سنگھ۔ بیٹا مدن سنگھ۔

کامنا (زوجہ ایکانت سنگھ) مدرا۔ ذرا دروازہ کھول دینا۔

مدرا باندی دوڑ کر دروازہ کھولتی ہے اور ایکانت سنگھ اندر پلنگ پر بیٹھتے ہین۔

کامنا۔ کہیئے آج کہان کی سیر اوڑا کر آئے کہ آدھی رات گذر گئی تب بھی چھٹکارا نہوا

ایکانت سنگھ۔ مین تو تمھاری قسم کہین نہین گیا۔ ستوارتھ چند کی نالش کے مشورہ مین دیر ہو گئی۔ لڑکے کہان ہین ؟

کامنا۔ سوتے ہین۔ اتر پتنتا بنکھا کرتی ہے۔ مدن سنگھ تو روتا روتا ابھی پڑا ہی اس کمبخت مدرا نے ایسا سر چڑھایا ہے کہ کسیکی سنتا ہی نہین گرباپالا بھی اسی نے ہے۔ چھوٹی بہن اشکلتتا بھی اوسکے ساتھ خوب کھیلتی ہے۔

انیتی بیگم ۔ اہا ۔ بہت اچھا طرز ہے ۔ ایسے ڈھنگ رب العالمین کے فضل و کرم سے سوجھتے ہین اور کیون نہین وہی اپنے بندون کا مشکل کشا ہی ۔ میری راے مین تو اسکے لیے لالہ کلکا پرشاد کو وکیل کرنا چاہیے وہ بہت ہوشیار سنے جاتے ہین اور آپ سے ملاقات بھی رکھتے ہین ۔

اگیان خان ۔ ہان وہ بھی ہوشیار ہین ۔ دو چار وکلا سے مشورہ کرکے بعد مین دیکھا جاویگا ۔

سب آرام کرتے ہین ۔ تھوڑی دیر کے بعد انیتی بیگم اگیان خان کو جگاتی ہے ۔

انیتی بیگم ۔ سو گئے یا جاگتے ہو ۔

اگیان خان ۔ کیون کیا بات ہے ۔

انیتی بیگم ۔ مین اسی فکر مین غلطان و پیچان پڑی تھی ۔ آج نیند بھی نہین آئی یہ دعا کرتی تھی کہ خدا وہ دن کرے کہ مدعی پر بالعوض اسکے قرضہ کے ہمارے خرچہ کی ڈگری ہو ۔ پڑے پڑے ایک جواب مجھے بھی سوجھا ہے جو پسند آئے ۔ بس یون سمجھیے کہ اسوقت خود رب العالمین کی بشارت ہوئی ہے ۔

اگیان خان (چونک کر) ہان جلد سنائیے کیا سوجھا ہے ۔

انیتی بیگم ۔ تمام اشیاء دنیا کی صرف انسان کے لیے پیدا کیگئی ہین اور اُس ہی کو انکا مالک قرار دیا ہے یہانتک کہ حیوانات کا گوشت و پوست بھی انسان کی ملکیت ہی ۔ پس جسوقت جو چیز ۔ خواہ کسی طرح سے ۔ کسی کے قبضہ و اختیار مین آگئی اُسوقت بلا خصوصیت کسی نیک و بد اعمال وغیرہ کے وہی اُسکا مالک ہی جبتک کہ وہ اُسکا انتقال نکرے ۔ پس جو روپیہ ہمارے قبضہ مین آگیا اُسکے مالک ہم ہین مدعی مستحق ہوسکی

ہوتا ہے اور غضب خان بیٹا اور انیتی بیگم زوجہ استقبال کرتی ہے۔

انیتی بیگم۔ کیون صاحب آج تو چہرہ پر کچھ آثار ملالت کے نظر آتے ہین۔ تشریف بھی دیر بعد لائے۔ خیر تو ہے۔

اگیان خان۔ خیر کیا۔ تتوارتھ چند نے جو نالش کی ہے اُس ہی کے مشورہ مین دیر ہو گئی۔

انیتی بیگم۔ آپ نے تو کبھی کچھ فکر کیا نہ تھا۔

اگیان خان۔ کیا کیا جاے آخر معاملہ عدالت کا ہو گیا ہے۔

غضب خان (تلوار نکالکر) مجھے تو بتلائیے کسنے آپ پر نالش کی ہے ابھی اُسکا سر لاکر حاضر کرتا ہون۔

ہنسا (اگیان خان کی لڑکی) مجھے تو بتلائیے ابھی اُسکا کلیجہ چاٹ جاؤن۔

اگیان خان۔ بیٹا جلدی کیون کرتے ہو ابھی اُسکا وقت نہین ہے۔ وہ ہمارا کرہی کیا سکتا ہے۔

انیتی بیگم۔ خیر کچھ ہی ہو روپیہ تو اُسکو ہرگز ادا نکرنا چاہیئے۔ کاہلی کو چھوڑ کر ہاتھ پیر ضرور ہلانے چاہیئین۔ ہمت مردان مدد خدا۔

اگیان خان۔ نہین روپیہ کیسا۔ مشورہ مین بھی جوابدہی کرنی قرار پائی ہے

انیتی بیگم۔ کس بنیاد پر جوابدعوی ہوگا۔

اگیان خان۔ بیربت چندنے ایک بہت اچھا نیا طرز نکالا ہے۔ یہ کہ خالق مطلق جو تمام حرکات کا فاعل اور منتظم ہے اُسکی خواہش ہنوز قرضہ ادا کرنے کی نہین ہوئی ورنہ کیونکر ادا کیا جاتا۔

پھل ہے پس اُسکا انتظام بھی اُس ہی کے دست قدرت مین ہوا - اُس سرگیہ کے بجز کسی کو معلوم نہین ہوسکتا کہ کوئی شے یا مال کسکا حق یعنی تقدیر کا پھل ہے - تو ایسی حالت مین عدالت کی تجویز پر احتمال حق تلفی کا ہے -

پرمانا بھاس چند - واہ واہ بھائی واہ - ارے مانتے ہین میرے شیر - بس جاؤ فتح ہے - اب تم بے فکر ہوجاؤ مین خود جوابدہی کرونگا -

بپریت چند - ایک نمبر اور بھی خیال مین آتا ہے - یعنی یہہ کہ تمام دُنیا مین ایک برہم کے سوائے اور کچھ بھی نہین - یہہ انواع قسم کی چیزین جو نظر آتی ہین سب وہم اور جہالت کی وجہ سے ہے - پس جبکہ مدعی اور مدعا علیہ دراصل دونون ایک ہی ہین تو دعوی کرنا اور ڈگری دینا وغیرہ جملہ کارروائی بیجا اور فضول ہے -

پرمانا بھاس چند - دونون جواب بہت معقول ہین - دیکھو بحث کے وقت کیسے دُھرے اُڑاتا ہون -

بپریت چند - تو جناب وکالت نامہ لکھوا دیجئے -

پرمانا بھاس چند - جلدی کیا ہے - تاریخ پر لکھا جاویگا -

بپریت چند - نہین صاحب مجھے اور بھی اندیشہ ہے کہ آپ کے پاس ہم ان تینون مین سے جو آویگا آپ کو اُس سے انکار نہوگا - سیادا مین بھروسہ ہی مین نہ رہجاؤن اور سب پہلے آپ ہی کو وکیل کرنا چاہینگے -

پرمانا بھاس چند - اچھا منشی استیا رتھ سنگھ انکا وکالت نامہ لکھ لو -

وکالت نامہ لکھوا کر بپریت چند گھر کو جاتا ہے -

بپریت چند وغیرہ کے چلے جانے کے بعد اگیان خان بھلسرا مین داخل

پیریت چند- بابو صاحب اسوقت آپ کو ایک تکلیف دینے آیا ہون-

پرمانا بھاس چند- فرمائیے کیا ہے- آپ تو کچھ فکرمند معلوم ہوتے ہین-

پیریت چند- کیا آپ کو معلوم نہین کہ تیرتھ چند نے حملہ کیا ہے-

پرمانا بھاس چند- جی ہان بس معلوم ہو گیا مین بھی تو اپنے دل مین کہتا تھا کہ یہہ غیر وقت کا آنا کیسا- باوصفیکہ عرصہ ہو گیا شکل بھی نہین دکھلاتے ہین- سچ ہے آپ لوگ مطلب کے دوست ہیں- مجھے معلوم ہے اُس نالش کا احوال اُسمین تو شاید آپ پانچون بھائی مدعا علیہم ہین اور بابو پرپا چند مدعی کے وکیل ہین- رجسٹری شدہ تمسک کی بنا پر دعوے ہے اسکا کچھ فیصلہ و تصفیہ کر دو اور کیا-

پیریت چند- نہین جناب جوابدہی کرینگے ہم پانچون نے مشورہ کیا تھا- جوابدہی کی راے قرار پائی ہے-

پرمانا بھاس چند ہُون- کوئی رسید بنائی ہو گی- کہین جعل مین نہ پھنس جاؤ زمانہ نازک ہے ایسا مکرنا-

پیریت چند- نہین صاحب رسید کو تو جعل سنگھ نے کہا بھی تھا کہ مین بنا سکتا ہون مگر ہمنے بھی خطرہ کی وجہ سے پسند نکیا- بلکہ ایک نیا ڈھنگ نکالا ہے سنکر حیران ہو جائیے گا-

پرمانا بھاس چند- وہ کیا ہے صاحب- فرمائیے-

پیریت چند- ہم چاہتے ہین کہ مدعی سے اس مرتبہ ہم اپنے اصلی بر و دھ کا ہی فیصلہ کر لین اور سچا جواب ہو- بے ایمانی نہو- یعنی یہہ کہ تمام دنیا کا صانع پرمیشور ہی اور وہی نیک و بد افعال کا عوض دینے والا ہے اور روپیہ حاصل ہونا بھی چونکہ کسی کرم کا

تمام اوسی کا ہے

ایکانت سنگہ۔ خیر جیسی راے ہو۔

بیریت چند۔ اچھا اب رات بھی زیادہ ہو گئی جلسہ برخاست کیا جاوے۔ مگر اس معاملہ کو ساواتی سمجھکر کوئی صاحب غفلت نکرین۔

سب جاتے ہین راستہ مین جاتے ہوے بابو پریامانا بھاس کے مکان کے دروازے پر پہونچکر بیریت چند نے تینون سے کہا۔

بیریت چند۔ لو صاحب بندگی ہم تو ابھی اس کام کو انجام ذکر چلتے ہین۔ لالہ پریامانا بھاس ہمارے بہت بڑے مہربان اور دردشریک ہین مین تو اونھین کے ذمہ بوجھ بھار ڈالے جاتا ہون۔

ایکانت سنگہ۔ خوب کیون صاحب بڑھکا وکیل تو آپ چھانٹ لینگے اور ہم کیا کرینگے۔ خیر جائیے۔

بیریت چند۔ نہین صاحب وہ بڑے لایق آدمی ہین اگرچہ وکیل تو ایک ہی طرف سے ہو سکتے ہین مگر مشورہ وغیرہ مین سب کو مدد دے سکتے ہین۔

ایکانت سنگہ۔ ہان ہان ویسے تو بڑے خلیق اور بچارے سب پر مہربان ہین اور لطف یہہ ہی کہ کچھ نتوارتھ چند سے اُنکی روز ازل سے ہی اعلےٰ درجہ کی مخالفت ہے اور پرماٹ چند اور اُنکا مقابلہ بھی ہمیشہ رہتا ہے۔

ایکانت سنگہ وغیرہ جاتے ہیں اور بیریت چند پرمانا بھاس کے مکان مین جاتا ہے۔

پرمانا بھاس۔ آہا لالہ بیریت چند صاحب آئیے۔ تشریف لائیے۔ کہیئے مزاج تو خوش ہے

ہم سب کا ایک مضمون اور شریک ہونا غیر ممکن ہے اور ایک دوسرے کی راے کے
خلاف ہی نہین بلکہ اوسکو توڑتا ہے پس جوابدہی سب کی علیحدہ علیحدہ ہوگی -

اوفے چند - کیون جی ایسا نہین ہوسکتا کہ بیان تحریری تو ایک ہی گذرجاے
اور سب کا مضمون علیحدہ علیحدہ نمبر ڈالکر لکھدیا جاوے -

ہیریت چند - جی ہان ایسا بھی ہوجاتا جو اپنے گھر کی عدالت ہوتی - ایک
تو کہتا ہے کہ ایشور صانع ہے دوسرا خالق بتلاتا ہے تیسرا دونون کو غلط ٹھیراتا ہے -
پھر کہین ایک جوابدہی ہوسکتی ہے - اس جلسہ سے جو ہماری ایکتائی کی اصلی غرض تھی
وہ نہوسکی خیر - لیکن اب بھی اور دیگر جملہ کارروائی مین ہم سب کو بالاتفاق اور ہمدرد
رہنا چاہیے - اور ہان اب بھی ایک بہت بڑا عظیم فایدہ ہمکو اس جلسے سے پہونچیگا
وہ یہہ ہے کہ ہم مین سے ہر ایک کے جداگانہ اور مختلف جواب جو گذرینگے اون مین سے
ایک کا اثبات اگر نہوسکے تو دوسرا اوسکے خلاف خودبخود ہی ثابت ہوگا - مثلاً اگر عدالت
کی راے مین قدیم ہونا اشیا کا ثابت ہوا تو ضرور ہے کہ غیر قدیم مانیگی پس اوس وقت
ہم سب کو اوسپر اتفاق کرنا اور اوسپر زور ڈالنا چاہیے - کیونکہ مطلب تو دشمن کو زیر کرنیسے
ہے اور اب مدعی تو بالکل ہی لاچار اور مجبور ہوگا - ہر ایک بات مین اوسکے اقبال کرنے
مین ایک کا جواب صحیح ہوتا ہے اور انکار کرنے مین دوسرے کا -

اگیانخان - بیشک - اب دیکھو مدعی ہمارے خرچہ کی ڈگری سے بچکر کہان جاتا ہے -

ایکانت سنگہ - ہان جناب خرچہ کی ڈگری تو سب کی شاملات رہنی چاہیے چاہے
کوئی کامیاب ہو -

ہیریت چند - نہین صاحب کچھ لوٹ تھوڑا ہی ہے جسکا جواب قطعی منظور ہوگا خرچہ

سُنتے سنگہ۔ صاحب مین تو اس سے بھی اتفاق نہین کرتا۔ اول تو میری رائے مین جوابدہی کرنا ہی بیجا ہے۔

بہیریت چند۔ ہان صاحب آپ کیون جوابدہی کی صلاح دینگے آپ اصل مین سازشی مدعی ہین۔ آپکو مدعا علیہ کہنا تو فضول ہی ہے۔

سُنتے سنگہ۔ نہین نہین تنوارتھ چند سے میرا تعلق نہین ہے البتہ جو بات معقول ہے اُسکو تو ماننا ہی پڑتا ہے۔ اور رہی جوابدہی کی بات سو روپیہ ادسکا سچا ہے کہ نہین۔

بہیریت چند۔ خیر صاحب۔ یہہ تو کثرت رائے سے طے ہوگیا کہ جوابدہی ہونی چاہیے۔

سُنتے سنگہ۔ اچھا صاحب اگر جوابدہی کیجاوے تو معقول تو ہو ایسا نہو کہ خواہ مخواہ ہنسائی ہو۔ یہہ آپکے تمام جواب تو ہماری رائے مین ٹھیک ہین نہین۔ خیر مین اگر جواب دون بھی تو اسطرح کہہ سکتا ہون کہ ہر ایک قوم اور پیشہ کے آدمی کے ہر حالت مین کرم ناش ہوکر صرف دل کی صفائی سے نجات ہوسکتی ہے پھر ہم تو اُتّم کُل اور مذہب کے شخص ہین ضرور ہے کہ ہمارے دل کی صفائی سے ہمارے اُس کرم کا ناش ہوگیا ہو جس سے ہمکو قرضہ دینا پڑتا ہے اور دوسرے یہہ بات ہے کہ ایک جسم سے دوسرے جسم مین جیو باہم تبدیل بھی کیا جاسکتا ہے پس ممکن ہے کہ قرض لینے والے جیو کو کسی نے تبدیل کردیا ہو۔ ایسے تذبذب کی حالت مین بلا کامل تحقیقات کے دعوے کیسے ہوسکتا ہے۔

بہیریت چند (سانس ڈالکر اور گردن ہلاکر) بس جی یہہ معلوم ہوگیا کہ جوابدہی مین

ٹھیک نہین ہے - نہ اسپر کچھ کامیابی کا بھروسہ ہی جیسا کہ آپ فرماتے ہین ایسا
ایشور خالق یا صانع ہرگز بھی ثابت نہوگا اور نہ کوئی جیو یا شُبھ اشُبھ کرم وغیرہ
کوئی چیز ہین پھر اُنکے پھل کہان ہونگے - ہان البتہ اگر ایسے ڈھنگ پر چلنا منظور
ہے تو مین بتلاتا ہون - حقیقت مین جیو کوئی چیز نہین صرف آب و خاک وغیرہ
ملکر چیتن شکتی ہو جاتی ہے یعنی جس جگہہ جس مکان مین یہہ چیزین حسن اتفاق سے مقدار مناسب
پر جمع ہو جاتی ہین وہان ایک جاننے والی طاقت پیدا ہو جاتی ہی - جسکو روح
بولتے ہین اور اُس گھرانے کی تمام اشیا اُسکی ملکیت ہو جاتی ہین - ورنہ کوئی
چیز کسیکی موروثی نہین اور نہ کوئی ساتھ لاتا ہے اور نہ لیجاتا ہے - پس نتیجہ یہہ ہوا
کہ جو چیز جسکے قبضہ مین آگئی وہی اُسکا مالک ہی - لہذا ہمارے ہاتھ آیا ہوا مدعی کا
زر مطالبہ ہمارا ہی ہے - مدعی اُسکا مستحق واپسی ہرگز نہین - یا یہہ جو اُس سی بھی
زیادہ مضبوط ہے کہ دُنیا کی جمیع اشیا لحظہ بلحظہ خود ناش ہوتی ہین اور اپنی جگہہ
ویسی ہی دوسری کو پیدا کر جاتی ہین - ایسا ہی جیو بھی ہی - لہذا جس نے قرضہ
لیا تھا اور جس سے لیا تھا دونون اوسی لحظہ بسبب قاعدہ مذکورہ نیست ہو گئے پس
ہمپر دعوی کرنا بیجا ہے -

اُوفے چند - واہ جناب آپنے ہی کیا پتھر ڈالے - وہ جسکا نام ستوارتھ چند ہی
ایسے ایسے غپوڑون کو تو پھونک سے اُڑا دیتا ہے بھلا کہین اشیا (عدم قدامت) ثابت
ہوسکتی ہی - ہان بلکہ اسکے خلاف اسطرح کہو تو ٹھیک ہے کہ دُنیا کی تمامی اشیا
نت ابناشی ایک سروپ ہین - نہ کوئی کسیکو دیتا ہے نہ لیتا ہے - یہہ سب جو کچھ
نظر آتا ہے وہم کی باتین ہین جیسے معاملات خواب -

ہیریت چند - سنئیے - ہمکو روپیہ لینے اور تمسک لکھدینے سے اور کچھ ندینے سی تو انکار ہی نکرنا چاہئے - بلکہ ہم کہتے ہین کہ جب دنیا کے کل انتظامات داد وستد. فوتی پیدائیش - سزا و جزا - دُکھ و سُکھ - نفع و نقصان - دولتمندی و افلاس وغیرہ کا منتظم او صانع ایک پرمیشور ہی اور وہی شُبھ اشُبھ کرمون کے پھل کا کہ جسکے ذریعہ سے جیو دھن یا نیکا مستحق ہوسکتا ہے جاننے والا اور اُنکے موافق دینے اور دلانیوالا ہے - اُسکے بدون کسیکو معلوم بھی نہین ہوسکتا کہ کسکو کسیکے اعمال کے موافق کیا اور کسقدر دینا یا لینا ہے - پس اوس منتظم کامل کی خواہش نے ہنوز ہمکو کچھ مدعی کا قرضہ اداکرنے کو مجبور نہین کیا ورنہ بلا اختیار انکار اداکرتے نالش فضول ہے -

اگیان خان - شاباش - لاؤ ہاتھ ملاؤ بھائی واہ خوب سوجھی - واقعہ مین یون ہی ہونا چاہئے - اس سے اپنے اصلی بَرکاہی دعوے نکرین - روپیہ کیا اُسکو تو جان بچانی مشکل ہوجاویگی - خدا قادر مطلق ہی اُسکے حکم کے بغیر واقعی طور پر ایک ذرّہ نہین حرکت کرسکتا - تمام عالم کو عدم سے ہستی مین لانیوالا اور اُسکا انتظام کرنیوالا وہی ہے -

ہیریت چند - بس جناب خدا کا خالق ہونا ثابت نہوسکیگا -

اگیان خان - واہ جناب تو کرہی جوابدہی اگر خدا خالق نہین تو اَور کیا ہے -

ہیریت چند - اچھا خیر دکھا جاویگا یہ تو کچھ بات نہین -

ہیریت چند (ایکانت سنگھ سے) کیون صاحب آپ بھی داد دیجئے - ابتو ہے فتح کہ نہین -

ایکانت سنگھ - بھائی صاحب بُرا ملنیئے یا بھلا میرے نزدیک تو یہ جوابدہی آیگی

مگر یہہ فرمائیے کہ جواب کیا دیا جاوے۔ جواب کوئی معقول ہونا چاہئے۔ رجسٹری شدہ تمسک ہے۔ ایسا نہو کہ آبرو بھی جاوے اور ڈگری بھی ہو۔ لیکن ہان یہہ بات اچھی ہے کہ اندنون صدر اعلےٰ صاحب اچھے ہین اور والد صاحب کی اونکے یہان آمدورفت بھی بہت کچھ ہے۔

ایکانت سنگھ۔ خیر یہہ تو غنیمت ہے۔ لیکن کچھ جوابدہی کا طرز بھی آپ ہی ایجاد کیجئے اس فن مین آپ کو اچھی مشق ہے۔

سب سوچتے ہین۔

پیریت چند (بعد تھوڑی دیر تک غور و تامل کے گردن ہلاکر) آہا آہا۔ اوہو اوہو! لو صاحب یا تو کچھ خیال مین آتا ہی نہین تھا اور سوجھا تو ایسا سوجھا کہ آجتک ایسا انوکھا اور لاجواب جواب عدالت مین کسی نے نہ دیا ہوگا۔ اور لطف یہہ ہے کہ دعوی سے اقبال بھی اور انکار بھی۔

ایکانت سنگھ۔ دیکھو صاحب ایسا نہو کہ دو مخالف باتین کہنے مین حلف دروغی کا جُرم عاید ہو۔

پیریت چند۔ نہین صاحب۔ کچھ بات ہے۔ ہم کچھ سودائی تھوڑا ہی ہین۔ وہ ایسا طرز ہے کہ کبھی ہیر دعوی ہی نہین ہوسکتا۔ اور ٹھیک ہے اب مین بھی جوابدہی کی رائے سے اتفاق کرتا ہون۔ کیسا روپیہ اور کیسا فیصلہ۔ ابتو معاملہ سخن کا ہوگیا ہے اور ہماری اُسکی مخالفت تو چلی ہی جاتی ہے۔ بس اُس سے اپنے اصلی بر ودھ کا ہی نہ فیصلہ کرلین۔ دیکھو تو جواب کو سنکر ہی کیسا چکراوے ہے۔

ایکانت سنگھ۔ تو بھائی صاحب بتائیے گا بھی اُس طرز کو یا تعریف ہی کرتے رہو گے۔

ہے اُسکی کیا سبیل ہی آخر روپیہ تو اُنکا سچا ہے - میری راے تو یہہ ہے کہ روپیہ اُنکا حسب حصہ رسد ادا کر دینا چاہیئے -

ایکانت سنگہ - کیا خوب صاحب اگر یہی راے تھی تو مشورہ ہی کی کیا ضرورت تھی - اسمین تو کلام نہین روپیہ بیشک اُنکا سچا ہے مگر دینے کو کسکے پاس ہی - اور پھر جب اُس نے نالش کر دی ہے تو ہم بھی کیون چوکین اب تو عداوت ٹھیر گئی ہماری راے مین تو ضرور جوابدہی ہونی چاہیئے -

سنسے سنگہ - بھائی ہیدل گوارا نہین کرتا کہ اسقدر کثیر رقم سے ایک بے جُرم کو یک لخت جواب دیدیا جاے باقی رہا یہہ کہ عداوت سو عداوت بھی اُس سے ہماری کیا ہے جسکا قرض ہوتا ہے آخر وہ کچھ تو سبیل اپنی کرتا ہی ہے -

اگیا نخان - یا سوامی کاہلی کی باتین کرتے ہو آخر کچھ مردانگی بھی چاہیئے - مرد کہلاتے ہو جسنے اپنے اوپر حملہ کیا اُسکا کیا ڈر اور کیسا رحم - کیا کہون عملداری انگریزی ہے اور کچھ کرشچینزم (مذہب عیسائی) نے مجکو روک رکھا ہے - ورنہ بقول اسلام علی ابتک کبھی کا قتل الموذی قبل الایذا ہو گیا ہوتا - خیر جوابدہی تو ہم ضرور کرینگے - ہمت مردان مدد خدا - کیا تنوار تھ چند کے آگے ہم عاجزی کرین یہہ ہرگز نہین ہو سکتا

اُودسے چند - اجی عاجزی التجا کا تو ذکر نہین مگر اب کچھ بے موقع معاملہ ہو گیا ہے وہ ہم سے کاوش رکھنے لگا ہے - ایک مرتبہ اسکو ضرور زک دینی چاہیئے ورنہ اُسکا حوصلہ بڑھ جاویگا - اب یہی نالش کی ہے پھر جھوٹی کرنے کو آمادہ ہوگا - مرنا تو ہے ہی کُتّے کی موت کیون مرین - آیندہ اختیار -

بیرست چند - اچھا صاحب بوجہ کثرت راے کے یہہ تو طے ہو گیا کہ جوابدہی کرنی چاہیئے

اتفاق (اندر جاکر) حضور اب وہ خود در دولت پر حاضر ہین اور اندر آنے کی اجازت کے خواہان ہین -

اگیان خان - اچھا خیر چونکہ وہ آگئے ہین چلے آوین -

اتفاق باہر آکر بلاتا ہے سب جاتے ہین اور بعد آداب سلام کے بیٹھتے ہین -

پیریت چند کہیئے جناب ہم سے کیا خطا سرزد ہوئی کہ جو اسقدر خفگی کا باعث ہے جناب من اگرچہ ہم سب مین باہم کیسی ہی مخالفت ہو لیکن حکمت عملی اور عقلمندی اسکا نام ہے کہ دشمن کے مقابلہ مین سب ایک ہوجاوین - تنوارتھ چند ایک زبردست دشمن ہے اسپر فتح پانی بہت ہی مشکل ہے - ہان البتہ اتفاق وہ چیز ہے کہ اوسکی بدولت بڑی بڑی مشکلین آسان ہوجاتی ہین - اور تلوار کا زمانہ اب نہین رہا -

اگیان خان (جزان سے) جناب گستاخی معاف آپ ہی نے ہنود آریہ مسلمان وغیرہ کا تفرقہ ڈال رکھا ہے ورنہ اپنی تو ہر دم یہی صلاح اور کوشش ہے کہ سب اکٹھے ایک ہوجاوین -

پیریت چند - آپ کا تو خیال اور طرف چلا گیا - خیر ان باتون کو جانے دیجیے اور مطلب پر آیئے -

اگیانت سنگھ ہان تو آپ ہی شروع کیجیے اندنون تقریر کا ہنر آپ ہی کی ذات مین بڑھا ہوا ہے -

پیریت چند - بہت اچھا - ہان صاحب بیشتر یہہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ انجام کار اس جلسہ کا کثرت رائے پر رہیگا اور وہی سب کو منظور کرنا پڑیگا - اب آپ سب اصحاب اپنی اپنی رائے آزادانہ ظاہر فرمائیے کہ لالا تنوارتھ چند نے جو نالش ہم پر کی

بیریت چند - صاحب قصور معاف آپکی طرف سے تو اطمینان تھا لیکن یہہ سمجھکر کہ اگیان خان کا یہان آنا دشوار معلوم ہوتا ہے وہ بہت مغرور آدمی ہین وہین چلنے کا ارادہ کیا ہے -

اَوتنی چند - ہم تو جناب یہہ دیکھتے ہی حاضر ہین - واقعی اگیان خان کا خیال ہمکو بھی تھا یہی ذکر کرتے آرہے تھے -

اس طرح باتین کرتے جاتے ہوئے اتفاق کو آتے ہوے دیکھکر پوچھا کہ ملے یا نہین -

اتفاق - جناب ملے تو صحیح مگر یہہ ملاحظہ کرکے مسکرائے تلوار پر ہاتھ دھرا میری طرف بھی ذرا غصہ سے دیکھا - لیجئے یہہ جواب لکھا ہے -

بیریت چند لیکر پڑھتا ہے -

"مجھکو مشورہ کی کچھ ضرورت نہین تلوار سے کام لیا کرتا ہوں مشورہ مین ہار ہوتا ہے اور بحث کی بنیاد کفر ہے - پس صرف خداوند کریم کا بھروسہ چاہیے سب فتح ہے علاوہ اسکے مخالفون کے مکان پر جانیکی اپنی عادت نہین"

بیریت چند - لو صاحب دیکھا اب کہیے کیا صلاح ہے

اَوتنی چند - اجی اُنکے خیالات فاسد ہین اب ارادہ کرکے آئے ہین چلو تو سہی

ایکانت سنگھ - خیر اگر اتفاق کو ہمراہ لے لیجے یہہ بہت ہوشیار اور کارکن ملازم ہے

بیریت چند - بیشک درست ہے آؤ اتفاق تم بھی -

سب اگیان خان کے مکان پر پہونچتے ہین

بیریت چند - اتفاق دیکھو تم ذرا جا کر خبر کرو مگر ہوشیاری سے -

لیجاؤ اور جلدی آؤ ہم منتظر ہین۔

اتفاق پرچہ لیکر جاتا ہے اور اودنے چند کے مکان پر جاکر پرچہ دیتا ہے۔

اُدِنے چند (رقعہ پڑھکر) مین ابھی سینے سنگ کو ہمراہ لیکر اُنکے پاس حاضر ہوتا ہون۔

اتفاق یہان سے سنے سنگ کے پاس جاتا ہے اور اُنکو بھی پرچہ دیتا ہے۔

سَنِسے سنگہ (پڑھکر) اودِنے چند نے کیا کہا ہے۔

اتفاق۔ صاحب یہہ فرمایا ہے کہ وہ آپکو ساتھ لیکر ابھی وہان جاوینگے۔

سنسے سنگہ۔ اچھا تو اُنکے آنے پر مین وہان ضرور جاؤنگا۔

بعد پرچہ لکھنے کے اور اتفاق کو بھیجنے کے ہیریت چند و ایکانت سنگہ مین اسطرح گفتگو ہوئی۔

ہیریت چند۔ پرچہ تو لکھدیا مگر دیکھئے یہان آوین یا نہین۔

ایکانت سنگہ۔ اور تو چلے آوینگے لیکن بہاگیان خان کا خیال ہے۔

ہیریت چند۔ بیشک صاحب وہ تو بڑے منڈے آدمی ہین وہ ہرگز نہ آوینگے

ایکانت سنگہ۔ تو پھر کیا کرین چلو اُن کے مکان ہی پر چلین۔

ہیریت چند۔ بہت اچھا وہین چلیئے اودنے چند و سنسے سنگ کو بھی راستے سے ساتھ لے لینگے۔

ہیریت چند و ایکانت سنگہ جاتے ہین۔

ہیریت چند و ایکانت سنگہ (راستے مین سنسے سنگ اور اودنے چند کو آتے ہوئے دیکھکر) تسلیم جناب۔

اُدِنے چند۔ تسلیم صاحب کہئیے ہم کو بلوا کر کہان کو چلدیئے۔

بیریت چند- ہے تو ٹھیک۔ کسیکا قول ہو کہ پنچون مل کیجے کاج ہارے جیتے آوے نہ لاج۔ مگر کہیئے کیا تجویز کرین۔ آخر سب کا اکٹھا ہونا ضرور ہے۔

ایکانت سنگھ- تجویز کیا ہے۔ یا تو چلو اُن کے مکان پر چلین یا اُنکو یہان بُلوالین۔

بیریت چند- اچھا تو یہان ہی بُلوالیتے ہین۔ پرچہ لکھے دیتا ہون۔

بیریت چند تینون کے نام ایک رقعہ لکھکر ملازم کو پکارتا ہے۔

بدھوا بواہ ملازم (دوڑتا ہوا حاضر آکر) حضور کیا حکم ہے۔

بیریت چند- دیکھو یہہ پرچہ ہمارا لالہ ونے چند و سنے سنگھ و اگیان خان کے پاس لیجاؤ۔

بدھوا بواہ (ہلکی زبان سے) اچھا۔

بیریت چند- کیون سست کیون ہوگیا۔

بدھوا بواہ- حضور مجھے تعمیل مین تو کچھ عذر نہین لیکن میری قسمت کی خوبی یا شاید اسوجہ سے کہ حضور اس ناچیز کی قدردانی اور پرورش فرماتے ہین یہہ سب صاحب مجھسے دلی حسد اور قدرے کاوش رکھتے ہین اسلیئے ہچکچاتا ہون۔

بیریت چند (قلم لب پر رکھکر) اُوہو بیشک تم ہمارا پیارا ملازم ہے ہم تکو ایسی جگہہ بھیجنا نہین چاہتے۔ اچھا دربان کو بھیجو اور جب تک وہ آوے تم دربانی کرو۔

بدھوا بواہ باہر جاتا ہے اور اتفاق سے کہتا ہے کہ بھائی جلدی جاؤ سرکار بُلاتے ہین۔

اتفاق (اندر آکر) حضور کیا حکم ہے۔

بیریت چند- دیکھو جی یہہ رقعہ لالہ سنے سنگھ و اونے چند و اگیان خان کے پاس

ہیریت چند اپنے مکان پر بیٹھا ہے اور ایکانت سنگہ آتا ہے

ایکانت سنگہ۔ جناب کو تسلیم۔

ہیریت چند۔ تسلیم۔ آئیے آئیے آپ سے تو بہت دنون بعد ملاقات ہوئی کہئیے آپ کا مزاج شریف۔

ایکانت سنگہ۔ یار مزاج فراج کیا پوچھتے ہو اندنون حواس باختہ ہین۔ لیکن مجھکو آپ کی طرف سے حیرت ہی کہ آپ سب طرح مطمئین اور لاپروا معلوم ہوتے ہین۔

ہیریت چند۔ کیون کیون۔ یہہ کہئیے خیر تو ہے۔

ایکانت سنگہ۔ کیا تمھین اطلاع نہین آئی۔ تتوارتھ چند نے جو نالش کی ہے آپ نے کیا فکر کیا ہے۔ میرے نزدیک تو آپ بڑے لاپروا معلوم ہوتے ہین بھائی مجھے تو ایسا فکر ہو رہا ہے کہ غیرت خور مہینون سے جی ہی ل نہین لگتا۔ کہان سے دینگے اندنون تو باواجی ہو رہے ہین۔ عدالتین اُلٹی ہین۔ بھلا کہئیے تو کیا صلاح ہے

ہیریت چند۔ یار کہتے تو ہو سچ مگر با تو آریہ چند کے یہان نگیہ کا سامان تھا اُسکی کاروبار اور ہر وقت کے شریک رہنے میں مجھے کچھ خیال نہین رہا ورنہ بھلا کہین ایسی مہم عظیم سے بے فکری ہو سکتی ہی۔ لو اچھا پہلے اس ہی کا مشورہ کرتے ہین۔ بھلا فرمائیے کیا کرنا چاہئیے۔

ایکانت سنگہ۔ بھائی ہم تو آپ کو اپنا سرگروہ سمجھکر اسکی چارہ جوئی کے لئے آئے ہین

ہیریت چند۔ صاحب یہہ تو سب آپکی مہربانی ہی لیکن پھر بھی اپنی رائے تو ضرور دینا چاہیئے۔

ایکانت سنگہ۔ پھر تو یون کیجئے کہ سب کی رائے لیجئے۔

مین بیٹھکر جو چاہے سو کہنا۔

اگیان خان۔ اچھا جی لاؤ اطلاع لکھدین۔

بواد سمن دیتا ہے۔ اگیان خان وصولیابی سمن لکھکر اور بیدر د سنگہ ملازم و مسٹر ورغلان صاحب لاٹ پادری کی گواہی لکھا کر سمن واپس دیتا ہے۔

سین سوم

اور اشخاص متعلقہ سین ہذا

۱۔ جعل سنگہ۔ مدعاعلیہم کا ایک جان پہچان والا	۱۳۔ مدرا۔ کاشنا زوجہ ایکانت سنگہ کی باندی
۲۔ بدھوا پواہ۔ بیرت چند مدعاعلیہ کا ملازم	۱۴۔ اتر تیتا
۳۔ اتفاق۔ بیرت چند کا دربان	۱۵۔ آسکتا۔ ارتیتا کی چھوٹی بہن
۴۔ مایا چار سنگہ۔ بیرت چند کا لڑکا	۱۶۔ دُرفے چند۔ ایکانت سنگہ کا وکیل
۵۔ پرانا بھاس۔ بیرت چند کا وکیل مدعاعلیہم کی سب وکیلوں میں شامل	۱۷۔ بھرم متی۔ سنسے سنگہ مدعاعلیہ کی زوجہ
۶۔ استیارتھ سنگہ۔ پرانا بھاس وکیل کا محرر	۱۸۔ اسچار سنگہ۔ سنسے سنگہ کا لڑکا
۷۔ انیتی بیگم۔ اگیان خان مدعاعلیہ کی زوجہ	۱۹۔ کلکال چند۔ سنسے سنگہ کا وکیل
۸۔ غضب خان۔ اگیان خان کا لڑکا	۲۰۔ کشلے چند۔ کلکال چند وکیل کا محرر
۹۔ ہنسا۔ اگیان خان کی لڑکی	۲۱۔ اناچار سنگہ اوپے چند مدعاعلیہ کا لڑکا
۱۰۔ زباندراز خان۔ اگیان خان کا وکیل	
۱۱۔ مدن سنگہ	
۱۲۔ بیچیار سنگہ۔ مدن سنگہ کا بڑا بھائی	

کلام کو تبدیل کرکے اُس کی عدرت کچھ گھٹا وے یا بڑھا دے - اگر کوئی کہے
کہ خدا کے کلام میں اِس طرح یا اُس طرح کی بات بیان ہے وہ بے موقعہ بڑبڑاتا ہے
کیونکہ خدا کی خاصیت سے کون واقف ہے مگر وہ آپ ...

بواد (گھٹنا کر دمین) توباہ توباہ جھی جھی الف لیلہ کی غیبوڑوں کو سچ مان
لین کسیکو اُنکی ہی حقیقت کیا معلوم ہی مین کب تک ان غیبون کو سنوںگا
(آوازسے) حضرت اگیان خان صاحب !

اگیان خان - یہ کون ہے ؟

بواد - جب سے میں یہب دیر سے بیٹھا ہوں اور اب جانا مانگتا ہوں ایک آپکے
نام کا سمن ہے دہ لیجے -

اسلام علی تسے کہہ نہین دیا تھا کہ ٹھیر جاؤ ابھی وعظ ہو رہا ہے بڑے
بیہودہ ہو -

بواد آپ نے اُس دعہ کا مضمون نہین دیکھا جسمین سمن نہ لیسے کی سزا لکھی ہے

اسلام علی (آنکھیں سرخ کرکے) بس چپ بیٹھے رہو بکو ت -

پادری صاحب - ذرا ٹھیریے صاحب گرم مت ہو جئے - (بواد سے) ہان
صاحب کیا سمن ہے ؟

بواد لالا تتوا رتھ چند نے نالش کی ہے

اسلام علی - دیکھو جی ہمارے سامنے بھی لالہ لالہ بکتا ہے (تلوار پر ہاتھ رکھکر)
کیا ہماری ذوالفقار کہیں چلی گئی -

پادری صاحب - بھائی صاحب ذرا ٹھیرو یہہ گھر کی حکومت نہین اپنے گھر

ہے وہان پر تشریف لیگئے ہین اور مین بھی وہان ہی جاتا ہون - کہیئے کیا کام ہی؟

بواد - چلیئے مین بھی آپکے ہمراہ چلتا ہون - لالہ نتوا رتھ جبد نے اونپر نالش کی ہے اوسکی اطلاع لایا ہون -

اسلام علی (غصہ مین بھرکر) اوسپر نالش - کیا سچ ہی نالش کی ہی

بواد - جی ہان یکم مارچ مقرر ہے -

اتنے مین دونون گرجا گھر مین پہونچگئے -

اسلام علی (بواد سے) ذرا ٹھیرو وعظ ختم ہونے پر کچھ کہنا -

بواد لاچار ہوکر بیٹھتا ہے اور وعظ ہوتی ہے -

اے عزیزو انسان پر فرض ہے کہ اپنے ایام زندگی مین گناہ کی معافی پاوے اور عاقبت بخیر ہونے کی تدبیر کرین - اسکے لیئے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کوئی آدمی شریعت کے کامون سے راستباز گنا جائیگا - یعنی کوئی شخص ایسی نیکوکاری سے حقتعالی کی عدالت مین راستباز نہین ٹھیریگا کیونکہ خدا صادق القول کی شریعت کے موجب کوئی شخص گناہ سے نہین بچ سکتا ہی ازبس کہ یہی ہم لوگون کی حقیقی حالت ہی پس ہمکو کوئی ایسا ضامن اور واسطہ بالضرور چاہیئے کہ جسنے ہمارے قصور اور گناہون کی سزا اپنے اوپر لی اور سزا اوٹھا چکا ہو - ویسا ہی ضامن اور واسطہ خداوند عیسی مسیح ہی لہذا جو کوئی یقین کرکے اوسپر اپنے تئین بالکل چھوڑ دیوے اور اپنی راستبازی کے لیئے صرف اوسکی کامل راستی پر تکیہ کرے وہی نجات ضرور پاویگا - پہلے ہی چاہیئے کہ جیسے خدا کا کلام ہے ویسا ہی اوسکو مان لین - مخلوق کا کیا مقدور ہے کہ اوس

بواد- بہت اچھا-

ناستک چند (شاگردون سے) دوستو افسوس کی بات ہے کہ جیو کرم اور پُن اور پاپ یا نرک سورگ وغیرہ کے جھگڑے مین پڑکر انسان ناحق اندریون کے بشئے کی انواع لذات سے محروم رہجاتے ہین- دراصل اگر دیکھئے تو نہ کوئی جیو ہے نہ کرم نہ پُن نہ پاپ نہ دوزخ نہ بہشت پھر کیوں ایک محض سودائے خام (پرلوک) کے بھروسہ پر کھانا پینا ناچ رنگ اور حسینون کے وصال کو ترک کرین اور طرفہ یہہ کہ مدجہالت مین شمار ہوئین دیکھو شاستر مین لکھا ہے کہ اے سُندر تیتر کی دھارک ملّبھا عمدہ کام بھوگ کی لذت پیدا کرنے والی شراب پی- ادسکا موّدین شکتی کا ایجادون ہارا انس کھا کیونکہ پرتھوی- آپ- تیج- بایو ملکر چیتن شکتی پیدا ہوجاتی ہے- جیسے جَو- گڑ وغیرہ سے شراب- اور جگت جتنا دکھائی دیتا ہے اوتنا ہی ہے نرک یا سورگ کہین نہین ہے بس ہر طرح کی لذات اور خواہشات لطیفہ سے محروم رہنا عجیب اور درجہ اعلی کی جہالت ہے-

بواد- لو صاحب پہلے اطلاع لکھدیجئے-

ایکانت سنگ ہان بہت اچھا-

ایکانت سنگ سمن لیکر اطلاعنا بی لکھکر ناستک چند اور سُو اچھاچار سنگ کی گواہی کراکر بواد کو واپس دیتا ہے- بواد جاتا ہے- راستہ مین اسلام علی کو جاتے ہوے دیکھکر پوچھتا ہے-

بواد- کیون صاحب آپکو معلوم ہے حضرت اگیان خان کہان ملینگے ؟

اسلام علی- آج کمنی باغ کے گرجا مین لاٹ پادری صاحب آئے ہین اُنکا وعظ

ہے۔ ظاہر چراغ کی لوکی مانند اس ہی طرح تمام چیزین لحظہ لحظہ بدل
جانے والی ہین۔ جیو یعنی روح بھی ایسے ہی ہے اسواسطے کرنیوالا جیو اور ہوتا ہے
اور اسکے نتیجہ بھوگنے والا جیو اور ہوتا ہے اور جیسے اور چیزین دودھ مٹھائی
وغیرہ کھانیکے لایق ہین ویسے ہی گوشت ہے اور جیسے دودھ پانی وغیرہ پینے
کے لئے ہین ویسی ہی شراب بھی پینے کے لایق ہے انمین کچھ برائی نہین ہے۔

بواد۔ صاحب مجکو دیر ہوگئی ہے اُنکے گھر پڑھی میں ہو کر آیا ہون۔ آپ مجکو ناستک چند
کا پتہ بتلا دیجئے وہان ہی چلا جاؤن گا

بودھ چند۔ حقیقت مین آپ دیر سے آئے ہین اچھا بیٹا سواچھا پارس نگر جاؤ انکو
اپنے ناما صاحب کے مکان پر چھوڑ آؤ۔

بواداور سواچھا چار سنگ ناستک چند کے مکان پر جاتے ہین اور پہونچکر دونون
نے سلام کیا اور بیٹھ گئے

ناستِک چند۔ کیسے آئے۔

بواد۔ لالا ایکانت سنگ کے نام کا ایک سمن ہے۔ یہہ کہکر سمن ایکانت سنگ کو دیتا ہے

ناستک چند۔ (ایکانت سنگ سے) کیا کسی نے نالش کی ہے؟

ایکانت سنگ۔ جی ہان وہ مین نہین۔ لالہ تواتھہ چند انکو نالش کا شوق ہوا ہے۔

ناستک چند۔ بھائی۔ لوگ بڑے بیوقوف ہین۔ نہین سمجھتے کہ روپیہ اگر کسی کے پاس
موجود ہے تو نالش کیون کرا دے اور سچ پوچھو تو شاستر برودھ حاکم ہو گئے۔ یہہ سب جھگڑے
وہی کرتے ہین۔ خیر دیکھا جاویگا۔ فکر کیا ہے (بواد سے) بھائی ذرا ٹھہر جاؤ اڈیشن ختم
ہونے پر اطلاع لکھدینگے۔

اوسنے چند اطلاع یابی تحریر کرکے اور ساتھ یہ چند وبادان سنگ اپنے ملازم اردلی کی گواہی کراکر بوادکو واپس دیتا ہے۔

بواد (سمن واپس لیکر) اگیان نان کا پتہ کیا ہے؟

اونے چند- اگیان خان کو ابھی کپنی باغ کے گرجا مین چھوڑ کر آیا ہون۔

بواد جاتا ہے اور بودھ سنگ کی کوٹھی پر پہونچکر دور سے سلام کرنیکے بعد پوچھتا ہے کہ یہان لالا اکانت سنگ بھی ہین۔

بودھ سنگ (گردن اوٹھاکر) بھیا ابھی تو تھے اور اب پھر آیا چاہتے ہین شاید بھائی نا سنگ چند کے یہان چلے گئے ہیں۔ اُنکا دل بوہر وقت یہان ہی رہتا ہے مگر بھائی صاحب کا بھی اشتیاق بہت کچھ ہے اکثر وہان بھی چلے جاتے ہین ذرا بیٹھ جاؤ

بواد بیٹھ گیا بودھ سنگ شاستر کا مطالعہ کرتا ہے۔

"جگت مین یہ ایک درب چھین چھین مین دوسرے درب کو اپجاتا ہوا سویم اس کو پراپت ہوتا ہے۔ پرنتو دیپ سلہائی مائین اوپم ستو چھن بھائی ہیں جیو بھی ایسا ہی ہے اسواسطے کرتا اور ہے بھوگتا دوسرا ہے اور مانس بھی جیسے اور سونو۔ مٹھائی آدک کھانیکے لئے ہیں ویسی ہی ہے اور ایسا ہی شراب بھی دودھ یا پانی کی مانند پینے کے لئے ہے۔ اسمین کچھ دوش نہین ہے"

ترجمہ

دنیا میں ہر ایک چیز لحظہ لحظہ دوسری چیز کو پیدا کرتی ہوئی خود فنا ہوتی جاتی

کھنڈنے مین کتنا پاپ ہوتا ہے۔

عورت - مہاراج میرے ہاتھ بہت غلیظ ہورہے ہین بنا دھوئے کیسے ہاتھ لگادون

سفید پوش - ارے مُورکھ سیر رشتہ ہی اچھی ہے بااہنسا معلوم ہوتا ہے کہ تو اشنان بھی بہت کیا کرتی ہوگی - اشنان کرنے مین مہاپاپ ہوتا ہے - ہم تجکو اُپدیش کرتے ہین کہ اشنان کرنا بالکل تیاگ دے کیونکہ اسمین بہت جیوُون کا گھات ہوتا ہے اور ہمکو پیاس لگی ہے جو کچھ برتنون کا دھووَن رکھا ہو تو لاؤ

عورت - مہاراج مجھے تو ایسا پانی آپکو لاتے ہوے گھن آتی ہے کہو تو اچھا پانی لاؤن پر ہاتھ دھوئے بغیر کیسے لاؤن

سفید پوش - اچھا تو ہم تیرے یہان آہار ہی نہین لیتے - تو بڑی پاپی ہے اور چلدیئے

بواد یہہ تمام باتین سنکر اپنے دلمین کہتا ہے کہ یہہ شخص لوٹیرہ غلیظ ہے اسنے سر بھنگیون کو بھی مات کردیا - پھر ظاہر مین کہتا ہے -

بواد - اجی مہاراج سنسے سنگ کا پتہ بھی کچھ معلوم ہے -

سفید پوش - بھائی وہ تو ہمارے اُدیاسرے مین ملینگے سیدھے وہین چلے جاؤ -

بواد اُدیاسرے مین جاتا ہے اور سنسے سنگ کو نمن دیتا ہے - سنسے سنگ اطلاع نامہ لکھکر منتر پرشاد و جنبر سنگ کے دستخط کراکر بواد کو دیتا ہے اور بواد جاتا ہے -

بواد (لوٹکر) کیون جی خبر ہے اِدتے چند کہان ملینگے ؟

سنسے سنگ - بھائی اول تو سانکھیہ چند کے یہان ورنہ کایا پلٹ سنگ کے مکان پر -

بواد سانکھیہ چند کے مکان پر جاتا ہے اور وہان پر اِدتے چند کو نمن دیتا ہے

بپریت چند ہمن پر تعیل لکھکر اور دُر بودہ سنگ باغبان و تعصب سنگ کی جواسوقت وہان موجود تھے گواہی کراکر جیراسی کو دیتا ہے اور جیراسی جاتا ہے - اور راستہ مین ایک شخص سفید پوش آراستہ صورت کھڑاؤن پر چڑھے ہاتھ مین کرنڈل لئے ہوے کو ایک اشراف کے گھر مین جاتا ہوا دیکھکر مدعا علیہم کا پتہ دریافت کرنے کے لئے اسکے پاس جاتا ہے -

سفید پوش (اندر جاکر مستورات سے) دھرم بردھہ

مستورات (کھڑے ہوکر اور ہاتھ جوڑکر) مہاراج یتی جی کچھ بھوجن تو اسوقت ہے نہین - پر ماکھن تو رکھا ہے دو دن کا ہو گیا ہے -

سفید پوش (خوشی سے) اچھا وہی لاؤ -

عورت (حیرانی سے) مہاراج کیا ماکھن یتی بھی کھاتے ہین - دیکھو بھگوتی سُوتر مین یہہ لکھا ہے کہ ماکھن مین پنچ اندری جیو پیدا ہوتے اور مرتے رہتے ہین -

سفید پوش (خفا ہوکر) ہاے ہاے اس ہی واسطے تو کہا ہے کہ عورتون کے روبرو ستا ستر پڑھنا یا اپدیش دینا بھی نہین چاہئے اور عورتون کو پڑھانا تو کبھی یہہ نہین چاہیے یہہ تھوڑا سا پڑھنے کا ہی کارن ہی جو تجھکو شردھان نہین ہے اور یتی پر بھی دوش لگاتی ہے - ارے مُورکھ ماکھن کھانے مین باپ یتی کو کیسے ہو سکتا ہے اسکو تو گرہستی نے دیا ہے -

عورت - اچھا مہاراج جو آپ کہین سو ہی سہی ماکھن لاتی ہون -

یہہ کہکر وہ ماکھن لانیکے واسطے ہاتھ دھونے کو طیار ہوئی کہ وہ شخص بول اُٹھا

سفید پوش - ارے یہہ کیا کرتی ہے ہاتھ مت دھونا - تو نہین جانتی کہ پانی کے

پاگیک چند- شاید ایسا ہو- اچھا دیکھو بیٹا ہنسک پرشاد انکو اپنے چچا کے باغیچہ مین پہونچا دو- وہان دونون ہونگے-

ہنسک پرشاد بواد چپراسی کو لیکر جاتا ہے اور باغیچہ مین بیریت چند اور آریہ چند دونون بیٹھے ہین

بواد (سمن لا بیریت چند کے ہاتھ مین دیکر) لیجئے ایک آپ کے نام کا سمن ہے

بیریت چند سمن کو پڑھ کر متحیر ہوتا ہے اور آریہ چند اونکے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھکر پوچھتا ہے-

آریہ چند کیا ہے ؟ کیسا سمن ہے ؟

بیریت چند کچھ نہین تتوارتھ چند نے تمسک کی نالش کر دی ہے-

آریہ چند- کیا تتوارتھ چند کو اسقدر حوصلہ ہو گیا کہ آپ پر نالش کی ہے- اور اول تو آپ نے اپنے حصہ کا روپیہ ہی کیون نہ ادا کر دیا جو یہہ جھگڑا ہی نہوتا-

بیریت چند- بھائی دیدین تو سب کچھ مگر اندنون تو کورے باوا جی ہو رہے ہین- ہے کسکے پاس-

آریہ چند- خیر مگر اسقدر حیرانی اور افسوس کی کیا بات ہے- اب اگر جھگڑا ہے تو جھگڑا ہی سہی ہمارے سب شاگردون مین بہت اتفاق ہے اور سب آپکے نمک پروردہ ہین اور صدر اعلٰے صاحب سے بھی ہمنے رسم ڈال ہی رکھی ہے گو وہ شاید حکومت کے گھمنڈ مین کچھہ خیال سا نہین کرتے- لیکن کچھہ آنکھون کا لحاظ ضرور کرین ہی گے- مگر ذرا ہین انصاف پسند- جو کچھہ دل مین آتا ہے سو ہی کرتے ہین- خیر دیکھا جاویگا اسپر اطلاع تو لکھہ دیجئے-

بواد - اور یہہ بیریت چند وغیرہ کہان ملینگے -

وشے سنگہ - بیریت چند کو تو مین ابھی یاگیک چند کے مکان پر چھوڑ آیا ہون جلدی چلے جاؤ -

بواد جاتا ہے اور یاگیک چند کے پاس پہونچکر کہتا ہے -

بواد یہان لالہ بیریت چند آئے تھے کہان ہین ؟

یاگیک چند - بھیا ابھی تو اوٹھکر گئے ہین - کچھ آجکل ہمارے حیار اد بھائی لالہ آریہ چند پر زیادہ کرم ہے - غالبا وہان ہی گئے ہونگے -

بواد کیون آپ کے اوپر تو بہت زیادہ مہربان تھے

یاگیک چند - بیشک مگر بھائی تم جانتے نہین کہ آجکل زمانہ ہی کچھ ایسا ہے - اول اول تو بھائی صاحب نے اور اونھون نے بھی ہماری خوب پرورش کی لیکن اب دونون ہماری بیخکنی پر آمادہ ہین چنانچہ یہان تک تو مجکو یاد کیا کہتے ہیں کہ یگیہ مین حیوانات کا جلانا جایز نہین حالانکہ وید کے چند احکام اس بارہ مین مشہور و معروف ہین اور اونکے گرو سوامی دیانند جی نے بھی اپنی مصنفہ کتاب ستیارتھ پرکاش کی طبع اول میں اسکو جایز رکھا تھا -

بواد - خیر اچھا جی یہہ بتلاؤ کہ وہ کہان ملینگے مین تو اوس سے واقف بھی نہین -

یاگیک چند - کیون ! بھائی صاحب تو آپ کا بہت کچھ دم بھرتے ہین - ہر وقت آپ کو یاد کیا کرتے ہین -

بواد - یہہ بیشک مین بھی سنتا ہون لیکن دراصل وہ مجکو نہین پہچانتے اور مین اونکو نہین جانتا میرے نام کا کوئی اور شخص ہوگا -

۶ - یاگیک چند
۷ - آریہ چند - یاگیک چند کا چچازاد بھائی

۸ - ہنسک پرشاد - یاگیک چند کا بیٹا
۹ - دُربودھ سنگھ
۱۰ - تعصّب سنگھ
} بیرت چند کی تعمیل سمن کے گواہ

۱۱ - سفید پوش - ایک تپی سنے سنگھ مدعا علیہ کے گرو
۱۲ - منتر پرشاد
۱۳ - جنتر سنگھ
} سنے سنگھ کی تعمیل سمن کے گواہ

۱۴ - کایا پلٹ سنگھ - ونے چند مدعا علیہ کا ایک ہم جلیس
۱۵ - سانکھ چند - ونے چند کا دوسرا ہم جلیس
۱۶ - نادان سنگھ - ونے چند کا ملازم اولی
۱۷ - اسلام علی - اگیان خان مدعا علیہ کا بڑا بھائی
۱۸ - بیدرد سنگھ - اگیان خان کا ملازم
۱۹ - مسٹر ونلان - لاٹ پادری

پواد چپراسی کا سمن کی تعمیل کرنا

اول ہی چپراسی لالا ایکانت سنگھ کے مکان پر آواز دیتا ہے

پواد (با آواز بلند) لالا ایکانت سنگھ صاحب -

کامنا (ایکانت سنگھ کی زوجہ) بیٹا سنے سنگھ دیکھو کوئی تمھارے لالا کو آواز دیتا ہے -

وشے سنگھ (اندر سے) کون ہے بھائی !

پواد - سرکاری چپراسی سمن ہے ایک ایکانت سنگھ کے نام کا -

وشے سنگھ (باہر آکر اور سمن دیکھکر) او - بے ایمان نے نالش کی ہے !

اچھا جی - لالا - لالا بودھ سنگھ کی کوٹھی پر ملینگے یا ناستک چند کے مکان پر -

سود مین ادا نہین کیا بلکہ ہر طرح کی رنجش وا ذیت مدعی پہ آمادہ ہے چنانچہ
۳۰ نومبر ۱۸۸۶ء روز طلب خیر وانکار مدعا علیہم سے بنا رمخاصمت اندر حدود
عدالت کے پیدا ہوئی۔ لہٰذا مدعی مستدعی دادرسی ذیل کا ہے۔
ڈگری مبلغ صہ ۵۵۹ اصل و مبلغ سہ ۶۸۳ سود کل مبلغ ۱۲۴۲ کی
بحق مدعی بنام مدعا علیہم معہ سود دوران وآیندہ وخرچہ عدالت اس بیان سے
صادر فرمائی جاوے کہ مدعا علیہم مذکور کل زر مطالبہ اندر میعاد معینہ عدالت کے ادا
کرین درصورت خلاف ورزی کے جائداد مکفولہ یا ایک کافی جزو اسکا نیلام
کرایا جاوے۔

تا حد علم و یقین میرے کے مضمون عرضی دعوی اکا صحیح و درست ہے العبد
عدوی تنوار تھ چند مدعی
تنوار تھ چند مدعی
المرقوم یکم دسمبر ۱۸۸۶ء

بابو بہان چند بعد کرنے اپنے دستخط کے عرضی دعوے کو عدالت مین داخل کرتے
ہین۔ جج نے سمن عدالت سمن بنام مدعا علیہم جاری کرتا ہے۔ جو آدجیراسی واسطے
تعمیل کے لیکر جاتا ہے۔

سین دوم

اور اشخاص متعلقہ سین ہذا

۱۔ کامنا۔ ایکانت سنگھ مدعا علیہ کی زوجہ	۴۔ نانک چند۔ بودھ سنگھ کا بڑا بھائی و ایکانت سنگھ کا دوسرا ہمجلیس
۲۔ وشے سنگھ۔ ایکانت سنگھ کا بیٹا	۵۔ سنواچھا چار سنگھ۔ بودھ سنگھ کا بیٹا
۳۔ بودھ سنگھ۔ ایکانت سنگھ کا ایک ہمجلیس	

پرمانڈ چند (تمسک کی پشت دیکھکر) کیوں صاحب فکر کی کیا بات ہے دستاویز رجسٹری شدہ ہے پھر کیا ڈگری نہوگی۔

تواارتھ چند۔ جناب کی عنایات سے سب کچھ امید ہے۔

پرمانڈ چند (گیان سنگھ محرر سے) منشی جی اسٹامپ منگاکر عرضیدعوی اور وکالت نامہ مرتب کردو۔

گیان سنگھ محرر عرضیدعوی و وکالت نامہ مرتب کرکے بعد کرانے دستخط مدعی کے وکیل کو دکھلاتا ہے اور عرضیدعوے کو پڑھکر سناتا ہے۔

بعدالت جج ماتحت ضلع تتھیات نگر

لالا تواارتھ چند ولد انیکانت چند قوم نستارک پنتھ وادستند ساکن ضلع ستیارتھ نگر عرف نجات نگر

مدعی

بنام

سنسے سنگھ و بپرتیت چند و ایکانت سنگھ و اگیان چند و اگیان خان پسران مہاموہ سنگھ اقوام خودپسندی ساکنان تتھیات نگر

مدعا علیہم

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتاہے

نمبر ۱۔ مدعا علیہم نے بتاریخ یکم اگست ۱۸۷۷ء مبلغ صمما صہ بمقام تتھیات نگر نقد مدعی سے قرض لیکر تمسک مناط دعوی بوعدہ ادائے عندالطلب مع سود بحساب فیصدی ایک روپیہ ماہوار کے بکفالت عزت و توقیر جایداد نیلام طلب خود تحریر کرکے رجسٹری کرادیا تھا۔

نمبر ۲۔ زاں بعد باوجود تقاضا متواتر کے مدعا علیہم نے ہنوز کوئی خرمہرہ اصل یا

بخوبی جانتے ہین وہ روپیہ سے قطعی جواب دیتے ہین اب کیا کرین - کثیر رقم کا معاملہ
ہے چپ ہوکر بیٹھا نہین جاتا - بلکہ صاحب الٹا دھمکاتے ہین -

پیرماٹ چند - دستاویز ہے آپ کے پاس؟

ستوارتھ چند - ہان لایا تو ہون -

پیرماٹ چند - تو فکر کیا ہے لایئے ابھی نالش دایر کردون - جو روپیہ دینگے نہین
جایداد نیلام ہو جاویگی -

ستوارتھ چند تمسک بستہ سے نکالکر دیتا ہے اور پیرماٹ چند پڑھتا ہے

ہمکہ سنے سگوریت چند ولد ایکات سنگہ ذات اوسے خند
اگیاں خان پسران مہاموہ سنگہ اقوام خود پسدی ساکن تھمایت ... تحریر
جو کہ مبلغ یا بحیرا بیا عیسو پچاس روپیہ کا ... جسکے مبلغ دو ہزار
بحیثیت روپیہ جسکے مین پاس سے لاڈ ستوارتھ چند پسر لالہ ایکات چند
قوم ستارک ساکن ضلع نجات گڑھ کے نقد بطور قرض لئے ہیں لہذا اقرار
کرتے ہیں کہ مبلغان مذکور عند الطلب سود بحساب فیصدی اکرو پیہ
ماہواری کے دایں مذکور کو ادا کرینگے اور تا ادائے مبلغ مذکور کے
در و بست جایداد عزت و توقیر اپنی واقعہ موضع شیر پور کی بمد مطالبہ
تمسک ہذا مین مکفول و مستغرق کرتے ہیں کسی دوسری جگہ
انتقال اسکا نہیں کرینگے - لہذا یہ چند کلمہ بطریق تمسک لکھدیئے

معط

یکم اگست ۱۸۷۷ء

سین اوّل

اشخاص ناٹک متعلقہ سین ہٰذا

۱۔ تتوارتھ چند۔ مدعی
۲۔ انیکانت چند۔ مدعی کا باپ
۳۔ نستارک۔ مدعی کی قوم
۴۔ ستیارتھ نگر عرف نجات نگر۔ مدعی کی جائے سکونت
۵۔ پرماٹ چند۔ وکیل مدعی
۶۔ نگیان سنگھ۔ وکیل مدعی کا محرر
۷۔ فرضی مل مہاجن } گواہان تمسک
۸۔ طبعزاد خان پٹھان } گواہان تمسک
۹۔ نزنے۔ منصرم عدالت

۱۰۔ ستنے سنگھ } مدعا علیہم
۱۱۔ بیریت چند } مدعا علیہم
۱۲۔ ایکانت سنگھ } مدعا علیہم
۱۳۔ اوٹے چند } مدعا علیہم
۱۴۔ اگیان خان } مدعا علیہم
۱۵۔ مہاموہ سنگھ۔ مدعا علیہم کا باپ
۱۶۔ خود پسندی۔ مدعا علیہم کی قوم
۱۷۔ متھیات نگر۔ مدعا علیہم کی جائے سکونت
۱۸۔ بواد۔ عدالت کا چپراسی۔ تعمیل سمن کرنیوالا

احاطۂ عدالت میں بابو پرماٹ چند وکیل کے پاس
تتوارتھ چند مدعی معہ باپ چند بیٹھا ہے

تتوارتھ چند۔ بابوجی اور باتیں تو ہوتیں سو ہوئیں مگر اندنوں ایک نیا فکر درپیش ہے اسکی تو کچھ تدبیر کیجئے۔

پرماٹ چند۔ کیا ہے ؟

تتوارتھ چند۔ جناب من وہ جو ستنے سنگھ و بیریت چند وغیرہ کا زمرہ ہے جسکو آپ

تشبیہات ناشنک ناٹک

حصہ اوّل

مصنفہ پنڈت سکھبداس صاحب متوطن قصبہ جیگانہ

خلاصہ کتاب

لالہ متوارتھ چند نے اپنے قرضہ کی نالش بنام سنگے سنگھ و بیرپت چند و اپکانت سنگھ و آوتے چند و آگیان خان مدعا علیہم بعدالت منشی پریکشک چند جج ماتحت معرفت بابو پرمانٹ چند بی اے۔ ایل ایل بی وکیل دائر کی اور پانچ مدعا علیہم نے ایک نئے طرز سے معرفت بابو پربانابھاس چند وغیرہ وکلا کے علیحدہ علیحدہ جوابدہی کی عدالت نے بعد تحقیقات اور مباحثہ و غور کامل کے دعوی مدعی کو ڈگری کیا جسکی کل کاروائی کی نقل حرف بحرف ہدیہ ناظرین ہے ذیل میں ملاحظہ فرماویں۔

کیگئین مگر کیا مجال کہ کسی اعضا جسم کو حرکت بھی ہو۔ مہارانی کیت تی اور راجہ پرہلاد جنکی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا رہے ہین اپنے لخت جگر کو سینہ سے لگا لگا کر اور پیشانی چوم چوم کر محبت آمیز الفاظ سے مخاطب ہوتے ہین مگر سب بے سود۔ اسوقت جبکہ سب لوگ اپنی اپنی تدابیر مین عاجز آکر فکر و تردد مین گرفتار کھڑے تھے اور اُنکے اُترے ہوے چہرون پر یاسی کی علامات صاف عیان ہو رہی تھین کہ عین وقت پر راجہ پرتی سوریہ والی ہنورویپ بھی راجہ پرہلاد کی چٹھی دیکھتے ہی اپنے تیز رفتار بمان مین سوار ہو کر اور اپنے چند ہمراہیان خاص کو ساتھ لئے ہوے پتہ لگا کر ان لوگون مین آشامل ہوا۔ راجہ پرہلاد کو مناسب تعظیم کیے اور یون انجنے کی یہہ کیفیت دیکھکر اُسکے قریب کو بڑھا اور سب کو ایک طرف ہٹا کر اوسکے کان مین آہستہ سے نہ معلوم کیا کہدیا کہ معًا اوسکی پیشانی پر کچھ مسرت کے آثار نمودار ہوے آنکھین کھولکر پرتی سوریہ کی طرف کو دیکھا سب کی یاس آس سے بدل گئی اور حاضرین مین سے سب کا چہرہ خوش و خورم نظر آنے لگا۔ سب کے سب راجہ پرتی سوریہ کی اس معجز نما کامیابی پر اُسکی طرف حیرت انگیز شکر گذار نگاہون سے دیکھ رہے تھے کہ یون انجنی کے استفسار پر حسب الحسنے انجنا کے مل جانے اور اُسکو اپنے مکان پر لیجا کر اوسکے ہنہایت بلند اقبال فرزند کی تہنیت تولد کرنے وغیرہ کی ساری داستان بالمختصر سنائی توسب حاضرین مارے خوشی کے پھولے جامہ مین نہ سمائے۔ ملکہ کیت تی اور راجہ پرہلاد کی شکر گذار آنکھون سے خوشی کے آنسو گرنے لگے اور ہر طرف سے نعرہ خوشی بلند ہوا۔ اُسیوقت سب کی راے پہلے ہنورویپ کے چلنے کی قرار پائی اور سب کے سب راجہ پرتی سوریہ کے ہمراہ بمان مین سوار ہو کر اوس طرف کو چلدیے فقط

حصہ دوم تمام ہوا

ہے یا خیال یار سے دل بہلانے مین کٹ جاتی ہے۔ چنانچہ شاہزادہ یون انجے کی ساری رات
بھی کبھی تو اپنی محبوبہ کی ناحق رسوائی کے خیال مین اور کبھی اُسپر گذرنے والے رنج وصدمون
کی یادآوری سے بیچین ہونے مین گذری۔ ستارے اب ایک ایک کر کے سب غروب
ہوچکے تھے اور طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی شعاعین تاریکی شب کو دور کرتی ہوئین ہر چار
طرف پھیلتی جاتی تھین کہ یکایک ایک جانب سے چند آدمیون کا گروہ جنکے گرد آلود چہرون
پر کچھ پریشانی و گھبراہٹ کے آثار نمایان تھے دور ہی سے امر کوچہ ہاتھی کو دیکھکر تیزی سے
سیدھا اسطرف کو بڑھا اور قریب آکر اُن سب کی بیچین نگاہون نے نہ معلوم کیا دیکھ لیا کہ
ہر ایک کے اترے ہوئے زرد زرد چہرہ پر ایکدم سُرخی کی جھلک نمودار ہونے لگی۔ انکے آگے کو بڑھتے
ہوئے قدمون اور اُٹھ اُٹھ کر کسی ایک ہی مرکز پر پڑتی ہوئی نگاہون سے معلوم ہوتا تھا کہ
یہ لوگ یون انجے کے پاس پہونچنے کے خواہشمند ہین۔ مگر ہاتھی کو کھلا ہوا اور اکس دیکھکر
اپنی ہمت ہار گئے۔ یہ لوگ اور آگے بڑھنے سے رُک گئے اور خوف سے دور ہی کھڑے
رہگئے یہ انھین افسران و خدامان شاہی کا گروہ تھا جنھیں راجہ پربلاد نے پرہت کے
کہنے سے یون انجے کے پاس کو پہلے ہی سے روانہ کر دیا تھا مگر ان لوگون نے جب بتائے
ہوئے پتہ پر یون انجے کو نہ پایا تو راتون رات انکی تلاش وجستجو مین گھومتے گھومتے اب اِنکا
نشان پاکر یہان تک پہونچے تھے۔ اسوقت ہاتھی کا شور وغل شسکر گیا۔ زور وشور سے
گرجتا چنگھاڑتا ہوا انکی طرف کو جھپٹا اور سب کو دور ہٹا کر اپنے آقا کے پاس آکھڑا ہوا۔ اُن
سب کی بڑھی ہوئی ہمتین آگے بڑھنے سے رہی سہی ٹوٹ گئین اور سب کے سب دور ہی کھڑے
دیکھتے رہے۔ تھوڑی ہی دیر مین خبر ملتے ہی راجہ کی سواری بھی آپہونچی۔ افسران فوجی نے
اپنی دانشمندانہ تدابیر سے ہاتھی کو قابو مین کیا۔ لوگ آگے بڑھکر یون انجے کے قریب پہونچے
جو آنکھین بند کئے بُت کیطرح بیحس وحرکت بیٹھا ہوا کسی خیال مین کچھ ایسا محو تھا کہ کسیکی
طرف نگاہ اوٹھا کر بھی نہ دیکھا آنکھین کھولکر دیکھنے اور منھ سے بولنے کے لئے سو سو تدبیرین

سلطنت کے نام ایک فرمان اس مضمون کا جاری کرو کہ جو شخص کہین سے انجنا کا پتہ لگا کر لائیگا اوسکو تمام شاہانہ عنایتون اور اعلیٰ ست اعلیٰ منصبون اور قیمتی خلعتون سے سرفراز کرینگے اور سرکار دولت کیطرف سے کوئی کسر اوٹھا نرکھی جائیگی۔ نہ صرف اتنا ہی بلکہ اینجانب ہمیشہ کیلئے اوسکی اس وفاداری کے ممنون رہینگے اور نیز تمام چھوٹے بڑے راجگان کو جنسے ہمارا کچھ بھی تعلق دوستانہ یا رشتہ داری وغیرہ کا ہے ایک ایک چٹھی لکھکر اس معاملہ سے آگاہی دو اور لکھو کہ سب اس کام مین اپنی اپنی امداد دیکر ہمکو ممنون منت کرین۔

راجہ کا حکم پاتے ہی تعمیل حکم کیگئی اور اسیدم فرمان و چٹھیان لیکر قریب کے مقامات کو پا دھر سے تیز رفتار گھوڑون کے سوار اور دور کے مقامات کو برق رفتار ہوائی رتھ (بمان) روانہ ہوگئے اور راجہ پدا ئم اور اراکین سلطنت کو ہمراہ لیکر بہت کے ساتھ اسطرف کو روانہ ہوا جہان پر سب نے پون آنے کو چھوڑا تھا۔

اکیسوان باب

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

رات کے آخری حصہ کا وہ سہانا سہانا وقت ہے جبکہ نسیم سحری ٹھنڈی ٹھنڈی سنسناتی بیغفل دنیا دار لوگ تو اور بھی اینڈا اینڈا کر سوتے ہیں مگر جو لوگ اس روح افزا وقت کی ظاہری و باطنی خوبیون سے کچھ بھی واقف ہیں یا جنکے دل علماے دین کی نیک ہدایات سے کچھ بھی موثر ہوئے ہیں وہ اس بیش بہا وقت کو غنیمت جانکر فوراً آنکھین ملتے ہوے اٹھ بیٹھتے ہین اور معبود حقیقی کی یاد مین اپنے اپنے عقاید مذہبی کے موافق کچھ نہ کچھ دیر کیلئے ضرور مصروف ہوجاتے ہین بلکہ جنھون نے دنیا کی الفتون کو دل سے نکالکر حصول معرفت کیلئے گوشہ گزینی اختیار کرلی ہے یا جو اپنے کسی محبوب کے فراق مین بیچین ہوکر مجنون بنے پھرتے ہین اونکا تو کچھ حال ہی نہ پوچھیے۔ اونسے تو نیند کی خماری تک بھی کوسون دور بھاگ جاتی ہے۔ انکی ساری رات یا تو مراقبہ و استغراق مین گذرتی

پرہست - حضور نہین آئے مین مجبور تھا - بضد اونھون نے مجھہی کو یہان بھیجا ورنہ مین ہرگز تنہا نہ چھوڑتا - اُنکا دل آپکی طرف سے کچھہ رنجیدہ بھی معلوم ہوتا ہے -

مہارانی - بیشک رنجیدہ ہوگا - مگر جو کچھہ مینے کیا وہ جان بوجھکر نہین کیا - انجنا کے معاملہ مین جو خفیہ راز تو نے ظاہر کیا ہی اوسکا وہم و گمان بھی کسکے خیال مین بھلا کب پیدا ہوسکتا تھا -

پرہست - خیر جو کچھہ ہوا وہ ہوا - اب اُس دیوی کی تلاش کیلئے حتے الامکان جلد کوشش ہونی چاہئے - شاہزادہ نے عہد کیا ہی کہ اگر اُس معصوم ناکردہ گناہ کا پتہ نہ چلا تو مین گھر جاکر صورت نہ دکھاؤنگا

مہارانی (اس عہد کو سنکر اور اپنے اُمنڈتے ہوے کلیجہ کو تھامکر) ہا! مین ابھاگنی اگر جانتی ہوتی تو اُس نردوش کو کیون دوش لگاتی - ہا!! مین اوس ستی کو دوش لگاکر نکال دینے مین اتنی جلدی نکرتی تو آج مجھہ کمبخت کے تیرہ نصیب کان اپنے پیارے بیٹے کے منہہ سے نکلنے والے ایسے جگر خراش عہد کو کیون سُنتے - ہا!!! کیسا سخت عہد ہی جسکے سننے سے کلیجہ پھٹا جاتا ہے - بیشک مین نے جو کچھہ کیا بے سوچے سمجھے کیا - مجھی پون نجے کے واپس آنے تک انتظار کرنا چاہئے تھا ....

راجہ (تسکین دہ آواز مین) اتنی غمگین کیون ہوتی ہو - انجنا کا پتہ چلا لینا کون مشکل کام ہے جہان کہین ہوگی بہت جلد پتہ لگ جائیگا - اُس ناکردہ گناہ کو گنہگار ٹھیراکر رسوا کرنا اور شہر سے نکالدینے کی سزا دینا بیشک ایک بھاری گناہ کا بوجھہ ہماری گردن پر ہے جسکے پاداش مین جو کچھہ رنج و مصائب ہمکو اوٹھانے پڑین کم ہین نیتی شاسترون مین لکھا ہی کہ ہزار گنہگارون کے گناہ معاف کردینے مین راجہ کو اتنا پاپ نہین لگتا جتنا کسی ایک ناکردہ گناہ کو لاعلمی سے بھی گنہگار ٹھیرانے مین لگتا ہے - مگر یہہ سب کچھہ سوچنا ہمین اور تمھین اُسیوقت چاہئے تھا جب اسکا وقت تھا - اب پچھتانے اور رنجیدہ ہونیسے کیا ہوتا ہے - ابتو اُسکی تلاش ہی کی جلد فکر ہونی چاہئے سو مین کرتا ہون -

راجہ (وزیر سے مخاطب ہوکر) کاغذ قلم ہاتھہ مین لو اور اسیوقت تمام عہدہ داران و سرداران متعلقہ

ہوئی اداسی اور ڈبڈباتی ہوئی آنکھون مین جھلکتے ہوے آنسوؤن کے قطرے بخوبی دی رہے تھے سارے دربار مین اسوقت سناٹا چھا رہا تھا - راجہ کی گردن کسیقدر نیچے کو جھکی ہوئی تھی اور اُسکا پُرجلال دل کسی خیال مین مستغرق تھا کہ یکایک سارے درباریون کی نگاہین اوپر کو اُٹھین اور ایکدم سب کے سب کسی آنیوالے کی تعظیم کیلئے دست بستہ مودب کھڑے ہوگئے راجہ نے نظر اوٹھا کر ملکہ کیت متی کو چند خواصون کے درمیان آتے ہوے دیکھا - اور مناسب تعظیم دیکر بائین جانب سنگھاسن پر جگہ دی - اسوقت راجہ کا حکم پاتے ہی دربار عام برخاست کیا گیا - صرف چند خاص خاص اُمرا و وزرا جنسے راجہ کو کچھ مشورہ لینا تھا باقی رہگئے مہارانی نے سنگھاسن پر رونق افروز ہوکر پرہست سے یون خطاب کیا -

مہارانی (کسیقدر اداسی سے) پرہست - انکے بارے مین جو تو نے واقعات بیان کیے کیا یہ بالکل ٹھیک ہین

پرہست - بیشک حضور - غلام کیا بادشاہون کے روبرو غلط بیانی کی جرأت کر سکتا ہے -

مہارانی - ہمنے ابھی ابھی ایک داسی کی زبانی محلون مین سنا تھا سنکر سخت افسوس ہوا - اُسکی ناحق رسوائی اور ہمارے ہی ہاتھون مصیبت مین گرفتار ہونے پر ہمکو نہ صرف رنج ہی ہے بلکہ اپنے کیے پر سخت پشیمانی بھی ہے (یون انجو کمار کو ندیکھکر) اور یون بچے کو کہان چھوڑا -

پرہست - ماتاجی انکی کیفیت آپ کچھ نہ پوچھین بُری حالت ہے - جسوقت سے انکے کانون تک اُس عفت مآب بیوی کی بدنامی کے ساتھ نکالے جانیکی خبر پہونچی ہے اُسی دم سے بے چین ہین آج تیسرا روز ہوگیا کہ اُسکی تلاش مین جنگل و پہاڑ سب چھان ڈالے مگر کہین پتہ نہ چلا - آخر مجبور ہوکر مجھے حضور مین اطلاع کرنیکے لیے روانہ کیا کہ مہاراجہ بھی اُس ناکردہ گناہ پر رحم کھا کر اوسکا پتہ چلانے مین کوشش فرمائین

مہارانی - ایسی حالت مین تو نے اُسے تنہا کیون چھوڑا - بیلہ چھانا کیا ساتھ ہی لانا مناسب تھا

پرہست (دست بستہ) حضور بحالت مجبوری۔ اسکی وجہ بھی ہے غلام ابھی عرض کریگا۔ جو کچھ التماس کیا جاچکا ہے پہلے اوسکے لئے جلدی کیجئے۔

راجہ (چند معتمد الخدمت افسران وخدام کو پون کمار کے پاس فوراً چلے جانیکا حکم دیکر) اچھا اب سارا حال مفصل سناؤ۔

پرہست حضور کو اس خادمہ (ضعیف خادمہ کیطرف اشارہ کرکے) سے غالباً کچھ حال معلوم ہوا ہی ہوگا۔

راجہ۔ ہان ہان اسوقت اسی سے بازپرس ہو رہی تھی کہ خوش قسمتی سے تم آپہونچے مگر مفصل حال اس سے کچھ نہین کھلا اور نہ اس کمبخت نے پہلے سے ہی ہمکو اطلاع دی۔ اب تم اس راز کو صاف صاف کھولو۔ ہم اور سارے اہل دربار اس ضعیفہ کی باتون پر سخت حیرت آمیز فکر وتردد مین غلطان وپیچان ہین۔

پرہست نے راجہ کے استفسار پر یون انجے کمار کے ہان سرور سے انجنا کے محل پر لوٹکر آنے اور شب باش ہونیسے لیکر اسوقت تک کی ساری کیفیت مفصل سنا کر انجنا کی بیگناہی کا پورا یقین راجہ کو دلایا اور ثابت کردیا کہ اُس معصوم کے دامن عصمت پر ناحق رسوائی کا داغ لگایا گیا اور اُسکے ساتھ سخت بیرحمی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ اس ساری کیفیت کو سنا کر آخری فقرہ جو پرہست کی زبان سے ایک اندوہناک لہجہ مین نکلا وہ یہی تھا کہ ”اے مہاراجہ اگر آپکو اپنے راجکمار کی جان عزیز ہے تو اب توقف نہ کیجئے معصوم انجنا کی تلاش مین کمربستہ ہوکر اپنی جان لڑا دیجئے۔ ورنہ شاہزادہ صاحب کی زندگی خالی از خطرہ نہ سمجھیے۔

پرہست کی زبان سے اس اصل واقعہ کو سُنکر انجنا کی ناحق رسوائی سے راجہ اور جملہ اہل دربار کے دلون پر جو تاسف آمیز اور افسوسناک اثر پیدا ہوا اُسکا پتہ اُن سب کے چہرون پر چھائی

کے آثار نمایان ہین - ایک ضعیف خادمہ راجہ کے سامنے دست بستہ کھڑی ہے
اور اُس سے کچھ بازپرس ہو رہی ہے -

راجہ (خادمہ سے کچھ بازپرس کرنیکے بعد وزیر کی طرف مخاطب ہو کر) اس خادمہ کے
بیان سے جہانتک قیاس کام دیتا ہے وہ یہی ہے کہ دونون اُسی شب کو مہندرپور
کو گئے - اسلیے اسیوقت ایک ....

راجہ وزیر سے یہین تک کہنے پایا تھا کہ دربان نے پرہست کے آنیکی اطلاع دی -
اجازت پاتے ہی پرہست حضوری مین حاضر ہوا اور زمین خدمت چومکر آداب بجا لایا
اور ادب سے دست بستہ کھڑا ہو گیا -

راجہ (پرہست سے مخاطب ہو کر) خیریت ؟

پرہست (سر جھکا کر) حضور کے اقبال سے

راجہ پون لبجے کو کہان چھوڑا اور تین روز سے غایب کہان تھے ؟

پرہست (غمگین آواز سے) مہاراج کچھ - پوچھیئے - کنور صاحب سخت پریشانی
و مصیبت مین گرفتار ہین -

راجہ (گھبراہٹ سے) کیون کیون - خیر تو ہے کیا ہوا - کہو تو -

پرہست - حضور - قبل اسکے کہ مین اُنکی بابت مفصل کیفیت سناؤن ایک
ضروری التماس ہے - اور وہ یہہ ہے کہ حضور اسیدم اُس مقام پر (پتہ بتا کر) چند
معتمد الخدمت سرداران و خدمتگاران کو شاہزادہ صاحب کے پاس روانہ فرمادین
مین اونھین تنہا چھوڑ آیا ہون -

راجہ (چونک کر) ہائین تنہا چھوڑا جنگل مین !

مرحی مین کچھ بڑا ہی اوداس ہوہوکر اپنا منھ چھپا لیتا تھا - اور پھر بہت ہی یوں
ہوکر اُن پرندون کی طرف دیکھنے لگا جو دن بھر کے تھکے ہوے غول باندھ باندھ کر
اوڑ رہے اور اپنی بولی مین زمانہ کی ناسازگاریون کی نہ معلوم کیا کیا شکایتین کرتے
ہوے اپنے اپنے آشیانون کیطرف کو جا رہے تھے - شام کی تاریکی اسکے گرد آلود چہرہ
پر چھا گئی اور اسکے دل پر اور بھی وحشت خیز اثر پیدا کرنے لگی - ہاتھی سے اوتر کر اس
سنسان جنگل کے ایک گوشہ مین بہہ فرش زمین پر بیٹھ گیا اور ہاتھی سے یون مخاطب ہوا
یون انجے (بالکل مایوس ہوکر اور ہتھیار وغیرہ سب زمین پر پھینک کر) "امر گوچرؔ
جاؤ - تم اب مجھ مصیبت زدہ کے پاس رہکر کیا کروگے - جاؤ جاؤ - جہان تمھارا جی چاہے
رہو - آج سے تم آزاد ہو - دیکھو اُس سامنے بہنے والی ندی کے کنارے کنارے کیا
سُہانا اور گھنا بن ہے - وہان جا کر طرح طرح کے برگ ہاے سبز بخوف کھاؤ وہان
ہتھنیون کے گروہ کے گروہ ہین اونکے سرتاج بنکر رہو اور اُن ہی مین بہ عیش سے آزادانہ
زندگی بسر کرو" عقلمند اور وفادار جانور نے اپنے آقا کے مایوس چہرہ کی طرف دیکھا
اور نیچی نگاہ کئے خاموش کھڑا رہا - کہین ادھر اودھر نہ ہلا -

بیسوان باب

بلا غور و تامل کسی کام کے کر بیٹھنے سے اکثر پچھتانا ہی پڑتا ہے

کہ تعجیل کارِ شیاطین بود

شام کا وقت ہے اور راجہ بیہ پلاد کا دربار آج خلاف معمول اسوقت تک لگا ہوا ہے
تمام وزرا و اُمرا اور اہل دربار کے چہرون پر کچھ اداسی اور کچھ حیرت آمیز فکرمندی

بدلہ نکالتی ہوگی۔ ہان ہان بیشک مین تمہارا خطاوار ہون۔ ضرور مین نے تمہارے نازک
دل کو بہت دنون تک دُکھایا تھا۔ مگر یہہ وقت بدلہ نکالنے کا نہین ہی۔ اور نہ ہی تمکو ایسا
کرنا چاہیے۔ ہائے افسوس! تمکو ذرا ترس نہین آتا۔ دیکھو تمہارے حق مین بھی یہہ بڑا
نازک وقت ہی۔ مین جانتا ہون کہ تمپر بڑی بڑی مصیبتین گذری ہین جسکا اصلی باعث مین ہی
کمبخت ہون۔ میری جان مین تمکو اب ایسی مصیبتون مین زیادہ نہین دیکھ سکتا۔ بسنت بالا
کیا تو بھی مرگئی کہ جواب تک نہین دیتی"۔ کبھی جنگل کے درختون اور پھولون سے
مخاطب ہوکر کہتا "اے تاڑ کے اونچے اونچے درختو۔ کہین تمنے تو میری اُس پیاری لمبے
لمبے گیسوؤن والی نازنین کو نہین دیکھا جسکا تمہارا جیسا دراز و سیدھا قد ہے۔ اے
نرگس کے پھولو۔ تمہاری جیسی آنکھون والی میری محبوبہ تمہاری نگاہون کے سامنے ہوکر
تو نہین گذری۔ اے اشوک کے درخت۔ تیرا نام اشوک ہی۔ تو ضرور میرے شوک (غم)
کو دور کریگا۔ بتا کہ میری وہ غزال چشم محبوبہ کدھر کو گئی ہے۔ ارے لے گلاب کے دل لبھانے
والے پھولو۔ سنو تو۔ تم جیسے رخسارون والی اُس میری مہ لقا کا جسکی عصمت پر ناحق دھبہ
لگایا گیا ہی تمکو کچھ پتہ معلوم ہی؟ اے منہ بند کلیو۔ تم ہی ذرا منہہ کھولکر کچھ بولو۔ تمہاری طرح
اُسے بھی کچھ بولنا نہین آتا بھولی بھولی جسکی صورت ہی۔ اور اوسکی ایک خواص بسنت مالا
اُسکے ہمراہ ہے۔ اتنا پتہ دیا اب تو کچھ کہو — ہائے کوئی جواب تک نہین دیتا۔ سب
خاموش۔ کیا سبہی نے ایکا کرلیا ہے"۔ اپنے مجنونانہ جوش مین یون اُنہے اسطرح کی باتین
کرتا ہوا کچھ دور نکل گیا۔ مگر ہر طرف سے سوائے مایوسی ہی مایوسی کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ آخر
تلاش کرتا ہوا ایک بھوتارنیہ نامی بن مین پہونچا جہان پہونچکر اسکی نگاہ اُس دن بھر پریشان
و سرگردان پھر کر ڈوبتے ہوئے آفتاب کے اُترے ہوئے چہرہ کیطرف کو اوٹھ گئی جو شفق کی

ہر چہار طرف پناہ ڈھونڈھتی ہوئین زمین پر آگر کچھ عجب بیتابی کے ساتھ گر رہی تھین گرجب
تمازت آفتاب سے یہان بھی اونھین چین نہ ملتا تھا تو ماہی بے آب کی طرح تڑپ تڑپ کر
اُن ہرے ہرے گنجان درختون مین جا کر چھپ رہی تھین جنکے سایہ مین راہ چلتے مسافر اس گرم
دھوپ کی چلچلاہٹ اور جلتی ہوئی لوون سے بچنے کے لئے دو چار گھنٹے کو ٹھیر جاتے ہین
کَوَن کمار نے اپنا ہاتھی اُس بڑے درخت کیطرف کو بڑھایا جسکے نیچے ٹھیرنے کو اوسکا
دوست اشارہ کر گیا تھا ہاتھی سے اُتر کر اور چہرہ پر بہتے ہوئے پسینہ کو رومال سے
پونچھکا دم بھر کے لئے بیٹھ گیا۔ اگرچہ ان درختون کی گھنی چھانون اسوقت کی کڑی
دھوپ کی جلتی ہوئی شعاعون اور باد سموم کے چلتے ہوئے گرم گرم جھونکون کے ستائے
ہوؤن کو تسکین دینے کے لئے آسمان سے کم نتھین مگر ہمارے شاہزادہ یون انجے
کے بیچین دل کو جو اپنی جان سے زیادہ پیاری دلربا کی رفاقت مین زندگانی کا میابی ہی کا منبع
دیکھ رہا تھا کچھ بھی آرام و تسکین نہ دے سکین درخت کے نیچے بیٹھا ہی تھا تھوڑی دیر تک کسی خیال
مین محو رہا اور پھر نہ معلوم اسکے جی مین دل مین کیا خیال آیا کہ یکایک کھڑا ہوا اور ہاتھی پر سوار
ہو کر پھر اپنی سچی وفادار و عصمت مآب محبوبہ کی جستجو مین سرگرم ہو گیا اسوقت اسکے دل
کی بڑھی ہوئی بیچینی پہلے سے بھی کچھ زیادہ ہی بڑھی تھی۔ پریشان ہوا ہوا ادھر اُدھر تلاش
کرتا ہوا ہر جا سو نگاہین دوڑاتا تھا کبھی بیتابی کے بڑھے ہوئے جوش مین متوحش
ہو کر اونچی آواز سے پکار کر کہتا "پیاری او میری پیاری تو کہان ہے۔ کدھر کو منھ اوٹھا گیا
کہان کو رہ گئی ہو۔ اگر کہین درختون کی آڑ مین چھپ رہی ہو تو بول اوٹھو۔ کسی کھوہ
مین جا بیٹھی ہو تو نکل آؤ" کبھی کہتا "بس بس اب زیادہ تنگ نکرو دیکھو مین نے
تمھین دیکھ لیا ہے۔ بس اب آجاؤ۔ بہت ہو لیا۔ آہ تم ایسی بیرحم ہو گئین شاید

تم آودت پور جاکر ہمارے والد بزرگوار کو یہہ سب ماجرا سناؤ اور اون سے کہو کہ جب
تک اُس بیگنا عصمت و عفت کی دیوی کا پتہ کہین نہ چل جائیگا مجھے کھانا پینا تک
حرام ہے - آپ بھی اسیوقت سے اُسکی تلاش میں سرگرم ہو جائیے ورنہ اوسکی جان کے
ساتھ اپنے عزیز فرزند کی جان کی بھی امید چھوڑ بیٹھیے"- جاؤ برہست اب دیر نکرو -
کس فکر و تردد مین پڑ گئے - تم کچھہ سوچ نکرو - مین تمکو اسی مقام کے گردنواح مین مل جاؤنگا
جلد انھین مطلع کرکے واپس آجاؤ -
برہست پون کمار کو ایسے سنسان جنگل مین تنہا چھوڑ کر الگ ہونے سے پہلے تو کسیقدر
ڈرکا مگر آخر کار مہاراجہ پرہلاد کو اس ماجرے سے آگاہ کر دینا ہی مصلحت جانکر اور پون کمار
سے یہہ کہکر کہ" اچھا آپ اتنے اُس سامنے والے مین جانب الی کنج مین (ہاتھہ کے اشارے سے
بتاکر) اُس ٹیب سے سایہ دار درخت کے نیچے قیام کیجیے یہان سے کہین ادھر اُدھر نہ جائیے
مین اونھین اطلاع دیکر جلد لوٹکر آتا ہون" آودت پور کی طرف کو چلدیا -
اسوقت ٹھیک دوپہری کا وقت ہو چکا تھا دھوپ کی تیزی اپنا زور دکھانے لگی تھی
میاکھ کے سورج کی ادھر ادھر پھیلنے والی کرنین مارے گرمی کے آسمان سے بھاگ بھاگ کر

پون دیوتا کو خوش کرو اور ہنومان کو آتیر باد دو - سبنے ایسا ہی کیا - ہنومان جی طرح طرح
کے کھیل کود کرنے لگے - کبھی زمین سے آسمان پر اور آسمان سے زمین پر آتے کبھی ہوا اور
سورج کے پاس جاکر دل بہلاتے ستارون کو کھلونا جانکر پکڑ لیتے اور گا ہے چاند کو زبان
سے چاٹنے لگتے اور نتل نٹ کے کرہ باد مین تماشے کرتے . . . . . وغیرہ
وغیرہ -

بہرکیف مجھے اب اونکی وہ گلاب سی پیاری پیاری صورت دیکھنا نصیب ہوتی نہین معلوم پڑتی - (رنگ کرا اور دل مین کچھ سوچکر) اچھا - شسنو پرست جاؤ

کلام آشتی کہکر زبان سے		ہوے سب دیوتا رخصت یہان سے

(۴) خلاصہ سِنکٹ نامی ایک ہندی ماہواری رسالہ جلد ۳ نمبر ۳ بابت ماہ جون ۱۹

مطبوعہ مطبع منبع العلوم متھرا سے -

سندرون کا راجہ سمیرو کیسری شیوجی کا بھگت جسبودیب کے کیرتی نامی کھنڈ پر بودوباش کرتا تھا - ایک روز اوسکی رنجیدہ انجنی سولہ سنگار کیے بیٹھی تھی کہ پرتھنجن نامی پون دیوتا نے اوسکے جسم مین گھس کر اُسے حاملہ کیا بعد دس ماہ کے تولد فرزند ہوا - انجنی اوسے سنبھال نسکی اسلیے زمین پر گر گیا - زمین دھسک گئی اور پہاڑ چور چور ہو گیا - اسکا نام ہنومان رکھا - نیچے سے جب ہنومان جی نے سورج کو دیکھا تو اوسے پکا پھل جانکر اوسکی طرف لینے کو اُچھلے - راہ مین راہو کو دیکھا تو سورج کو چھوڑ کر اُسکی طرف دوڑے - راہو بھاگا تب ہنومان جی نے نہایت شور و خروش کے ساتھ کلکاری ماری جس سے ہر سہ عالم کے دیوتا گھبرائے - جب آندر دیکھنے آئے - تو اُنکی طرف بھی منھ پھاڑ کر دوڑے - اندر نے بجر سے زخمی کر کے زمین پر گرا دیا - چونکہ اندر نے اسکا مان ہنا یعنی غرور توڑا اسلیے اسکا نام ہنومان رکھا گیا - پون دیو لے فرزند کو مردہ جانکر گریہ و زاری کرنے لگا اور شیوجی کو یاد کیا شیوجی نے فوراً آکر اسکو دلاسا دی کہ اسکا مارنیوالا کوئی نہین - تو بھی اپنا سانس روک لے جس سے سب دیوتا بیچین ہو جائینگے - اوسنے ایسا ہی کیا - تب سب دیوتا ملکر شیو جی کے پاس پہونچے - شیوجی نے کہا کہ وہ تو ہمارا انس ہی تمنے اُسے کیون مارا - تم سب جاکر

خیال فاسد سے باز رہکر عاقبت سنوارنے کی فکر مین ممکن ہے کہ تارک الدنیا ہی ہنگئی ہون اور گوشہ گزینی اختیار کرکے یادِ حق مین اپنے کو محو کر لیا ہو۔ کچھ ہی ہوا ہو۔

اودھر جب ظلم شرت کا سنا حال — پون جی صورتِ آتش ہوئے لال
اُسی ساعت بباد تشنا کی — کشش کی سر بسر بادِ صبا کی
دکھا کر صورتِ وسواس و اندوہ — رہے جا کر میانِ دامنِ کوہ
ہوئی خلقت غریقِ قلزمِ غم — پون کے روک لینے سے رکا دم
ہر اک تھا خنجرِ غم سے دل افگار — رہی طاقت نہ دم لینے کی یارا
ہوئے جیسے طیور و مرغ و ماہی — جہان تھا غرقۂ بحر ماہی
غرض سب دیوتا ملکر بصد یاس — سرِ کہسار پہونچے پون پاس
لجاجت سے دکھا بالطف تقریر — کیا داب ادب سے عذرِ تقصیر
پون جی نے جو دیکھی حالتِ زار — رہائی دی صبا کو چار ناچار
ہوئی حاصل جہان کو شادمانی — ملا سب کو متاعِ زندگانی
ہوئے جاری امورِ دیوتی سب — ہوئے پھر سب بحال و قوی سب
ہجوم دیوتا نے با دلِ شاد — پون سے یہ کہا تب آفرین باد
مؤثر ہو کوئی حربہ نہ تن میں — بڑھے زور و توانائی بدن میں
غرض خوش ہوکے آئینِ شرف سے — ہر اک نے دی دعا اپنی طرف سے
کسی نے دی دعاے کامرانی — کسی نے دی حیاتِ جاودانی
کسی نے بل دیا دو صف شکن کو — عطا کی سخت سنگینی بدن کو

زندگی سے بیزار ہو کر کیا عجب کہ کسی کنوئے جھیل تالاب یا دریا ہی مین اپنی جان عزیز
گنوا کر قضیہ پاک کیا ہو۔ یا شاید دل مین کچھ نیکی سمائی ہو تو اس دوزخ نصیب کرنیوالے

گزارش کی براہِ نکتہ دانی
عدو بخشو بفرطِ مہربانی

جو دیکھی شکلِ فرزندِ جگر بند
ہوئین وہ محو حیرانی دمِ چند

خلافِ جنسِ انسان تھی جو صورت
ہوئی آئینۂ دل پر کدورت

کہا بارے کہ اے فرزند دانا
نظر جو سُرخ پھل آئے وہ کھانا

بوقتِ صبح دامانِ افق مین
طلوعِ مہر تھا رنگِ شفق مین

یکایک ساغرِ جرأت جو چھلکا
ہوا دھوکا پسر کو لال پھل کا

برنگِ شعلۂ آتش وہ لپکے
گرے گردون پہ برق آسا تڑپکے

لیا مہِ درخشان کو دہن مین
مچا غل یہ دہ چرخِ کہن مین

اندھیرا چھا گیا تب سما پہ
زمین و طبقۂ تحت الثرا پر

ہجوم دیوتا سنسر تھا جہین
خلل تھا کاروبارِ دیوی مین

جو دیکھا شور و غل بالائے افلاک
سری شرتی ہوئے ازبس غضبناک

جو مارا بجر بجرنگی کے تن پر
پڑا وہ ناگہان جیا و دتن پر

دقن کج ہو گئی ضربِ گران سے
گرے فرشِ زمین پر آسمان سے

پڑا تھا یہ دہ ظلمت جو ہر سو
پریشاں تھا ہر اک مانندِ گیسو

بہ رکند روجو ہوتا ہے ریس لال
کھلا با دیوتون نے لاکے نزاکل

طریقِ صلح و آئینِ سخن سے
چھڑایا مہرِ تاباں کو دہن سے

غالباً ایسا ہی ہوا ہوگا - ورنہ اتنا کھوجنے پر اب تک کیون نہ پتہ چل جاتا - یا اپنے ناحق رُسوا ہونے اور پیارے باپ بھائی اور مان تک سے نرادَر پانے پر مارے غیرت کے

جو دیکھا شب نے وہ حسنِ دلارام
گھٹا جوشِ شکیبائی بڑھا کام

جلا القدحِ تحمّل صورتِ خس
بہا بیاختہ تخمِ مقدّس

جنابِ بشن جی نے مسکرا کر
لیا قطرہ کو اِک برگِ شجر پر

زبس تھا دل مین جوشِ عقل و فرہنگ
اُسے چھوڑا میانِ چشمۂ گنگ

بہا پانی مین لعلِ بے بہا وہ
درخشان سر بسر مثلِ سہا وہ

مہک قطرہ کی لیکن چار سو تھی
کہ کوسون عنبرِ سارا کی بو تھی

بہا قطرہ غرض رودِ صبا سے
ہوا باہم عروسِ مدعا سے

روان قربِ اِس جبانگر کے ہو کے
مکانِ انجنی تک بہ کے پہونچا

حفاظت انجنی نے کی تھی ہر چند
مگر چشمِ بصیرت ہو گئی بند

پیا جل رخنۂ دیوار کی راہ
گیا تخمِ مقدس منہ مین ناگاہ

رہا گوہر وہ آغوشِ صدف مین
فروغِ مہر تھا بیت الشرف مین

جو گذرا عہدِ معمولی تقاضا کار
ہوئی شیو انجنی نندن نمودار

عیان چہرہ سے آثارِ کرامت
طراوت بخش گلزارِ کرامت

مگر جل سے جو بہ کر قطرۂ تر
گیا منہ مین بزورِ بادِ صرصر

ہوئی شرکت صبا کی لشت از بام
پون پُتر اس سبب سے ہو گیا نام

بہ میشِ انجنی فرطِ طرب سے
جھکایا سر کو آئینِ ادب سے

سارا چھان مارا مگر اس پیاری کا نشان تک کہیں نہ ملا۔ اُف! پیارے دوست مجھے خوف ہے کہ کہیں اس بھیانک جنگل میں کوئی وحشی درندہ اونھیں نہ نگل گیا ہو

مری تمکو تو مجکو ہے تری چاہ
مثل سچ ہے کہ دلکو دل سے ہے راہ

سبے دل ریز سخن آگاہ باشد
کہ دلہا را بدلہا راہ باشد

کرے کیا کوئی گر دو دل ہوں راضی
نہیں دخلِ کلامِ معترضی

مجھے خود صحبتِ شب سی ہمدمے ہے
فقط ناچ اونکا منظورِ نظر ہے

سُرین دوسرے رکھکر یار سی تھے
وہ گاتے ہیں عجب مد دکے ساتھ

وہی حال دکھائے گر کوئی اور
مطیعِ حکم ہوں اُسکی بہر طور

کہا گر ہے یہی مرضی تو لو خیر
وہی گت ناچتا ہوں نکلے پیر

وہ ناری ہی بت خاکی میں پھولا
کہ سب اندیشۂ انجام بھولا

رکھا ہاتھ اپنا جیب فرق پرنیز
تو جلکر گر پڑا افسردہ میز

دکھا کر بشر اعجاز عجائب
ہوئے خود دفعتہ نظروں سے غائب

خراماں بر سرِ کہسار پہونچے
قریبِ شبستان غار پہونچے

گذشتہ سرگذشت اپنی سنائی
شب قدرت کامل دکھائی

کہا شب نے براہِ عقل فرہنگ
مجھے وہ اک نظر دکھلائے رنگ

وہی صورت دکھی ہو لطف اٹھا
وہی تیور وہی چیتون ہی نا

جناب باطن نے بڑا دی ہی توپ
مشعلِ صبح سے پہلی پڑ گئی دھوپ

دکھایا ناضح تابان کا یہ تو
بہ رنگ شمع ہر بتی نے دی لو

عمارتوں کو بھی کھوج لیا جنکی ٹوٹی پھوٹی اینٹوں اور شکستہ پتھروں سے سوا ے حسرت ہی حسرت ٹپکتی نظر آے کے کچھ دکھائی نہ دیا - اور آہ ! یہہ جنگل و بیابان بھی

خیال آیا کہ اب کیجے وہ تدبیر
عروس مدعا ہو جس سے تسخیر

سداشیو سے گذارش کی کہ اے ناتھ
جلے وہ جسکے سر میں رکھوں ہاتھ

سداشیو ہیں جو بھولے ناتھ شمبھو
تامل گو تھا خاطر سے ہے دو

کمال مہربانی سے کہا خیر
نہ سمجھے ہونے والی ہے کوئی سیر

قبول آرزو سے وہ زبردست
شراب خودپسندی سے ہوا مست

خیال آیا یہی بہر نمائش
کروں شمبھو کے سر پر آزمائش

رکھوں ہر دم سری گوری کو ہمراہ
برآئے آرزو سے حسب دلخواہ

زبس تھا نور نخوت پر چڑھا وہ
بہ رنگ سایۂ شمبھو بڑھا وہ

جو دیکھا شیو نے یہ حال عجب
ہوئے مانند بو صحرا سے غایب

جدھر تھے مثل قدرت جلوہ گر وہ
رواں تھا صورت سیل خطر وہ

زبس آمادہ شر تھا جفاکش
کبھی دہنے کبھی بائیں کبھی پیش

یہ تھا دلمیں سر اقدس کو چھولوں
نسیم آسا گل مطلب کو تولوں

سداشیو جی بصد وسواس اندیشہ
چھپے جاکر میان دامن کوہ

جناب بشن نے دیکھا جو یہ رنگ
کہ شمبھو دست راکھس سے ہیں دلتنگ

سری گوری کی صورت بنکے پہونچے
خراماں سامنے دشمن کے پہونچے

ادا سے کرکے ابرو کا اشارہ
کہا ہنس کر اے مرد صف آرا

کے جھنڈ سر جھکاے خاموش کھڑے تھے اور نیچی نگاہین کئے کبھی کبھی ایک دوسرے سے اشارے وکنایہ سے باتین کر رہے تھے - اون کھنڈرون اور گری پڑی پرانی

رہیں تھی اجنی دریاے فرہنگ ۔ رہیں جا کر کنارِ چشمۂ گنگ

بنایا اک مکان بہرِ عبادت ۔ ریاضت کی یہ آئین سعادت

بظاہر بدہر جانب سے گھر تھا ۔ نہ ممکن پیک صرصر کا گذر تھا

رہیں مثلِ گہر بطنِ صدف میں ۔ چھپا مہر ہمایت الشرف مین

رہیں سند اوسمین یکمدت وہ دلستان ۔ سیانِ جسم خاکی صورتِ جان

نتھا وان سایۂ خورشید کا دخل ۔ نہ پاتا تھا پایۂ عقل رسا دخل

فقط اک روزنِ مخفی تھا در مین ۔ نہ آتا تھا بصر کی نظر میں

بہ فرطِ تشنگی ہوتین جو بیتاب ۔ اوسی روزن سے پیتین قطرۂ آب

یہ سچ ہے لاکھ تدبیر و خرد ہو ۔ مگر کب ہونے والی بات رد ہو

بشر ہر چند تدبیرین کرے سب ۔ حروفِ نقشِ پیشانی مٹین کب

کوئی راجس تھا بسا جھاڑ گوشہ ۔ سراسر بادۂ نخوت سے مدہوش

سدا اشیو کی بذوق دل کی یاد ۔ دیئے درشن کہا بس آفرین باد

بیان اس جانفشانی کا سبب کے ۔ خوشی سے مدعاے دل طلب کر

سری گوری بھی تھین ہمراہ سمجھو ۔ انہیں وہمدم و دلخواہ سمجھو

فروغِ حسن گوری پر ہوا غش ۔ لگا دی عشق نے سینہ مین آتش

ہوا آشفتہ گوری وہ مدخواہ ۔ نہایت قلزم دل مین ہوئی چاہ

گپھاؤن کو دیکھا جو اس کوہستانی سلسلہ پر کہین کہین بادل کے منھ چھپائے پڑی ہین - اُن کنجون مین تلاش کیا جہان اونچے اونچے سروقد درختون کے جھنڈ

جی نے ترشول سے - یم نے اپنے دنڈے سے ورن نے جل سے دیوی نے بچن سے ربھچھے کیا) جیدمشن اُس سمے یون دیو نے مایہ چھوڑدی - پردان دیگر دیوتا چلے گئے اور مہا سکھی ہو ہنومان جی بچرنے لگے - یہ تات مات کے پرانون کی سمان پیارے ہین - اندر نے جو ٹھوڑی مین بجر مارا تو ہنومان کی ٹھوڑی ٹیڑھی ہو گئی اس سے ہنومان نام ہوا - تب مہا بیر جی بولے شوک تیاگن کرو دھیرج دھرو مین نسچے رگھناتھ جی کا سوک ہون کاریہ کرونگا - ہنومان جی کے بچن سنکر سب کوئی سے جے کار کرنے لگے -

(۳) ازتلسی کرت راماین کشکندھا کانڈ (منظومہ منشی شنکر دیال صاحب فرحت مطبوعہ منشی نولکشور پریس لکھنؤ زبان اُردو صفحہ ۶۵ سے حرف بحرف نقل)

سری رگھبر ادھر چشم کرم ہو
کہ سرسبزی پہ تا شاخ قلم ہو

سنبھل اے خامۂ فرخندہ تقدیر
رقم کر بانی کچھ احوال مہابیر

کہ جب دم پردۂ شہرت ہوا فاش
دلِ گوتم پہ تھا زخمِ جگر پاش

دعا سے بدنے یہ کھلا دیا رنگ
ہوئی یعنی اہلیہ پارۂ سنگ

ہوئے داغ اُنکے جسم و جگر میں
کلف کا لگ گیا دھبہ قمر مین

جو تھی اک دخت گوتم اہل اکرام
عفیف و پاکدامن انجنی نام

اُسے بھی صاف گوتم نے دعا کی
کہ کچھ کچھ حصول نامرادی

دعا کے کھیل سے حرمت کا گلشن باغ
سیانِ جادِ عصمت لگے داغ

آج یوں ہی دو روز گذر چکے ہیں مگر ستیہ ندارد۔ آخر ہراسان ہو کر پربت سے نیچا
ہو کر کہنے لگے۔

ہماچل پربت کے پاس تپ تیج دھان کشیپ رشی تھے۔ ایراوت کی سمان ایک ہاتھی ان
کشیپ رشی کے ہی جان رشی کے سنگھ دوڑا اور سے دیکھکر سب رشی ڈر گئے بھے کے مارے بھاگ
نہ سکے حیران ستمبھ ہو گئے کیسری نام ۔ سو ہی ملی تمہارے پتا اُس بن کے راجا تھے سو
ہاتھی دیکھکر سب مُن پکار اٹھے۔ ہے کپی راج ہم آپکی شرن ہیں۔ رشیوں کا دُکھ دیکھکر
مین بڑی دیا ہوئی۔ ترت پتا تمہارے دوڑے۔ کیسری اور ہاتھی سے لڑنے لگے۔ [illegible] اتنے
ایک گھونسا مار دیوں۔ دانت پکڑ پتھوی پر پچھاڑ دیا۔ وہ ہاتھی گھوم کا کر پرتھوی مین گرا۔
تب مُن بڑے پرسن ہو کر تمہارے پتا کا [illegible] دیکھکر سبھی نے آشیش دی کہا ہے براہمن پالک
کپی راج" جو من میں بھاوے سو بر مانگ۔ [illegible] کو پاس جا کر کیسری ہاتھ جوڑ بولے۔ ہے
بھگون! جو آپ میرے اوپر پرسن ہو تو [illegible] سماں [illegible] دیجیے" ایسا ہی ہوگا یہ کہکر رشی
چلے گئے۔ اب اگلا چرتر جو ہوا سو سو۔ ماتا تمہاری [illegible] انجنی تھی جسکا اپار روپ [illegible] آتم
تھا۔ سو [illegible] بنائے پربت پر [illegible] ستیل مند سگندھ [illegible] کی سوبھا دیکھکر
من میں پرسن ہو چل رہا تھا۔ پون دیو دیکھکر موہت ہوئے۔ چیر اُڑا کر [illegible] دیکھ کر چھو لیا تھی
ہیں۔ دیکھکر تیری ماتا کو کرودھ بڑھا پھر اُسے شاپ دینے لگی۔ پون نے میٹھے سُر سے کہا شیا
مت دو پہلے بات سُن لو۔ تمہارے پتی نے رشی سے پتر کا بر مانگا اس کارن میں نے تمہارا
ستر پر چھوا۔ مین اپنی کایا [illegible] کے تجھسے نہیں ملا ہوں۔ مجھے کیوں شاپ دیتی ہو۔ یون
کہکر یوں دیو گپت ہو رہے سو تمہاری ماتا نے سب بات پتی سے کہی۔ اب تمہارا اسکے

بڑی ہی مایوسی کے ساتھ نکل رہے ہین- انکو ہینڈ ریورٹ سے نراس ہو کر نکلے اور اپنی
پیاری آنجنا کی تلاش مین جنگل جنگل- پہاڑ پہاڑ اور دشت و بیابان چھانتے

کرتے ہی تم اکسمات مرگٹ ہو گئے اور جس سے تمھارا جنم ہوا اوس سے سوچ اودے ہوتے
تھے تمکو یہ اچھا ہوئی کہ یہ کوئی لال پھل ہے اوسی چھن اوٹھکے تم تین ہزار جوجن تک آکاس مین چلے
گئے تب سب دیوتا لوگ ہاے ہاے کرنے لگے اور اندر کو بڑا کوپ ہو گیا کہ یہ تو سوج کو کھاے
جاتا ہے تب بجر سے مارا وہ بجر نیھل ہو گیا کیول بائین طرف کی ٹھوڑی چھوٹی ہو گئی اسی کارن
سے تمھارا نام ہنومان ہے جب اندر نے بجر سے مارا تب بایو تمھارے پتا کو بڑا کرودھ ہوا اور
بایو کا چلنا بند ہو گیا تب دیوتا لوگ بشنو کے یہان گئے اور برھما کے یہان گئے- برھما نے اشیرباد
دیا کہ بجر کا گھاؤ ہنومان جی کو کلیش نہین دیگا اور اندر بچار کرنے لگے کہ یہ بجر کے گھاؤ سے پیڑت ہون
تب اندر نے بھی بردان دیا کہ جبتک انکی اچھا نہو گی تب تک نہ مرینگے جب اس سے بھی بایو
نے کرپا کی تب دیوتا لوگ یون دیوتا سے تراہ تراہ کرکے آرت بانی کہنے لگے کہ ضمانی دیوتون
کا ہے وہ سب بل ہنومان کو ہوگا تب بایو نے شانتی کی-

(۲) از تلسی کرت رامائن کشکندھا کانڈ- (مترجمہ سری پت پنڈت جوالا پرشاد جی مسر مطبوعہ
بینکٹیشور پریس بمبئی زبان ناگری بھاشا صفحہ ۱۲ کشکندھا کانڈ صفحہ ۵۲ سے حرف بحرف نقل
تب رچھپت بولے- سنو مہابیر جی تم کیسے چپ بیٹھے ہو- تم پون کے پتر ہو اسلئے تم بل پون
کی سمان بل ہے- بدھی بیک بگیان کے گھر ہو- ہے تات جگت مین ایسا کونسا کٹھن کام ہے
جو تمسے نہو سکے- مین کارن سہت مہابیر جی کی اتپتی کہتا ہون سب کوئی اس ریتی من میٹھے
سنو-

"آہ میری پیاری دِلرُبا! تمھین میرے پیچھے بڑی بڑی مصیبتین جھیلنی پڑرہی ہین"—
یہہ وہ حسرت خیز الفاظ ہین جو اِسوقت ہمارے شاہزادے یُوَنؑ لَنگنے کے منھہ سے

چرتر یہہ ہی کہ یونج گستھلا بڑی سُندر سروپ والی تھین اُنکو اپنے سروپ کا اہنکار ہو گیا کہ ہماری ایسی
سروپ والی کوئی اِستری نہین ہے تب ایکدن رِتی نے سراپ دیدیا کہ تمھارا سروپ بانری ہو جاوے
تب یونج گستھلا نے بہت پرارتھنا کی کرتایا اوگرہ کرو تب رتی نے یہہ بردان دیا کہ تم اچھا ردپی
سروپ ایسا دھارن کروگی یہہ بردان پاکے بن مین رہنے لگین کہ ہامی ایک بانر نے انکو ایسی
استری بنالیا اور نام انکا انجنی رکھدیا ایک دن کا چرتر ہے کہ انجنی منش کا سروپ کرکے ادرجو با
ادستما بنکر ادبھوشن اور بستر سے سنگار کرکے پربت کے سِکھر پر بہار کر رہی تھی اور بیت برن بستر
اُسمین کناری لگی پہنے تھین اسی بیچ مین بایو چلنے لگی اور بستر انجنی کا اُڑنے لگا اور بایو دیوتا انجنی
کا سروپ دیکھکے موہت ہو گئے اور کام کے بس ہوکے انجنی کے روم روم مین پرویس کر گئے اور
بیرج کو تیاگ کرکے چلے گئے اور انجنی نے تو کسی پُرش کو دیکھا نہین پرنتو کرودھ ہوکے کہنے لگین
کہ کون ایسا پُرش ہے کہ ہمارے پتبرت دھرم میں بادھا ڈالدی تب بایو دیوتا پرگٹ ہوکے
کہنے لگے کہ ہے انجنی تم کرودھ مت کرو جُونی کے سمبندھ سے ایسا نہین ہوا ہے تمھارے روم
روم میں کیول من ہمارا پرویس کر گیا اس سے پتبرت تمھارا نہین گیا ہے تمھارے ایک پُتر
شرابلی ہوگا اور بڑا ادبھُت اور پرتاپ وان اور میرا ایسا چلنے والا ہوگا اور وہ رامچندر کا بڑا
بھگت ہوگا اور منش اور سُر اور مُہر اور دَیت اور دانو سب اُسکو مانینگے اور جب رامچندر کا اوتار
ہوگا تب اُنکی برابری ہوگا — سو ہے ہنومان جب تمھاری ماتا انجنی یہہ سب سنکے پرسن
ہو گئی اُسی چھن پربت کی گود مین تمکو جنا اور جُونی سے تمھارا جنم نہین ہوا ہے انجنی کی اچھا کے

اُنیسوان باب

حیران ہون دل کو روؤن کہ پیٹون جگر کو مین
مقدور ہو تو ساتھ رکھون نوحہ گر کو مین
بیخودی مین بھولگیا راہ کوے یار
ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

"آہ پیاری! کیا تمھارا پتہ کہین نہ چلیگا" "آخر کہان گم ہو گئین" "کونسی راہ اختیار کی" "کہان چھپ کر جا بیٹھی ہو" "آہ! کیا تمھاری بھولی بھولی دلربا صورت مجھے اب نصیب نہوگی" "کیا میری اور تمھاری دونون کی تقدیر مین یون ہی غم فرقت مین ایام زندگی پورے کرنا اور جنگلون اور پہاڑون مین ٹکرین کھاتے پھرنا لکھا ہے"۔

مطبوعہ منشی نولکشور پریس لکھنؤ بربان ... دیکھا تا سے حرف بحرف نقل) تب جاموونت کہنے لگی کہ ہے ہنومان سب بانر کشٹ مین پڑے ہوے ہین تم مون ہو کے کسواسطے بیٹھے ہو تم تو راجیندر دیکھین کی راہ لی ہو اور تمھارے ایسے ایک پرش اور طوان ہین ارتھات بتا کے تیر گرڈر دیوجی ہین وہ ایک بار سمدر کو اپنے پرون سے ہلاکے اور سمدر کو بیاکل کر کے جل جنتو کو کھا جاتے ہین اور ویسا ہی بل تمھاری بھجا کا ہے تم چاہو تو سمندر کو ہلا دو اور گرڈر دیوجی سے بھی تم بدھی مین سریشٹ ہو تم اپنا سروپ دھارن کیون نہین کرتے یہان پراکرم دکھانے کا اوسر ہے اور جس پرکار سے تمھاری اتپتی ہے مین وہ کہتا ہون سنو ایک اپسرا سب اپسرون مین سریشٹ تھیں اور انکا نام پونج کستھلا تھا وہ کیسری نامی ایک بانر کی استری ہو گئین تب انکا نام انجنی پڑگیا اور بانر کی استری ہونے کا

ہشتگانسے پوجا کیگئی - ایک بیدی کے مقابل تین اگنی کنڈون[1] مین جنمین سے
ایک شکل مربع دوسرا شکل مثلث اور تیسرا شکل نصف دایرۂ ہلالی تھا عود وصندل
وغیرہ کی خوشبودار لکڑیان ڈالکر آگ روشن کیگئی اور معبود حقیقی کی حمد وستایش مین
کچھ فقرات سنسکرت زبان مین نہایت دلکش آواز سے بول بول کر دل ودماغ
کو معطر کرنیوالی قسم قسم کی خوشبودار چیزین اومین چڑھائی گئین اور مولود کی درازی
عمر وترقی درجات وآسایش ظاہری وباطنی وراحت دارین وحصول نجات ابدی
کے لئے دعاے خیر مانگی گئین - اسطرح جملہ رسومات ادا کرنیکے بعد راجہ نے زکواۃ و
خیرات مین بہت سازرومال صرف کیا - غریبون ومحتاجون کو مالا مال کردیا - امرا و
وزرا کو جاگیرین وخلعت بیش بہا سے سرفراز کیا - خواصون وخدمتگارون کو لعل و
گہر عطا کئے اور قیمتی جوڑے پہناے - اسطرح جنم سنسکار[2] کرنیکے بعد جنم سے بارھوین روز
نیک ساعت مین نام کرن سنسکار کیا گیا اور مولود کا نام بسبب پہاڑ پر جنم لینے
کے انجنا اور اوسکے ماما نے سری شیل رکھا - مگر ہنوردیپ مین جنمو[2] تب ہونیسے
اسکا نام ہنومان[3] مشہور ہوا -

---

[1] آتشکدہ [2] تہنیت تولد فرزند

[3] والمیکی راماین اور بعض صحایف تلسی کرت راماین وغیرہ مین اونکی پیدایش حسن عجیب وغریب اور
باہم مختلف طریقون سے ظاہر کیگئی ہے اور لفظ ہنومان کی جو کچھ وجہ تسمیہ اومین بتلائی گئی ہے وہ بھی
ناظرین رسالہ ہذا کی آگاہی کے لئے ذیل مین درج ہے -
(۱) اردو المیکی راماین کشکندھا کانڈ سرگ ۶۷ (مترجمہ ہری بھگت گیانی پرمیشور دیال صاحب

تلاش وجستجو مین دوڑ دھوپ کرنے لگین - راجہ پرتی ستوریہ بان سے اُتر کر دو چار ہی
قدم کسی جانب کو بڑھنے پایا تھا کہ اوسکے چہرہ کا اوڑا ہوا رنگ یکایک پھر اصلی
حالت پر عود کر آیا اور جوشِ مسرت سے بے محابا اسکے منھ سے "خوشی" "خوشی" -
"سلامت" "سلامت" یہہ الفاظ نکلے کہ جنھین سُنکر ہر ایک غمگین چہرہ پر اطمینان
کی سُرخی ایکدم جھلکنے لگی - راجہ نے آگے بڑھکر طفل اک روزہ کو ایک بڑی طویل
وعریض اور شفاف وہموار مگر شکستہ چٹان پر بآرام لیٹا ہوا اور اپنا نرانگشت پا
اپنے منھ مین لیے ہوے کلیلین کرتا ہوا پایا گویا بان سے گرتے ہی قلہ کوہ نے اپنا
دست شفقت اونچا بڑھا کر اوپر سے اوپر ہی اوسے سنبھال لیا اور اپنی گود مین بآسائش
تمام لِٹا رکھا تھا یہہ دیکھا راجہ کو حیرت آمیز خوشی پیدا ہوئی اور فی الفور اُسے جھکا
کر اوٹھا لیا اور سینہ سے لگا کر ماں کی گود مین لا بٹھایا - اپنے لختِ جگر کا ہنسمکھ کھڑا دیکھتے
ہی انکا سب رنج والم کافور ہو گیا اور وہ نو دمیدہ گلہاے امید جو ابھی ایک لمحہ
پہلے اس صدمہ جانکاہ کی تپش سے پژمردہ ہو کر خاک مین مل چکے اور اسکے سارے
ارمانون کو خس خس کر چکے تھے پھر شگفتہ ہو ہو کر اسکے رخسارون پر نمودار ہونے لگے
بان کی کلین مڑوڑی گئین اور وہ پھر فضاے آسمانی مین متحرک نظر آنے لگا - اور
آناً فاناً مین شہر دیپ مین جا پہونچا - راجدھانی مین پہونچکر پرتی سوریہ نے اپنی خواہر
زادی کے فرزند دلبند کے تولّد کی خوشی مین کئی یوم تک خوب جشن منایا - سارے
شہر مین خوشی ہی خوشی کے سامان نظر آنے لگے - گھر گھر سے خوشی کے ترانون اور
ہر طرف سے شادیانون کی آوازین کانون مین آنے لگین پہلے ہی روز سب سے
اول ایک پرستش گاہ مین جا کر معبودِ حقیقی کی اپنے قواعد مذہبی کے موافق شاہ

یہ رتھ پہلے کی طرح نہایت سُرعت کے ساتھ آسمان مین حرکت کرنے اُدھر آفتاب کی چمکدار شعاعون مین اپنے زرین نقش و نگار کی سنہری جھلک سے دیکھنے والون کی نگاہون کو چوندھیانے لگا۔ طفل نوزائیدہ کبھی اسکی سنہری روپہلی جھالرون اور دمکتے ہوئے لعل و جواہر مین جگمگاتے ہوئے آفتاب کی طرف نگاہ جماکر دیکھتا اور اپنے کنول جیسے ملایم نازک ہاتھون کو ادھر اُدھر جنبش دیکر اپنی ننھی ننھی اُنگلیون کو کبھی کھولتا کبھی بند کرتا اور کبھی دونون مٹھیان زور سے باندھکر چہرہ پر باطنی خوشی کے آثار نمایان کرتا ہوا منھ کیطرف لیجاتا تھا گویا قرص خورشید کو لقمہ خورش سمجھکر منھ مین دیجانا چاہتا تھا اور ان اشارون و کنایون سے گویا اپنی اُس شجاعت و بہادری کا پتہ دے رہا تھا جسکا شہرہ اسکے عین عالم شباب مین چار دانگ عالم مین پھیلنے والا تھا اسوقت اپنے پیارے بچہ کے خوش و خورم چہرہ اور اُسکی من لبھاونی اداؤن کو دیکھ دیکھکر مان کا دل اندر ہی اندر آنند بھری ہلورین لے لیکر کچھ بہت ہی مسرور ہو رہا تھا گویا اسوقت اسکی نگاہون کے سامنے امیدون کا ایک لہلہاتا ہوا باغ پھلا پھولا دکھائی دیتا تھا۔ فرط محبت سے انجناگاہے اپنے پیارے بچہ کو سینہ سے لگاکر چمٹاتی گاہے گود مین لٹاکر چمکارتی پچکارتی اور بشاش ہو ہوکر بار بار بلائین لے رہی تھی کہ اچانک اوسکے منھ سے ایک زور کی دلدوز چیخ نکلی اور چیخ کے ساتھ ہی " ارے میرے پیارے بچے "ہائے میری جان،، یہہ الفاظ کچھ اس سوز و گداز کے ساتھ نکلکر آسمان مین گونجنے لگے کہ بمان مین بیٹھکر جانیوالون مین سے ہر ایک چہرہ پر معاً آزردگی و اُداسی کا زرد زرد پاوڈر پھر گیا اور اُسیدم بمان روک کر نیچے اوتارا گیا۔ تمام نگاہین آنکھون سے نکل نکلکر بیتابی و بیقراری کے ساتھ ہر چہار طرف دُور دُور تک جانے اور کسیکی

استھان مین نہین پڑا- سنگھاسن[1] - گوری[2] - جاپ[3] - بجبیری[4] - کل دیپک[5] - پربت[6] - اور ارشٹ ناشک[7] آدا تم اتم یوگ بہت سے پڑے ہین جو آپ اور اپنے کٹمب پروار متر آدی سب کے لئے سکھ دایک ہین- یہ سامان[8] کھیل اس کنڈلی کا ہے-

راجہ پرتی سوریہ (جو تشی کو بہت کچھ انعام و اکرام دیکر اور انکو نسبت ملا کی طرف بمان میں سوار ہونیکے لئے اشارہ کرکے) آؤ اوٹھو بمان مین سوار ہو جاؤ- یہان اب زیادہ ٹھیرنے کا موقعہ نہین ہے سب ہنر دیپ چلین- وہین ملکر اسکا جشن تسبب[9] کرینگے راجہ کا اشارہ پاتے ہی سب اس ہوائی رتھ مین فوراً سوار ہوگئے اور درا کی ذر مین

---

[1] جب صاحب خانہ دہم پر بیت ہو اور وہ خانہ پنجم مین شرف کا ہو تو اوسے سنگھاسن یوگ کہتے ہیں [2] جب صاحب خانہ دہم اور صاحب خانہ اول مین کوئی باہمی ملی ہو- یا جب صاحب خانہ دہم یا صاحب طالع پر بیت ہو تو اُسے گوری یوگ کہتے ہیں [3] مالک خانہ چہارم اور مالک خانہ دہم کا جب کوئی باہمی تعلق ہو اور صاحب طالع شرف کا ہو کر کیندر یا ترکون (دیکھو صفحہ ۱۴ نوٹ ۱۴۰۱۹) میں پڑا ہو تو اُسے جاپ یوگ کہتے ہین [4] جب طالع مین مشتر شرف کا ہو اور صاحب طالع بھی شرف کا ہو کر نوین یا پانچوین پڑا ہو اور خانہ دہم کا مالک بھی وہی ستارہ ہو یا مالک خانہ دہم سے اتصال کرتا ہو تو اُسے بجبیری یوگ کہتے ہین [5] طالع مین مدہ اور مشتر دونون ہون تو یہ کل دیپک یوگ کہلاتا ہے [6] صاحب طالع جس برج سعد مین پڑا ہو اوسکا مالک اگر خانہائے ششم و ہشتم و دوازدہم کے سوائے اور کسی خانہ قوی مین پڑا ہو تو اِسے پربت یوگ کہتے ہین [7] اگر خانہ سوم مین راہو پر کھر راس کا ہو تو یہ ارشٹ ناشک یوگ کہلاتا ہے [8] مختصر [9] تہنیۃ، تولد

نجومی ستاریک[۱] دکھ کچھ نہین ہوگا کیول مانسیک دکھ کچھ دن کے لئے رہیگا۔ گرہ
سپشٹ[۲] کے بنا سامان[۳] پھل ہی بتایا جا سکتا ہے۔ وشیش[۴] نہین۔ پرنتو اتنا
نشچیت[۵] پرتیت[۶] ہوتا ہے کہ اس پہلے ہی سال مین ہوگا اور دو چار دن سے ادھک[۷]
رہیگا۔ یہہ برہسپت اس کنڈلی مین اشٹم پڑا ہے کہ سب پرکار کے دکھ کلیش دور
کرتا ہے اور دوسرے اشبھ گرہون کو نربل[۸] کرنیوالا ہے (راجہ کیطرف ناطب ہوکر)
دیکھئے اس بھاگیہ استھان پر جو برہسپت کی درشٹی نہوتی تو بہت سے یوگ بگڑ جاتے
اس مین پاپ گرہ پڑا ہے اور اس گھر کا سوامی منگل بھی پاپ گرہ ہے اور سے استھان کا
ہے۔ اسکا پھل ہے پرنشٹھا[۹] کرتی شتروون سے ہانی[۱۰] ہوتی اور ... اور ادریا[۱۱]
سنگھ نربل ہو جاتین۔ پرنتو اور شبھ گرہون نے وشیش[۱۲] کر برہسپت سارا پھل ملکر
نشٹ کر دیا ہے۔ بدھ جو نیچ[۱۳] کا ہو کر لگن مین پڑا ہے اسکا اشبھ پھل بھی برہسپت نے
ہی روکا ہے۔ اس کنڈلی مین تین گرہ نو برہ[؟] اپنے کے پڑے ہین ... اپنے ...

---

[۱] جسمانی [۲] صاف توانسو دواش لسو وغیرہ نکالکر معین
کا مفصل حال معلوم کرنا۔
[۳] بالحصر [۴] بالشرح [۵] ضرور [۶] یقین [۷] زیادہ [۸] کمزور
[۹] عزت حرمت [۱۰] نقصان [۱۱] جسم [۱۲] حواس [۱۳] زیادہ تر
[۱۴] سیوط۔ کسی ستارہ کو جس برج مین شرف ہوتا ہے (بدھ کو برج سنبلہ یعنی کنیا راس
مین شرف ہے۔ دیکھو صفحہ ۲۳ نوٹ ۳) اوس سے ساتوین برج مین اوہی ستارہ کو ہبوط
ہوتا ہے (پس بدھ کو برج حوت یعنی مین راس مین ہبوط ہے)

سے سدا پوتر[۱] رہے۔ کوتا[۲] مین بھی نپن[۳] ہو۔ سنیچر بھی اپنے سُم برہسپت کے گھر مین لگن[۴] مین
ہے اور اپنے دونون متر بُدھ اور شُکر کے ساتھ بیٹھا ہے لگنیش[۴] کی اُسپر پوری درشٹی
ہے۔ سُوریہ سے بارھوین استھان ہے اور لابھ گھر کا سُوامی ہے اسکا پھل بھی اتی
اُتم ہے۔ راج سمپدا اُسکھ سے بھوگ اِسنار سے ورکت[۵] ہو موکش لکشمی کا پتی بنے...
راہو تیسرے استھان برکھ راس کا ہے۔ بدھ شکر اسکو ایک چرن سے چندر دو چرن سے
اور سنیچر پُورن درشٹی سے دیکھتے ہین۔ بہت بھاگوان ہو۔ یہ[۶] تم تو راستس کُل کے کسی
بڑے راجہ سے سنمان[۷] پاوے اور اوسکی سہایتا[۸] سے اسے اُوچ پد[۹] ملے۔ پھر اُس راکشش
کُل کے راجہ کے کسی اُپائے کاریہ پریہ اوسیکا متر و ہو کر اُسے کئی بار نیچا دکھاوے اور
انت مین اُسکے کُل ناش کا کارن[۱۰] ہو۔ کیتو نوین گھر مین برتیجک[۱۱] راس کا ہے منگل کے
گھر مین بیٹھا ہے۔ اس گھر کو منگل ایک چرن سے بُدھ شکر دو چرن سے۔ سوریہ تین چرن
سے اور برہسپت جو سب دیوتاؤن کا گرو ہے پوری درشٹی سے دیکھتا ہے۔ یہہ بھی اُتم
پھل داتا ہے پرنتو پتا[۱۲] کے لیے کچھ دن کو چنتا اور کچھ ایک مانسیک[۱۳] دکھ ہونے کی سوچنا[۱۴]
دیتا ہے۔

لسبنت مالا۔ (انجنا کا اشارہ پاکر نجومی سے) مہاراج پتا کو کیا دکھ ہوگا اور کب سے
کب تک رہیگا۔

---

[۱] پاک [۲] شاعری [۳] خوب ماہر [۴] لگن یعنی خانہ اول کا مالک [۵] بیباک [۶] اداس
متنفر [۷] اول [۸] عزت و توقیر [۹] امداد [۱۰] منصب اعلیٰ [۱۱] سبب [۱۲] بچھیک
راس (برج عقرب) [۱۳] لیکن [۱۴] متعلق بدل۔ باطنی [۱۵] آگاہی

اور لگنیش[1] بھی ہی ہت - اپنے گھر کو پوری درشٹی سے دیکھتا بھی ہے - اور اسکو چندر پوری درشٹی سے اپنے ہی گھر مین دیکھ رہا ہے - بڑا ہی تیکشن بدھی[2] - منتر جنتر تنتر آدی سمپورن ودیا ندھان[3] شرتی[4] اسمرتی[5] اور پرانون[6] کا جاننے والا - کل کا دیپک جس کاریہ مین ہاتھ ڈالے وہی پورا ہو - مہاویریہ[7] اور مہا سورما ہو - شترون پر سدا جَے پاوے - دیرگھ آیو ہو - سدا نروگی رہے - بڑا دانی دھرماتما سادھو دیو بھگت اور تپسوی یوگی ہو - بہت کہانتک کہا جاے - بس سکل[8] منوکامنا[9] پوری ہون اور انت[10] مین اسی جنم سے مکتی[11] پد پاوے اور سدا کیلئے پرتھوی مین اپنا نام چھوڑ جاے - ایسا اس برہسپت کا پھل ہے اب شکر اور سنیچر کا پھل سنئے - شکر اپنے سم برہسپت کے گھر مین پہلے استھان مین راس کا ہوکر پڑا ہے اور پرم اچ ہے - سو مہا سکھ سمپدا کا بھوگی ہو - بڑا روپ[12] وان کام دیو کا اوتار[13] ہو - مشٹ بادی ہو - شریر اور بہت

---

[1] لگن کا مالک یعنی خانۂ اول کا مالک یا صاحب طالع [2] تیز فہم [3] ماہر علوم کلی [4] کلام الٰہی [5] دھرم شاستر [6] کتب تواریخ [7] بہت طاقت رکھنے والا [8] تمام [9] خواہشات دلی [10] آخرکار [11] نجات ابدی [12] خوبصورت [13] انتہا درجے کے حسین جمیل کا ایک خطاب - کام یا کام دیو سنسکرت زبان مین خواہش مجامعت کو کہتے ہین اور جو خوبصورتی مین نامور ہوا ہے کام دیو کا اوتار یا صرف کام دیو بھی کہتے ہین سکھیے جو وہ مین اس خطاب کو پانیوالے آریہ ورت مین کل ۲۴ شخص ہو چکے ہین - سری بھرت درشن بھیہ سین چندر برن - اگنی گت سنت کمار - وتسراج - کنک رکھ - میگھ رکھ - شانت ناتھ - کنتھو ناتھ - آرہ ناتھ - وجے راج سری چندر - نل راجہ - ہنومان - بل راجہ - بسدیو - پردمن کمار - ناگ کمار - سری پال - جمبو سوامی ہوئے

اسکو نہین دیکھتا - یہہ بالک بڑا اودّوان[1] پنڈت ہو - بدّھیمان[2] ہو - چتیرام[3] اور ویدک[4]
آدودیاؤن[5] کا جاننے والا ہو - سُکھ بھوگتا مِشٹ بادی[6] اور ایشوریہ وان[7] ہو - نیچ
کا ہو کر شنکر و سنشیہ کے ساتھ پڑا ہے اس سے ماتا کو جنم کے سمے تک دکھ کلیش چنتا
اور سنشے ہے چوتھے گھر کا سوامی ہو کر جنم[8] مین پڑا ہے - اس سے یہہ دیاوان[9] اور
کشماوان[10] ہو - اسکی ماتا مہا پتی ورتا[11] اور شیلونتی[12] ہو - چندرمان سے نوین گھر[13]
کا سوامی بھی شدھ ہی ہے اور اپنے گھر کو پوری درشٹی سے دیکھ بھی رہا ہے اور کیندر[14]
مین پڑا ہے اس سے یہہ بڑے بڑے تیرتھون کی جاترا کرے شوریہ سے بدّھا[15] ہو
پڑا ہے - اس سے بڑا آستک[16] بدّھی اور اپنے دھرم کرم مین دڑھ[17] ہو -
اب برہسپت کا پھل سنئے جو نو اور بارہ گھر کا سوامی ہو کر نوالا ہی اس کنڈلی مین
پڑا ہے - جنم لگن[18] کا بدلا سے مترسیدمان سے گھر مین پنجم استھان ترکون[19] مین پڑا ہے

---

[1] صاحب علم [2] فہیم [3] تصویر مصوری [4] علم طب [5] علوم [6] شیرین گفتار
[7] صاحب حشمت و حکومت [8] نام خانہ اول [9] رحمدل [10] غفور معاف کنندہ [11] شوہر
پرست [12] عفت مآب و نیک خصلت [13] چاند سے نوین خانہ مین کنیا راس (برج سنبلہ)
ہے جسکا صاحب خانہ بدھ (عطارد) ہے جو اپنے گھر کو نظر کامل دیکھ رہا ہے (دیکھو صفحہ ۲۴ نوٹ
۲ صفحہ ۲۶ و نوٹ صفحہ ۶۶) [14] خانہاے اول و چہارم و ہفتم و دہم کیندر کہلاتے ہیں -
[15] تیز فہم [16] مضبوط [17] شرف - برہسپت کو کرک راس مین ۵ درجہ (انس) تک
شرف ہے (دیکھو صفحہ ۲۳ نوٹ ۳) [18] خانہ پنجم [19] خانہاے پنجم و نہم
ترکون کہلاتے ہین -

نجومی (انجنا سے مخاطب ہوکر) نہین نہین۔ پتری[1] تم ابھاگنی نہین ہو جس ماتا کی کوکھ سے ایسا ہونہار اپنی اور اپنے ماتا پتا اور کُٹمب بھر کی کیرتی[2] جگت[3] مین پھیلانے والا پتر جنمے اوس سے ادھک[4] بھاگوان[5] اور کون اس سنسار[6] مین ہوسکتا ہے۔ پتری تم بڑی بھاگوان ہو۔ ایسی ہی کنیاؤن کا جنم سنسار مین سپھل ہے جنکے ایسی اُتم[7] سنتان[8] ہو۔ ہر کسی کے ایسے بھاگ کہان ہوتے ہین۔ جو پتر اپنے کُل کا سورج اپنی ماتا کے جنمے وہ ایک ہی بہت ہے۔ سامانیہ[9] سنتان بہت بھی ہو تو کیا۔ دیکھو کبھی سنگھ[10] اپنی ماتا کے ایک ہی جنمتا ہے۔ کئی ایک نہین ہوتے۔ تم نرا رتھا[11] اُداس ہوتی ہو۔

انجنا (نجومی کے ان الفاظ پر اداسی دور کرکے) نہین۔ مجھے اسکا خیال نہین۔ میری آتماؤن کو ٹھنڈی رکھنے کے لئے یہہ ایک ہی پتر مجھے سب کچھ ہے۔

راجہ (جوتشی کی تسلی بخش تقریر پر انجنا کو مطمئن دیکھکر جوتشی سے) ہان اب آگے بُدھ کا پھل کہیئے۔

نجومی (راجہ کیطرف نظر ڈالکر) بُدھ مین راس کا ہوکر اپنے سم پر پت کے گھر مین موسی مین پڑا ہے اور برہسپت کی اسیر پورن[12] درشٹی بھی ہے۔ کوئی پاپگرہ

---

[1] بیٹی [2] نیکنامی [3] دنیا [4] زیادہ [5] خوش قسمت [6] عالم [7] افضل [8] اولاد [9] معمولی [10] شیر [11] بیفایدہ ناحق [12] خانہ اول کے نام

مورتی۔ جنم لگن۔ دیہہ۔ انگ۔ تنو۔ اُدے۔ وپوکلپ۔ آدو عیرہ کئی ایک ہین۔

[12] نظر کامل (دیکھو نقشہ نظرات نوٹ صفحہ ۹۶)

اسکے پھل سے مہا پراکرمی شترو ناشک اور دیرگھ آیو ہو۔ بڑے بڑے راجاؤن سے
سنمان پاوے یہہ بھی کہی پشتو کا کھوج لگانے مین اپنا بڑا ساہس دکھاوے۔
بُدھ مین راس کا ہوکر . . . .

راجہ پرتی سوریہ (انگل کو خانہ برادرین دیکھکر قطع کلام کرکے) جوتشی جی یہہ یوگ بھائیون کے لئے کیسا ہے ؟

بسنت سر نجومی (راجہ کے سوال پر آگے پھل کہنے سے رُک کر اور رانیہ کیطرف سے اپنی ذرا ذرا جھکی ہوئی گردن کو کسیقدر اونچی اوٹھاکر) سرمہاراج یہہ بھائیون کی تو ناستی کرتا ہے بھائی اسکا کوئی نہین ہوگا۔

راجہ۔ کیا کوئی اور جوگ بھی ایسا نہین پڑا جس سے بھائی کا ہونا پایا جاے۔

نجومی۔ نہین اور بھی کوئی یوگ ایسا نہین ہے۔ راہو اسی استھان مین پڑکر اور بھی اسکی ناستی کرتا ہے۔ جوتش شاستر مین ایسا کہا ہے کہ جب دوسرے استھان مین کوئی پاپ گرہ پڑا ہو اور راہو تیسرے استھان مین ہو تو بھائی نہو۔ سو اس کنڈلی مین دیکھیے دوسرے استھان سوریہ پاپ گرہ پڑا ہے اور راہو تیسرے استھان سے ہی اسلیے بھائی کوئی نہین ہوگا۔

انجنا (کسیقدر اداس ہوکر) تو مین بڑی ابھاگنی ہون !

---

۱ یوی تر ۲ دشمن کش ۳ درازعمر ۴ عزت وتعظیم ۵ ہمت ۶ سنتدی ۷ ہیتی۔ عدم ۸ مضبوطی ۹ کتب علم نجوم ۱۰ نحس ستارہ ۱۱ سورج ستارہ ۱۲ (دیکھو صفحہ ۹۸ نوٹ ۱۱) ۱۳ بدقسمت۔

چندرمان ہے - مان باپ کی سیوا آپ - سنت بادی[۹۱] - جبدھی مان[۹۲] - گنیت[۹۳] اور گان[۹۴] ودیا
مین پربین[۹۵] - سرویہ[۹۶] - تجوان[۹۷] - شانتی سبھاو[۹۸] - دیو بھگت[۹۹] - ستیلوان[۱۰۰] اور انیک
ودیا[۱۰۱] سیکھنے کا ابھلاشی[۱۰۲] ہو - منگل غیرب[۱۰۳] پرآرم استھان مین برکھ راس کا ہو کر
پڑا ہے - اس گھر کا سوامی[۱۰۴] شکر منگل کے ساتھ سم بھاو[۱۰۵] رکھتا ہے اور بدھ کے ساتھ
ہو کر اسے ایک چرن سے دیکھتا ہے - چندر دو چرن سے اور سنیچر پوری درشٹی
سے اوسے دیکھتا ہے - اور یہہ (منگل) اپنے متر[۱۰۶] سوریہ کے گھر لوست[۱۰۷] تر استھان
مین اور دوسرے متر بریہسپت کے گھر نو راج[۱۰۸] استھان مین پوری درشٹی سے دیکھتا ہے

بقیہ نوٹ صفحہ ۶۷ - ا چرن یا ۹ چرن ہوتے - ہر چرن سے ایک حرف متعلق ہے جسکے حساب سے
ولدونکا نام رکھا جاتا ہے یعنی جس نچھتر کے جس چرن مین بچہ پیدا ہوا ہو اوس چرن سے جو حرف
متعلق ہوتا ہے وہی حرف جس نام کے اول میں ہو وہ نام بچہ کا رکھا جاتا ہے - اور وہ نچھتر اور
چرن جس راس سے متعلق ہون وہی اوس جنم کے نام کی راس کہلاتی ہے (جس نقشہ سے
راسون سے متعلق نچھتر اور نچھترون سے متعلق حروف ظاہر ہوتے ہین اوسے ہندی مین ہوڑا چکر
کہتے ہین جو برہمن پنڈت کو عموماً زبان ہوتا ہے یہان بخیال طوالت درج نہین کیا گیا)

[۹۱] راستگو [۹۲] عاقل [۹۳] علم ریاضی [۹۴] علم موسیقی [۹۵] تیز فہم [۹۶] ہر دلعزیز [۹۷] طاقتور
[۹۸] حلیم [۹۹] عابد [۱۰۰] خلیق [۱۰۱] علم [۱۰۲] خواہشمند [۱۰۳] قوت بازو - تیسرے خانہ کے نام
پراکرم - سہج - بھراتر دو شچک وغیرہ کئی ایک ہین - ہر خانہ سے جن جن باتون کی بابت حالات جانے
جاتے ہین اونہین کے لحاظ سے اونکے کئی کئی نام رکھے ہوے ہین [۱۰۴] مالک - صاحب خانہ (دیکھو صفحہ ۶۲
نوٹ ۲) [۱۰۵] مساوی [۱۰۶] دوست [۱۰۷] خانہ دشمن - خانہ ششم کا نام خانہ دشمن ہے - جو پاش خانہ

ہین - اسے تین چرن[۱۵] سے دیکھتے ہین - اور سریہاراج پا بیگر ہون[۱۵] مین سے دیکھنے کیسکی بھی

بقیہ نوٹ صفحہ ۶۴ - برج کو دوسرا استھان (خانہ دوم) اس سے اگلے کو تیسرا استھان (خانہ سوم) کہتے ہین وعلے ہذا - ان دوازدہ خانون کے نام ہندی مین بالترتیب تن - دھن - سہج - سکھ - سُت - شترو - استری - مرتو - بھاگیہ - راج - لابھ - ویہ ہین علاوہ ان نامون کے ہر خانہ کے اور بھی کئی کئی نام ہین - یہان صرف ایک ایک نام ظاہر کرنا ضروری سمجھکر درج کر دیا گیا ہے -

خانہ اول جسم
خانہ ۲ دولت
خانہ ۳ برادر
خانہ ۴ مادر
خانہ ۵ علم
خانہ ۶ دوست و دشمن
خانہ ۷ زن
خانہ ۸ موت
خانہ ۹ دین
خانہ ۱۰ پدر
خانہ ۱۱ آمد
خانہ ۱۲ خرچ

۱۵ تین چرن سے دیکھنے سے مراد ¾ یعنی تین چوتھائی نگاہ ڈالنے سے ہے - جب ایک ستارہ کسی دوسرے ستارہ کو یا زایچہ کے کسی خالی خانہ کو نظر کامل دیکھتا ہے تو اوسے ۴ چرن سے دیکھنا یا بیس بسوہ دیکھنا یا پوری درشٹی سے دیکھنا کہتے ہیں اور اگر ¾ یعنی تین چوتھائی نظر ڈالتا ہے تو اوسے ۳ چرن سے یا ۱۵ بسوہ دیکھنا بولتے ہین - جب ½ یعنی نصف نظر سے دیکھتا ہے تو دو چرن سے یا دس بسوہ یا آدھی درشٹی سے دیکھنا بولتے ہین - اسیطرح ¼ یعنی بنظر چہارم دیکھنے کو ایک چرن سے دیکھنا یا ۵ بسوہ دیکھنا کہا جاتا ہے - سورج وچندرمان وبدھ وشکر یہہ چار ستارے اپنے سے ہفتم خانہ کو بنظر کامل - چہارم وہشتم خانون کو بنظر سہ چہارم - پنجم ونہم خانون کو بنظر تنصیف - اور سوم ودہم خانون کو بنظر چہارم دیکھتے ہین منگل اپنے سے چہارم وہشتم خانون کو بنظر کامل - پنجم ونہم کو بنظر چہارم - سوم ودہم خانون کو بنظر تنصیف اور ہفتم خانہ کو بنظر چہارم دیکھتا ہے - برہسپت اپنے سے پنجم ونہم خانون کو بنظر کامل - سوم ودہم کو بنظر سہ چہارم ہفتم کو بنظر تنصیف اور چہارم وہشتم کو بنظر چہارم دیکھتا ہے - اور سنیچر اپنے سے سوم ودہم خانون کو بنظر کامل ہفتم

اپنے[1] متر منگل کے گھر[2] مین دوسرے[3] استھان پڑا ہے۔ اسکے متر چندرمان اور برہسپت جو شبھ گرہ

اسی طرح قمر کو برج ثور (برکھ) مین ۳ درجہ تک۔ مریخ (منگل) کو برج جدی (مکر) مین ۲۸ درجہ تک
عطارد (بدھ) کو برج سنبلہ (کنیان) مین ۱۵ درجہ تک۔ مشتری (برہسپت) کو برج سرطان (کرک)
مین ۵ درجہ تک۔ زہرہ (شکر) کو برج حوت (مین) مین ۲۷ درجہ تک۔ زحل (سنیچر) کو برج میزان
(تلا) مین ۲۰ درجہ تک۔ راس وذنب (راہو وکیت) کو برج جوزا (متھن) مین ۳ درجہ تک یعنی
تمام برج جوزا مین شرف ہوتا ہے

---

[1] متر = دوست۔ آفتاب کے دوست مریخ و قمر و مشتری ہین۔ دشمن زہرہ و زحل ہین اور
عطارد نہ دوست ہے نہ دشمن مساوی ہے۔ اسیطرح قمر کے دوست آفتاب و عطارد ہین۔ اسکا دشمن
کوئی نہین۔ باقی چار ستارے یعنی مریخ و مشتری و زہرہ و زحل مساوی ہین۔ مریخ کے دوست آفتاب و
قمر و مشتری ہین۔ دشمن عطارد ہے اور زہرہ و زحل مساوی ہین۔ عطارد کے دوست آفتاب و زہرہ ہین
دشمن قمر ہے۔ اور مریخ و مشتری و زحل مساوی ہین۔ مشتری کے دوست آفتاب و قمر و مریخ ہین۔ دشمن
عطارد و زہرہ ہین اور زحل مساوی ہے۔ زہرہ کے دوست عطارد و زحل ہین۔ دشمن آفتاب و قمر ہین اور
مریخ و مشتری مساوی ہین۔ زحل کے دوست عطارد و زہرہ ہین۔ دشمن آفتاب و قمر و مریخ ہین اور مشتری
مساوی ہے۔

---

[2] برج حمل و عقرب مریخ یعنی منگل کے گھر ہین۔ برج ثور و میزان خانہائے زہرہ ہین۔ برج جوزا و سنبلہ کا مالک عطارد ہے
برج سرطان خانۂ قمر ہے۔ برج اسد خانۂ آفتاب ہے۔ برج قوس و حوت خانہائے مشتری ہین۔ اور برج جدی و
دلو خانہائے زحل ہین۔

[3] جس لگن مین مولود کی پیدایش ہوتی ہو اوسے پہلا استھان (خانۂ اول) کہتے ہین اس سے اگلے

دیکھ پڑتا ہے۔ دیکھئے یہ کُنڈلی ہے۔

لہ

मास चैत्र   पक्ष सुक्ल
तिथि ८   वार शनि
नक्षत्र श्रवण   चरण चतुर्थ
योग वृद्ध   इष्ट ५६।२५
लग्न मीन

सू १
बु
११
म २ रा
१२ श
सु
१०
च
३
९
४ बृ
६
८ के
५
७

برتی سوریہ۔ اسکا پھل سنائیے کہ اس کُنڈلی مین کون ستارہ کیا بتلاتا ہے۔
نجومی۔ اچھا لیجئے سُنئے۔ پہلے نوگرہون کا بچار الگ الگ سُن لیجئے:-
(تماہنے زایچہ کیطرف باربار دیکھ کر) سُوریہ ٹہ پرم اُچّ ٹلہ کا ہوکر اس کُنڈلی مین

لہ چیت سُدی اشٹمی روز شنبہ۔ شروَن نچھتر چرن چہارم۔ برہم جوگ۔ وقت تولد طلوع آفتاب سے ۵۶ گھڑی ۲۵ پل بعد۔ لگن (طالع) حوت۔

حمل ۱ سورج
حوت ۱۲ بُدھ۔ شکر۔ سنیچر
دلو ۱۱
جدی ۱۰ چندرمان
ثور ۲ راہو منگل
جوزا ۳
قوس ۹
سرطان ۴ برہسپت
سنبلہ ۶
عقرب ۸ کیت
اسد ۵
میزان ۷

ٹہ سوریہ = سورج
ٹلہ پرم اُچّ = شرف۔ آفتاب کو برج حمل (میکھ) مین دس درجہ تک شرف ہے اسکے بعد کم ہوجاتا ہے

اور اُس سے بات چیت کرنے لگی - اُدھر راجہ پرتی سوریہ نے بسنت مالا کے منہ سے انجنا کی تمام گذشتہ مصیبتون کی مختصر داستان سُنی اور اُسکے ناحق رسوا ہونے اور اسقدر رنج و آلام سہنے پر سخت افسوس کیا - اور انجنا سے مخاطب ہو کر کہنے لگا -

پرتی سوریہ - اچھا لو اب تم سب بمان مین سوار ہو جاؤ اور ہنردیپ کو چلو -

انجنا - ماما جی - پہلے اس بچہ کا تمام نیک و بد حال تو جوتشیون سے پوچھو - اسکے بعد ہنردیپ کو چلینگے -

پرتی سوریہ - اچھا -

پرتی سوریہ (بسنت سنر نامی نجومی کو اپنے بمان مین سے بُلوا کر) جوتشی جی - اس بچہ کی جنم کنڈلی [۱] تو کھینچیے اور نیک و بد سارے حالات مختصر سُنائیے -

بسنت سنر نجومی - مہاراج جنم کا سمے [۲] کیا ہے -

بسنت مالا (راجہ کیطرف سے وقت بتانے کے لئے اشارہ پاکر) آج صبح یہی کوئی چار گھڑی کے تڑکے -

نجومی - دلمین اور اُنگلیون پر کچھ حساب لگاکر اور لگن کو کئی مختلف طریقون سے امتحان کرنے اور صحت تمام جاننے کے بعد نہایت خوش ہو کر) سری مہاراج - بڑے اُتم گرہ [۳] اس کنڈلی مین پڑے ہین - شُبھ مہورت [۴] مین جنم ہوا ہے - ایسی کُنڈلی ہر کسی کی نہین ہوتی - یہہ کوئی ہونہار بالک

---

[۱] جنم کنڈلی = زائچہ
[۲] سمے = وقت
[۳] اُتم گرہ = سعد ستارے
[۴] شُبھ مہورت = نیک ساعت

شخص - ہان ہان - سُنا کیا معنی بارہا دیکھا ہے -

بسنت مالا - وہین کے راجہ مہیندر سین کی بیہ (انجنا کیطرف اشارہ کرکے) راج دُلاری ہین - انجنا سندری انکا نام ہے اور آدیت پور کے راجہ ....

شخص (انجنا کے چہرہ کیطرف بغور دیکھکر اور بات کاٹکر) ہائین! یہہ انجنا سندری ہے ؟

بسنت مالا (اوس شخص کے مُنہ سے ان آخری الفاظ کو سُنکر اور اوسکے چہرہ پر یکایک پیدا ہوجانیوالے تغیر کو دیکھکر) ہان ہان - یہہ انجنا سندری ہی ہین - کیا آپ انکو جانتے ہین اور انکے دلپر گذرنیوالے صدمات سے کچھہ واقف ہین -

شخص - مین راجہ پرتی سُوریہ ہنُر دیپ کا مالک اسکا ماما ہون - یہہ انجنا سندری میری بھانجی ہے - راجہ چتر بھانُ اور رانی سُندر مالنی کا مین بیٹا ہون -

انجنا (اپنے ماما کو بخوبی پہچانکر اور گلے ملکر) ماما تم یہان کہان -

راجہ پرتی سُوریہ - مین بڑے بڑے تیرتھ کشیترون کی جاترا کرکے ببان مین بیٹھا اپنے گھر جا رہا تھا کہ خوش قسمتی سے یہان بچہ کے رونیکی آواز سُنکر بمان نیچے اوتارا - آج بہت روز کے بعد دیکھنے سے تیری صورت بھی نہ پہچان سکا -

انجنا - میری صورت کا نہ پہچانا جانا کچھہ زیادہ تعجب کی بات نہین مین ہی کم نصیب تمھاری صورت بغیر پتہ دیے جب نہ پہچان .....

اتنا کہتے کہتے اسکا خیال ایک پُرتکلف پوشاک مین آراستہ عورت کو اپنی طرف آتا دیکھکر ہٹ گیا اور یکایک نظر اوسکی طرف کو اوٹھہ گئی - یہہ راجہ پرتی سُوریہ کی رانی تھی جو بمان سے اوتر کر اسطرف کو آرہی تھی - انجنا نے اسکو پہچانتے ہی تعظیم دیکر بڑے آدر سے بٹھایا

سے ملاقات کرانے لیگئے تھے - اور یہہ عورت جس سے یہہ نووارد شخص باتین کر رہا ہے اسکی فرمانبردار اور جان نثار سکھی بسنت مالا ہے - مگر اس نووارد شخص کو ہمارے ناظرین ابھی نہ جانتے ہونگے کہ کون ہے - ناظرین - گو آپکا دلی شوق جو قدرتی طور پر ہر شخص کے دل مین کسی نئے آدمی یا نئی چیز کو دیکھکر پیدا ہو جاتا ہے پہلے ہی سے آپکو ابھار ابھار کر ضرور اس بات کی طرف مایل کر رہا ہوگا کہ کسی طرح اس سوچ جیسے جگمگاتے ہوے میان مین سوا آنکر اور ایسی پر تکلف پوشاک زیب تن کئے آنیوالے شخص کے حسب نسب سے واقف ہون - مگر چونکہ ہم خود اس اجنبی شخص کی صورت سے ابھی تک محض ناآشنا ہین اسلئے مجبور ہین کہ ناظرین کو ہم اس نووارد شخص کا حسب نسب نہین بتا سکتے - ہان انکی باتون سے غالباً سب بھید کھل جائیگا -

شخص (انجنا کی آنکھون سے آنسو بہتے دیکھکر اور اوسکی طرف مخاطب ہوکر) دیکھو بیٹی - یہہ وقت تمھارے رونے اور آنسو بہانے کا نہین ہے - صبر و استقلال سے کام لو - سدا دن یکسان کسیکے نہین رہتے - آج سے تم اپنی مصیبتون کو رخصت ہی ہوئین سمجھو - تمھاری خوش تقدیری نے آج سے تمھین خوش رکھنے کے لئے ایک دھرم کا باپ تمھارے پاس بھیجا ہے جو فرائض پیدانہ کو اپنی دھرم کی بیٹی کے ساتھ ادا کرنے مین کبھی کوتاہی نکریگا (پھر بسنت مالا کی طرف مخاطب ہوکر) ہان تو اب جلد انکا حسب نسب بتا کر انکے رنج و الم کی کہانی سناؤ -

بسنت مالا (نووارد شخص کو اپنا بڑا ہی ہمدرد دیکھکر) اچھا اگر آپ سننا ہی چاہتے ہین تو لیجئے پہلے انکا حسب نسب ہی سن لیجئے - آپ نے نامی گرامی شہر مہندر پور کا نام تو سنا ہی ہوگا .....

عورت - بھلا آپکو ایسی کیا پڑی ہے کہ اسقدر اصرار کے ساتھہ بار بار پوچھتے ہین ان پر
پڑنیوالی مصیبتون کی داستان بڑی ہی دردناک ہی جسے سنکر ممکن نہین کہ آپ اپنے
دل کو قابو مین رکھہ سکین - اسلئے سوائے غمگین ہونیکے آپ اس سے فایدہ ہی کیا اوٹھائینگے
شخص - مین کیا کرون - اپنے دلی میلان سے مجبور ہون - قدرت نے اس سینہ مین ایک
ایسا دل پیدا کر دیا ہے جو زمانہ کے ستائے ہوؤن کو دیکھکر بیچین ہو جاتا ہے اور اونکی دلدوز
مصیبتون کو کسی طرح دیکھہ نہین سکتا - انکے غم والم کی مفصل کہانی سننے کیلئے اصرار کرنے
سے میری اصل غرض یہی ہے کہ تفصیلی حالات سے واقف ہو کر کچھہ مجھہ ناچیز سے ہوسکے
انکی امداد کرون - مین انکو اپنی دھرم کی بیٹی کی نگاہ سے دیکھتا ہون - اور اگر انھین کوئی
عذر نہو — مین یقین کرتا ہون کہ کوئی عذر ہرگز نہوگا — تو اپنے غریب خانہ پر لیچل کر
انکو آرام و آسائش پہونچانے مین اپنے امکان بھر کوتاہی نکرون - اور اس طفل نوزائیدہ
کی ولادت کی خوشی مین اپنے مقدور بھر زر و مال لٹا کر اسکا نام کرن وغیرہ کے سنسکار کراون
اس نووارد شخص کی زبان سے یہہ الفاظ کچھہ ایسی ہمدردی کے ساتھہ نکل رہے تھے کہ اوس
نازنین سے جسے یہہ اپنی دھرم کی بیٹی بنا چکا تھا نرہا گیا بیساختہ اسکی آنکھون سے
آنسو نکل پڑے اور اسکے خوشنما پلکون اور پھول سے رخسارون پر موتی کی طرح جھلکنے لگے
گو اسنے کسی خیال سے اپنے امنڈتے ہوئے دل کو بہت کچھہ روکا اور کسی اور خیال مین
لیجا کر بہلانا بھی چاہا مگر تو بھی اسپر بڑی ہولی گذشتہ آفتون اور بیچین کر دینے والی مصیبتونکا
نقشہ اسکی آنکھون تلے اسوقت کچھہ اسطرح پھر گیا کہ گویا وہ سب آج ہی اسپر لوٹ لوٹ
کر پڑی ہین - ناظرین سمجھہ تو گئے ہونگے کہ یہہ نازنین وہی بدنصیب اہلیہ ہے جسے آج قبل از
طلوع آفتاب ولادت فرزند کی خوشی مین چھوڑ کر ہم ناظرین کو اسکے پیارے شوہر کی طرف لیگئے تھے

جو اپنے کسی ضروری کام مین نہایت سرگرمی سے معروف ہی یون مخاطب ہوتا ہے -

شخص - بائی - مین بلا اجازت یہان چلے آنے اور تمھارے کسی ضروری کام مین مخل ہونیکی
معافی چاہکر ملتجی ہون کہ تم مجھے بتاؤ تم اور (ہاتھہ کا اشارہ کرکے) یہہ بائی جنکی شکل و شباہت
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کسی بڑے ذی اقتدار خاندان کی رونق ہین اور جنکی ٹہل مین تم
اسقدر دل وجان سے مصروف ہو کون ہو - اور اس بھیانک جنگل مین کیسے تمھارا قیام ہے

عورت (آنیوالے شخص کو دیکھتے ہی کھڑی ہو کر) انکا حال پوچھکر آپ کیا کرینگے -

شخص - مجھے انکے حالات سے وقفیت حاصل کرنیکی بڑی آرزو ہے -

عورت (افسردگی آمیز لہجہ مین) اچھا اگر آپ یہی جاننا چاہتے ہین کہ یہہ کون ہین اور کیون
انکا یہان قیام ہے تو اسکا جواب بس یہی ہے کہ یہہ ایک آوارہ وطن ہین - اور زمانہ کی گردشون
اور پیر فلک کی دست درازیون نے انھین یہان اپنی زندگی کے دن گذارنے پر مجبور کر دیا
ہے - اور میری نسبت پوچھئے تو مین انکی ایک فرمانبردار خادمہ ہون -

شخص (انکی طرف ترحم آمیز نگاہ ڈالکر) جسوقت ایسے سنسان پہاڑی میدان مین
ایک نوزائیدہ بچہ کے رونیکی آواز میرے کانون مین پہونچی اُسیوقت میرا دل تو جان گیا تھا
کہ یہان ضرور کوئی آفت رسیدہ آوارہ وطن اپنے ایام مصیبت کاٹ رہا ہے - اب یہان
آکر تمھاری صورتون پر نظر ڈالنے اور تمھارے منھہ سے نکلنے والے لفظون سے میرے خیال
کی تصدیق بھی ہوگئی - در اصل تمھاری حالت قابل رحم معلوم ہوتی ہے - مگر سنو میرا وہ
دل جو کسیکو مصیبت مین دیکھکر اوسکے ساتھہ ہمدردی کے اظہار کرنیکا عادی ہو گیا ہے تمھارے
صرف اتنا ہی کہکر خاموش ہو جانے پر تسکین نہین پا سکتا - مین چاہتا ہون کہ ان پر
گذرنیوالی مصیبتون کی مفصل داستان سنون -

پرہست نے یون کمار کو اسیوقت چلنے پر تیار آمادہ پاکر فوراً سواری کا فیل منگوایا اور یہہ دونون اُسپر سوار ہوکر بلا کسی سے کچھ کہے سُنے ہستناپور کیطرف چلدیئے۔

اٹھارھوان باب

نام

صبح کا وقت ہے اور ایک تیز رفتار ہوائی رتھ کرہٴ بادمین نہایت سرعت کے ساتھ مغرب رویہ جاتا دکھائی دیتا ہے۔ اسکے چارون طرف لٹکتی ہوئین موتیون کی جھالرین اور جا بجا نہایت خوش اسلوبی سے جڑے ہوے بیش بہا لعل و جواہر کی چمک دمک آفتاب کی چمکتی ہوئی کرنون سے ملکر ہماری آنکھون کو چوندھیائے دیتی ہین اور ہمین اس بات کا گمان دلا رہی ہین کہ کیا کہین مہر سپہر انور ہی آج اپنے آتشین رتھ مین سوار ہوکر اور اپنی معمولی چال بدلکر کسی کی زیارت کیلئے ایسا اُتاولا جارہا ہے۔ یہہ ہوائی رتھ ہوا سے باتین کرتا ہوا ایک وسیع پہاڑی میدان مین ہوکر گذرتا ہے اور کسی طفل نوزائیدہ کے رونیکی آواز اسمین سوار ہوکر جانیوالے کے بیحد کانون مین پہونچتی ہی یکایک رُک کر ٹھیر جاتا ہے۔ اور اوسیدم سید ھا عمودی حالت مین نیچے کو اوتر کر قریب ایک جوف کے جسے یہہ پہاڑی میدان اپنے دامن مین جگہہ دیئے ہوئے ہے آ ٹھہرتا ہے۔ ایک شخص جسکے رعب دار چہرہ اور زرق برق تکلف بہ جواہر پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کوئی صاحب اقتدار آدمی ہے اس ہوائی رتھ سے اوترکر اوس جوف کی طرف کو بڑھتا اور کسیقدر رُک رُک کر قدم اوٹھاتا ہوا جوف مین جا داخل ہوتا ہے اور ایک عورت سے

پرہست کے منھ سے یہہ باتین سنکر اسکے شوق بھرے دل پر جو اوسکے ملنے کا ولولہ بھرا ہوا
تھا دفعتاً غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا طبیعت یکبارگی بگڑ گئی۔ اور طرح طرح کے خیالات اسکے دل پر
قبضہ کرنے لگے۔ کبھی مہارانی کے سخت برتاؤ پر غصہ کبھی اوس معصوم کی حالت پر افسوس
اور کبھی اپنے آپکو ہی اسکا اصلی باعث ہونیکا خیال اسکے بیچین دل پر آتا اور چلا جاتا تھا۔
تھوڑی دیر مین پرہست کے سمجھانے سے اپنی بگڑتی ہوئی طبیعت کو سنبھالکر کہنے لگا۔

پون کمار۔ (مغموم آواز مین) آہ دوست! اوس ناکردہ گناہ کو بڑی بڑی مصیبتون کا
سامنا کرنا پڑا (ٹرک کر اپنے دل مین) آہ! اوسکے گلاب جیسے رخسارون پر رات دن آنسون
کی دھارین بہہ بہکر آتین اور اوسکی آرسر نو پیدا ہونیوالی امیدون اور دلی آرزوٴن کو بہا بہاکر
لیجا رہی ہونگی۔ اوسکا چاند جیسا مکھڑا بالکل پھیکا اور اداس پڑ گیا ہوگا اور آہ! اوسکے
غمناک دل مین نہ معلوم کیا کیا کچھہ خیال گذر رہے ہونگے (پھر پرہست سے مخاطب ہوکر)
پرہست چلو مہندر پور ہی چلین۔ اور اوس گرفتار مصیبت کی دلجوئی تو کردین۔

پرہست۔ بہت اچھا۔ مہاراجہ صاحب سے اجازت لے لیجیے اور کل علی الصباح چل دیجیے
پون کمار۔ نہین۔ مہاراجہ سے اسوقت اجازت کی ضرورت نہین اور نہ صبح تک ٹھیرنے کی
کوئی حاجت۔ میری رائے مین چپ چاپ تن تنہا ہی چلدینا مناسب ہی۔ ہماری سواری
کا ہاتھی منگوالو اور ابھی چلدو۔

پرہست۔ سرکار خسرال مین اسطرح تن تنہا جانا آپکو زیب نہین دیگا۔
پون کمار۔ سنو۔ اسوقت زیادہ بکھیڑا ساتھہ لینے سے وقت گذر جائیگا اور وہان پہنچنے
مین کم از کم ایک روز کی ناحق دیر لگ جائیگی جسے میرا دل کھٹا ہوا دل کسی طرح برداشت
نہین کرسکتا۔ مصلحت یہی ہو کہ اب ایک پل کا توقف نہ کرو۔

تمام کیفیت کو ایسے طرز سے ظاہر کرنیکی کوشش کی کہ اون کمارکے دل پر زیادہ بیچینی یا بیماری کے پیر چھا جانے تا او پر زیادہ غصہ پیدا نہو مگر ایک معصوم کو اس طرح رسوا ہوتے دیکھکر جب غیرون کا دل قابو مین نہین رہ سکتا تو ہمارے شاہزادہ کا دل جسمین اوس عصمت و عفت کی دیوی کی بھولی بھولی صورت بس رہی ہو۔ جو اوسکے جسم و جان دونون کا مالک ہو اور اوسکے گذشتہ رنج و آرام کا نقشہ جسکی آنکھون تلے پھر رہا ہو وہ بھلا اک سنبھالے سنبھل سکتا ہے۔

۴۱۔ تین ماہ تک کوئی سخت محنت کا کام نہ کرائین اور نہ کوئی وزنی شے اوٹھانے دین۔ نہ ثقیل غذا کھلائین۔ دودھ اور طاقت بڑھانیوالی چیز دین۔

۴۲۔ اگر موسم سرد ہو تو زچہ کیلئے پوشش کا بھی معقول انتظام کیا جائے۔ ایسے وقت ہر طرح سے کام لیا جائے۔

۴۳۔ اگر زچہ کو بخار وغیرہ ہو جائے تو بصلاح طبیب کام کرنا چاہئے۔

۴۴۔ زچہ کو عرق دسمول پلانا از حد مفید ہے۔ وضع حمل سے چھہ سات یوم بعد سے پلانا چاہئے۔ دسمول کے نام بیلگری[۱]۔ ارنی[۲]۔ پاڑھل[۳]۔ کمبھاری[۴]۔ ستیوناک[۵] یعنی ارلو (شینٹو) گوکھرو[۶]۔ سالپرنی[۷]۔ پیٹھون[۸]۔ برہتی[۹] کٹائی۔ چھوٹی[۱۰] کٹائی

۴۵۔ چونکہ زچہ و بچہ کی خوراک و پوشاک وغیرہ سب کے لئے اور ہر ملک و موسم مین یکسان مقرر نہین ہو سکتین اسلئے ہر شخص کو ملک کی آب ہوا و موسم و زچہ کی عمر و جسمانی طاقت و عادت اور اپنی حالت و استطاعت کے موافق کھلانے پلانے وغیرہ مین سمجھکر کام لینا چاہئے۔ اور اگر زچہ و بچہ کے حق مین مضر نہو تو اپنی خاندانی یا ملکی رسم و رواج اور دستور پر بھی لحاظ کرنا مناسب ہے۔ بعض پوری تندرست و طاقتور اور جفاکش عورات مذکورہ بالا باتون مین سے کسی پر عمل نکرکے یا بہت کم عمل کرکے بھی وہ خود اور اونکے بچہ خاصے تندرست رہتے ہین۔ ایسی عورات مستثنیات سے ہین۔ انکی نقل کرنا ہر عورت کیلئے درست نہین ہے۔

کہ اونھین مہندرپور بھیجے عرصہ کتنا ہوا -

خادمہ - یہی کوئی چھ سات ماہ کے قریب -

پرہہست - اچھا اب تم جاؤ - بس یہی دریافت کرنا تھا -

ضعیف خادمہ پرہست کی اجازت پاکر چلی گئی اور پرہست نہایت غمگین ہوکر اور زمانہ کے نشیب و فراز پر نہ معلوم کن کن پہلوؤن سے غور کرتا ہوا اپنے باغ میں پہونچا - اور یون کمار کو اونکی محبوبہ کے یہان موجود ہونے اور مہندرپور بھیجے جانیکا حال مفصل سنایا - اگرچہ پرہست نے اپنی دانشمندی سے

۳۶- ان چیزون پر پانی ہو رہندین - اگر زیادہ پیاس لگے تو کم از کم سیر بھر بست بعد گرم پانی کے دو تین گھونٹ پلائین - حتے الامکان پانی ان ایام میں کم پلائین - دس دن تک پانی میں گرم کرتے وقت قدرے اجواین اور الایچی خورد کوفتہ مع پوست ڈال دینا اچھا ہے - بلکہ اگر موسم سرد ہو تو دو تین لونگ بھی ڈال دیجائین -

۳۷- پانی پہلے روز کا گرم کیا ہوا - اگلے روز دین روز اوٹھا لیا کرین اور چالیس یوم تک ٹھنڈا پایا پانی زچہ کو دین اور نہ ایسے پانی سے غسل کرائین -

۳۸- چوتھے یا پانچوین روز پرانے باریک چاول اور مونگ کی دال کی تپلی کھچڑی دین اور گھی کپتی ہوئی کھچڑی مین ڈالدیا جاوے - یا سونٹھ ہلدی - اجواین - سونف - دھنیا اور گوڑ کا ستھورہ بنا کر دین -

۳۹ - زچہ شکم پر ہوکر کوئی چیز نہ کھاے پئے -

۴۰- دس یوم تک سوا ان چیزون کے روٹی یا کوئی پھل وغیرہ ہرگز نہ دین بعد دس یوم کے سونٹھ ہلدی - اجواین - سونف - دھنیا ہونون کو ٹکر روٹی پر اونٹھا وغیرہ غذا مین ڈالکر دینا اچھا ہے -

جس درخت کی جڑ ہی نہین وہ آخر کمڑا کسلئے پہل ہو سکتا ہے۔

پر ہست (غمگین ہوکر) آہ ! اُس معصوم پر بڑا ظلم ہوا تو۔

خادمہ۔ (چونک کر اور پرہست کے چیرہ کو غمگین پاکر) معصوم پر ! کیا وہ بیگناہ تھین

پرہست۔ ہان ہان۔ بیگناہ۔ معصوم۔ محض بے خطا۔

خادمہ۔ یہہ کیسے ؟

پرہست۔ خود ہی اسکا مفصل حال کل و ل تک کھل جائیگا۔ اسوقت سنانے کا موقع نہین

(دلمین) سچ ہے نوشتۂ تقدیر کسی سے مٹائے نہین مٹتا (خادمہ سے) اچھا یہہ تو بتائے

دوا ایسے وقت مین دیجاوین جہانتک بلا دوا کے کام ہے بہتر ہے (قیام حمل کے بعد یا بچہ کو دودھ پلانے کے زمانہ مین بھی کم از کم دو تین ماہ تک جب کبھی دست کی شکایت ہو تب کو رہ ملا تر اکیلے سے ہی کام لینا چاہیے)

۴۲۔ زچہ کو بعد وضع حمل ایک دو روز بھوکا ہرگز نرکھین اور نہ کھانیکی غذا مین کم از کم دس نیم تک گوندو من

۴۳۔ اگر موسم سرد ہو تو زچہ کو اول مغز بادام کھلانا اچھا ہے۔ سات۔ اٹھ گھنٹے تک سوائے اسکے اور کچھ نہین۔ بعد آٹھ گھنٹے کے اچھوانی یا حریرہ وغیرہ جیسا رواج ہو ہنا کر پلائین۔

۴۴۔ سرد موسم مین اچھوانی وغیرہ کے تین چار گھنٹے بعد دودھ کی چار پلانا بھی اچھا ہے۔ دودھ مین ہی چار اوٹائی جاے پانی مطلقاً نہ ڈالین۔ پیاس لگے پر بھی اس چار ہی سے کام لین۔ ایکبار مین تین چھٹانک یا پاؤ سیر سے زیادہ نہ پلائین۔

۴۵۔ دوسرے اور تیسرے روز اگر اچھوانی و دودھ کے علاوہ ساگودانہ دودھ مین پکا کر دیا جاے تو کوئی ہرج نہین۔ کھانڈ اور گھی کا سویا دینا بھی اچھا ہے۔

خادمہ- غضب کی اسمین کیا بات - اپنے کیے کی سزا پالی-

پرسپت - اون دونون مین سے کسیکو اپنی بیگناہی کے ثبوت مین کوئی حرف زبان سے نکالنے کا موقع نہین دیا گیا کیا؟

خادمہ حضور اونکے پاس ثبوت ہی کیا ہو سکتا تھا - کنور صاحب کی ایک انگشتری اور ہاتھون کے کڑے نہ معلوم اونکے ہاتھ کہان سے لگ گئے تھے کہ اونھین مہارانی صاحبہ کے روبرو پیش کیکے بڑی پاکدامن بنتی تھین اور نجانے کیا کیا باتین بناتی تھین - بندشین گانٹھتی تھین - مگر آپ جانتے ہین یہہ بندشین اونکے حق مین کہان تک کارآمد ہو سکتی تھین

کپڑا اوڑھا دیا جاوے - گھٹنون کے بیچ مین اوس برتن کو لگاکر پیشاب کرائین - یقیناً اس ترکیب سے پیشاب اوتر آئیگا - اور اگر اس ترکیب سے بھی پیشاب اوترے اور ۲۴ گھنٹے گذر جائین تو طبیب سے علاج کرائین-

۳۱- وضع حمل کے بعد اکثر ایک دو روز زچہ کو دست نہین اُترتا - اس سے کوئی نقصان نہین - ہان اگر تیسرے روز بھی دست نہ آئے تو گرم گرم کافی پلانے سے آجائیگا - اگر اس ترکیب سے بھی نہ آئے تو چوتھے روز انڈی کا تیل خالص یا پانی یا دودھ مین ملاکر استعمال کرائین - ایسے وقت مین اس سے بہتر کوئی دوا ہر طرح پر مفید نہین - اما اگر زچہ کے کسیوجہ سے نہ پیا جاوے تو پاؤ سیر ڈیڑھ پاؤ پانی کی پچکاری (جو انگریزی سوداگرون کی دوکان پر اسی کام کے لئے فروخت ہوتی ہین) ہوشیار دائی کے ہاتھ سے لگوائین - یہہ سب سے عمدہ ترکیب انڈی کے تیل سے بھی مفید ہے - اگر کسیوجہ سے پچکاری میسر نہ آسکے یا زچہ کو پچکاری لگوانے سے (جس سے درحقیقت کوئی تکلیف مطلقاً نہوگی) کوئی خوف یا جھجک ہو تو منقی - انجیر - اور سناء کی مٹھی علی الصباح نہار منہ کھائے - زیادہ دست آور

یہہ بتاؤ کہ بسنت مالا اسوقت ہے کہاں۔

خادمہ۔ حضور۔ مہارانی نے دونوں کو محل سے نکلوادیا۔

پرہست (چونک کر) ہائین۔ نکلوادیا؟ اور دونوں کو؟ یہہ کب اور کہاں کو؟

خادمہ۔ آپ مہارانی صاحبہ کے مزاج سے واقف ہی ہین جب ہی کہ اون پر یہہ حال کھلا۔ بس تن بدن مین آگ لگ گئی۔ پھر برداشت کی اونھین کہاں تاب۔ اوسیدم گرُو رسے رتھہ منگوا کر اور دونوں کو سوار کرا کے مہندپور بھیجدیا۔

پرہست (افسوسناک لہجہ مین) بڑا غضب ہوا۔

(Salad oil) گرم گرم جھڑ دین۔ یا ہالون لکڑی۔ آٹا اور گھی کی پلٹس بنا کر عانہ (پیڑو) پر سینک کرین اگر خون زیادہ جاری ہو تو اندراین کی جڑ گھِل کر پانی مین بھگو کر شافہ رکھین۔ اس سے تمام مواد ایکساتھہ نکل جائیگا۔

۲۹۔ لیٹنے سے پہلے اگر زچہ کو پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو اوس سے فارغ ہو کر لیٹے۔ اس سے منید آنے مین آرام ملیگا۔ اور اگر بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ پیشاب کر رہے تو اور بھی اچھا ہے۔

۳۔ اگر پیشاب نہ اوترتا ہو تو زچہ آہین شرم نکرے فوراً کہدے جن عورات کو دردزہ کے دور زیادہ سخت آتے ہین یا اسوقت پیشاب کی حاجت کم ہوتی ہے اونکو اکثر اسوقت پیشاب دقت سے اوترتا ہے۔ اگر دو چار بار کرنے سے چودہ پندرہ گھنٹے کے اندر پیشاب اوترے تو ترکیب ذیل پر عمل کرائین۔

پیشاب لینے کے برتن کو گرم کر کے اوسکے کنارہ پر فلالین لپیٹین اور زچہ کو بچھونے پر گھٹنوں کے بل بٹھائین۔ اسوقت دائی زچہ کو اوپر سے بخوبی سادھے رہے۔ زچہ کے کندھون پر کوئی اونی چادر

پیرہست - ثبوت ؟

خادمہ - ثبوت ! ثبوت ہی تو پیدا ہوگیا - ایسی باتین کیا چھپائے چھپا کرتی ہین آخر ایک نہ ایک دن کھل ہی جاتی ہین -

پیرہست (تجاہل سے) کیا کسی نے دیکھ پایا -

خادمہ - دیکھ پانا کیا - دیکھ لینے سے بھی زیادہ - حمل رہگیا حمل - گناہ تو آخر کبھی نہ کبھی خود سر پر چڑھکر بگا رہی جاتا ہے -

پیرہست (انجان کے ناحق بدنام ہونے پر دلمین افسوس کرکے) خیر - یہہ تو معلوم ہوا - اب

ڈھیلی ہو جائے تو پھر باندھ دین - اس سے زچہ کے شکم بڑے رہنے کا اندیشہ نہ رہیگا - اور پسلیان جھکن کی روک مین بھی مدد دیگی -

۲۵ - بعد وضع حمل زچہ کو نیند آنا اچھا ہے -

۲۶ - زچہ کو کم از کم دس پندرہ روز تک آہستہ سے اور جہانتک ممکن ہو کم بولنا چاہیئے اور غصہ و رنج وغیرہ سے بچنا واجب ہے -

۲۷ - دس پندرہ یوم تک زچہ کو اٹھنا بیٹھنا یا چلنا پھرنا بھی کم چاہیئے - اور سیدھا چت لیٹنا یا سونا اچھا ہے -

۲۸ - بعض دائیان سردی بیٹھ جانے کے خوف سے زچہ کے اندام نہانی کے اندرونی حصص کو نہین دھوتین - یہہ اونکی کم فہمی ہے - نیم گرم پانی سے دو تین بار ضرور دھوکر صاف کر دینا چاہیئے اگر زخم مین کچھ تکلیف زیادہ معلوم ہو تو تھوڑا افیون پانی مین تقریبا پاؤ گھنٹہ جوش دیکر اوسے چھانکر دو تین بار سینکین اور اسکے بعد پونچھکر [illegible] بخوبی خشک کرکے ملایم [illegible] روغن زیتون یا روغن ... لگاؤ

کہون۔ مجھے تو ایسی باتین زبان سے نکالتے بھی لاج آتی ہے اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہوے جاتے ہین۔

پرہت۔ نہین صاف صاف کہو۔

خادمہ۔ یہی حرامکاری اور کیا؟ اور زیادہ غضب کی بات تو یہ ہے کہ خود اون ہی کو گو وہ ہمارے کنور صاحب کی نگاہ مین پہلے ہی سے کیسی ہی مشکوک تھین شاہی اعزاز کا بھی کچھ لحاظ نہوا۔ نہ کنور صاحب کے یا مہاراجہ صاحب کے عتاب کا کچھ اندیشہ کیا اور نہ مہارانی صاحبہ کا کچھ خوف مانا۔ جو جی مین آیا بیدھڑک کیا۔ خاندان بھر کو بٹہ لگایا۔

بھی لگوائین یا مصنوعی سانس اس ترکیب سے دلوائین کہ دائی یا کوئی اور تجربہ کار عورت یا مرد بائین ہاتھ سے بچہ کی ناک مضبوط بند کرے اور اپنا منھ بچہ کے منھ سے لگا کر پھونک لگاے۔ اس سے پھیپھڑے پھول آوینگے جیون ہی پھیپھڑے اندر سے پھولین فوراً داہنے ہاتھ سے سینہ دبا کر ہوا نکالدے۔ پھر پھونک لگا کر ہوا اندر پہونچاے اور دبا کر نکالدے۔ فی منٹ چودہ پندرہ بار کے حساب سے چند منٹ تک یہی عمل کئے جاے۔ کچھ دیر کی محنت سے اصلی سانس آنے لگیگا۔

۴۲۔ بعد وضع حمل زچہ کو کروٹ سے لیٹ رہنا چاہیے بیٹھا رہنا اچھا نہین۔ نہ چلنے نہ جسم کو زیادہ نہلاوے۔ کروٹ وغیرہ بھی زچہ کو دائی یا کوئی دوسری عورت دلاوے۔

۴۳۔ زچہ کے اگر پاؤن سرد معلوم ہون تو آگ پر ہرگز نہ سینکے بلکہ فلالین سے لپیٹ دیے جائین تو اچھا ہے۔

۴۴۔ بعد وضع حمل تقریباً نصف گز چوڑی پٹی صاف کپڑے کی لیکر اور کپڑے کی دو تین گدی زچہ کے پیٹ پر رکھکر اسی پٹی کو سینہ کر کے باندھ دین بہت نہ کسین اور صبح و شام ایک دفعہ جب

پرمہت۔ نہین مجھو بھی کچھ نہین معلوم۔ کہو تو

خادمہ۔ کیا کہون۔ میری تو زبان سے بھی ایسی بات نہین نکلتی جو اوسنے کر دکھائی۔

پرمہت۔ آخر کہو بھی۔

خادمہ۔ حضور۔ اوسنے اپنی مالک کی عزت و حرمت کو رہا سہا خاک مین ملوا دیا۔ کٹنی تھی کٹنی بس۔

پرمہت۔ کیا کٹنی پن کیا صاف صاف بتاؤ۔

خادمہ (منہہ چڑھا کر) اوئی ہے۔ مین نے سب کچھ تو کہدیا اور کہان تک صاف صاف

اگر بوقت پیدایش بچہ نہ روئے اور نہ سانس لیتا معلوم ہو تو نال باندھنے سے پہلے ذیل کی ترکیبون مین سے ایک دو یا کئی پر عمل کرنے سے بچہ سانس لینے لگیگا۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اگر اسوقت بچہ کا رنگ نکلا ہوا سرخ۔ اور بدن گرم ہے تو اغلباً کامیابی ہوگی اور اگر بدن ٹھنڈا اور چہرہ پھیکا اور اداس ہے تو زندگی کی بہت کم امید کرنا چاہئے۔

(۱) اول یہہ دیکھین کہ گلے یا ناک مین کچھ اٹک تو نہین رہا ہے۔ انگلی پر رومال لگا کر ناک اور منہہ کو صاف کرین۔ یا بچہ کا سر نیچے اور پانون اوپر کرین۔ (۲) پاس کے سوڈون کو کھجلائین تو تھے ہو کر سانس چلنے لگیگا (۳) بچہ کے چوتڑ اور سینہ پیٹھ پر جلد جلد تھپکی لگا دین (۴) کوئی تیز خوشبو سنگھا دین (۵) بارچہ جلا کر اوسکی بھاپ ناک کو دور سے دین (۶) منہہ پر سرد پانی کے چھینٹے دین (۷) دو تو لیے لیکر اونکے سرے ایک سرد ۔ ۔ دوسرا گرم پانی مین بھگو کر تھپ تھپائین (۸) گرم پانی مین غوطہ دینا (۹) نیم گرم پانی مین تو لوٹیہ تو ایسی ہو لی رائی ڈالکر بچہ کو اوسمین بٹھائین گردن تک پانی آئے پھر پانی سے نکالکر سرد پانی کا چھینٹا دین۔ (۱۰) بچہ کے چوتڑ ہاتھون سے پکڑ کر کھینچے جائین (۱۱)

پرہست (بائین باغ سے کسی طرف کو جاکر اور ایک خادمہ کو بلاکر) کہو۔ لبنت ملا اسوقت کہان ہے۔

خادمہ (ادب سے سر جھکا کر) حضور۔ کس ہرجائی کا نام آپ نے لیا ایسی بدکار عورتون کا شاہی محل مین کیا کام۔

پرہست (چونک کر) کیون۔ کیون۔ بات تو کہو کیا ہوا۔ خیر تو ہے۔ کیا کر بیٹھا۔ اوسنے

خادمہ (منہہ بناکر) اے ہے۔ آپ کے پیچھے تو اوسنے غضب ہی کرڈالا۔ کیا آپکو اوسکی کرتوتین معلوم نہین ہوئین۔

بخوبی صاف کر دیا گیا ہے۔ بچے کو جس عورت یا جانور کا دودھ پلائین اوسکی جسمانی صفائی وخوراک وغیرہ کا بھی معقول انتظام کیا جانا واجب ہے۔

۲۰- دودھ پلانے سے پہلے اور پیچھے مان اپنی دودھیون کی نوک کو نیمگرم پانی مین پارچہ ترکرکے دھو ڈالا کرے۔ پہلے ایکدو قطرے دودھ کے ہاتھ سے دبا کر زمین پر گرا دے۔ دونون دودھیون سے باری باری سے دودھ پلاوے۔ سونے سے جاگ کر یا بچہ جب سوتے سے جاگا ہو تو فوراً دودھ نہ پلاوے اور نہ ہر دم دقت بیوقت پلاتی رہے بہتر ہے کہ صبح کے چار پانچ بجے سے رات کے دس گیارہ بجے تک پہلے دو تین ہفتہ مین دو دو گھنٹے کا وقفہ دیکر اور بعد ازان اس وقفہ کو رفتہ رفتہ کسیقدر بڑھا کر دودھ پلاوے۔ جہانتک ممکن ہو بچہ کو لیٹے لیٹے کبھی دودھ نہ پلاوے اور نہ پلاتے پلاتے خود سو جاوے نہ بچہ کو دودھ پیتے پیتے یا دودھ پینے کے بعد عمداً سونے دے۔ جب ان نہ رہے بھول رہی ہو یا غصہ مین ہو یا کھانا پکا کر اوٹھی ہو یا کسی وجہ سے جسم پر پسینہ زیادہ آ رہا ہو یا ہانپتی آ رہی ہو یا رنجیدہ ہو یا بیمار ہو تب دودھ نہ پلاوے۔

کو اپنی امید کے خلاف عمل مین نہ پاکر یون کمار جیسے شاہزادہ کا دل کیون بیقرار نہو جائے - اسوقت یکایک اسکے چہرہ پر اداسی چھا گئی اور کسی خیال مین نقش بدیوار ہوکر کھڑے کا کھڑا رہ گیا - مگر یہہ حالت زیادہ دیر نرہی کچھہ سوچکر دوست کے ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے ٹہلتے ہوے پائین باغ مین دونون باتین کرتے چلدیے

یون لیجے (پائین باغ مین پہونچکر کچھہ آزردگی سے) پرہست کسی سے اسکا بھید تو معلوم کرو

بجلد -

پرہست - بہت اچھا - آپ اتنے یہین ٹھیریے - مین اسکا حال ابھی کسی سے معلوم کرکے آتا ہون

۱۹ - اگر مان کی بیماری وغیرہ کی وجہ سے یا فوت ہوجانیسے بچہ کو مان کا دودھہ نمل سکے تو ایسی حالت مین دایہ مقرر کیجاے جو جوان - تندرست - نیک خصلت اور شعوردار ہو - حاملہ پہلوٹھی - تمباکو گانجا وغیرہ پینے والی اور بدشکل نہو - جسکا بچہ موٹا تازہ تندرست اور اپنے بچہ کے قریبًا ہم عمر ہو زیادہ بڑا نہو - جیسے آتشک جیسی کوئی بیماری کبھی نہوئی ہو اور نہ جسکا خاوند ایسی بیماریون مین مبتلا رہا ہو -

۲۰ - اگر دایہ میسر نہ آے تو کمزور بچون کو گدھی کا دودھہ دو حصہ اور پانی ایک حصہ ملا کر کسیقدر گنگنا کرکے دین - اسمین مصری ڈالنے کی ضرورت نہین ہی - پھر دو ڈھائی ہفتہ بعد خالص دودھہ دینے لگین اور طاقتور بچہ کو بکری یا گاے کا دودھہ متذکرہ بالا ترکیب سے جو کے ست کا پانی و مصری ملا کر یا معمولی صاف پانی و مصری ملا کر دیتے ہین - دس پندرہ دن بعد سے پانی کی مقدار کم کرتے جائین حتے کہ چار پانچ ماہ کے بچہ کو خالص دودھہ مصری ڈالکر پلائین - مگر گنگنا ہر حالت مین کرلین جیسا مان کا دودھہ ہو یہہ یاد رہے کہ دودھہ زیادہ دیر کا رکھا ہوا نہو تازہ ہو اور دودھہ پلانیکی بوتل کو سوڈا ملا کر اچھی طرح

اختیار مین ہوتا ہے اور آنا پڑ لئے بس۔

پربہت۔ حضور جنگ کو ادھورا چھوڑ کر تو کچھ آہی نہ جلتے اور نہ مہاراجہ راون ہی بعد اختتام جنگ حضور کو بغیر اپنی راجدھانی مین لیجاے اور خاطر تواضع کئے باہر سے باہر گھر آنے دیتا۔ حضور کچھ اپنے آپ تو بیوجہ تھوڑے ہی ہین رہے تھے۔

پون کمار۔ بیوجہ کیا معنی۔ مجھے تو بعد اختتام جنگ ایک ایک گھڑی بھاری پڑ گئی۔ وعدہ یہ تھا کہ بہت جلد جنگ سے واپس آتے ہین۔ مگر وہان تو شدہ شدہ آٹھ نو ماہ کے قریب گذر گئے۔ افسوس ہم جھوٹے اور ہمارے سب عذر جھوٹے۔ خیر۔ اب چلکر یہ

دونون خیال مذکورہ بالا اصول قدرت کے سراسر خلاف تصور ہین۔

مان کا دودھ ذیل کی صورتون مین بچہ کو نہ پلاوین۔

(۱) اگر مان کو کوئی عارضہ آتشک۔ تپ دق۔ گٹھیا۔ مرگی یا خفقان وغیرہ کا ہو۔ (۲) حب یا حاملہ ہو جلے (۳) اگر دودھ مین کمی ہو (۴) اگر مان کا دودھ بچہ کے پیٹ بھرنیکے لئے ناکافی ہو (۵) اگر چھاتی کی نوک چھوٹی ہونے سے بچہ دودھ نہ پی سکے (۶) اگر دودھ پلانے سے کوئی عورت روز بروز دبلی ہوتی جاوے (۷) اگر مان کا دودھ بالکل پانی سا ہو جس سے بچہ کو طاقت حاصل نہین ہوتی۔ (۸) جن ایام مین کہ مان حیض ہو۔

۱۴۔ اگر مان کا دودھ جلد نہ اوترے تو بچہ کو حسب ذیل نسخہ دیکر دست کرانا چاہیے تاکہ اوسکا پیٹ صاف ہو جاوے اور وہ بھوکا بھی نہ رہے۔ مگر بلا ضرورت ہمیشہ گھٹی دے دیکر بچہ کو اوسکا عادی نکردین کیونکہ اس سے بچہ اکثر کمزور ہو جاتا ہے۔

نسخہ گھٹی۔ سولف۔ مویز منقے۔ املتاس۔ بنفشہ۔ ملیٹھی۔ ترنجبین ہر ایک یک ماشہ

شاید انہین کی اسنا سوری کے ساتھ لوٹکر آنکی خوشی مین راجہ صاحب نے آج اپنے شہر کو نگارخانۂ چین کا نمونہ بنا رکھا ہے - آؤ ان دونون رفیقانِ صادق کی باہمی گفتگو بھی پاس چلکر سن لین -

پرہست - (کسی گفتگو کے سلسلہ مین) نہین حضور - یہ آپ کا خیال غلط اور محض غلط -

پورن کمار - ممکن ہے غلط ہو - مگر تاہم بے چینی تو ضروری ہوگی -

پرہست - کیا بے چینی بھی ہوتی - سرکار - انتظار کی گھڑیان بُری طرح گذرتی ہین - کسی طرح کاٹے نہین کٹتین - پل پل برس برابر گذرتا ہے -

پورن کمار - آہ! مین نے اونکے نازک دل کو بہت دُکھایا تو - مگر مجبور تھا - کیا کرتا - جانا ہی

رہین - چالیس یوم تک ہفتہ وار نیم گرم پانی سے مناسب مدت پر غسل کرتے رہین - مگر یہ یاد رہے کہ بھرے پیٹ پر کبھی غسل نہ کرائین -

۱۳ - بچہ کو دودھ علاوہ صورتہائے ذیل کے حتے الامکان اوسکی ماں کا ہی پلانا واجب ہے اس سے بچہ اور زچہ دونون کے حق مین کئی فایدے متصور ہین (۱) ماں کا دودھ بچہ کیلئے گھٹی سے زیادہ فایدہ دیگا اس سے اوسکی انتین بالکل صاف ہو جائینگی - قدرت نے ماں کے دودھ مین ہی بچہ کی پیٹ کی صفائی کے لئے دوا پیدا کر دی ہے (۲) کئی روز تک اگر بچہ کو ماں کا دودھ نہ پلایا جاے تو پھر بچہ بمشکل دودھ کھینچنا سیکھتا ہے (۳) ماں کی دودھی کا سوراخ بند ہوکر پھوڑا پھنسی وغیرہ کا پاؤ کہنے کا خوف نہین رہتا (۴) رحم سے خون کم گریگا اور جلد اپنی اصلی حالت پر آجائیگا - بعض کا خیال ہے کہ بچہ کو ماں کا دودھ پانچ چھ یا دس یا چالیس یوم تک نہ پلانا چاہیئے - کیونکہ زچہ کا دودھ ان ایام مین خراب ہوتا ہے اور بعض یہ خیال کرکے کہ دودھ پلانے سے ماں جلد ضعیف اور کمزور ہو جاتی ہے - بچہ کو ماں کا دودھ نہین پلواتے - یہ نہین جانتے کہ در اصل ضعیفی اور کمزوری کا باعث اکثر اونکا یا تو جلد جلد حاملہ ہونا ہے یا مناسب غذا نہ ملنا -

جوبن بڑے فکر کرے۔ نگرائن! اس لشکر کے پھریرون پر تو سیسونی نشان لہرا رہے دکھائی
دیتے ہین۔ اور وہ فیل جسپر زربفت کی جھول قیمتی جواہرات سے مرصع پڑی ہوئی ہے اوسکی چڑاؤ
عماری مین وہ خوشرو جوان جسکے قیافہ اور بشرہ سے سرداری کے آثار نمایان ہین ہمین تو خود شاہزادہ
یوبن لبندی کے ہونے کا گمان دلا رہا ہے۔ اور یہہ دوسرا شخص جسکے ساتھ کچھ لطف آمیز باتین
کیجا رہی ہین غالباً اونکا پیارا رفیق پرہست ہوگا۔ بیشک بیشک۔ ابتو بخوبی پہچان لئے گئے
ضرور یہی دونون ہین۔ اور کوئی نہین۔ انکی سپاہ کے ہر آدمی کا بشاش چہرہ بتا رہا ہے کہ یہہ
برنٹ کو جیت کر اور مہاراجہ رادن سے داد شجاعت پاکر آج اپنے گھر کو واپس آرہے ہین۔ اور

سے بچاکر سلادین۔ جب سونے سے روتا ہوا اٹھجائے تب ماں کی دودھی سے لگائین۔

۹۔ غسل کے بعد اگر نال سے خون رستا ہوا پایا جائے تو ایک بند اور لگا دیا جائے لبعدہ ململ کا صاف
ٹکڑا نال پر لپیٹ کر اور تاگے سے باندھکر اوسکے اوپر روئی لگائین اور پھر تاگے سے باندھکر اور نال کے
سرے کو اوپر کی جانب کرکے پیٹ پر فلالین کی پٹی کسیقدر ڈھیلی باندھدین۔ اگر تین چار یوم یا ہفتہ
دو ہفتہ مین بھی نال خشک ہوکر نہ گرے تو ہاتھ سے ہرگز ہرگز نہ اوکھاڑین۔ ایک آدھ ہفتہ اور لگ جائیگے
پر خود ہی گر جائیگا۔

۱۰۔ بچہ کے جسم مین حرارت پیدا کرنیکی قوت کم ہوتی ہے خواہ کیسے ہی کپڑون مین لپیٹ کر اوسکو
رکھا جائے اسلئے ماں اوسے اپنے جسم سے لپٹا کر سلادے۔

۱۱۔ بچہ اور زچہ کا کپڑا کسیوقت میلا یا نم نرہے۔

۱۲۔ شمع وغیرہ کی چکا چوند سے بچہ کو کچھ عرصہ تک بچائے رکھین اور کم روشنی مین پرورش کرین۔ رفتہ رفتہ
خارجی ہوا اور روشنی سے آشنا کرتے جائین اور کبھی کبھی روغن گاؤ یا شرشف یا زیتون مین بڑلتے

کے راجہ پر دھاوا کر دیا - اور وہ بھی کب - جبکہ اوسکا بہادر اور فنِ سپہگری مین کامل دستگاہ
رکھنے والا فرزند منتخب اور تجربہ کار وجنگ آزما سپاہیون کا ایک بڑا حصہ لیکر ہمارے
راون والی لنکا کے پاس برہمن کے مقابلہ کیلئے گیا ہوا ہے - غنیم کو بھی خوب موقع ہاتھ آیا - افسوس!
ایسی حالت مین ہمارے راجہ کا اس عظیم الشان لشکر کے مقابلہ مین کیا بس چلیگا - آہ! اوسکی
تمام خوشیان جنکے لئے اوسنے آج اپنے شہر کو باغِ جنت بنا رکھا ہے کیا سب خاک مین
مل جائینگی - ایسے نازک وقت پر راجہ سے سوائے مطیع ہونے یا بھاگ جانے کے اور کیا بن آئیگا -
آؤ ہم ہی چلکر اس جلد برپا ہونیوالی آفت سے راجہ کو مطلع تو کر دین کہ اس سے بچنے کیلئے کچھ نہ کچھ

٦- پیدا ہونیکے روز مولود کے تالو پر دودھ پلانیکے قبل فادزہر معدنی گھسکر لگا دین - اس سے مولود
عمر بھر سموم شرور و ملدوغہ سے امن مین رہیگا -

٧- نال بندھنے کے بعد مولود کو گرم پانی سے جسمین قدرے نمک ڈال لیا گیا ہو باحتیاط غسل کرائین
پانی مین پہلے کہنی ڈبو کر دیکھین اگر گرم معلوم ہو تو وہ سے نہلانیکے قابل جانین - یہ پانی تھرمامیٹر کے
٩٧ درجہ سے زیادہ گرم نہو - نہلاتے وقت بچہ کو زمین پر پکڑا کرین کیونکہ اوسکی ہڈیان نہایت ملایم
ہوتی ہین - غسل کرانیکے پہلے فلالین کے ٹکڑے کو تیل مین چرب کر کے پہلے بچہ کے جسم سے چکنائی دور
کرین - پھر پانی سے دھو کر بیسن یا صابن سے کام لین - اگر سب چکنائی دور نہو تو بھی زیادہ دیر
نہ لگا دین جلد غسل کرا کر اور نرم خشک تولیے سے خوب سکھا کر فلالین کے رومال مین لپیٹ کر سلا دین
نہلاتے وقت اسفنج یا ٹونٹی دار لوٹے سے کام لین اور یہ بہت احتیاط رکھین کہ بچہ کی آنکھ مین پانی
نہ جاوے -

٨- نہانے کے بعد بچہ کو نیند کا غلبہ ہوتا ہے - اسوقت اسے سردی یا دھکا پہنچنے لگنے والے اچانے

نشان ہاتھوں میں لئے اپنے برق رفتار گھوڑوں پر چڑھے اسطرف کو آتے دکھائی دیتے ہیں۔
یہہ ہے تو کوئی شاہی لشکر ضرور مگر آدت پور کی طرف کو کسواسطے قدم اوٹھائے آرہا ہے کیا
ہمارے شہزادہ پون کنجے کے والد بزرگوار راجہ پرلاد سے کسی کی ٹھن گئی۔ ضرور یہی بات ہے۔
پر ایک تعجب ہے کہ یہاں تو جنگ و جدل کی کچھ بھی طیاریاں نہیں بلکہ برعکس اسکے کسی بھاری خوشی
کی تقریب میں تمام شاہی محلات - ایوان۔ قصر اور باغ میں معمول سے زیادہ فانوس اور قندیلیں
آویزاں۔ رنگ برنگ کی جھنڈیاں جابجا استادہ۔ ہر گلی کوچہ میں خوشی کے ترانے اور ہر در و دیوار
رنگارنگ کی گلکاریوں سے آراستہ و پیراستہ کیجارہی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ کسی غنیم نے اچانک یہاں

یا روغن زیتون میں چرب کیا ہو تو اور بھی اچھا ہے) مضبوط گرہ لگائیں اور پھر ایک انگل کے فاصلہ پر
دوسری گرہ لگائیں اور دونوں گرہوں کے بیچ سے تیز قینچی یا کرکل کی شاخ سے کاٹ دیں - اور زیتون
یا سرسوں کے تیل میں روئی چرب کر کے رکھدیں۔ جب تین چار یوم میں نال خشک ہو کر گرجاوے تو اوسپر
خاکستر صدف چھڑک دیں
۵- اگر بچہ کو عمر بھر مرض چیچک سے محفوظ رکھنا ہو تو (۱) نال میں پہلے مروارید یاسفتہ کے پانچ یا سات دانہ
کہ نہایت باریک ہوں ڈالکر اور پھر باندھکر کاٹیں اور ایک ایک دانہ گیارہ روز تک بچہ کو کھلادیں (۲)
شیر اسپ مادہ زائیدگی کے پہلے روز کا بچہ کو پلادیں (۳) زرد راج کے دانہ کو گھسکر پلادیں (۴) ایک جا لعل
چاندی میں منڈھواکر اور ایک دانہ سنگلاخ کا گردن میں پہنادیں (۵) ایام حمل میں حاملہ کو سوت کے ضیاع
کا پانی پلادیں (۶) حسب ذیل طریقہ سے شربت شقایق تیار کر کے تین ماشہ روز پلادیں (۷) رکھیا کا عرق پلادیں
ترکیب شربت شقایق بنانے کی - گل شقایق (لالہ کے پھول) ایک چھٹانک کو آدہ سیر پانی میں جوش دیں
جب چہارم باقی رہے چھانکر عمدہ مصری آدہ پاؤ ملاکر قوام کریں اور بوتل میں باحتیاط رکھ چھوڑیں۔

سترھوان باب

آئے تھے ہم اُمیدین جو دلمین لئے ہوئے
افسوس! آج یاس نے سبکو مٹا دیا

یہہ سامنے اوٹھتا ہوا غبار کیسا ہے کیا کوئی آندھی ہے یا کوئی طوفان کہ اسطرح اُمنڈتا چلا آتا ہے۔ آخر کیا بلا ہے۔ کچھہ سمجھہ مین نہین آتا یہہ گرد و غبار جو زمین کی سطح سے آسمان کی چوٹی تک چڑھا ہوا ہے اور جسنے سورج کی چمکدار کرنون کو بالکل گرد آلود کر رکھا ہے نہ جانے کیا آفت ہے ہمارے خیال مین یہہ ضرور آندھی کا طوفان ہی بس اور کچھہ نہین۔ مگر ہا ئین! اس غبار مین تو کبھی کبھی کچھہ نیزون کی سی چمک بھی دکھائی دیجاتی ہے تو یہہ آندھی نہین۔ کسی راجہ کا لشکر ہے کہ اسطرح موجِ آب کی طرح بڑھتا چلا آتا ہے یہہ لیجئے اب تو وہ ایک جانب کو کچھہ سوار بھی شاہی

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۔ کو لکڑی یا اوپلہ کے دھوئین سے حتے الامکان محفوظ رکھین۔

۲- جنانے والی عورت ہوشیار تجربہ کار اور دل و جسم کی مضبوط ہو۔ اور اوسکے ناخن بڑھے ہوئے نہون

۳- اگر موسم سرد ہو تو زچہ خانہ مین کوئلون کی آگ ہر دم سلگا سے رکھین۔ اور زچہ بچہ دونون کو باہر کی سرد ہوا کے جھونکے سی بچائے رکھین۔ بہتر ہو کہ بچہ کو شکم مادر سے برآمد ہوتے ہی اوسکے منہ سے جھاگ وغیرہ صاف کر کے کمل یا فلالین سے فوراً ڈھانک لین۔ کیونکہ ماں کے پیٹ سے بچہ گرم نکلتا ہے۔ ایسے وقت پر سرد ہوا کا جھونکا اوسکے لئی سخت مضر ہوگا۔ یہہ بھی خیال رہے کہ بہت آگ سلگا کر گرمی ضرورت سی زیادہ نہ کر دیجاوے اور نہ زچہ خانہ کے کیواڑ وغیرہ بند کر کے زچہ و بچہ کا دم گھونٹا جاوی۔ معمولی ہوا کی آمد و رفت ضرور رکھی جاوی۔

۴۔ نال سونتنے کے بعد اوسمین شکم سے قریباً دو انچہ کے فاصلہ پر ایک مضبوط دھاگے سے جو جسپے روغن و

اب دروزہ کے دَورَ کسیقدر اُور جلد جلد چلنے لگے مگر بسنت مالا کی ہوشیاری اور دانشمندانہ تدابیر سے اِن دردون نے اُنکو زیادہ بےچین نہین کیا۔

اسوقت جبکہ تین چوتھائی سے زیادہ شب گذر گئی۔ آفتاب برج حمل کے پورے ۸ درجے۔ ۹ دقیقے اور ۱۱ ثانیئے طے کر چکا۔ ماہ منور منازل فلکی کے تمام نشیب و فراز طے کرتا ہوا برج جدی مین پہونچکر اور بائیسوین منزل طے کر کے سرون نچھتر کے تیسرے چرن سے نکلکر چوتھے مین آگیا اور جبکہ مہر انور اُسکی طرف بنظر تربیع عطارد و زہرہ و زحل بنظر تسدیس مریخ بنظر تثلیث اور مشتری بہ نظر مقابلہ آنکھین اوٹھا اوٹھا کر دیکھ رہے اور پردۂ غیب سے عالم ظہور مین آنیوالے مہاتما کے دیدار کے منتظر کھڑے ہوئے اپنے اپنے سرور قلبی و مسرت دلی کا پتہ دے رہے تھے کہ عین طالع حوت مین مہاتما نے دنیا مین اوتار لیا۔ بسنت مالا نے بڑی خوش اسلوبی سے ایک عاقل و تجربہ کار دائی کا کام دیا اور زچہ و مولود کی حفاظت[۱] ہر طرح ملحوظ خاطر رکھی۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۶ – (۲۱) پاڑھل کی۔ بھنگرے کی یا کرہاری کی جڑ ہاتھ پانون مین باندھنا۔ (۲۲) پوئی کا پتہ اور جڑ پیسکر اور روغن کنجد مین ملا کر مقام مخصوص پر رکھنا (۲۳) پیپل اور بچ پانی مین پیسکر گرم کر کے اور انڈی کا تیل ملا کر ناف پر لیپ کرنا (۲۴) چوپا اور صابن کا فلیتہ بنا کر لگانا۔ (۲۵) ہیرے کی کنی اپنے پاس رکھنا۔

[۱] بوقت وضع حمل زچہ اور مولود کی تندرستی اور حفاظت کیلئے تدابیر ذیل پر جہانتک عمل کیا جائیگا بہتر ہوگا۔

۱- زچہ خانہ کی ہوا صاف رکھنا سب سے ضروری بات ہی اسلئے گندھک وغیرہ کی دھونی ضرور دین۔ زچہ خانہ تنگ نہو۔ زچہ کے پاس عورتون کا زیادہ جمگھٹ نرہے۔ غلاظت وغیرہ کو ہردم الگ کرتے رہین۔ زچہ خانہ

بسنت مالا (انجنا کو دردزہ سے زیادہ بیچین دیکھکر) آپ گھبرائین نہین۔ کچھ لگ بھگ دیر کی تکلیف ہی۔ پھر آنند ہی آنند ہوگا۔ اگر آپکو کچھ حاجت پیشاب و پاخانہ کی معلوم ہو تو فوراً اُسے رفع کر آئیے۔ اس سے آپکو آرام ملیگا۔ اور یہہ لیجئے (کوئی جنگلی بوٹی جسے اوسنے پیشتر سے لا رکھا تھا تسہیل ولادت[۱] کیلئے دیکر) اسے اپنی کمر مین باندھ لیجئے۔ اس سے آپکے درد مین بہت تخفیف ہو جائیگی

سلہ تسہیل ولادت کے لئے تدابیر۔

(۱) واسطہ پوست املتاس پانی مین جوش دیکر اور اوسمین کچھ شکر ملاکر پلانا (۲) گھوڑے کی سُم کی دھونی دینا (۳) تخم گاجر کا بخور (۴) نیلوفر۔ میٹھی۔ صندل اور مصری ہموزن کا سفوف بنا کر اور ساٹھی چانول بھگوکر اوسکے پانی کے ساتھ ایک کف دست سفوف کھانا (۵) سنگ مقناطیس کو ہاتھ مین رکھنا یا ران پر باندھنا (۶) کرنجوہ چمڑے مین رکھکر بائین پنڈلی پر باندھنا (۷) ہتدی ہینگ کھانا (۸) بھوج پتر۔ سانپ کی کینچلی سرسون۔ تومڑی۔ کوٹ انمین سے کسیکی یا سب کی ملاکر دھونی دینا یا انکا لیپ کرنا (۹) آدمی کے سر کے بالون کی دھونی دینا (۱۰) آدمی کے بال جلاکر اُسکی راکھ گلاب مین ملاکر سر پر ملنا۔ (۱۱) سرخ پارچہ مین نمک باندھکر عورت کی بائین جانب لٹکانا (۱۲) سانپ کی کینچلی جو تڑ پر باندھنا اور اوسکی دھونی دینا یا کینچلی کے ساتھ مین بھل پیسکر دھونی دینا (۱۳) سنگ چقماق پارچہ مین لپیٹ کر ران پر باندھنا (۱۴) بارہ سنگے کا سینگ کپڑے مین لپیٹ کر ران پر باندھنا (۱۵) گِدّہ کا پر پانون کے نیچے رکھنا (۱۶) سرپھوک کی جڑ کمر مین باندھنا۔ (۱۷) زندہ سانپ کے دانت گلے مین لٹکانا (۱۸) سانپ کی کینچلی کا بخور مردہ لڑکے کو بھی فوراً باہر نکال دیتا ہے (۱۹) ارنڈ کے تیل کو ناف پر لگانا (۲۰) سہنے اور بچھوے کی جڑ کمر مین باندھنا۔

خوشگوار جھونکے دل و دماغ کو معطر کر رہے ہین - نیچر کے شگفتہ ہاتھون نے اسوقت کی تمام چیزون مین کچھ اس بلا کی دلچسپی بھر دی ہے کہ دیکھتے دیکھتے دل نہین بھرتا - انجنا اس سینری کی دلچسپیون کے مزے لینے اور اپنا دل بہلانیکے لئے گپھا کے آس پاس حسب معمول آہستہ قدم ٹہل رہی ہے اور بسنت مالا اسکے بائین ہاتھ پر سایہ کی طرح اسکے ساتھ ہے -

بسنت مالا (انجنا کے چہرہ پر کچھ اداسی کے آثار دیکھکر) کہین ! آپکے چہرہ پر اسوقت اداسی کیون ہے - کیا چنتا ہے ؟

انجنا - چنتا تو کچھ نہین - مگر مین اس مقام پر (ہاتھ سے بتلا کر) اور دونون جانگھون کے بالائی حصہ مین یہان سے یہان تک (بتا کر) ذرا ذرا درد سا معلوم ہوتا ہے نہین معلوم کیون -

بسنت مالا - (ولادت جنین کی علامات جانکر) تو کوئی اندیشہ کی بات نہین آپ کچھ چنتا نکرین - تولد فرزند کا وقت آپہونچا ہے - آئیے اب یہان سے گپھا کے اندر چلئے (گپھا مین پہونچکر اور ملایم پتون کے فرش کیطرف اشارہ کرکے) آپ کچھ دیر کے لئے یہان آرام سے لیٹ جائیے - اور اگر طبیعت چاہے تو کبھی کبھی یہان ہی ٹہل لیجئے -

اتنا کہکر بسنت مالا تو گپھا مین چراغ روشن کرنے اور تمام ضروری سامان متعلقہ زچہ خانہ جسے اسنے اپنی عاقلانہ دور اندیشی سے پہلی ہی سے مہیا کر رکھا تھا درست کرنے مین مصروف ہوئی اور انجنا کو دردزہ ذرا ذرا دیر کا وقفہ دیکر زیادہ بے چین کرنے لگا -

---

کسی عورت کو استقرار حمل ہوجاے تو اوسے بھی بالکل شل بچے کے ہرقسم کا پرہیز کرانا لازمی ہی اور غذا بھی قبل زچہ کے ملنی چاہئے ورنہ اسکے بدن مین قسم قسم کے روگ لگ جائین گے

گو ابھی آٹھوان ہی روز ہے تاہم یہہ شہنشاہ فلک ابھی سے اپنے شاہانہ جلال - اپنے مرتبۂ برتر اور اپنی جودت طبع کے آثار اپنی روشن اور تیز شعاعون کو ہر چہار اطراف و اصناف مین پھیلاتا ہوا عام خلایق پر کچھ اس شوخی سے نمایان کر رہا ہے کہ ہر شخص کا دل ابھی سے ہی پگھلتا ہے کہ یہہ مہر سپہر انور اپنے زمانۂ عروج کے کمال کو پہونچکر یعنی برج سرطان مین داخل ہوکر اور اوسکے دس درجے طے کر چکنے پر نہ معلوم کیا کیا غضب نہ ڈھائیگا - دن کا پیمانہ روز بروز ترقی پر ہے اور رات کا دن بدن تنزل پر - آج شام کا سہانا وقت ہے - ہوا مین کسیقدر خنکی ہوچلی ہے اور فضاے آسمانی مین اسوقت کچھ عجیب کیفیت نظر آرہی ہے - پرندے پر سمیٹ سمیٹ کر اپنے اپنے آشیانون مین گھستے جاتے ہین اور ہولکے سنٹے سنٹے

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳ - ثقیل چیزون کے کھانے سے پرہیز رکھے - کسی قسم کی ٹھی ہرگز ہرگز نہ کھاے قریب ایام ولادت کے روغن کنجد سعید کو زیر ناف سے رانون تک گاہے گاہے لگانا اچھا ہے - بھنگ چرس افیون وغیرہ اشیا منشی اور سرکہ سے سخت پرہیز کرے - اور تل نخود - قند سیاہ - روغن سیاہ - اچار اچھوار اور مرچ سرخ کے کھانے سے بھی حتے الامکان بچے -

جن عورات کو ایکدو بار کسی بے احتیاطی سے اسقاط حمل ہو چکا ہو انھین تحفظ حمل کیلئے مزید احتیاط لازم ہے الیسی عورات کیلئے ذیل کی باتون مین سے کسی پر عمل کرنا تحفظ حمل کیلئے از بس مفید ہے (۱) سرخ پارچہ مین ایک کرنجوہ کسوم مین رنگے ہوے دھاگے سے باندہ کر نواہ تک کمر پر باندھنا (۲) کہربا شمعی - اور درونج عقربی یا زبدالبحر - مروارید - یاقوت کمر پر باندھنا (۳) زمرد کی انگشتری بائین ہاتھہ کی انگلی مین پہننا - جو حاملہ کے جریان حیض کو بھی بہت مفید ہے اور بھی بہت سی تدابیر ہین جو اطبا کی راے سے کرنے پر حفظ جنین کے لئے مفید ہوتی ہین - یہہ خیال رہے کہ اگر

اور آفت پاس نہ پھٹکین گے یہی گنہ ضرور دیو یقینًا تمھاری محافظت ہر دم کرتا رہیگا اور
بوقت زائیدگی بھی ضرور اس سے تمکو کافی امداد ملیگی۔

سولھوان باب

تولد

پیارے لوسی کو مہتاب احسن مین جسکی
اولاد آج در پردہ سے عیان ہوتا ہی

آفتاب کو برج حدی ... زمانہ ہال کی ... آئے گو کئی ماہ کا عرصہ گذر گیا ہی
اور برج حوت ... جسکے ... درجے ... دنیا ... میزان شب و روز کے دونون
پلڑے برابر ہو جاتے ہین گذر کر اعتدالی نقطہ مین قدم رکھے اور برج حمل مین داخل ہوئے

بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۲ کوئی شئے یعنی بالکل سادہ اور ڈھیلا ہو۔ ملائم بچھونے اور درشتی پر سووے
مباشرت سے پرہیز رکھے۔ رات کے وقت تقریبًا دس بجے سے پہلے سو جاوے اور صبح کو قبل طلوع آفتاب
ہمیشہ سویرے اٹھکر صاف پانی سے غسل کرے غسل حتے الامکان گرم پانی سے نکرے۔ اگر
عادت ہو تو کچھ گرم ملالے۔ البتہ ہفتہ مین ایکبار نیم گرم سے غسل کرنا اچھا ہے۔ نہاکر ...
انگوچھے ... تیل مالش ... سرخ یا شوخ رنگ کا پارچہ پہنے اوڑھے۔
بارش و سمندر کے پانی سے غسل کرے۔ دن مین ایکدوبار نصف نصف گھنٹے کے لئے لیٹ رہنا
اچھا ہے زیادہ تر لیٹا رہنا یا ایک جگہ زیادہ بیٹھا رہنا اچھا نہین رہنے کا مکان ہوادار ہو۔ بلند
آواز سے باتین نکرے۔ مقوی اور پسندیدہ غذا کھاے۔ روکھی سوکھی ... باسی

بسنت مالا- کچھہ ہی ہو- اسوقت جانین بچگئین یہی ست کر صدشکر ہے- سچ تو یون ہے کہ یہہ سب کچھہ آپکی پاک دلی اور عصمت مآبی کا نیک ثمرہ ہے- جو پاکدامن نیکبخت اور نیک طینت بیبیان ہین اونکی مصیبت کے وقت ہمیشہ سے دیوتا امداد کرتے رہے ہین- کیا عجب کہ اسوقت بھی اس جنگل یا گپھا کے بسنے والے کسی دیوتا نے اپنی دیوی طاقت سے استنابد کا روپ رکھکر ایسے نازک وقت تمھاری امداد . .

انجنا- (کچھہ گانے بجانے کی سی آواز سُنکر اور بات کاٹکر) سُنو سُنو یہہ گانے بجانے کی سی آواز اسوقت کدھر سے آرہی ہے- بسنت مالا کان لگاکر سُنو- یہہ تو بڑی ہی پیاری سُریلی اور من موہنی آواز ہے-

بسنت مالا- (غور سُنکر) یہہ آواز تو کسی گندھرو دیو کے گانے بجانے کی معلوم ہوتی ہے جس تان سُر کے ساتھہ یہہ کانون مین رس ڈالتی ہوئی دلکش آواز سن آرہی ہین یہہ کسی معمولی شخص کا کام ہرگز نہین- ضرور کوئی گندھرو دیو ہی بین بجاتا اور گاتا ہے- ورنہ اس سنسان جنگل مین نکھنڈ آدھی رات اور کون گانے بجانے آتا-

انجنا- بیشک بیشک- کسی گندھرو دیو کا ہی یہہ کام ہے-

بسنت مالا- تم مانو یا نہ مانو- میری راے مین تو اسی گندھرو دیو نے شیر کو بھگا تمھاری سہایتا بھی کی معلوم ہوتی ہے اور غالباً تمھارا غم غلط کرنیکے لئے ہی اسوقت گا بجا رہا ہے- اب تم شوق سے بیفکر و بےغم رہو- جبتک ہم تم اس گپھا مین مقیم ہین کوئی خطرہ

مغلوب رکھے- بدچلن عورتون کی صحبت سے بچے- بدشکل ناپاک- لولے لنگڑے وغیرہ آدمیون سے نہ بھڑے- ہمیشہ پاک و صاف رہے- صاف و ستھرے کپڑے پہنے- تنگ پاجامہ

درندے کے گرجنے کی آواز بھی تو آئی تھی۔ جو شیر کی آواز سے کچھ مختلف تھی۔ اور دوسرے تو نے جو کہا کہ اندھیرا تھا۔ تو کیا شیر کو اندھیرے مین نظر ہی نہیں آتا۔ درندون کو تو سب ہی کو تاریکی مین بخوبی نظر آتا ہے۔

بسنت مالا۔ تو شاید مین بخوبی سُن نہین سکی۔ میرے ہوش و حواس چونکہ اسوقت بجا نتھے۔ جیسا کہ مین ابھی عرض کر چکی ہون اسلئے مین اُس دوسری آواز کو بھی کچھ تمیز نہین کر سکی۔

انجنا۔ میرے خیال مین تو یہ دوسرا زبردست جانور اشٹاپد تھا جو اول زور سے دہاڑا اور پھر شیر کے سر پر جا کودا کہین ایسے زوردار حملہ کے جانبر ہو سکنے کا امکان ہے بجز اسکے جو اُسکو نیست دکھانے ہی بنی سوائے اشٹاپد کے اور کسی کا یہ کام نہین ہوسکتا۔

کرنا۔ کسی کو مارنے کے لئے غصہ مین لاٹھی وغیرہ چلانا۔ دن میں بہت سونا۔ دھکا پیٹ وغیرہ کا لگنا۔ چڑھنے اترنے مین سیڑھی چوکنا۔ روتا بیٹھنا۔ کنوئے مین جھانکنا یا بہت بلندی سے نیچے کو جھانکنا۔ اِن سب باتوں سے حاملہ کو خصوصاً پہلے تین چار ماہ مین جب تک کہ بچہ پیٹ مین پھر ٹک رہے اور آخر کے دو تین ماہ مین اُمید بھی زیادہ بچنا لازم ہے۔

چونکہ عورت حاملہ ہو چکنے کے بعد گویا جادو کی رہین پر چلتی ہے۔ اسکی ہر حرکت و سکون اور جذبات و خیالات کا اثر بہت کچھ جنین پر پڑتا ہے۔ اسلئے حاملہ کو علاوہ مذکورہ بالا باتون سے محفوظ رہنے کے ذیل کی باتون پر بھی ضرور عمل کرنا چاہئے۔ تاکہ اولاد نیک تندرست خوبصورت اور دراز عمر پیدا ہو۔ جس روز سے حمل رہے طبیعت کو خوش و خرم رکھے۔ کسی قسم کا غصہ۔ طمع۔ رنج۔ حسد وغیرہ جذبات فاسد کو جہانتک ممکن ہو دل مین پیدا نہونے دے۔ نفس امارہ کے جوش کو

بسنت مالا- کبھی نہین - مجھے اب اور بھی یقین کامل ہو کہ مہاتما کی تمام پیشین گوئیان حرف بحرف راست نکلینگی-

انجنا- اور یہہ اسوقت بڑے زور کا تھپاکا سا کیا ہوا تھا ؟ تم نے کچھ پہچانا ؟

بسنت مالا- دیکھا تو نہ آپ نے نہ مین نے - مگر ہان قیاس سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کمبخت جیون ہی گرجتا ہوا اسطرف کو آ رہا تھا راہ مین اچانک کوئی گہرا غار یا کنوان آ گیا ہوگا اندھیری رات تھی ہی اوسمین گرا اور گر کر مر گیا معلوم ہوتا ہے - اوسی کے گرنے کا یہہ تھپاکا ہوا ہوگا-

انجنا- نہین یہہ بات ہرگز نہین - اول تو یہہ تھپاکا ہی گرنیکا نتھا - یہہ تھپاکا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی درندہ زور کی تھاپ اپنے پنجہ سے کسیکے مارتا ہے - اسوقت کسی دوسرے

(بقیہ نوٹ از صفحہ ۲۹)

یا قبل از وقت ولادت ہوجاتی ہو اسلئے حاملہ کو اور خصوصاً جس عورت کا حمل ایکدوبار گر چکا ہو اوسکو ان سے ضرور بچنا چاہیے-

[۱] اونچے نیچے پر چلنا - [۲] اچھلنا کودنا - [۳] دوڑ کر چلنا - [۴] بلندی پر چڑھنا - [۵] دور تک پیدل جانا - [۶] ریل وغیرہ سواری مین دور کا سفر کرنا - [۷] گھوڑے وغیرہ پر چڑھنا - [۸] ٹھوکر لگنا - [۹] ٹیڑھے ترچھے سونا - [۱۰] اونچی نیچی نشست پر بیٹھنا - [۱۱] زیادہ عرصہ تک بھوکھا رہنا - [۱۲] پیشاب پاخانہ کی حاجت کو روکنا - [۱۳] زیادہ خشک تلخ و ترش وچرپری وکھاری وگرم غذا کھانا - [۱۴] جھولنا - [۱۵] سخت محنت کا کام کرنا - [۱۶] بوجھ اوٹھانا - [۱۷] دن مین سونا - [۱۸] رات کو جاگنا - [۱۹] خوف کھانا - [۲۰] رنج وغم کرنا - [۲۱] فکرمند رہنا - [۲۲] اکڑو بیٹھنا - [۲۳] بادل کی گرج و توپ یا آتشبازی وغیرہ کے گولے کی آواز یا اور کوئی خوفناک آواز سننا - [۲۴] فصد کھلوانا - [۲۵] قے و دست کرنا - [۲۶] سینہ و شکم کو کسی چیز سے سخت باندھنا - [۲۷] زیادہ اچھلنا - [۲۸] زیادہ مجامعت کرنا - [۲۹] اونچائی سے

بسنت مالا - کیا کہون - میرا دل تو سخت گنہگار ہے - ایسے گیانی مہاتما کی طرف سے
میرا اعتقاد تو کچھ ڈھل مل سا ہی پڑ گیا تھا - اِسقاط حمل[۵] کا اندیشہ تو اُسیوقت سے لگا ہوا
ہوا تھا جب سے شیر کے دہاڑنے کی آواز کان مین آئی - مگر جب وہ موذی گپھا کے دروازہ
کے بالکل قریب ہی آ دہاڑا تو میرے ہوش و حواس بالکل خطا ہو گئے - اُسوقت کسی
طرح زندگی کی امید مجھے تو باقی نہ رہی تھی - میرے دل کا جو کچھ حال اُسوقت تھا بس مین ہی
جانتی ہون - موت کی بھیانک تصویرین اِن (اُنگلی سے اشارہ کر کے) نظرون کے سامنے
پھر رہی تھین اور اگلے پچھلے تمام خیالات نہ معلوم کن کن صورتون سے دلمین چکر لگاتے
تھے - گیانی مہاتما کی تمام پیشین گوئیون کو لغو جان کر — ہا کیا ناپاک خیال تھا — بس
تمکو اور اپنے آپکو کوئی دم کا ہی مہمان سمجھ چکی تھی - مگر در اصل اِس پرماتما کی ذاتِ کبریائی
مین سب کچھ طاقت ہے - پل بھر کی کسیکو خبر نہین کہ کیا سے کیا ہو جاے - آخر کو آپ
کی تقدیر نے زور مارا ہی -

انجنا - مہاتما کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بھلا کیونکر جھوٹ ہو سکتے تھے -

---

(۹) اُتم اکنچن - دُنیا کی کسی شے کو حتے کہ جسم تک کو اپنا نہ جان کر اُس سے نرموہ ہو یعنی
محبت نکرنا - آٹھو حضور آن تھاکے دشمن سمجھکر چوبیسون اقسام کے ظاہری و باطنی پرگرہ
کا ترک کرنا -

(۱۰) اُتم برہمچریہ - برہمہ یعنی پاک آتما مین مستغرق رہنے کے لئے دل و زبان و جسم
سے ترک مباشرت کرنا - مجرد رہنا اور اُسکے متعلق اٹھارہ ہزار اقسام کے دوشون سے بچا رہنا -

[۵] مفصلۂ ذیل باتون سے اسقاط حمل کا بڑا اندیشہ رہتا ہے - بلکہ اکثر اسقاط ہو بھی جاتا ہے

پل بھر مین کسی درندے کا نام و نشان تک گپھا کے آس پاس دور تک نہ رہا - انجنا
اور بسنت مالا پردہ غیب سے اچانک ظاہر ہونیوالے اس کرشمہ کو دیکھکر اور اب
اپنے آپکو خطرہ سے بالکل محفوظ جانکر اسطرح باتین کرنے لگین -

انجنا - (بسنت مالا کی طرف دیکھکر) شکر ہے - بلائے ناگہانی سے نجات ملی -

بسنت مالا - (خوشی کے لہجہ مین) کیون نہ ملتی ا رشی منیون کے بچن کچھ ایسے ویسے
ہوتے ہین کیا ؟

انجنا - سچ کہون مجھے تو مہاتما کے بچنون پر اتنا مضبوط اعتقاد تھا کہ ہر دم یہی خیال
کر رہی تھی کہ بالیقین یہہ بلا کوئی لمحہ مین اب ٹلی -

نقش نور ملاحظہ صفحہ ۲۴

(۸) اُتم تیاگ یا دان - غصہ - غرور - فریب - طمع - محبت و نفرت وغیرہ کو ترک کرنا نفیسچے ساگ
کہلاتا ہے اور چار مقصد ذیل اقسام کا دان دِدھار تیاگ کہلاتا ہے -

اَبھے دان کسی جاندار کو دل زبان و جسم سے خوف و خطر یا ایذا نہ پہونچانا بلکہ ہر طرح اونکو
ایذا رسانی سے محفوظ رکھنے کا خیال رکھنا اور رکھانا -

شاستر دان - عوام کو اونکی لیاقت و قابلیت اور ضرورت کے موافق پند و نصایح
کرنا - تعلیم دینا - حصول علم کے ذرایع بہم پہونچانا اور علم حقیقی و اخلاق کی تعلیم دینے والی
کتب دھرم خواستگارون کو بانٹنا -

اہار دان - رشی منی مہاتما اور دھرماتما لوگون کو حسب مراتب بڑی تواضع و مدارات اور تعظیم
و تکریم سے - اور دکھیا و اپاہجون کو ہمدردی و ترحم کی نگاہ سے کھلانا پلانا -

اَوشدھی دان - بیمارون کا بغرض علاج کرنا اور اونکو شدھ دوا دینا -

کی بیشین گوئیوں پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے نہ معلوم کن کن پہلوؤں سے
اسکے دل مین گذر رہے تھے کہ یکایک کسی اور درندے کے گرجنے اور گرجنے کے
بعد ہی فوراً ایک زور کے تھپاکے کی آواز ہوا مین گونجتی ہوئی سنائی دی - اس
تھپاکے کی آواز مین نہ معلوم کیا اثر بھرا ہوا تھا کہ گرجتے ہوئے شیر کی دہشتوا تر
دہاڑین جو ابھی ابھی محشر کا سامان برپا کر رہی تھین ایکدم سکوت سے بدل گئین اور

شستھاں ویے - ذی حیات وغیر ذی حیات کی ذاتی صفات و اصلی خواص
کو سمجھکر بابرہ او پرکیشا پر اپنے تصورات کو جمانا
آگیا و چے - جو باریک مسایل بوجہ اپنی کوتاہی عقل سمجھ مین نہ آئے ہون اوکی
بات یہہ بچار رکہ سروگیہ عالم کل کا جو کلام ہے اوسکے راست ہونے میں کوئی
شک و شبہ نہیں - وغیرہ
ہیتو و چے - کلام پاک کی دلایل منطقی کے ہر پہلو سے ایسے امکان بھر جانچ پرتال
اور چھان مین کرکے کوئی نقص اوسمین نہ پاسکے پر اُسکی باربار توصیف کیا اور دل ہی
دل میں اوسکو بڑی قدر اور تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے رہا -

ب تشکل دھیان -

۱ پرتھکت وِترک وبچار ۲ ایکتو وِترک اَوِچار ۳ سوکشم کریا پرتی پات ۴ دیوپرتی کریا انورت	انکی توضیح بھی ناول ہذا کے حصہ دوم میں کیجائیگی

انجنا کی اور اپنی دونون کی زندگی کی امید اسکے دل سے اسوقت بالکل منقطع ہوگئی
اور سوامی امت گت کی پیشین گوئیان تمام اسے محض بے اصل و بے بنیاد نظر
آنے لگین - اسکے خیالات انجنا کی مصیبت کے گذشتہ واقعات اور مہاتما رشی

۱۲- دھیان تپ - اسکی دو اقسام ہیں -

۱- دھرم دھیان

آپائے وچے کہ تنہائی کے مقام پر بیٹھکر دلمین یہہ سوچنا کہ وہ کیسا عت کب آئیگی کہ جب مجھی
اس قعر دنیا سے حسین اعمال کی بیڑیون سے روز ازل سے جکڑا پڑا ہون رستگاری نصیب
آپائے وچے - تنہائی میں بیٹھکر اس قیدخانہ دنیا سے نجات ابدی پانیکے لئے تدابیر سوچنا
جیو وچے - جیو آتما یعنی روح کے تین مراتب اور چودہ مدارج پر جو کہ لطافت تلمی کی
تدریج کمی و صفائی خیالات کی بیشی سے قبل از حصول نجات ابدی طے کرنے پڑتے
ہین غور و خوض کرنا اور اسکی اصلی قوتون و طاقتون اور ذاتی صفات کو بار بار
دلمین بچارنا - وغیرہ -
اجیو وچے - جملہ اشیاء غیر ذی حیات کے خواص اوصاف وغیرہ پر مجملاً یا مفصلاً
غور کرنا -
وپاک وچے - نیک و بد نتایج اعمال پر غور کرنا -
وراگ وچے - دنیا کی بے ثباتی پر ہر پہلو سے غور کرنا -
سمبھو وچے - پیدایش ضعیفی - اور موت وغیرہ اور نیز ۸۴ لاکھ اقسام کے مختلف
قالبون پر جنمین اعمال کے نتیجہ مین روح کو قبول کرنا پڑتا ہے غور کرنا -

ہے کہ آگی بشین گوئیاں ممکن نہین کہ جھوٹی پڑجائین - مگر توبھی ایسے سنسان جنگل مین
نکمٹڑ آدھی رات کے وقت کان کے پردون کو پھاڑنیوالی اس مہیب آواز کو سنکر
اسوقت تو دل آخر کانپ ہی جاتا ہے اور کلیجہ اوچھلنے ہی ......

اتنا کہتے کہتے انھوں نے عین گپھا کے پیچھے شیر کے دہاڑنے کی آواز سنی اور انکا سہما ہوا دل اب بلیوں اچھلنے لگا - انجنانے تو اپنے دل کو کچھ کچھ تھام کر بھگوان کے پاک نام کو سینے سے لولگائی - مگر بسنت مالا کے چہرہ پر اسوقت زیادہ گھبراہٹ کے آثار نظر آنے لگے - اس وحشی درندے کو بالکل گپھا کے دروازہ ہی پر آپہونچا جاکر

---

۱۰ - سوادھیائے تپ - اسکی پانچ اقسام ہیں

۱ - واچنا - کتب مقدس کے معانی و مطالب دوسرے کو بتانا - پڑھکر سنانا -

۲ - پرچھنا - رفع شکوک کے لئے کسی اپنے سے زیادہ جاننے والے سے کتب مقدس کے کسی معانی و مطلب کو دریافت کرنا -

۳ - انوپریکشا - کتب مقدس کے کسی جانے ہوئے معانی و مطالب پر بار بار غور و خوض کرنا

۴ - آمنائے - درست تلفظ اور مناسب لب و لہجہ کے ساتھ تلاوت کرنا اور رگھوکھنا -

۵ - دھرموپدیش - عوام کو کتب مقدس کے مقاصد سے آگاہ کرنیکے لئے وعظ کرنا -

۱۱ - ویتسرگ تپ - روپیہ پیسہ - سونا چاندی - برتن بھانڈے - زمین و مکان - پارچہ و اناج چوپایے و سواری - نوکر و چاکر - دوست و آشنا - زن و فرزند وغیرہ دس اقسام کے ظاہری پریگرہ اور غصہ - غرور - ریا - طمع - خواہش - محبت و نفرت وغیرہ چودہ اقسام کی باطنی پریگرہ کو ترک کرنا -

بسنت مالا (انجنا کو خوف زدہ نہونے دینے کیلئے بالکل لاپروائی سے) یہہ آواز کسی صحرائی درندے کی معلوم ہوتی ہے - اور کسی ہوگی - ہُوا کرو نہین کیا - ہم تو ایسے محفوظ مقام پر ہین کہ کوئی اندیشہ ہی نہین - آپ بخطر رہیے -

انجنا (کچھ دیر بعد وہی آواز پہلے سے قریب تر سنکر) ہیجانی بھی تونے - یہہ کس درندے کی آواز ہے - شیر کے دہاڑنے کی آواز تو نہین ہے؟

بسنت مالا - معلوم تو کچھ ایسی ہی ہوتی ہے - مگر تم کچھ خوف نہ کھاؤ - جنگلون مین تو ایسے درندے اکثر گرجتے ہی رہتے ہین -

انجنا - خوف تو مجھے کچھ نہین - مجھے تو مہاتما اُمت گت کے بچنون پر پورا وشواش

۸- ونے تپ اسکی چار اقسام ہین -

درشن ونے روح اور مادہ کی ماہیت اور اونکی اصلیت وحقیقت کو بالتصحیح جانکر اعتقاد کو مضبوط رکھنا -

گیان ونے - حصول علم روحانی ہمادی کے لئے دل لگاکر سعی وکوشش کرنا -

چارتر ونے - صفائی قلب کے لئے جو تراکیب عملیات کتب مقدس میں علماء دین و فقراء کاملین نے بتائی ہین اون پر عمل کرنا -

اُپچار ونے - ونے کی تینون اقسام متذکرہ بالا کے حصول کے ذرایع دیو - گرو - اور اونکا کلام پاک یعنی کتب مقدس وغیرہ ہین اونکی ظاہرو باطن ہر طرح سے تعظیم و تکریم کرنا یعنی ہاتھہ جوڑنا - ڈنڈوت کرنا - اونکی طرف پشت نہ پھیرنا وغیرہ وغیرہ -

۹- ویّاورت تپ - تارک الدنیا لوگون کی اونکی بیماری وغیرہ مین خدمت کرنا -

ہونگے کہ اس مہیب آواز کو سنکر یہہ اور اسکی سکھی بسنت مالا دونون یکایک چونک پڑین اور آہستہ یون باتین کرنے لگین۔

انجنا (اس مہیب آواز کو سنکر اور یکایک چونک کر) بسنت مالا۔ بسنت مالا! یہہ گرج کی سی آواز کاہے کی آئی۔

۷۔ پرایشچت تپ۔ اسکی ۹ قسمین ہین۔

آلوچنا۔ اگر کسی تپ ورت مین سہو سے یا اور کسی ایسی ہی وجہ سے کوئی دوش لگ گیا ہو تو اوسے گرو کے سامنے صاف صاف بیان کرنا۔

پرتی کرمن۔ دوش دور کرنیکے لئے گرو سے التجا کرنا

تدبھئے۔ آلوچنا اور پرتی کرمن دونون کرنا۔

وویک۔ جس شے کے سہواً استعمال مین لے آنیسے یا جس کام کے کرنیسے دوش لگا ہو اوسے ترک کرنا۔

ویتسرگ۔ لگے ہوے دوش کے دور کرنیکو کوئی سخت ریاضت کرنا

تپ۔ دوش دور کرنیکو انسن وغیرہ کرنا۔

چھید۔ لگے ہوئے دوش کے معاوضہ مین ایک روز دو روز ہفتہ عشرہ پکھواڑہ یا مہینہ وغیرہ کی دیکشا گھٹانا۔

پرہار۔ کچھ دن کے لئے گرو کے حکم سے دیگر سادھوؤن کے زمرہ سے الگ ہو کر تنہا رہنا۔

چھید و پستھاپن۔ کسی سخت دوش لگنے کیوجہ سے مرشد سے از سر نو دیکشا لینا

بیکس و آوارہ وطن نازنین کے نازک دل مین یہہ تاب اور ہمت کہان کہ اس سنسان
اور پرخطر جنگل مین ایسی ہولناک گرج کو سنکر چونک نہ جاے اور کسی اجنبی مقام پر ایسے
خوفناک نظارے نگاہون کے سامنے گذرنے پر نیند کا قدرتی خمار اوتار نیکے لئے ایک
لمحہ پلک جھانپ کر سو سکے۔ لبنت ملا سے بولتے چالتے اسکے پلک بشکل جھپنے ہی پائے

---

(۷) اُتّم تپ۔ اسکی حسب ذیل بارہ اقسام ہین۔ چھہ بیرونی یا ظاہری اور چھہ اندرونی یا باطنی۔

۱۔ انسن تپ۔ ایک روز دو روز تین روز وغیرہ کسی مدت معینہ تک کیلئے خورد و نوش ترک کرنا

۲۔ اَوَنودر تپ۔ بھوکھ سے کم غذا کھانا۔

۳۔ برت پرسنکھیان تپ۔ بعد انسن کے طعام کیلئے آبادی کیطرف جاتے وقت حصول طعام کیلئے کوئی خاص شرط لگانا مثلاً یہہ عہد کرنا کہ اگر دو گھر تک جاینگے یا تین گھر تک جاینگے یا چار تک جاینگے بھوجن ملیگا تو لینگے ورنہ واپس آئنگے۔ یا ان ہی میں لگا تو لینگے۔ وغیرہ

۴۔ رس پرتیاگ تپ۔ چھہ رسون (دودھ۔ دہی۔ گھی۔ تیل۔ نمک۔ مٹھائی) مین سے کسی ایک دو یا تین وغیرہ یا چھئون رس کا ترک کر دینا۔

۵۔ وِوکت سنیاسن تپ۔ زمین پتھر پیال وغیرہ پر نصف شب گذرنے کے بعد اگر ضرورت ہو تو نیند کی خماری دور کرنیکو گھڑی دو گھڑی کیلئے ایک کروٹ سونا

۶۔ کاے کلیش تپ۔ جسم سے رہی سہی محبت گھٹانے اور کسی جا ایکا یک آجا سوالی فت کو جھیلنے اور گر نہ ڈگنے کی طاقت بڑھانیکے لئے سخت سخت یا مست جسمانی کرنا مثلاً موسم گرما مین کسی پہاڑ کی چوٹی پر موسم سرما مین ندی یا سمندر کے کنارہ۔ برسات مین درخت کے نیچے آسن جما کر بیٹھنا اور تصور باطنی مین مستغرق ہونا یہہ چھئون بابیہ یعنی بیرونی تپ کہلاتے ہین۔

سنسناٹا بس اور بھی غضب ڈھا دیتا ہے کلیجہ دھک سی رہجاتا ہے اور سینہ بلیون اوچھلنے لگتا ہے یہی خیال ہوتا ہے کہ بس آگیا کوئی وحشی درندہ - اب جان کی خیر نہین کیونکہ ان جنگلی جانورون کو اپنے اپنے آگھرون اور جھاڑیون سے شکار کی تلاش مین نکلنے اور ادھر اودھر گھومنے کے لئے اس گھپ اندھیری رات سے بہتر اور کوئی وقت نہین سنو سنو! یہہ مشرق کی جانب سے ایک ہولناک آواز کیسی آئی جس سے تمام جنگل و پہاڑ ایکدم گونج اوٹھے - یہہ تو اور بھی ڈراونی اور بھیانک معلوم ہوتی ہے - ذرا نظر اوٹھا کر دیکھو تو آسمانی ستارے بھی مارے خوف کے کیسے کانپ رہے ہین - اور تو اور ہوا پر بھی اس مہیب آواز کی کچھہ ایسی ہیبت چھا گئی ہے کہ بہت ہی ٹھٹھک ٹھٹھک کر چلنے لگی ہے اور تمام پہاڑی درخت بھی اسوقت جہان کے تہان سکتے کے عالم مین کیسے خاموش کھڑے ہین - مارے خوف کے انکے جسم مین کاٹو تو خون نہین رہا - ان ہی کی یہہ گت ہے تو اور یہہ تماشا کی کون بات - گو جنگلون اور پہاڑی میدانون کے بسنے والے جو ایسے نظارون کے دیکھنے کے عموماً عادی ہو جاتے ہین یا وہ رشی منی مہاتما لوگ جنکو اپنے جسم سے ذرا موہ نہین اس خطرناک سین کو دیکھکر اور ایسی مہیب آواز کو سنکر کچھہ خوف نہ کھائین مگر ہر کس و ناکس ہین اور خصوصاً ہماری شہزادی صاحبہ انجابجیسی

(۵) اتّم شوچ - کثافت حرص و طمع کو آب قناعت سے دھوکر دل سے خارج کرنا -

(۶) اتّم سنیم - اسکی دو قسمین ہین -

۱ - اندری سنیم - دل و حواس پر قابو پانا -

۲ - پران سنیم - تمام جاندار ان متحرک و غیر متحرک کو کسی قسم کی ایذا نہ پہونچانا -

تو کسی طرف کو رم گیے اور انجنا و لبنت مالا دونون اسی گپھا مین قیام پذیر ہوئین۔

پندرھوان باب

مہلک خطرہ اور غیبی فرشتہ

دیکھتے ہو کیسا ہُو کا عالم ہے۔ چارون طرف سے گھٹا ٹوپ اندھیاری کیسی جھک رہی ہے
نِکھنڈ آدھی رات کا وقت اور یہہ غضب کا ہیبتناک منظر۔ چلو چلو۔ یہان اس کھلے میدان
مین اب ٹھیرنے کا موقعہ نہین۔ آؤ کسی محفوظ مقام پر چلکر چھپ رہین۔ دیکھو دیکھو!
وہ کچھ فاصلہ پر گاہے گاہے آگ کی چنگاریان سی سنجانن کیا چمک جاتی ہین۔ یہہ لو انہین
تو کبھی کبھی شعلہ سا بھی بھڑک اٹھتا ہے۔ کیا یہہ کوئی عول بیابانی ہے یا بھوت پریت
آگ کی بارش کر رہے ہین اور اسطرح ہمکو اور بھی ڈرلاتے ہین۔ ہماری راے مین تو یہہ
فاسفورس کے چھوٹے چھوٹے ریزے جو ہڈیون کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے ہوا کے
جھونکون سے جل جل اٹھتے ہین اور چنگاریون اور شعلون کی شکل مین کبھی کبھی چمک
جاتے ہین اور کچھ نہین ہے۔ خیر کچھ ہی ہو مگر ہے اسوقت غضب ہی کا ہیبتناک سین۔
ایسے ویسے کا تو حوصلہ ہی کیا ہے کہ یہان ایک دم ٹھہر سکے۔ دیکھو رات کا سناٹا
بھی اسوقت کیا بیت رہا ہے جسمین اگر کبھی کبھی ہوا کے کسی جھونکے سے درختون
سے گری ہوے خشک پتون کی کھڑکھڑاہٹ کانون کو سنائی دیتی ہے تو یہہ

(۴۲) انم سَت۔ جان جانے پر بھی راستی سے قدم نہ ہٹانا۔

ہوئی پرماتما کی یاد دل سے نہ بھلا۔ بس یہی ہر قسم کے حصول مقاصد کے لیے سب سے بڑا اُپائے ہے۔

اتنا کہکر وہ مہاتیسوی دس لکشن[۵۱] دھرم کے دھاری مہاتما سری امت گت

---

(۴) پرگرہا سد۔ حرص و طمع اور ہوا و ہوس کے جال میں پھنسکر مال و دولت کے جمع کرنے اور دُنیا کی ہر شے سے ایسی تعلقات بڑھانیمیں حوتی ہونا اور ہر دم اسی کے فکر و تجسس میں مشغول و غرق رہنا۔

یہہ چاروں قسم کے خیالات اس جنم میں تو ہر قسم کے بڑے سے بڑے جُرم و گناہ کی جڑ ہیں اور اگلے جنم کے لیے باعثِ حصول قالبِ دوزخی ہیں۔

۵۱ دھرم کے دس لکشن (دس علامات) حسب ذیل ہیں۔

(۱) اُتّم کشما عفو۔ یہاں تک قابو پایا کہ اپنی جان تک کے لاوہ تلف کرنے والے پر بھی دل میں کسی قسم کا عدم پیدا کرنا تو کجا اوسکا کبھی بھلا ہی چاہنا۔

(۲) اُتّم مار دو۔ آٹھ قسم کے غرور و تکبر کو دل سے قطعی نکالکر حسب مدارج و مراتب سب کا ادب و لحاظ کرنا۔

(آٹھ اقسام کے غرور یہہ ہیں۔ حسب کا غرور۔ نسب کا غرور۔ اپنی صورت حسینہ و جمیل کا غرور۔ آمدنی کا غرور۔ طاقت کا غرور۔ علم کا غرور۔ عبادت و ریاضت کا غرور۔ عزو وقار کا غرور۔

(۳) اُتّم آرجو۔ ہر سہ ارکان عظمٰی یعنی دل و زبان و جسم کو یکساں رکھنا۔ یعنی دھوکا۔ فریب چھل کپٹ و ریاکاری سے کلیتاً اجتناب کرنا اور صاف باطن رہنا۔

کا اصلی باعث ہین جتنے الامکان دلمین جگہ نہ دے - اور ہمیشہ برت ونیم مالیتی

---

(۱) اِشٹ وِیوگ - وہ غم و الم جو اپنے زن و فرزند اور عزیز و اقارب وغیرہ کے مرنے یا اونکے کسیطرح بچھڑنے سے یا دولت و حشمت کے ضایع ہونے سے ہوتا ہے -

(۲) اَنِشٹ سنیوگ - وہ رنج و الم جو دکھدائی اولاد و بھائی و عورت وغیرہ کے ہونیسے یا دشمن کے حملوں سے یا دیگر تکلیف دہ اشیا کے وصل سے ہوتا ہے -

(۳) پیڑا چنتون - وہ فکر و تردد کے خیالات جو بیماری یا کسی دیگر سبب سے جسمانی تکلیف پہونچنے کے وقت عموماً پیدا ہوتے ہین -

(۴) نِدان - وہ ناپاک تصورات جو آیندہ کے حصول لذات محسوسات کے لئے پیدا ہوتے رہتے ہین -

یہ چارون اقسام کے بدخیالات زندگی موجودہ میں لسا اوقات بڑے بڑے جرایم کا باعث بھی ہو جاتے ہین اور آیندہ زندگی کے لئے باعث حصول قالب حیوانی ہین -

رَودر دِھیان - اُن تصورات ناقص وجذبات فاسد کو کہتے ہین جو دوسرے جاندارون کے حق مین باعث ایذارسانی و دل آزاری ہون -

اسکی بھی چار اقسام ہین -

(۱) ہنسانند - دوسرے کو ایذا پہونچانے مین خوش ہونا اور اسلئے ایذارسانی کی تدابیر ہر پہلو سے سوچتے رہنا -

(۲) مِرِکھانند - دروغگوئی مین خوش ہونا اور اسلئے اسی کے بد تصورات مین لگا رہنا

(۳) چَوریانند - دزدی مین خوش ہونا اور اسلئے اسکی تدابیر گانٹھنے مین مصروف رہنا -

سے گذارے اور سما دھرن کرکے اُس تال کو چھوڑنے سے تو بہشت تعجب ہوئی
اور اب خاندان شاہی مین پیدا ہوکر تو نے شوہر بھی اچھا پایا گرچہ ہم اگلیا ہوا
کرم بغیر کبھی نہ کبھی پھل دئے بیچھا نہین چھوڑتا ۔ سری منیندر دیو کی پرتما کی تو نے بے
اور اسطرح پر اپنی سوت کے دل کو اوسکے اِشٹ دیو کی لحہ بھر کی ہی فرقت کا سخت
صدمہ پہونچانے کے گناہ سے اس جنم مین تجھے اپنی مت لیے شوہر کے فراق مین صدمے
پر صدمے اوٹھانے پڑے ۔ اگروہ آرجکاجی جھون نے تیری خوش نصیبی سے تجھے درشن
دیکر مینددولصایح کی اسوقت نہ آگذرتین اور تیرے سر سے گناہ کا بھاری بوجھ
ہلکا نکرتین تو معلوم نہ کس گت کو پہونچتی اور اس سے بھی زیادہ کیسی کیسی مصیبتین جھیلتی ۔
انجنا ۔ (ہاتھ جوڑکر افسوسناک لہجہ مین) مہاراج ۔ تو مجھ سے بڑا اپرادھ ہوا ۔ مین
بڑی گنہگار ہون (دلمین) ہا! مجھسی پاپن نوشاید دنیا بھر مین کوئی نہو گی (مہاتما
سے مخاطب ہوکر) مہاراج اسکا کوئی اُپاے بتائے اب یہہ اپرادھ کسی طرح دور بھی ہوا؟
مہاتما (تسلی بخش لہجہ سے) ہان ۔ ہان ۔ سب دور ہو جائیگا ۔ کوئی گھبرانے کی بات
نہین ہے ۔ تو اپنی بداعمالی کی کافی سزا پا چکی ۔ جسطرح جنم سابقہ مین سری متی
آرجکا کی نصیحتون پر عمل کرکے تو نے اپنی سوت کے آزردہ دل کو خوش کر دیا تھا
اسیطرح تیرے شوہر کے ملاپ سے تجھے بھی اب ضرور خوشی حاصل ہوگی ۔ کوئی دن
کی ہی دیر ہے ۔ اب سے تو ہر قسم کے آرت اور رَوْدر دھیان کو جو ہر طرح کے گناہون

سلہ آرت دھیان اُن خیالات دلی اور تصورات باطنی کو کہتے ہیں جو بحالت کسی فکر و تشویش
یا رنج و ملال یا بوقت خواہشات لذات محسوسات دلمین پیدا ہوتے ہین اسکی چار اقسام ہین

یہہ ساتھہ جانیوالی چیزین نہین ہین جن پر اتنا گھمنڈ کیا جاے - اس لیے قیام
اور چند روزہ اعزاز کے غرور مین آکر ایسے ایسے جذبات فاسد سے گناہ کبیرہ کا بار
سر پر لادنا اور کسیکی دل آزاری سے خوش ہونا اچھا نہین - ایسے جذبات
سے نہ اس زندگی مین حظ حاصل ہوتا ہے اور نہ آیندہ زندگی مین آرام - پس اگر
تجھے اس دنیا مین اب اور آیندہ بآرام و آسائش رہنا منظور ہے تو اب بھی کچھہ
نہین بگڑا - اسیوقت تمام بغض و حسد دل سے نکالکر سری جنیندر دیو کی
پرتما اسی طرح اوسکے استھان مین بدھرا یہی مرے حق مین بہتر ہی - بخیال ہمدردی
تجھسے ایسا کہا گیا ہے آیندہ تجھے اختیار ہے "
یہہ سنکر گنگودری کے دل پر آرجکا کی نصیحت کچھہ ایسا اثر کر گئی کہ اسیوقت اوسکے حکم کی
تعمیل کی - آرجکا تو اپنی راہ گئین اور رانی نے اس روز سے نیک اطواری اور خوش اخلاقی
سے زندگی گذار کر اور عمر کے اختتام پر سمادھ مرن[۱] کرکے اس دنیا سے رحلت کی اور پہلے
سورگ مین جا جنم لیا - وہان زمانہ دراز تک انواع و اقسام کے لطف و سرور کے
ساتھہ زندگی بسر کرکے راجہ مہیندر کی منوہر رانی کے (جو اب تم ہو اونکی) بطن سے مخاطب ہوکر
انجنا سندری دختر ہوئی - اگرچہ گنگودری کے جنم مین اپنی عمر کا آخری حصہ نیک اعمالی

---

[۱] سمادھ مرن اوس نیک موت کو کہتے ہین کہ بوقت مرگ عیال و اطفال - دوست و
احباب اور مال و دولت وغیرہ کی محبت اور حرص و طمع - غرور و تکبر اور امید و
بیم وغیرہ تمام جذبات و بدخیالات کو دل سے خارج کرکے صرف یاد حق مین اپنی
طبیعت کو لگایا جاے -

آمادہ نہ کیا - اور اسکی کم عقلی اور نادانی پر بہت افسوس کرکے اور ترحم آمیز نگاہ سے اسکی طرف دیکھکر نہایت شیرین کلامی سے اسے پند و نصایح کرنے لگی - اور سمجھا کر کہا -

"سنو ! اگرچہ روح کو بذاتہ فنا نہیں ہے دوام قایم و باقی ہے مگر تو بھی بلحاظ نئے نئے اجسام قبول کرتے رہنے کے یہہ پیدایش و موت کے دایرہ مین پھنسی ہوئی گردش اعمال سے ہمیشہ سرگرداں و پریشان بھٹکتی پھرتی ہے اور چوراسی لاکھہ[1] قسم کے قالبون مین سے ہر نوع کے قالب مین لاتعداد مراتب حیات و اموات پاکر صدہا اقسام کی تکالیف جھیلتی ہوئی کبھی خوش قسمتی سے اس کالبد انسانی مین آجاتی ہے اور اشرف المخلوقات ہونے کا معزز رتبہ حاصل کرتی ہے - ایسے قالب کو پاکر بھی خصوصاً جبکہ کسی جنم سابقہ کی نیک اعمالی سے عمر دراز جسم توانا - یعنی حواس بجا و درست - قوا صحیح و سالم اور خاندان عالی ملے اگر اسنے عقل و تمیز سے کام نہ لیا اور نیک افعالی کے ساتھہ زندگی بسر کی تو پھر اس انسانی قالب کو حیوانی قالب پر کس بات کا شرف ہے" دیکھہ ! خوش نصیبی سے آج تجھے راجہ کی پٹ رانی ہے کا اعزاز حاصل ہے جو یاد رکھہ ہمیشہ نہین رہیگا - ایک روز موت آئیگی اور یہہ سب غرور و وقار بہین معدوم ہوجائینگے

تاشایستہ گوش زد ہونے پر یا کسیکو رنج و مصیبت مین پاکر تارک الدنیا لوگ اس دن ترک طعام کردیتے ہین -

[1] اسکی تفصیل آئندہ دیگر مضامین کے شمار و اعداد کے کالمون مین دیجائیگی -

تکلیفون کے خیالات کو فراموش کرکے کچھ روز اور صبر و استقلال سے کام لے -

انجنا اور بسنت مالا دونون شری سوامی امت گت کی زبان مبارک سے جنین کے جنم ہاے سابقہ سنکر اور یہہ معلوم کرکے کہ اسی جنم سے نجات ابدی اسکو حاصل ہوگی اور شوہر سے بھی ضرور ملاپ ہوگا بہت ہی خوش ہوئین - اور بسنت مالا ادب سے سر جھکا کر پھر پوچھنے لگی -

بسنت مالا (ہاتھ جوڑکر) مہاراج - انکے شوہر کی ناراضگی کا باعث بھی آپکی زبان مبارک سے سننے کی ہماری التجا ہے -

مہاتما - (خوشدلی سے) ہان ہان - اسکی بھی مختصر کیفیت تم دل لگا کر سنو -

"اب سے دو جنم پیشتر جبکہ اسکی (انجنا کیطرف اشارہ کرکے) روح راجہ کنکرتھ کی بیٹی رانی کنکودری کے قالب مین تھی تو یہہ اپنی ایک سوت سے بہت بغض و کینہ رکھتی تھی - ایک روز اسنے اپنے اعلے مرتبہ کے غرور مین آکر سری جنیندر دیو کی پرتما کو جسے اسکی سوت نے بغرض پرستش و عبادت اپنے محل مین دھر رکھا تھا مکان سے باہر کرا دیا جس سے اوسکے دل کو سخت رنج پہونچا - اسی اثنا مین اوسکے گھر ایک آریکا[۹۱] آہار[۹۲] کے لیے آئین جنھون نے یہان یہہ حالت دیکھکر اور انترائے[۹۳] سمجھکر

سلہ ۹۱ آریکا = تارک الدنیا عورت

سلہ ۹۲ آہار = طعام

سلہ ۹۳ انترائے = بگھن - خلل

بوقت طعام کسی حرکت نازیبا کو دیکھکر یا کسی خونخوار موذی جانور کے نگاہ پڑجانے پر الفاظ

لے دھرم اُپدیش سے دنیا کی بے ثباتی کچھ ایسی دل مین سمائی کہ اسیوقت اپنے لڑکے لکشمی [illegible]
کو عنانِ سلطنت سپرد کر تمام تعلقاتِ دنیا ترک کر دیے۔ اور سادھوؤن کے زمرہ
مین جا داخل ہوا۔ کچھ عرصہ کے ضبطِ حواس و یکسوئی دل اور تصورِ باطنی سے صفائی
قلب کر کے بعض فوق القدرت روحانی طاقتون کا ظہور پایا۔ اور بالآخر اس جسم
خاکی کو چھوڑ کر لانتو[۵۱] سرگ مین جسم لطیف حاصل کیا۔ جہان لاکھون برس طرح طرح
کے شکھ سہو گے۔ قسم قسم کے لطف اٹھاے اور خوب عیش و طرب کے ساتھ
آزادانہ زندگانی بسر کر کے وہی پاک روح اب اس انجنا کے حمل مین آئی ہے۔ ایکی
دسوین زندگی کے لیے۔ اسکو پھر کبھی اس سنسار دنیا مین آکر مقیم ہونا اور اس دارِ فانی
مین پیدائش و ضعیفی و موت وغیرہ تکالیف جھیلنا اور صدہا قسم کے رنج و محن سہنا
نہ پڑینگے۔ بلکہ یہہ مہاتما نجات ابدی حاصل کر کے سرورِ دائمی سے مالا مال ہو جائینگے"
"مبارک ہے وہ ماں جسکے بطن سے ایسا فرزند تولد ہو۔ اور مبارک ہے وہ باپ جسکا
پسر باعثِ فخرِ خاندان ہو (انجنا سے مخاطب ہو کر) پتری! اب تو کچھ غم نہ کر۔ یہہ تیرا
تیرے کُل کا ہی نہین بلکہ تیرے بنس بھر کا دیپک ہوگا۔ تجھ پر آئی ہوئی مصیبتین بھی اب
بہت جلد دور ہونیوالی ہین اور شوہر سے بھی تیرا ملاپ ضرور ہوگا۔ مگر امت۔ گذشتہ

---

۵۱ نام بہشت ہفتم
سورگ شمار مین سولہ ہین۔ سودھرم۔ ایشان۔ سنت کمار۔ مہیندر۔ برہم۔ برہموتر۔ لانتو۔
کاپشٹ۔ شکر۔ مہاشکر۔ ستار۔ سہسرار۔ آنت۔ پرانت۔ آرن۔
اچیت۔

کو چھوڑکر جنت کے لطیف تر قالب مین پہونچا"

دو وہان مدت مدید تک خوب عیش و عشرت کے ساتھہ زندگی بسرکر مرگانک نامی

شہر مین راجہ ہرچندر کی رانی پرینگو لکشمی کے بطن سے سنگھ چندر نامی لڑکا ہوا۔ خوش

خلقی اور محبت اطواری کے ساتھہ ہر قسم کے عیش و نشاط مین اپنے ایام زندگی گذار کر

اور عابدون و زاہدون اور تارک الدنیا لوگون کی خدمتگذاری مین اپنی اوقات عزیزہ

کا ایک بڑا حصہ صرف کرکے اس دنیا سے رحلت کی - اور مدت دراز تک بہشت برین

کے تکلف چین منا کر کوہ بجیاردھ کے دامن مین اُرتن پور نامی شہر مین راجہ سکنٹھ کی رانی

کنکودری کے بطن سے پیدا ہوا اور سنگھ باہن نام پایا۔ اپنے باپ راجہ سکنٹھ کے

بعد تخت سلطنت پر گدی نشین ہوکر بڑے عدل و انصاف سے حکومت کی - اور اپنی

رعایا کا دل ہر قسم کا آرام و اطمینان اُسے پہونچا کر یہانتک خوش کیا کہ ہر کوئی اوسکا

مداح اور ثناخوان بنگیا - دُنیا ترک کرنیوالون کو بڑی وقعت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتا

اور ہمیشہ اونکی پند و نصایح پر عمل کرنیکی کوشش کرتا رہتے آکر دوسری عمل نا تمہ سولہی

---

۵۲ نودھا بھگتی = نو قسم کی تعظیم و تکریم - تواضع و مدارات = جسکو دان دینے اور سیوا دینے

دیکھتے ہی کھڑے ہوکر بلانا - اونچا بٹھانا - پانون دھونا - دھوون کے پانی کو بطور تبرک پیشانی

پر لگانا - اشیا بدرشنگا - سی پوجا کرنا - طعمت کو ہر قسم کے خیالات فاسد سے پاک رکھنا -

ہر لفظ کو بڑے ادب کے ساتھہ زبان سے نکالنا - جسم کو پاک و صاف رکھنا جو کچھہ دان دیا جاے

اوسکا ہر طرح سے بے نقص ہونا -

۵۳ آہاردان = کھانا کھلانا -

ہوگئی کہ کس باعث سے انھین جنگلون اور پہاڑون مین بھٹکنا پڑا اور ایسا کون کمبخت
بدنصیب انکے حمل مین آیا ہے کہ یہ جان تک سے بیزار ہو رہی ہین ؟
کہا تھا ۔ (اودھو رشی کی طاقت سے جنم ہاے سابقہ کا تمام حال جانکر) پتری ! تو
اور یہ کوئی فکر و غم نکرو ۔ اس انجنا کے حمل مین بڑی خوش اقبال ۔ نیک نہاد اور فرخندہ فال
روح آئی ہے ۔ لے پہلے اسی کے پچھلے جنمون کا حال سن ۔

" اب سے بہت جنم پیشتر اسی بھرت کشیتر کے نند نامی شہر مین ایک شخص مسمی پرینندی
کا یہ دمینت نامی لڑکا بہت نیک مزاج ۔ رحمدل اور خوش خصال تھا ۔ نیک اور بزرگ
لوگون کی صحبت کو زیادہ پسند کرتا اور فقرا اور کاملین کی سنگت سے فیضیاب ہونے
اور اونکی نصایح کے سننے کا بہت خواہشمند رہتا تھا ۔ ایک روز موسم بہار مین اپنے
دوستون اور رفیقون کے ساتھ جنگل کی بہار دیکھنے اور وہانکی دلچسپیون کے
مزے لینے کے لئے گیا ۔ اپنے ہمجولیون کے ساتھ دل بہلاو کھیل تماشون اور خوش
طبعی کی باتون مین مصروف تھا کہ اچانک ایک دگمبر منی نظر پڑے ۔ دمینت دیکھتے
ہی خوشاً اونکے قدمون مین جا گرا اور اون سے دھرم اپدیش سنکر اپنی طاقت بھر
بہت سے برت اور نیم اختیار کئے ۔ اسکے بعد ایک روز بہتا سا دھوون کو صفاتِ
بھگتا[1] سے مزین ہوکر اور نودھا[2] بھگتی کر کے اہار دان دیا اور کچھ روز بعد اس کا [illegible]

[1] مُہر کی صفات ہفتگانہ سے عبارت ہین ۔ اوسکی قدرت دلمین ہونا ۔ جو کچھ دان دے
اوسکے دینے کی اپنے مین قابلیت[2] رکھنا ۔ طامع اور لالچی نہونا[3] ۔ رحمدل ہونا[4] ۔ متواضع و[5]
حلیم مزاج ہونا ۔ غصہ نکرنا[6] ۔ صاحب تمیز ہونا[7] ۔

سے جاکر انکی طرف متوجہ ہوتے ہین اور اسطرح اپنی زبان مبارک سے فرمانا شروع کرتے ہین۔

مہاتما۔ دیکھو کرمون کی بھی کیا انوکھی چال ہے کہ راجہ مہیندر کی پیاری بیٹی محض بے جرم و بے خطا ایسی ایسی مصیبتین اوٹھائے۔ شوہر کی نظرون سے گرے اور گر کر پھر چڑھے بھی تو ساس بے وجہ دشمن ہوجائے۔ ماں باپ اور بھائی کی نظرون مین حقیر ہو۔ دنیا مین بدنامی اوٹھائے۔ شاہزادی اور جنگلون کی یون خاک چھانے۔ یہہ سب کچھ اپنے ہی کئے اعمال کے نتایج ہین۔ کبھی نہ کبھی کے کئے ہوئے کرم کبھی نہ کبھی آڑے آتے ہین۔

بسنت مالا۔ (ہاتھ جوڑکر اور نمسکار کرکے) مہاراج۔ انکے پھر تا کس پاپ کرم کی وجہ سے عرصہ دراز تک ان سے ناراض رہے۔ اور پھر کیسے وہ سب ناراضگی کیا بات دور

---

(۴) پھل چارن۔ پھلون پر چلنے سے پھل خراب ہون۔

(۵) پتر چارن۔ پتون پر چلنے سے پتے خراب نہون۔

(۶) سین چارن۔ سیل پر قدم رکھکر چلنے سے سیل نہ ٹوٹے۔

(۷) تنتو چارن۔ مکڑی کے تار پہ چلین تو بھی تار نہ ٹوٹے۔

(۸) اگنی سکھا چارن۔ آگ کے شعلہ پر چلے جائین گر پانون تک نہ جلین۔

(۲) آکاش گامنی ردھی

(۱) پدم آسن۔ پالتھی مارے زمین سے بہت بلند ہوا پر چلین۔

(۲) کایوتسرگ۔ کھڑے ہوے زمین سے دور ہوا پر چلین۔

انکے تمام دلی خیالات اور انکی گذشتہ آمات کی مفصل کیفیت اننی ئیتنک بدھی کی طاقت

(۴) گریما ردھی - جس سے یوگی جیسا چاہین بھاری سے بھاری جسم بنالین -

(۵) پراپتی ردھی - جس سے یوگی کسی مقام پر بیٹھے ہوسے دور سے دور تک کے مقام پر اپنا ہاتھ یا پانو پہونچادین اور جو چاہین حاصل کرلیں -

(۶) پرکامیتو ردھی - جس سے یوگی جو چاہین کرلین -

(۷) ایشتو ردھی - جاہے خدا ہر قسم کا سامان مہیا کرلین اور جسکو جو حکم کرین وہی ہوجاے -

(۸) وشتو ردھی - دیوتا جن و انسان و حیوان کو جسے چاہیں قابو مین کرلین -

(۹) اپرتی گھات ردھی جس سے کوئی شے یوگی کو مانع حرکت ہو - پہاڑ بھی راہ مین آسے تو بھید کر نکل جائیں -

(۱۰) انتردھیان ردھی - جس سے یوگی آپ سب کو دیکھین اور انھین کوئی نہ دیکھ سکے

(۱۱) کام روپتو ردھی - یوگی چاہیں جس انسان و حیوان وغیرہ کا قالب بدل لین -

(اس وکریا ردھی کی پہلی آٹھ اقسام کو اشٹ سدھی بھی کہتے ہیں)

(۰) کریا ردھی

(۱) چارن ردھی

(۱) جل چارن - پانی پر مثل خشکی کے چلین

(۲) جنگھا چارن - زمین سے چار انگل اونچے چلین -

(۳) تنتپ چارن - پھولوں پر چلین گر پھول خراب ہون -

ہوئے قدموں میں گر کر ادب سے سر جھکائے خاموش بیٹھی ہیں - مہاتما رشی

(۴) دیپت ردھی - سخت سے سخت تپ کرنے سے بھی جسم دبلا پتلا یا کمزور نہو بلکہ اور زیادہ دمکنے لگے -

(۵) تپت ردھی - جس سے موتی یا آلعابہ یا کسی انسان وحیوان وغیرہ کی پہونچائی ہوئی ہر ایک تکلیف و اذیت کو اسطرح سہیں جیسے قطرہ آب کو گرم لوہا -

(۶) اگھور گن ردھی - جس سے یوگی ہر قسم کا تپ بے نقص کر سکیں -

(۷) اگھور برہمچریہ ردھی - جس سے نفس پر اتنا قابو ہو کہ اگر بہت سی حوریں بھی آکر اپنے ہزار ناز و انداز دکھا کر تپ سے ڈگانا چاہیں تو بھی نہ ڈگیں -

(۶) رس ردھی

(۱) گھرت سروردھی - یوگی جسکے گھر کھانا کھائیں اوسکے یہاں اگر گھی ہو نو ہو جائے -

(۲) پی سروردھی - یوگی جسکے گھر کھانا کھائیں اوسکے اگر دودھ ہو تو ہو جائے -

(۳) مشٹ سروردھی - جسکے گھر یوگی کھانا کھائیں اوسکے اگر مٹھائی وغیرہ نہو تو ہو جائے

(۴) امرت سروردھی - جسکے گھر یوگی کھانا کھائیں اوسکے یہاں سادہ کھانا بھی آب حیات سے بڑھکر ہو جائے -

(۷) وکریا ردھی

(۱) انما ردھی - جسکے حاصل ہونے سے یوگی اگر چاہیں تو ذرہ کی برابر چھوٹا اپنا جسم بنالیں

(۲) مہما ردھی - جس سے یوگی چاہیں تو پہاڑ سے بھی بڑا جسم کرلیں

(۳) لگھما ردھی - جس سے یوگی چاہے جیسا ہلکے سے ہلکا جسم بنالیں -

ہیں۔ اسوقت یہہ دونوں اِن مہاتما کا تین بار طواف کر کے اور دونوں ہاتھہ جوڑے

(۳) چھیتر رِدّھی

(۱) اَچھِن رِدھی۔ جس یوگی کو یہہ رِدّم حاصل ہو وہ جسکے گھر کھانا کھائے اُسکے یہاں اُس روز اَٹوٹ کھانا ہو جائے۔

(۲) اَدچھِن رِدھی۔ جس جگہ میں یوگی کھانا کھائے اوسمیں اگر چکرورت کا لشکر بھی الگ الگ بیٹھکر کھائے تو کسی قسم کی تنگی ہو۔

(۴) بَل رِدّھی

(۱) مَنو بَل رِدّھی۔ دل ہی دل میں یوگی بارہ انگ شاستر کا پاٹھہ دو گھڑی کے اندر کر جائے۔ یا دلمیں جو کچھ سوچے وہی ہو جائے۔

(۲) بچن بَل رِدّھی۔ زبان سے پڑھ کر یوگی بارہ انگ شاستر پاٹھہ دو گھڑی کے اندر کر جائے یا منھہ سے جو کچھ کہیں وہی ہو جائے۔

(۳) کائے بَل رِدھی۔ یوگی اگر چاہے تو مہا پربت تک کو اوٹھالے۔

(۵) تَپ رِدّھی

(۱) گھور رِدّھی۔ جس سے یوگی خوفناک سے خوفناک مقام پر بخوف ہو کر تپ کر سکے۔

(۲) مہَت رِدّھی۔ جس سے یوگی ۰۰ اس قسم کے برت اُپباس بلا دقت و بے نقص کر سکے۔

(۳) اُگر رِدھی۔ جس سے ہفتہ۔ عشرہ۔ پکھواڑہ مہینہ دو مہینہ سال وغیرہ تک یوگی کچھہ نہ کھائے پیئے۔

(۸) سوپن - خواب سے نیک و بد نتایج نکالنا -

(ان آٹھوں قسم کا علم تعلیم اور تجربہ - اور مشاہدات سے بھی ہو جاتا ہے مگر اس صورت میں اسکا نام نمیتک ردھی نہیں ہوتا بلکہ نمیتک گیان کہلاتا ہے)

(۲) اوشدھ ردھی

اسکی آٹھ اقسام ہیں -

(۱) رِشٹ ردھی - جس یوگی کو یہ ردھی حاصل ہو اوسکا بدن اگر بیمار کے جسم کو چھو جائے تو بیماری دفع ہو -

(۲) مَل ردھی - یوگی کے کان ناک وغیرہ کا میل اگر بیمار کے جسم سے چھو جائے تو شفا ہو

(۳) آمَ ردھی - یوگی کے ہاتھ یا نو وغیرہ کسی عضو کے بیمار یا محتاج کے جسم سے چھو جانیسے بیماری یا محتاجی جاتی رہے -

(۴) اُجّل ردھی - یوگی کے پسینے سے بیماری و محتاجی جاتی رہے -

(۵) جُھلّ ردھی - یوگی کے بول و بلغم و آب دہن سے بیماری و محتاجی دفع ہو -

(۶) سرو اوشدھی ردھی - یوگی کے جسم سے جو ہوا مس کر کے آئے اوس سے بیمار کو شفا ہو

(۷) درشٹی نِرِوش ردھی - یوگی کی نگاہ پڑتے ہی سانپ کا زہر یا سنکھیا وغیرہ کا زہر دور ہو جائے -

(۸) بِش ناشن ردھی - یوگی کو اگر غذا میں کوئی زہر ملا کر کھلا دے تو کچھ اثر نہ کرے -

دل سے ٹلا کر اور اوسکی گئی ہوئی امیدون کو پھر سے تازہ کر کے اسکے اور اسکی جانب سے

(۱۵) اُندہی دمن ردھی - جس سے سخت سے سخت تپ کر سکے اور حواس و دل بے قابو نہون

(۱۶) بادتّدہ ردھی - جس سے علم مباحثہ کا کمال حاصل ہو -

(۱۷) برگیا ردھی - جس سے روح اور مادہ کی ماہیت اور اونکی مختلف اقسام وغیرہ کا

علم بلا کتب بینی ہو جائے

(۱۸) نیمتک ردھی - اسکی آٹھ اقسام حسب ذیل ہیں -

(۱) سُور - چرند و پرند وغیرہ کی آواز سے شگون نیک و بد پہچاننا -

(۲) انترکش - ستارون و سیارون وغیرہ اجرام فلکی سے نیک و بد حالات

جاننا -

(۳) بھوانگ - زلزلے سے نیک و بد نتایج معلوم کرنا اور زمین کی بیرونی سطح

دیکھکر اندرونی کا حال جان لینا

(۴) سنّڈ - اعضاے جسم کی بناوٹ رنگ اور اونکی حرکات و سکنات اور

تحریر سے انسان و حیوان کا تمام حال جاننا -

(۵) چھنّ - چرند و پرند وغیرہ کی حرکات و سکنات اور ہوا و آگ وغیرہ سے

نیک و بد حال جاننا -

(۶) وینجن - تل مسّہ - لہسن وغیرہ سے اور ہاتھ کی ریکھاؤن سے نیک و بد

حال جاننا -

(۷) لکشن - سنکھ - چکر - وغیرہ نشانات دست و پا میں دیکھکر حالات جانلینا

بھی ہوتا ہے۔

(۴) ویدیہ ٹنڈہ ردّھی۔ جس سے کسی شاستر کا ایک اشلوک پڑھتے ہی کل شاستر کا علم ہوجائے

(۵) کوشٹھ ٹبدہ ردّھی۔ جس سے قوتِ حافظہ کا کمال حاصل ہو۔

(۶) سنبھِن سروتر ردّھی۔ جس سے طول مین ۴۸ کوس اور عرض مین ۳۶ کوس تک کے

میدان کے تمام جاندارون کی ملی جلی آواز کو الگ الگ صاف سمجھ لیں۔

(۷) پاد انوساری ردّھی۔ کسی کتاب کا اول و آخر کا ایک ایک لفظ پڑھکر ہی تمام کتاب

بزبان ہوجائے۔

(۸) دوری سپرشن ردّھی۔ قوتِ لامسہ کا کمال

(۹) دوری رسن ردّھی۔ قوّتِ ذائقہ کا کمال

(۱۰) دوری گھران ردّھی۔ قوتِ شامہ کا کمال

(۱۱) دوری اولوکن ردّھی۔ قوتِ باصرہ کا کمال

(۱۲) دوری شروَن ردّھی۔ قوتِ سامعہ کا کمال جس سے ساتون قسم کے سُر اور پانچون

قسم کے باجون کی آواز دور ہی سے بخوبی سنیں۔

(۱۳) دس پورب ردّھی۔ جس سے گیارہ انگ دس پورب تک شاستر کا علم ہوجائے۔

(۱۴) چودہ پورب ردّھی۔ جس سے گیارہ انگ چودہ پورب شاستر کا علم ہوجائے۔

{ علم کل کو زمانہ سلف کے علما نے بارہ حصص علم میں تقسیم کیا تھا جنمین سے بارھوین حصے کے چودہ جُز ہین جو پورب کہلاتے ہین چونکہ
ان سبکی تفصیل زیادہ ہی اسلیئے کسی اور موقعہ پر ظاہر کیجائیگی۔ }

آج فوق القدرت آثار نمایاں ہین - اگرچہ زہد و تقویٰ مین اپنی زندگی صرف کرنیوالے تارک الدنیا لوگون کے جسم تپ و ریاضت کے کرنے اور سردی گرمی و بھوک پیاس وغیرہ طرح طرح کی تکلیفات کے جھیلنے سے عموماً دبلے پتلے اور بظاہر کمزور پڑ جاتے ہین مگر ان مہاتماؤن کے سڈول جسم کی دمک - نورانی چہرہ پر ظاہر ہونیوالا جلال اور انکے متبرک جسم کے روئیں روئیں سے مس کر کے عجیب و غریب معجزنما اثر ظاہر کرنیوالی ہوائین بتا رہی ہیں کہ یہ کوئی معمولی یوگی - منی یا تپسوی نہین ہین بلکہ ان بزرگ رشی کو ضرور کچھ فوق البشرک قوتین[1] حاصل ہین - ان ہی صاحب کرامت رشی کے نور جلال کی اگرچہ

---

[1] یہ فوق البشرک قوتیں جنھیں سنسکرت زبان میں سدھی کہتے ہین آٹھ مختلف اقسام کی ہوتی ہین -

(۱) اَنیما سِدھی

اسکی اٹھارہ اقسام حسب ذیل ہین۔

(۱) کیول سِدھی - جس سے یوگیون کی روح ہمہ دان ہوکر سراپا علم بنجاتی ہے

(۲) مَن پریہ سِدھی - جس سے دنیا کی کسی خاص فاصلہ تک کی بہت سی باریک سے باریک چیزین جہان کسی حواس کا کسی قسم کے آلات کی امداد سے بھی دخل نہین محسوس ہونے لگتی ہین اور دوسرے جانداروں کے دلی خیالات صاف منکشف ہو جاتے ہیں اور زمانہ گذشتہ و آیندہ کے حالات بھی کسی حد معین تک کے معلوم ہو جاتے ہین -

(۳) اَودھی سِدھی - جس سے یوگی کو اپنے اور نیز دوسرے جاندارون کے چند جنم سابقہ و آیندہ کا علم ہو جاتا ہے - اور حواس باطنی کی قوت بڑھ جانے سے بہت سی دیگر باتون کا گیان

اور پھر جو سیاح زمانہ کے مظالم سے تنگ آ چکے ہیں انھوں نے خوب ہی دل کو آراستہ پایا ہے - آنے جانے والے مسافر جو اس راہ سے ہو کر گذرتے ہین اونھون نے خواہ کتنا ہی دور دراز سفر کیا ہو مگر یہان کی دل و دماغ کو معطر کرنیوالی ہواؤن کی ایک ہی سنک مین اونکا تمام تکان کافور ہو جاتا ہے - اُن بیماروں کو شفا کلی بخشنے مین جنکے علاج مرض سے اطبا بھی عاجز آ گئے ہون اور اُن مغموم دلون کو خوشی و خورمی کا جامہ پہنانے مین جنکے چہرہ پر زندگی بھر کبھی بشاشت کے آثار نمایان نہ ہوئے ہون یہان کی منظر گاہین کچھ عجیب معجز نما اثر دکھا رہی ہین - کیا ممکن کہ کوئی کیسا ہی حاجتمند ہو اور اوسکے تمام مقاصد دلی اس مبارک قطعہ پر قدم رکھتے ہی بر نہ آ جائین اور جن سیہ بختیون کی بدولت کسی نے عمر بھر مصیبتین ہی مصیبتین جھیلی ہون وہ بھی ایکبار تو اپنا کالا منھ کر جائین - مگر یہ راز کیا ہے کہ یہان کی سرزمین مین آج ایسا جادو کا سا اثر بھر رہا ہے ؟ یہ ایسی ایسی خوق العادت باتین آج یہان کیون پائی جاتی ہین ؟ اس مقام کا منظر اسوقت فی الاصل ایسا ہی ہے یا کہ معمولی شاعرانہ مبالغہ سے کام لیا گیا ہے ؟ نہین نہین - مبالغہ کا اسمین نام بھی نہین وہ دیکھیے سامنے اُس گپھا کے اندر کوئی مہاتما سی پلینگ آسن[۱] لگائے اور سر نیچا کیے دُنیا سے منہ موڑ کر لگی والی نگاہ جمائے بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تصور باطنی مین کیسے مستغرق ہو رہے ہین غالبًا اس پہاڑی میدان مین انھین مہاتما یوگی کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے

۱- پلینگ آسن ایک خاص طرز نشست کا نام ہے جسے یوگی لوگ دھیان کرنیکے لئے عمومًا پسند کرتے ہین - یون تو آسن بہت سے اقسام کے ہین مگر مہاتما یوگی عمومًا پلینگ آسن - پدم آسن - سیدھ آسن - سکھ آسن - گومکھ آسن - کاہو آسن - مرگ آسن وغیرہ تین چار آسنون کو ہی حصول مقصد کے لئے زیادہ سودمند سمجھکر اختیار کرتے ہین -

نہوا اوسکا تم ہی نے ساتھ دیا اور ہمیشہ شریک غم [illegible] اب تم ہی میری ماتا تم ہی پتا تم
ہی بھائی۔ تم ہی شوہر۔ جو کچھ ہو تم ہی ہو۔ مین لاکھ زبان سے بھی تمھارے احسانون کا شکریہ ادا
نہین کرسکتی۔ مگر ہاں۔ تم مجھ بدبخت کی مصیبتون کا کب تک ساتھ دیا ہوگی۔ نہ معلوم کب تک
اور کیسی کیسی مصیبتین میری تقدیر مین ابھی جھیلنی لکھی ہین۔

بسنت مالا (اپنے آنچل سے انجنا کی آنکھون سے آنسو پونچھکر) پیاری بالکا۔ اب تم اپنے سب
غم کو فراموش کر دو۔ دل کو ڈھارس بندھاؤ۔ بھگوان کا نام لو۔ اسی سے سب مصیبتین دور
ہوجائینگی۔ رنج والم کرنے اور رونے پیٹنے سے سواے نقصان کے کوئی فایدہ نہین۔

انجنا۔ ماتا۔ کیا تم یہہ جانتی ہو کہ مین جو دکھ سہتی اور رنج کرتی ہون۔ مین سب کچھ دل کو
سنبھالتی ہون مگر جب اگلی پچھلی مصیبتون کا خیال ادھر ادھر سے گھیر گھار کر دلپر چھاتا اور رانی کی
بے اعتنائیون اور بے انتہا بدسلوکیون کا نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے تو کلیجہ اندر سے
اسقدر [illegible] کرتا ہے کہ بے طرح رونے لگتی ہون۔ بسنت مالا۔ تم ہی [illegible] اب [illegible]
کہان جاؤن۔ اور کسکو [illegible]

بسنت مالا (انجنا کے [illegible]) دیکھو تم جو جانتی ہو [illegible]
کہ [illegible] معصیت کبوقت رنج والم کرنا اور صبر و
استقلال سے کام لینا [illegible] اسوقت کے غم والم کو ہی دو چند سہ چند بناتا ہے بلکہ اپنے لیے
بھی ایک بھاری گناہ کا بوجھ سر پر چڑھاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ تمنے ایک دفعہ [illegible] میرے سامنے
بھی کہا تھا کہ زندگی سے بیزار ہو کر اپنی موت یا خودکشی کا خیال بھی دل مین لانا باعث [illegible] ہے
اسلئے اب تم اسی پرم جگتی پرماتما کے نام کو یاد کرو۔ اسی سے لو لگاؤ۔ اسکی شرن لو۔ اسی سے
اپنے اگلے پچھلے گناہون کی معافی کیلئے التجا کرو۔ پھر دیکھو کیا نتیجہ ظہور مین آتا ہے۔ اوسکا ایک نام۔

اب اس انجنا پر رحم کرنا۔ اے جنگل کے بے دل درندو آؤ اور اس انجنا کو نگل
جاؤ۔ ہوا تو ہی اسے کہیں اڑا کر لیجا۔ موا سو تم بھی غنیمت۔ دل تو بھی رہکر اب
کیا کریگا۔ ہائے کوئی سنتا بھی نہیں۔ کیا سب ہی کو موت آگئی۔ ہائے تمیر بھرت
کیا۔ تم بھی ایسے ہوئے۔ اچھا۔ اس بن کی رہنے والی دیویو تم ہی ...

بسنت مالا۔ (انجنا کو سینے سے لگاکر آنکھوں سے آنسو بہاتی ہوئی) دیوی جی
ذرا دل کو سنبھالو۔ اسقدر رنج و غم نہ کرو۔ تم جانتی ہو۔ تمہارے لیے یہ بڑا کڑا وقت ہے
استقلال اور صبر سے کام لو۔ تم عاجز [illegible] کیوں ہوئی جاتی ہو۔

انجنا۔ (ایک سرد آہ [illegible]) [illegible] آج سب کی نظروں میں
میں سب کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئی۔ [illegible] افسوس۔ دم بھی
نہیں نکلتا۔

اتنا کہا اور یکایک اسقدر بیقراری کی حالت طاری ہو گئی۔ آنکھیں چڑھ گئیں اور لڑکھڑا کر زمین
پر گر گئی۔ قریب تھا کہ طائر روح اسکے قفس خاکی سے پرواز کر جائے۔ مگر بسنت مالا
نے اسکی یہ حالت دیکھکر بڑی ہوشیاری سے اسے سنبھالا اور زمین پر اسطرح
اسکو کوئی ضرب نہ آنے دی۔ فوراً بڑی پھرتی سے اپنی ساڑی کا ایک پلہ اسکے نیچے
بچھا دیا اور دوسرے سے آہستہ آہستہ اسکو ہوا جھلنے لگی۔ کچھ عرصہ بعد جب وہ اپنے
ہوش و حواس میں آئی تو بسنت مالا سے کہنے لگی۔

انجنا۔ (نہایت افسردگی سے آنکھوں میں آنسو بھر کر) بسنت مالا ہائے
تمکو بھی میری گردش تقدیر نے مصیبتوں میں ڈالا۔ افسوس میرے پیچھے تم نے بھی اپنا
سب آرام و چین کھو دیا۔ بس بس۔ تم ہی میری سچی ہمدرد نکلیں۔ [illegible] کا کوئی ساتھی

زمانا بھی تمھارے منھ سے نہ نکلا کہ پہلے اس معاملہ کی تحقیقات لو کر لو تب ہی اسکو ٹھیرانا"۔ "آہ! آہ!! پیارے بھائیو۔ تم بھی اپنی پیاری بہن کو بھول گئے۔ تم میں سے کسیکو بھی مجھ ابھاگنی پر ترس نہ آیا سب ہی ایسے سنگدل اور بیرحم ہوگئے"۔ واہری قسمت۔

جسے اپنا بناتے ہیں وہ ہو جاتا ہے بیگانہ

جسے محرم سمجھتے ہیں وہ نامحرم نکلتا ہے

"پیارے پی۔ سب تو دشمن ہوگئے رہا۔ تمنے مجھ دکھیا کو کیوں ایسا دم دلاسا دیا۔ کہہ گئے تھے جلد آؤنگے۔ ہم آئینگے اور وہ کرینگے۔ ہمکو تمسے ایسی محبت ہے ویسی محبت ہے سب ہی یوں اڑا دینگے۔ وہ دن رکھینگے۔ جب آپ آویں تبھی لوجیت لاوین۔ واہ! خوب جھوٹا دیا۔ اچھے محبت کے دم بھرے۔ اتنا بھی نہ سدہ نہ لی کہ کوئی مرتا ہے یا جیتا ہے۔

مرے جیتے لاسے او کی کوئی ہو

وہ آئیں کیوں انھیں کو کیا پڑی ہے

پیارے پی۔ اگر تمھیں یہی سلوک تھا تو ان سرور سے لوٹکر آئے ہی نہ ہوتے۔ یہ جنگل بیاباں کی خاک تو چھاننی نہ پڑتی۔ نہ ہمیں یہ تماشہ یہ ذلتیں اوٹھانی پڑتیں۔ آہ تقدیر! میں تجھی ایسا جانتی تھی۔ ہائے ری قسمت ایسی پھوٹی۔ واہ رے نصیب!!! تو ایسا سویا کہ جاگنے کی قسم ہی کھالی۔ خیر۔ جو کچھ تقدیر کا لکھا —— اسمیں کسیکا کیا دوش۔ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ جیسا میں نے کیا ہے اوسکا پھل ستی ہتی مجھے بھوگنا ہی پڑیگا (زندگی سے بالکل بیزار ہوکر) بسنت مالا۔ تم اپنے گھر جاؤ۔ تمھارے احسان کو تاحیم جنم نہیں بھول سکتی۔ موت! سب تو بیرحم ہوگئے تو ہی کر

سایہ کی طرح ہر دم اسکے ساتھ تھی اور اپنے امکان بھر اسکو دلاسا دیتی اور تسکین
کرتی تھی مگر جھوٹی رسوائی اور زمانہ کی بے رحمی دیکھکر مارے غیرت کے شدت غم سے اسکا
دل لب تک آتا تھا - خوب جی کھولکر روئی -

اشکوں کے ساتھ آگئے مژگاں پہ لخت دل
آنکھوں نے رکھدیا ہے کلیجہ نکال کے

ہائے ایسے گوشہ عزت کی راتیں تو صد ہا گذارین مگر کبھی محلوں سے قدم آفتاب باہر نہ رکھا تھا
وہ گل اندام آج ایسے بھیانک جنگل میں یون بے بہ یاس سرگردان و پریشان پھر رہی ہے اور
رو رو کر آنسوؤں کا دریا بہا رہی ہے - وہ بھی کس جنگل میں جسکی کمین گاہ میں کہیں شیر ہے
کہیں جانداروں نے اس ستم رسیدہ کے نازک نازک پانوں کو چھید چھید کر چھلنی
بنا دیا ہے جسکا خوفناک منظر اور جسکے خونخوار جانوروں کی ڈراونی آوازیں اسکے
دل کو اور بھی بیتاب کر رہی ہیں - ایسے جنگل میں یہ مصیبت زدہ جب روتے روتے تھک
گئی تو کبھی اپنی [illegible] کی برائیوں اور قسمت کی گردشوں کو کبھی زمانہ کی ناسازگاریوں
اور [illegible] کی بد ادائیوں کو پیچھے سوچ سوچ کر جھینکنے لگی - اور بیٹھ کر اپنے آزردہ دل سے
[illegible] ایسی باتیں کہنے لگی - آہ! مجھ بد قسمت کم بختی نے اس دنیا میں کیوں جنم لیا
اور [illegible] ایسی تھی تو پیدا ہوتے ہی مر بھی کیوں نہ گئی - ہائے پتا! ہم ایسے بے رحم ہوگئے
[illegible] ہم تمہاری لاڈلی تھی - تم کس محبت و پیار سے گود میں کھلاتے - چمکا کر [illegible]
چمٹاتے اور لاڈ لڑاتے تھے - آج وہ لاڈ دیا ہوا کہاں گیا؟ ماتا - ہائے تم بھی اتنی [illegible]
آج [illegible] دل کہاں گیا آپنے تو پیدا ہوتے ہی اس جسم کو دیکھا کو [illegible] رکھا اور پھر بڑے
دکھوں سے پالا پوسا تھا - ہائے اگر تم پتا جی کے سامنے ہوتیں کبھی یہ دن دیکھنے نہ آتے [illegible]

ساونت کے منھ سے ان الفاظ کا نکلنا تھا کہ اسکے امید بھرے دل پر ایک بجلی سی گری
اور یہ دونون ہاتھوں سے دل تھام کر رہ گئی - اسکی رہی سہی آرزو و تمناؤن کا
ہمیشہ کے لیے خاتمہ ہو گیا - کچھ دیر مین اپنے بیتاب و بیقرار دل کو سنبھالکر اور
تمام خویش و اقارب کی طرف سے یراس ہو کر جنگل کی راہ پکڑی - سچ ہے ؎

تدبیر سے قسمت کی برائی نہین جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

واقعی جب مقدر پھرتا ہے تو زمانہ پھر جاتا ہے - دوست و آشنا ۔۔
دشمن بنجاتے ہین - عزیز و اقارب کوئی اپنا نہین ہوتا - تمام امیدین یاس سے
بدلجاتی ہین - ہائے ! برے وقت کا کوئی بھی ساتھی نہیں ؎

حالِ بد کاشتہ یک دیا مین
۔ ۔ باد یہ آشنا رکھا

اور تو اور بگڑی ہین اپنا دماغ - اپنی عقل اور اپنے حواس بھی تو کام نہیں آتے
سب ہی کو کچھ عداوت سی ہو جاتی ہے اور اپنا اپنا رخ پھیر پھیر لیتے ہین -
اگرچہ زمانہ کی سختیان سہتے سہتے اور گردش دنیا کی صعوبتین جھیلتے جھیلتے اس مظلوم نے
اپنا دل بالکل پتھر کا بنالیا تھا اور اپنے تمام گذشتہ صدمات اور آئیندہ آفات کو
سپرد بہ نوشتۂ تقدیر کر دیا تھا یہانتک کہ اس بے سروسامانی و بیکسی کی حالت مین
بھی بہت کچھ اپنے روتے ہوے دل کو سنبھالنا چاہتی تھی مگر آخر کہان تک
سنبھال سکتی - افتان و خیزان سنسان جنگل مین پہونچکر زار و قطار رونے اور اپنے
تمام اگلے پچھلے دلی غبار کو آنکھوں کی راہ آنسوؤن کی شکل مین نکالنے لگی - بسنت بالا

تک دیکھنے سے بیزار ہے - لہذا میرے کان اس بارہ میں زیادہ اصرار کرنے اور اسکی
کوئی سفارش سننے کو کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے - جب میں ہی ایسی مجرم
دختر کو کافی سزا نہ دیکر اسکے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا برتاؤ کرونگا تو وہ کونسی وجہ
اور وہ کونسا انصاف ہے کہ اپنی رعایا میں سے کسیکو ایسے فعل کا مرتکب ہونے پر میں سزا
تجویز کروں - اسوقت اسکے ساتھ کسی قسم کی رعایت کا برتاؤ کرنا نہ صرف بعید از انصاف
ہے بلکہ رعایا کو ایسے فعل بد کا مرتکب ہونیکی اشتعالت دینا اور اوسکا حوصلہ بڑھانا ہے
تا وقتیکہ ہونے تمہارا جھتھا پر جا - لہذا اوسکو اسی دم یہاں سے نکالدیا جائے -
اور یہی بادرہے کہ اگر کوئی میرے خاندان میں سے یا رعایا میں سے اسے پناہ دیگا تو وہ
سزا کا مستوجب ہوگا

یہ الفاظ راجہ کے منہ سے سنکر ہر ایک ساکت و خاموش ہو گیا اور سوائے شاہی حکم کی تعمیل
کے لئے منہ جھکا دینے کے ایک شخص کی جرأت اس معصوم کی سفارش میں زبان کھولنے کی نہ ہوئی
ایک ساعت راجہ کے حکم سے لڑکی ایک بڈھے کے ساتھ ڈیوڑھی کیطرف جاتا ہوا اپنے دیس
اور یہ اس دنیا میں بھی کیسی مصیبت ہے جسکا ساتھی اب تک بھی ہوا - ایسی نازک
اندام شاہزادی اور اسکے ساتھ یہ بیرحمی کا برتاؤ - لعنت ہے اس دنیا کی پائداری
پر سنگدلی ہو لے مجھے اپنی زبان سے ایک معصوم جان ڈلانے کیلئے وہ الفاظ نکالنے
پڑینگے جنمیں کوئی درسمہ سے بیرحم بھی کہنا پسند کریگا راجہ کے پاس پہنچکر
آنکھیں ڈبڈبا آتا ہوا افسوسناک لہجہ میں استفسار کی صاحب - افسوس یہ
غلام قربان تھا ہی سخت مجبور ہے - مہاراجہ صاحب نے آپکو اندر جانیکی اجازت عطا
نہیں فرمائی -

کہدے کہ اسے ہم میرے شہر سے نکلجاے اور جسطرف اوسکا دل چاہے خصت -
کہدیجیو کہ میرے شہر مین پانی تک نہ پیے - مین اوسکا باپ نہین ہون اور نہ وہ میری
بیٹی ہے - (دلہین) ہاے کیسا غضب ہوا - کیسی غیرت کا مقام ہی - ہمارے بزرگ
کُل کو کیسا دھبہ لگایا -

مہوتساہ - (ایک بڑا سا ونت جسکو راجہ زیادہ مہربانی اور عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا)
حضور - ایسا سخت حکم اوسکے حق مین صادر فرماے - آپکو معلوم ہی ہے کہ اوسکی ساس
مہارانی کیتمتی کا مزاج کس قسم کا ہے - ضرور ہماری راج دُلاری کے ساتھہ بیرحمی کا
برتاو کیا گیا معلوم ہوتا ہے اسکی طبیعت کا حال آپ اسکی صغیر سنی ہی سے جانتے ہین
کہ کیسی نیک اور پاکیزہ ہے اور اسکا دل اپنے نیم دھرم پالنے میں کتنا مضبوط ہے
ضرور اسکو جھوٹا الزام لگا کر گھر سے نکالا گیا ہے جیسا کہ بسنت مالا کا بیان ہی -

راجہ - بسنت مالا کی بات کا کیا اعتبار - وہ بچپن سے اوسکے پاس رہتی ہے
پھر اوسکی سی نہ کہیگی تو کہیگی کسکی ہی - ہمکو ضرور اوسکی عصمت پر شبہ ہی لہذا ہم اوسکی
صورت تک دیکھنا گوارا نہین کر سکتے -

مہوتساہ - (دست بستہ) جہان پناہ - غلام پھر عرض کرنیکی جرأت کرتا ہے کہ آپ بدولت
اسکے حال زار پر ترس کھائیں - اور اگر حضور کو کوئی شبہ ہی تو بعد تحقیقات کامل سرکار
جو چاہین حکم دیں - جب جہان پناہ ہی بحیثیت والد بزرگوار ہونیکے بھی اسیر گنہ الی مصیبت
پر کچھ غور نفرماکر اسے پناہ نہ دینگے تو دنیا مین غریب اور کون اس غریب کی لعنتون میں بتلا ہوگا
راجہ - (غضب آلودہ ہوکر) اس معاملہ مین تحقیقات کی کوئی حاجت نہین بسنت مالا
کا بیان سراسر لغو ہے ہمنے خود کئی بار پہلے سنا ہے کہ پون لُما - اسکی معتقد

راجہ (انکی آمد کا حال سُنکر اور شاہزادہ رتی آری دمن اور پرسن کیرت سے
مخاطب ہوکر خوشی کے لہجہ میں) آری دمن۔ تم تو اتنے جلکر اپنی بہن کا مناسب
طور سے استقبال اور بڑی عزت و توقیر سے اونکا آدر بھاؤ کرو اور ہماری سواری تیار
کرا جاؤ ہم بھی پیچھے سے آتے ہیں۔ اور پرسن کیرت تم بہت جلد شہر کے ہر گلی و کوچہ
اور بازار کو خوب آراستہ و پیراستہ کراؤ۔ خوشی کے باجے بجواؤ اور . . . .

سلا کیاٹ (ہاتھ جوڑکر اور سر نیاز جھکا کر) حضور شاہزادی صاحبہ
[illegible] تنہا تشریف لائی ہیں محل کے دروازہ پر ہی موجود
ہیں صرف اندر آنیکے لئے حضور کی اجازت کی منتظر ہیں۔

راجہ (تعجب سے چونک کر) ارے کیا بکتا ہے۔ بیوقوف۔ کہیں پاگل تو نہیں
ہو گیا اوسکا تنہا اسطرح آنیکا کیا کام۔ کوئی اور تو نہیں ہے۔ جا جلد دیکھ تجھے دھوکا
تو نہیں ہوا

سلا کیاٹ (دست بستہ) حضور دھوکا نہیں ہوا شاہزادی صاحبہ ہی ہیں
انکا کہنا [illegible] کی زبان سے [illegible] تمام حال مفصل بیان کیا جسے سنکر
راجہ کا وہ چہرہ جسپر ابھی ابھی اپنی پیاری لخت جگر دختر کی آمد کا حال معلوم کرکے
بشاشت اور خوشی کے آثار نمایاں تھے یکایک کچھ اور ہی ہو گیا۔ حسرت۔ افسوس
[illegible] کے ساتھ دل پر غصہ چھایا۔ آنکھیں [illegible] تیوری بدلکر
کہنے لگا

راجہ (غصہ سے آنکھیں سرخ کرکے) پرسن کیرت۔ تم جاکر اسیوقت اسکو
کو میرے شہر سے نکلوا دو۔ اسکا یہاں کوئی کام نہیں (سلا کیاٹ سے) جا اسکو

اسکے روتے ہوے دل کو ڈھارس بندھا بندھا کر یہہ یقین دلاتے تھے کہ "نہین انجنا تو گھبرا مت تیرے والدین جنھون نے تجھے بڑے دکھون سے کبھی پالا تھا۔ گودون مین بڑے پیار محبت سے کھلایا تھا ضرور تجھ معصوم پر رحم کھائینگے اور تیری سوء مصیبت مین ضرور تیرا ساتھ دینگے" یہی ایک ایسا خیال تھا جو اسکے شکستہ دل کو ابھار ابھار کر آگے بڑھنے پر مجبور کرتا تھا اور جسنے بالآخر کچھ دیر مین شاہی محل کے بیرونی دروازہ پر اسے جا ہی پہونچایا دربان (انجنا کو نہ پہچانکر اور اندر گھستے سے دونون کو روک کر) کون ہو۔ کون ہو کیون بلااجازت اندر گھسی جاتی ہو؟

لبسنت مالا (دربان سے) سلاکپاٹ۔ کیا تو نے انھین پہچانا نہین۔ یہہ شاہزادی انجنا ہین اور مین لبسنت مالا ہون۔

سلاکپاٹ (دونون کی صورت غور دیکھکر اور پہچانکر انکسار سے) حضور۔ غلام نے اسوقت آپ کو پہچانا نہیں۔ معاف کیجئے (بسنت مالا سے مخاطب ہو کر) کیون آپ ایسے حالت کیسے تشریف لائی ہین۔

لبسنت مالا نے دربان کے دریافت کرنے پر تمام کیفیت مفصل سُنائی جسے سُنکر سلاکپاٹ کو بھی اسکی حالت زار پر سخت افسوس ہوا اور آنکھون مین آنسو بھر لایا اور انھین نہین آرام سے بٹھا کر اور ایک اور شخص کو دربانی سپرد کرکے راجہ کے پاس انکی اطلاع کرنے گیا۔

سلاکپاٹ (زمین خدمت ہو کر دست بستہ) حضور۔ آدت پور سے شاہزادی صاحبہ تشریف لائی ہین۔

بنکر پھانس لیتی اور بے گناہون کو بھی طرح طرح کی مصیبتون کا شکار بنا لیتی ہین - یہ بیچاری اپنے دل کی پیچ وتابون مین اُلجھی ہوئی معلوم کیا کیا سوچ رہی تھی کہ اتنے مین گرودر رتھ لیکر آموجود ہوا - دونون کو سوار کراکر مہندر پور کیطرف لیچلا اور غروب آفتاب کے قریب شہر سے باہر اُنھین رتھ سے اُتار کر واپس آیا -

تیرھوان باب

کیا مصیبت ہے

روز بیکسی کس نیست غیر از سایہ یار من
مگر آنہم ندارد طاقت شبہاے تار من

ات تو دو دن نے اختر شماری کرکے نہایت بیقراری بیچینی سے بیسے بیسے آنکھون مین کاٹی - مگر جب غریب انجنا کا دل بہلانے اور کچھ نہ کچھ غم غلط کرنیوالے آسمانی ستارے بھی کچھ عجیب بے پروائی سے رُخ بدل بدل کر اور آنکھین پھیر پھیر کر اسکی نگاہون کے سامنے سے رخصت ہونے لگے اور آفتاب جہانتاب خفگی آمیز نگاہون سے اسکے پژمردہ چہرہ پر اپنی ہلکی ہلکی زرد شعاعین ڈالتا ہوا طلوع ہوا تو اُسنے بسنت مالا کے ساتھ ساتھ باپ کے گھر کیطرف کو رُخ کیا اگرچہ اپنی جھوٹی رسوائی پر مارے غیرت کے اسکے قدم آگے بڑھنے سے رُکنے اور اسطرف کو جانا نہین چاہتے تھے اور دل یہہ سوچ سوچ کر پیچھے کو ہٹا جاتا تھا کہ "ہاے انجنا تو کس حال سے اور کیا منھہ لیکر مان باپ کے سامنے جاتی ہے" مگر کچھ تو بسنت مالا کے تسکین دہ الفاظ اور کچھ اپنی سچائی و بیگناہی کا خیال

اتنا کہکر کرور تو رتھہ لانیکے لئے گیا اور انجنا کا دل رانی کیتمتی کے منہ سے ان
الفاظ کو سنکر دھک سے رہ گیا - آنکھون کے سامنے یکایک تاریکی چھا گئی - دلمین
طرح طرح کے خیالات اور قسم قسم کے ہولناک اندیشون کا غبار چھا گیا - زبان کچھ
مارے خوف کے اور کچھ بپاس ادب رہی سہی بند ہو گئی بسنت مالا کے منہ سے
بھی اسوقت کچھ نہ نکلا - دونون سکتے کے عالم مین خاموش نیچی نگاہ کئے مجرمون کیطرح
کھڑی ہین اور بید کی طرح لرز رہی ہین - معصوم انجنا کے چہرہ پر اسوقت کبھی خوف کے
آثار نمایان ہونے اور کبھی بسبب اپنی بیگناہی کے دلی اطمینان کی روشنی
نمودار ہوتی ہے - کبھی دل ہی دل مین اپنے پیارے شوہر کا دھیان - اور دھیان
کے ساتھ ہی اُس وعدہ کا خیال جو اُسنے رخصت ہوتے وقت قبل اظہار
حمل جلد واپس آنیکا کیا تھا آتا اور اُسکو اب تک بھی پورا ہوتا نہ دیکھکر سخت بےچینی
پیدا کر دیتا ہے - اگرچہ اسوقت اپنے دلی غبار کو کچھ تو ساس کے خوف سے اور
کچھ بخیال تحفظ حمل بہ آنسوؤن کی راہ نکال نہ سکتی تھی مگر تاہم اسکے دلی خیالات
نمعلوم کہان کہان تک اپنی گذشتہ و آیندہ تکلیفون کا تصور باندھ باندھکر
کاٹ رہے ہونگے اور آنیوالی مصیبتون کا خوفناک نقشہ نمعلوم کن کن پہلوؤن
سے اسکی آنکھون تلے پھر رہا ہوگا اور اسکے بے یار و غمخوار دل کو تڑپا رہا ہوگا -
آہ! اسوقت کون ایسا ہے جو اسکی بھولی بھولی صورت پر ترس کھائے اور اس
عصمت کی دیوی کی بیکسی پر دھیان دیکر زمانہ حمل کے ایسے نازک وقت مین تو اسکو
اسکے دلی رنج و الم سے نجات دلائے - سچ ہے جب بُرے دن آتے ہین تو تمام تدبیرین
بیکار پڑ جاتی ہین - جب قسمت پھوٹتی ہے تو جو جو بچاؤ کی صورتین ہین وہی الٹی گلے کا طوق

آپ یقین کریں یا نہ کریں مگر میں صدق دل سے کہتی ہوں کہ میں محض بیگناہ ہوں ؎

آئے نہ آئے رحم تمھیں اختیار ہے

میں اصل حال تم کو سبھی کچھ جتا چکی

رانی (آگ بگولا ہو کر اور آنکھیں سرخ کر کے) اب شرم کے مارے ہے اور کہتی ہے "آپ یقین کریں یا نہ کریں" گویا تو سچی اور ہم جھوٹے۔ کوئی وجہ بھی ہے جس سے تیری باتوں پر یقین آئے۔ کیا جسے تیری صورت تک سے نفرت تھی بائیس سال سے آجتک پلک اٹھا کر تجھ بدکار کی طرف دیکھنا تک نہ چاہا وہ آج جنگ پر چلے جانے کے بعد تجھ پاپی کے محل آتا میرے مائل اور ... انداز ... ہوں کہ تجربہ کار ہوں میں خوب سمجھتی ہوں تیرا چال چلن ... معلوم ہوتا ہے جس کی وجہ سے یکایک اوسے تجھ سے نفرت ہوئی اور تجھ سے بیاہ نکرنا چاہا اور جب بزرگوں کے سمجھانے بجھانے سے بیاہ کر بھی لیا تو آجتک تجھ سے کوئی تعلق نہ رکھا۔ اور ایسے ہی چال چلن کی آج تو نے پوری پوری تصدیق کر دکھائی (ایک لونڈی سے) جا ری گردھر کو بلا کر ابھی لا

لونڈی (سر جھکا کر) بہت اچھا حضور۔

لونڈی (تھوڑی دیر میں واپس آکر) حضور گردھر حاضر ہے۔

رانی (گردھر سے) گردھر دیکھ اسے (اوجبا کی طرف انگلی کا اشارہ کر کے) مع بسنت مالا کے ابھی گاڑی میں سوار کرا کے یہاں سے دور راجہ نند کے شہر کے پاس چھوڑ آ۔

گردھر (دست بستہ) بہت اچھا۔ جو حکم حضور۔

داغ لگایا۔ اور پھر سیدھے سے منہ سے پوچھتی کیا خوب ہی کہ "ماں جی کیا حکم ہے اس داسی کیلئے"
کیسی بھولی بنتی ہے گویا کچھ جانتی ہی نہین کہ کیون بلائی گئی ہے۔ خیر جو کچھ تو نے کیا وہ
خوب کیا۔ مگر اب یہ تو بتا کہ یہ ہے حمل کسکا؟

انجنا (اپنے شوہر کے کڑے اور انگشتری رانی کے سامنے پیش کر کے) ماں جی انہین
پہچان لیجئے کہ یہ دونون چیزین آپکے فرزند ہی کی ہین یا کسی اور کی۔ اور اگر اسکی بابت
مفصل حال سننے کی ضرورت ہو تو

رانی (غصہ سے) بس بس معلوم ہو گیا۔ جو کچھ تیرا مفصل حال ہوگا وہ ہمنے جان لیا یہ
کڑے اور انگشتری ہی دیکھکر ہمنے سمجھ لیا کہ تم دونون نے پہلے ہی سے ایک مشورہ
کر لیا ہے۔ جو اسنے بیان کیا ہے وہی تو بیان کریگی۔ سچ بولنے کی تو تم دونون نے
قسم کھائی ہے۔ خیر جو تمہاری تقدیر مین لکھا ہے اسکا پھل بھوگوگی۔

انجنا (اپنی عصمت مآبی اور پاکدامنی کی وجہ سے کچھ نہ گھبرا کر ادب سے) ماں جی کیا یہ دونون
چیزین آپ کے فرزند کی نہین ہین۔ جو آپکو اب بھی شبہ ہے۔

رانی (غضب آلودہ ہو کر) حرامکار۔ فاحشہ۔ او غصہ دلانی ہے کیا یہ کڑے اور
انگشتری تیری بے گناہی کا کافی ثبوت ہین۔ کیا یہ چیزین کسی کسی اور طرح تیرے
ہاتھ لگ جانا غیر ممکن ہین جو انکی آڑ مین ہمین چھلکر بھلاوے مین ڈالنا چاہتی ہے۔ انہین کے
کہین سے ہاتھ لگ جانے سے تو تجھے اور بھی ایسے فعل شنیعہ کی ہمت اور ہمارے
سامنے اسطرح بیدھڑک نڈر ہو کر بولنے کی جرأت ہو گئی ہے کہ ذرا نہین لجاتی اور شرماتی
دونون نے بالکل بیحیائی کا جامہ پہن لیا ہے۔

انجنا (کسیقدر دل برداشتہ ہو کر دست بستہ) ماں جی یون تو آپکو اختیار ہے

تو اسکے پاس رہتی ہے کہتی ہے "مفصل حال عرض کرون"۔ بدکار! بدچلن! الٰہی!!!
تجھسی ہی رنڈی جب کلٹا کے پاس رہیگی تو پھر کیون نہ ایسے ایسے ہی کرم ہونگے۔
حرامزادی! قطامہ!! ہمکو بہکا کر باتون مین اڑانا چاہتی ہی گویا جانتی ہے
ہم مین کچھ کاٹھ کی عقل ہی نہین۔ (ایک اور لونڈی کی طرف مخاطب ہوکر) جا انجنا کو تو
بلا کر لا۔

لونڈی (سر جھکا کر اور آداب بجا لاکر) بہت اچھا حضور

لونڈی (انجنا کے پاس پہنچکر) حضور۔ آپکو مہارانی صاحبہ یاد فرماتی ہین

انجنا۔ کیون۔ کیسے یاد کیا ہے۔ معلوم ہے تجھے کچھ۔

لونڈی حضور اسکی بابت لونڈی کچھ عرض نہین کرسکتی ہان اسقدر کہہ سکتی ہون کہ
اسوقت آپ پر کچھ ناراضگی ہی ہے۔ سخت غصہ مین بھری بیٹھی ہین اور نسبت ما لا
آنکی سلفے وسنت لبسنہ لکڑی ہے۔

انجنا ناراضگی ناراضگی! ناحق! کچھ معلوم ہے کیا ناراضگی ہے؟

لونڈی حضور اسکا حال نہین چلا آپکو خود معلوم ہو جائیگا ۔ لونڈی آپکی حضور ی
مین ایسی گستاخی نہین کرسکتی

انجنا (اپنے دلمین کچھ سوچکر اور بچیال کرکے اپنی لونڈی کے ہاتھ کے کڑے اور انگشتری
لیکر) اچھا چل

انجنا (ساس کے روبرو پہونچکر ادب سے) امان جی کیا حکم ہے اس داسی کیلئے

رانی (نفرت کی نگاہ سے دیکھکر) حکم حکم پوچھتی ہے کیا حکم ہے نہ آنکھون مین شرم ہے
نہ پیشانی پر حیا۔ واہ خوب تونے ہماری عزت و حرمت کو خاک مین ملایا ہمارے خاندان کو

یوں لبنجی کی ماں رانی کیسٹ متی کی تجربہ کار آنکھیں اگرچہ پہلے ہی ماہ اسباب کو
بخوبی تاڑ گئیں تھیں کہ یہہ ضرور حاملہ ہے مگر تو بھی اپنے اس خیال کی پوری تصدیق
ہو جانیکے لیے اسکے جسم کے ہر ہر عضو کی ہر ہر انداز نشست و برخاست
اور طرز رفتار و گفتار وغیرہ کی کچھ سود سا اور بھی خاموشی کے ساتھہ تاک جھانک
کرتی رہی - دو ڈھائی ماہ گذرنے جبھی کہ اسکا شک درجہ یقین کو پہنچ لیا
اسنے ہوا بسنت مالا کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ پوچھنے لگی
رانی کیوں ری بسنت مالا سچ سچ اپنا کوحمل کہاں سے ٹھہرا
جھوٹ ذرا نہ بولیو -
بسنت مالا (دست بستہ) حضور - آپ کو تو شک کوئی آپکے شاہزادہ کا
کا ہی ہے - جس روز . . .
رانی - (ڈپٹ کر اور کڑی نگاہ سے دیکھکر) دیکھہ ابھی تجھسے کہا گیا ہے کہ
جھوٹ ذرا نہ بولیو تو نے کچھہ ہمارے حکم کی پروا نہیں کی اور جھوٹ بولنے
سے خوف کیا - یاد رکھہ اگر تو سچا سچا حال نہ بتائیگی تو تو اس سخت سزا کے
پانے کی مستحق ہوگی جو جہلنی کے جرم میں پکڑے ہوئے مجرموں یعنی جھوٹے
روبرو جھوٹ بولنے والے گنہگاروں کو ہوا کرتی ہے
بسنت مالا - حضور - لونڈی نے جو کچھہ عرض کیا وہ بالکل سچ ہے
اگر آپ اجازت دیں تو میں اسکا مفصل حال عرض کروں -
رانی - (غضب آلودہ ہوکر) مکار ! فاحشہ !! حرامکار !!! جھوٹ کی
اتنی بیردی - معلوم ہوتا ہے یہہ سب تیرے ہی کئے کرتک ہیں ...

ہو رہا ہے کہ نہ معلوم ابکی بار یہ نا ہنجار اس بیکس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے
خیر جو کچھ ہو ہم بھی صبر کے ساتھ منہ تکتے ہیں ؎

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

اور نشست و برخاست کا بدل جانا وغیرہ۔

دیگر علامات۔ حیض کا بند ہو جانا۔ پہلے تین چار ماہ کھانے کی طرف کم رغبت کا ہونا اور جی کو کم لگنا۔ بعد اسکے (اور کسی کسی کو پہلے بھی) مختلف قسم کی اشیاء کھانے کیلئے طبیعت کا زیادہ چلنا۔ دل کا گرنا اور اعصاب کا کمزور ہونا۔ پہلے ماہ جسم کا کسی قدر لاغر ہو جانا۔ منہ کا کسی قدر آگے آنا اور چہرہ مائل بہ زردی ہو کر خوبصورتی کا کم ہو جانا پھر رفتہ رفتہ اصلی حالت پر آجانا۔ کسی کسی کو اونگھ۔ صورت شکم دوسرے ماہ وغیرہ دوسرے ماہ میں چھاتی کا پھیلنا۔ پستان کا دکھنا پستان کے اردگرد ایک خفیف سیاہ حلقہ سا نمودار ہو کر اور اسکا رفتہ رفتہ بڑھ کر زیادہ سیاہی مائل ہو جانا۔ پستان کی رگیں نیلی نیلی دکھائی پڑنا اور اونکا پہلے سے زیادہ ابھر آنا اور چھوٹے چھوٹے گومڑے سے معلوم ہونا۔ جسم کے رونگٹے کھڑے رہنا اور کبھی کبھی لرزش کا آنا۔ پہلے دو ماہ ناف کا اندر نیچے کو دھنسنا اور پھر رفتہ رفتہ ابھر آنا۔ قریباً چوتھے پانچویں ماہ بچہ کا رحم میں پھڑکنا اور حاملہ کو سفید کیفیت اور سر گرانی کا رہنا اور کسی کسی کو گاہے غش کا بھی آجانا۔ شکم کا بڑھنا اور سخت ہو جانا اور ناف کا معمول کر زیادہ ابھر آنا۔

وغیرہ وغیرہ

* بچہ کی غذا و نگہداشت کیلئے بھی رسالہ بہتر زندگانی ملاحظہ فرمایئے۔

دگرگون میشود احوال عالم

اگر ہمارے ناظرین اس معصوم انجان کے تمام گذشتہ واقعات پر ہم ایک سرسری خیال دوڑا جائین تو اونکو ہین اس بات کا پتہ بخوبی مل جائیگا کہ اسنے اوسکے ساتھ کیسے کیسے رنگ بدلے ہین اور فلک نے کن کج ادائیون سے اسکے ساتھ سلوک کیا ہے۔ ایک وہ روز تھا کہ ان سرور کے کنارے شادی سے مہینے روز قبل تک یہہ گل کس شگفتگی سے لہرا رہا تھا کہ زمانہ کی دھوپ چھانو اور فلک کی دست درازیون نے چھن بھر مین اوسے پژمردہ کردیا۔ پھر شادی ہو جانے پر اوسکے پُر آرزو دل مین معلوم کن کن تمنائون کی لہرین جوش مار رہی ہونگی کہ سسرال پہونچتے ہی سب ملیا میٹ ہوگئین اب مدارا فراق کی کاوشیں اور جدائی کے صدمے سہتے سہتے اس ستم شعار نے کچھ کچھ خوبصورت کے آثار پیدا کیئے تھے کہ اپنی جبلی عادت سے مجبور ہوکر پھر مصیبت کے سامان مہیا کرنیکے درپے ہو رہا ہے۔

کسی کے خیال مین آئے یا نہ آئے مگر جون جون ایام گذرتے ہیں اور علامات[۱] حمل صاف صاف منکشف ہوتی جاتی ہین سچ کہین ہین تو اسکی ساس کے تیور روز بروز کچھ بدلتے سے ہی دکھائی دیتے ہین جس سے پہلے ہی سے ہمین اندیشہ

---

[۱] پہلے ماہ مین دو تین ہفتہ کے اندر ہی سے اکہائی و متلی کا بوقت صبح کبھی کبھی آنا۔ لعاب دہن کے بڑھ جانیسے بار بار تھوکنا۔ کچھ عرصہ گذرنے پر ایڑیون کا لہکنا پکون کا بار بار معمول سے زیادہ لگنا۔ پانون کے انگوٹھے اور ایڑی کا کسیقدر بھاری ہوجانا۔ طرز رفتار وگفتا

ایام میں کسی قسم کا فکر و تردد یا رنج و غم وغیرہ طبیعت پر نہ رکھنا بلکہ اپنے دھرم کرم میں ہمیشہ مستعد رہنا (بسنت مالا کو ملاکر) بسنت مالا تم انکی اچھی طرح ٹہل کرنا۔ کسی طرح کی تکلیف یا رنج انھین نہونے پاسے۔ عورتوں کا انتظام بھی ہر وقت پر اور مناسب طور پر رکھیو۔

بارھوان باب

عصمت پر الزام

قابل رحم ہے اوس شخص کی رسوائی بھی
پردے پردے ہی مین کمبخت جو رسوا ہو جائے

یون اسنجے کے جانیکے بعد انجنا کے دل پر اگرچہ سوریہ کے غم کا اسیقدر

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۶۔ رہیں خصوصاً جماع کرنیکے روز جسم کو اچھی طرح سے بخوبی صاف کرکے غسل کریں اور صاف کپڑے پہنیں۔ اوس روز مقوی۔ مفرح و زود ہضم غذا کھائیں اور ترش و چرپری چیزون سے پرہیز کریں۔ خوابگاہ خوشبودار اشیا سے معطر اور عمدہ تصویرون سے آراستہ ہو۔ پلنگ پوش وغیرہ صاف ستھرے ہون۔ اور بوقت مباشرت طبیعت کو نشاط اور ہر قسم کے فکر۔ خوف۔ رنج و غصہ سے پاک رکھین۔ جبتک جماع کیلئے دونوں کو خواہش صادق بخوبی پیدا نہو مباشرت نکریں۔ جماع سے قبل ہاتھ پانون دھو اور صاف کرکے اپنے دلمیں پرماتما کا تصور

پون اسنجے - نہین تمھیں ظاہر کرنیکی چندان کوئی حاجت نہین - مین غالباً قبل اظہار حمل ہی واپس آجاونگا -

انجنا - اور اگر شاید کسیوجہ سے جلد آنا نہو تو -

پون اسنجے - وہان برس دو برس کا کام تھوڑا ہی ہے - پیاری گھبراؤ نہین مین بہت جلد لوٹکر آتا ہون -

انجنا - پھر بھی احتیاط شرط ہے - آپکا اسمین ہرج ہی کیا ہے -

پون اسنجے - ہرج - ہرج کیون نہین - ذرا تم بھی تو سوچو کہ جب مین جنگ پر جانیکے لیے ان سے رخصت ہوچکا بلکہ مکان سے چلکر ایک منزل طے کرچکا تو ایسی صورت مین تمسے ملنے کے لیے اپنے لوٹکر آنیکا حال اونپر ظاہر کرنا کتنی لاج و شرم کی بات ہوگی - کیا میری ان آنکھون کے پلک اونکے روبرو بارے شرم کے نیچے سے اوپر کو اٹھہ سکینگے - اور بھی جو لوگ سنینگے مجھپر ہنسینگے اسلیے اسوقت رکنا کسی طرح مناسب نہین - ہان اگر تمکو کوئی اندیشہ ہی تو یہ لو یہ انگشتری اور کڑے (اپنے ہاتھون سے اوتار کر) اپنے پاس رکھہ چھوڑو اگر ضرورت پڑے تو انھین میری آمد کے ثبوت مین ماتاجی کو دکھا دینا - اور دیکھو اس بات کا بہت خیال رکھنا کیونکہ تمھارا زمانۂ حمل بہت نازک وقت ہی - ان

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۵ - سلیے یہ بھی ضروری ہے کہ مرد و عورت دونون مین پوری محبت ہو - عورت کی عمر مرد سے زیادہ نہو - بحالت بیماری - کمزوری - بھوکھہ پیاس بستکم سیری کم عمری - ضعیفی وغیرہ اور نیز جبکہ پاخانہ پیشاب کی حاجت ہو جماع نکرین ہمیشہ ایک مناسب

جانے کا ارادہ ہے ؟

پون اںجنے - وہین مہاراجہ راون کی امداد پر برنٹ کے مقابلہ کے لئے - تمکو کیا معلوم ہی نہین ہے -

انجنا - اتنی مدت مین تو خوش قسمتی سے آج آپکے درشن ملے - دل بھر کر باتین تک ہونے نہ پائین جانیکی پڑ گئی -

پون اںجنے - (گلے لگاکر) پیاری مین کیا کرون سخت مجبور ہون - لشکر جسے مانسرور کے کنارے مدگر کی زیر سپردگی چھوڑ آیا ہون میرے لوٹکر پہونچنے کے انتظار مین ہوگا - ورنہ کیا تم یہہ جانتی ہو کہ میرا دل تم سے جدا ہونیسے خوش ہوگا -

انجنا (ہاتھہ جوڑکر) یون تو آپکو اختیار ہے مین کسطرح روک نہین سکتی مگر ایسا خیال اور بھی ہے کہ اگر مجھے گربھہ رہگیا ہو - اور غالباً ضرور رہگیا ہوگا کیونکہ یہہ میرا رتوکال[1] ہے - تو پھر میرے لئے سخت مصیبتون کا سامنا ہوگا - نہ معلوم کیا کیا

---

[1] رِتوکال اُن اَیّام کو کہتے ہین جو عورتون کو ماہواری حیض ہونیکے پہلے دن سے سولہ روز تک رہتے ہین - انہین سے اول کے تین دن (کسی کسی کو زیادہ بھی) جنمین سیلان حیض رہتا ہے چھوڑ کر باقی اَیّام مین عموماً حمل قایم ہوتا ہے اسی لئے از روے طب و شاستر حکمت انہین ایام مین بعد فراغت حیض جماع کرنا جائز ہے - انہین سے بھی پانچوین روز سے بارہوین روز تک باستثنا گیارہوین روز دن شمسی و چودس - اماوس اور پورنماشی جماع کے لئے بہترین اَیّام ہین - دن مین جماع کرنا ہر حال مین منع ہے - اور بعد سولہوین روز کے

ہاتھوں سے دبانے لگی۔

یون اسنجے (خواب سے بیدار ہوکر) ہائیں - یہہ کیا کر رہی ہو - پیاری یہہ گلاب جیسے نازک ہاتھ اسلئے نہیں ہیں۔

انجنا - اسمیں ہرج ہی کیا ہے - میرے آرزومند دل کے لئے تو یہہ آپکے چرن ہی دنیا کی تمام نعمتوں سے بڑھکر اور ......

بسنت مالا (کمرہ مین آکر یون اسنجے سے) سرکار - آپکے پرہست آپکے پاس آنیکی اجازت چاہتے ہیں۔

یون اسنجے - اچھا آنے دو۔

پرہست (اجازت پاتے ہی یون اسنجے کے پاس آکر) کنور صاحب اب زیادہ توقف یہان نہ کیجئے - وقت تنگ ہے - دیکھئے فلک پر چراغان انجمن گل ہوتے جاتے ہیں - ماہتاب کی چمکدار کرنیں پھیکی پڑ گئی ہیں - آفتاب عالمتاب اپنا جلوہ نور دکھلانیوالا ہی ہے - زیادہ توقف کا اب وقت نہیں رہا - قبل طلوع آفتاب یہان سے چلدینا ہی مناسب ہے۔

اگرچہ یون اسنجے کے دل کو انجنا کی محبت اسوقت اس بات کی اجازت نہین دیتی تھی کہ یہان سے پل بھر کے لئے کہیں ہٹے - مگر حالت مجبوری تھی - مہاراجہ راون والی لنکا کی امداد پر جانا ضروری تھا - اسلئے پرہست کو باہر بھیجکر محبت آمیز الفاظ مین انجنا سے کہا۔

یون اسنجے (بادل ناخواستہ) پیاری لو اب جانیکی اجازت دو۔

انجنا - (چونک کر) ہائیں - کیا فرمایا آپ نے ؟ جانیکی اجازت ؟ کہاں

ایسے ہی دکھ دئے ہونگے جسکا ثمرہ مجھے اب اُٹھانا پڑا ہے -
یون اسنجے پیاری اب تمام پچھلی باتون کو بھول جاؤ اور رنج وغم دل سے بالکل دور کردو تم دراصل سچی شوہر پرست اور وفادار دیوی ہو - مین نے جسقدر تمھارے پاکیزہ دل کو دکھایا ہے اُس سب کا بار میرے ہی سر پر ہے (دست بستہ) پیاری میرا دل ضرور تمھارا خطاوار ہے اور نہایت پشیمانی سے معافی کی درخواست کرتا ہے امید ہے کہ تم ضرور معاف کرو گی -
انجنا (یون اسنجے کے جوڑے ہوے ہاتھونکو الگ الگ کرکے) آپ اسطرح کیون مجھے گنہگار بناتے ہین - مین جی سے جانتی ہون کہ آپکی اسمین کوئی خطا نہین - نہ مجھکو اب پچھلی باتون کا کچھ خیال ہے اور نہ کوئی رنج - آپ کا اب بھی خوش ہوجانا اِس داسی کے لئے آبِ حیات سے کم نہین ہے -
یون اسنجے - (اپنے ہاتھ کو انجنا کی گردن مین حمایل کرکے محبت آمیز لہجہ مین) داسی! پیاری اب اپنے آپکو داسی نہ کہو بلکہ اس دل کی مالک کہو -
اسی قسم کی باتین ہوتے ہوتے اب راز و نیاز غمزہ و ناز اور پیار و اخلاص کی باتین ہونے لگین - یکجان و دو قالب ہوکر عین ساعتِ زہرہ و ماہ مین قرانِ السعدین ہوا شب کے پچھلے پہر خفیف خواب استراحت کے بعد صبح کاذب کی ایک نورانی جھلک نمودار ہوئی نسیمِ سحری کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے دنیا مین ایک زندگی بخش سمان پیدا کرتے اور نوجوانان چمن در کنار عروسانِ گلشن پر از خود رفتگی کا عالم طاری کرتے ہوئے چلنے لگے - انجنا مسندِ استراحت سے اوٹھی اور اوٹھکر شوہر کے پانون اپنے نازک نازک

پریہت - اے عصمت مآب دیوی ! اب آپ اپنے کو دکھیا نہ کہین -
بدنصیبی و بدبختی کا زمانہ گیا - آپ اب خوش نصیب ہین کہ شاہزادہ صاحب
کا غصہ سب فرو ہو گیا اور آپکی سچی کشش محبت نے . . . .
محبت " کے لفظ پر انجنا بات کاٹکر کچھ کہنے ہی کو تھی کہ اتنے مین شاہزادہ
صاحب باہستہ قدم آموجود ہوے انجنا نے دیکھتے ہی کھڑے ہوکر
اور کچھ آگے بڑھکر نہایت ادب سے استقبال کیا اور دست بستہ ہوکر قدمون پر
گر گئی - پون انجے نے تسکین دہ الفاظ کہکر سر قدمون سے ہٹایا -
پریہت اور بسنت مالا دونون کمرہ سے ہٹکر علیحدہ ہو گئے - انجنا اپنے نازک
نازک ہاتھون کو جوڑے اور گردن جھکا کر نگاہ شوہر کے قدمون مین ڈالے
سامنے خاموش کھڑی ہو گئی - پون انجے کمال محبت آمیز الفاظ کہتے ہوے
ہاتھ مین ہاتھ تھام کر اور اپنے پاس بائین پہلو مسند پر بٹھا کر کہنے لگے -
پون انجے (محبت کے لہجے مین) پیاری - مین تمھارا گنہگار ہون - تم
اب ذرا دل شکن ہو - تم محض ہنچیا ہو - مین نے ناحق تم جیسی پاکدامن اور
عصمت و عفت کی دیوی کا نرادر کیا - نہ معلوم میری عقل پر کونسا پردہ پڑ گیا
تھا کہ بے وجہ تمھارے نازک اور ناز پروردہ دل کو اتنا دکھایا - مین خود
اس اپنے فعل سے سخت شرمندہ ہون - پیاری مین تمھارا خطاوار
اور ضرور خطاوار - اب معاف کرو -
انجنا - (نیچی نگاہ کرکے باہستہ) نہین نہین آپکی اسمین کیا خطا - یہہ تو سب
کچھ مجھ ابھاگنی ہی کی گردش اعمال کا نتیجہ ہے - کسی جنم مین مینے بھی کسیکو

لبسنت ملا۔ حضور دروازہ پر شاہزادہ صاحب کے دوست کھڑے ہین وہ فرماتے ہین کہ شاہزادہ صاحب تشریف لاتے ہین۔

انجنا۔ (اور بھی زیادہ متحیر ہوکر) کیا اونکے دوست کھڑے ہین۔ بالکل جھوٹ تو ضرور دیوانی ہوگئی ہے۔ تیرے ہوش وحواس ابھی ٹھکانے نہین اچھا بتا تو کونسے دوست ہین۔ کیا نام ہے اونکا۔

لبسنت ملا (کچھ ایک رک کر) نام؟ دیکھئے ــ مین ابھی بتائے دیتی ہون کچھ ایسا ہی ــ بھلا سا ــ نام ہے۔ زبان ہی پر پھر رہا ہے مگر اسوقت منھ سے نکلتا ہی نہین۔ ہان کچھ ایسا ہی ..... بہست بہست ..... پر آتا ہے ــ اے لوہان یاد آگیا۔ پرہست نام ہے۔

انجنا۔ (پرہست کو فوراً پاس بلوا کر افسوسناک آواز مین) پرہست۔ کیا تمکو بھی مجھ ابھاگنی سے کوئی عداوت ہے جو اسطرح ہنسی اوڑانے آئے ہو۔ (آنکھون سے آنسو بہاکر) تمہاری اسمین کیا خطا ہے جسکی تقدیر پھوٹتی ہے اوس دن اوندھے آتے ہین تو سب ہی کوئی دشمن ہوجاتے ہین۔ اور تو اور موت کو بھی تو ایسے مصیبت زدون پر ترس نہین آتا۔

پرہست۔ (پرنام کرکے دنستہ) نہین نہین حضور۔ بھلا غلام کی یہہ تاب کہ ہنسی اوڑائے۔ یقین جانئے آپ ابھی ابھی شاہزادہ صاحب کو اپنے پاس دیکھینگی۔

انجنا (نہایت غمناک لہجہ مین) کیونکر ایسی بےتکی اور غیر ممکن بات پر یقین کرون۔ مجھ دکھیا کی ایسی تقدیر بھلا کہان ہے۔

انجنا کے منھ سے جو کا لفظ نکلا ہی تھا کہ بیرونی دروازہ پر کسی کی دستک نے اوسے آگے کچھ کہنے سے روک دیا۔ بسنت مالا اور انجنا دونون کے کان دوسری بار تعجب تھپاہٹ یا پکارنے کی آواز سنائی دینے کے انتظار مین دروازہ پر آ لگے کہ اتنے مین ایک آواز جو بسنت مالا کا نام لیکر نہایت پتلی مہین زبان سے دیگئی تھی سنائی دی۔ بسنت مالا فوراً اٹھکر دروازہ پر آئی اور چٹخنی کھولتے ہی پرہست کو سامنے کھڑا پایا۔ دیکھکر حیرت زدہ سی رہگئی اسکی زبان سے کوئی لفظ نکلنے بھی نہین پایا کہ پرہست نے شاہزادہ صاحب کے آنیکی خوشخبری سنائی۔

بسنت مالا (پرہست کو پکار کر تعجب کے لہجے مین) کیا شاہزادہ آئے؟ یہ کیا آپ صحیح فرماتے ہین؟ کب تشریف لائینگے؟

پرہست ۔ ابھی آتے ہین۔ تم جلد جاکر اندر اطلاع کرو۔

بسنت مالا (انجنا کے پاس فوراً تیز قدم پہنچکر اور مارے خوشی کے سینہ ہانپتی ہوئی سی آواز مین) حضور۔ حضور۔ لیجیے۔ سر ... کار۔ تشریف ۔ ۔ لا ۔ ۔ تے ہین۔

انجنا۔ (بسنت مالا کی ہانپتی ہوئی صورت دیکھکر حیرت سے) کیون کیا بات ہے۔ کون سرکار۔ آخر کچھ کہے بھی صاف صاف۔

بسنت مالا۔ حضور یہی سرکار۔ شاہزادہ صاحب

انجنا۔ اری کیا بک رہی ہے۔ کہین پاگل تو نہین ہوگئی یا خواب دیکھ رہی ہے۔ ذرا دم لیکر بات کہہ۔

پڑی ہے حسین زمانہ بھر کی مایوسیان بھر رہی ہین - رات کا سناٹا چارون
طرف چھا رہا ہے حسین اسکے دردناک دل سے غم کی بھری ہوئی پُر اثر آہین نکل نکل کر
آسمان کیطرف جا رہی ہین - ایک طرف کو ایک اُداس شمع روشن ہے جو فاصلہ ہی
سے اسکی نہایت بیقراری و بیتابی سے نکلنے والی آہون کو سن سنکر اسکے حال
پُر ملال پر بڑی دلسوزی سے زار زار رو رہی ہے - آسمانی تارے جو آنکھین
ڈبڈبا ڈبڈبا کر بشکل شبنم اشک ریزی کر رہے تھے اب ایک ہلکی سی بدلی
کے آجانیسے کچھ کچھ نظرون سے غایب ہوگئے ہین - ننھی ننھی پھوارین پڑنے
لگی ہین گویا فلک نے بھی جسکی ستمگاری زمانہ مین مشہور ہے اسکی مفلسی کو دیکھکر
بخیال ہمدردی آنسوؤن کا تار باندھ دیا ہے - بسنت مالا اسکے سامنے بچھے
پر اسکے پاس بیٹھی ہوئی اپنے دوپٹے کے پلّے سے اسکی آنکھون سے بہتے ہوے
پانی کو بار بار پونچھتی اور تسکین دہ الفاظ سے اسکو بہت کچھ سمجھا رہی ہے -

بسنت مالا - (مینہ کی پھوارون کو دیکھ انجنا کا دل بہلانے کے لئے) دیکھو
کیسی ننھی ننھی پھوارین پڑ رہی ہین اور کیسی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے -
کیا ہی اچھی اور سہانی رات ہے -

انجنا - (ایک آہ بھر کر) نہین نہین - یہ پھوارین نہین ہین - تیرون کی بارش
ہے جو اس جگر کے پار ہونیکو برس رہے ہین - یا شاید مجھ بدنصیب کیطرح
آسمان پر بھی کوئی سینہ فگار دلریش ہوگا جو میری ہی طرح کسیکی فرقت مین
ایسا پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے - اور یہ گھرا ہوا بادل شاید اسی ہجران نصیب
کی دھوان دھار آہین ہونگی جو . . . .

سوائے اسکے اَور کیا ہوگا کہ اس جان کا بھی اُسی کی جان کے ساتھ
خاتمہ ہوجاے - اسلئے جلدہی کوئی ایسی صورت نکالنی چاہئے کہ اگر زیادہ
نہین تو دو دو بات کرکے اُس ہجران نصیب کی ڈھارس تو بندھاتے
چلین -

پرہست (کچھ دیر سوچکر) اسوقت اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں سوجھتی کہ
کہ ابھی اُس چھوٹے بمان مین سوار ہوکر چلین جو پلک مارتے ہمین وہان پہونچا
دیگا اور قبل طلوع آفتاب وہان سے لوٹ پڑین تاکہ کسی اَور کو کانون کان
خبر ہونے پاوے -

یوَن اَبجے - (خوشی کے لہجے مین) بہت اچھا - بہتر ہے - ایساہی
ہوگا -

پرہست - بس تو لو اب دیر نکیجئے - جلد تیار ہوکر چلیئے -

یون ابجے -(تیار ہوکر اور سپہ سالار فوج کو بلاکر) مُدگر - دیکھو خبردار رہنا -
ہم کچھ کام جاتے ہین اور صبح تک واپس آجائینگے -
مُدگر سے اتنا کہکر یوَن ابجے معہ پرہست کے بمان مین فوراً سوار ہوگئے - جب تک
یہہ آدتِ پور پہونچین آئیے ہم آپ اتنے آگے بڑھکر اُس ہجران نصیب کی کچھ
خبر لین جسکے شوقِ دیدار مین یہہ برق جیسے تیز رفتار بمان مین سوار ہوکر ایسے
نازک وقت پر چلے ہین - دیکھئے نظر کے سامنے وہی انجنا کا محل ہے اور
وہی کمرہ - ایک جانب کو ایک پلنگ بچھا ہوا ہے جسپر انجنا اپنا مُنہ
لپیٹے اور دونون ہاتھون سے اپنے اُس آزردہ دل کو سنبھالے ہوئے

غم فرقت مین گھلتی اور آتشِ ہجر مین جلتی ہو گی - ذرا نگاہ اوٹھا کر دیکھئے تو - ہید ہاتھ کے اشارہ سے) وہی مقام ہے نہ جہان آج قریبًا بائیس سال کا طول طویل زمانہ گذرا اُس معصوم کی باقی عمر کی قسمتون کی باگ ڈور مجھ ظالم کے ہاتھ دیگئی تھی - وہ دیکھو (انگلی سے بتا کر) پیاری انجنا کا ست کھنا محل اوسی جگہہ تھا نہ جہان کسی آرزو بھرے دل کو لیئے ہوئے ہم تم دونون بیان مین سوار ہو کر رات کے پہلے ہی پہر مین آئے تھے - اور اُس ذلیل لونڈی مشر کیسی کی کرخت الفاظ پر اُس ناکردہ گناہ کے حق مین ستم ڈھایا تھا - ستم نہین بلا اوسکے نازک دل کو دکھانے اور عمر بھر ہجر کی مصیبتون اور فراق کی کاوشون کا شکار بنانے کے لئے ظلم و قہر کا پہاڑ اوسپر گرایا گیا تھا - آہ مین نے بڑا ستم کیا - کس بختے سے دل کو سینے اتنا دکھایا - نہین معلوم مجھے اوسوقت ہو کیا گیا تھا - مین نے بے سوچے سمجھے جلدی کی - ہائے آج جنگ پر چلتے وقت بھی تو اُسکی رہی سہی امیدون کا خاتمہ کر دیا گیا - بتر! اب کوئی ایسی صورت نکالو جس سے اسیوقت مین اوسکی صورت دیکھون اور اوسکے دُکھتے ہوئے دل کو تسکین دے سکون -

پرہست - حضور انکی حالت دراصل قابل رحم ہے - مگر اسوقت کیا کیا جائے جبکہ راون کی امداد پر جانیکے لئے مہاراجہ صاحب سے رخصت ہو آئے ہین - اگر اسوقت لوٹ کر چلین تو وے اپنے دلمین کیا کہینگے اور کیا سمجھینگے -

پون انجے - پرہست! مجھے اندیشہ ہے کہ اوسکی روح اپنی دلی تمناؤن اور تمام آرزوئن کا خاتمہ ہمیشہ کیلئے سمجھکر شاید آج حسرتون اور ارمانون کو لئے ہوئے اوسکے نزار جسم سے پرواز کر جائے - ہائے اگر ایسا ہوا تو بڑا غضب ہو جایگا -

کیسا اس غضب کا عبرتناک تھا جو پون انجے کے دل کے لئے جادو اور کرشمہ
بنکر آنکھوں اور کانون کی راہ منہ مین اور سینہ سے دل و دماغ پر اپنا قبضہ
جماتا ہوا تمام جسم مین اپنا اثر پھیلا گیا۔ آن کی آن مین اُس کم نصیب کی ہجر مین
گذرنے والی راتون کے بے حد رنج و غم کا نقشہ کچھ ایسا آنکھوں تلے پھر گیا کہ تمام
جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اور رونگٹون کے سامنے ہی دل بھی اندر بھرا
گیا۔ بیردہ بیوفائی ایکدم دل سے اوٹھ گیا۔ رہ رہ کر اوسکے دماغ مین طرح طرح
خیالات نے جگہ کا شناسترع کیا۔ پربہت اسکے دلی جذبات کو جو اسکے چہرہ
کے شفاف آئینہ مین صاف جھلکتے نظر آتے تھے فوراً تاڑ گیا اور اسطرح
پوچھنے لگا۔

پربہت۔ کیون کس سوچ بچار مین پڑ گئے۔

پون انجے۔ (ایک سرد آہ کھینچ کر) پربہت کیا پوچھتے ہو۔ مین بڑا ظالم۔ بڑا
سنگدل۔ بڑا بیرحم۔ مین نے بڑا گناہ کیا ہے شاید دنیا بھر مین مجھسا کوئی
ظالم نہوگا۔

پربہت۔ (بظاہر چونک کر) کیون کیون۔ بات کہئے۔ خیر تو ہے! کیا ہوا آخر
فرمائیے تو۔

پون انجے۔ (نہایت افسوسناک آواز مین) مترا تمہین کیا معلوم ہی نہین
ہے کہ مجھ ظالم نے اُس بدنصیب سیہ بخت انجنا کے ساتھ کیسا سنگدلی
کا برتاؤ کیا ہے۔ کیا اس چکوی سے جو صرف رات بھر کی فرقت مین سر پٹک پٹک
کر ابیتھین ہو ہو کر جان توڑ رہی ہے اُسکی بپتا بیان کچھ کم ہو نگی۔ کیا وہ کچھ کم

اور چارون طرف دور دور تک نظر دوڑانے پر بھی جب چکوے کو نہین پاتی تو اوسے سنھ زمین پر گر گر پڑتی ہے۔

لون اسٹیج - (افسوسناک لہجے مین) وہ دیکھو ناہان سرو ور کے ہلکورے لیتے ہوسے پانی کیطرف کو بھی تو آڑ آڑ کر نہ معلوم کیون جاتی اور پھر لوٹ لوٹ کر آتی ہے۔

پرہست - پانی مین اپنے ہی جسم کا عکس دیکھ دیکھ کر اوسے اپنا پی جان جان بڑے اشتیاق سے پاس بلاتی اور بے چین ہو ہو کر اوسکی طرف کو دوڑتی ہے۔ مگر آہ! تمام کوششون مین ناکامیابی ہی ناکامیابی کا سامنا دیکھکر رہجاتی اور آتش ہجر مین جل جلکر سخت نالۂ و شیون کر رہی ہے۔ دیکھئے وہ ہوک لگائی - اسکی ہوک کو کان دیکر سُنئے کیا کہتی ہے۔

لون اسٹیج - کہتی کیا ہے گریہ وزاری کر رہی ہے یا شاید اپنی بولی مین چکوے کو پکارتی ہوگی۔

پرہست - ذرا پھر غور سے سُنئے وہ کہتی ہے "چکوا مین آئون" مگر جواب سوائے خاموشی کے کچھ نہین - ہان اگر زیادہ دھیان دیکر آپ سُنینگے تو کسی طرف سے دور کی آواز یہ جواب دیتی ضرور سُنائی دیگی "نہین نہین چکوی"۔ یہ دیکھئے کس درد سے بھری ہوئی ہوک ہے۔

ناظرین اگرچہ ہمارے شاہزادہ صاحب کا دل ہجر کی صدہا راتین ایسے ہی سوز و گداز سے گذار نیوالی انجنا کی طرف سے بالکل پتھر ہو گیا تھا مگر اسوقت کا نظارہ بھی جب پرہست نے اپنی جادو بیانی سے اور بھی درد سا دوسا کر پُر اثر بنا دیا تھا

چکوی چکوا دُدی بچھڑے اِن مت مارو کوے
یہہ مارے کرتار کے رَین بچھویا ہوے

بعد غروب آفتاب یہہ اکثر کسی دریا - جھیل یا تالاب وغیرہ کے ایک اس کنارے اور دوسرا دوسرے کنارے رہتا ہے اور رات بھر ایکدوسرے کے فراق مین دونون چیختے اور تڑپتے رہتے ہین مگر یکجا ہونے نہین پاتے -

پون اسنجے - صرف رات بھر کے فراق مین اتنی بے صبری !

پرہست - حضور نیب فراق مین گذرنیوالی گھڑیون کا ایک ایک پل بھی ایک ایک برس برابر گذرتا ہے - اسکا حال کسی ہجران نصیب ہی سے پوچھئے جسے کسی کی فرقت مین ایسی بے چین کر دینے والی راتین تڑپ تڑپ کر کاٹنی پڑی ہون جس پر گذرتی ہے وہی خوب جانتا ہے دوسرون کو کیا معلوم - پرماتما کسیکو ایسی گھڑیان نہ دکھلائے - آئیے ذرا قریب کو آگے بڑھکر اسکی بیتابی و بیقراری کو ذرا غور سے لاحظہ فرمائیے (کچھ آگے بڑھکر) دیکھئے کیسی غم فرقت مین تڑپتی اور سر دے دے مارتی ہے -

پون اسنجے - اور یہہ کبھی کبھی مغرب کی جانب کو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر کیا دیکھتی ؟ کیا اسکا دلارام چکوا اسطرف ہی کہین ہے ؟

پرہست - حضور - مغرب کی جانب یہہ غروب ہو جانیوالے آفتاب کو اپنی حسرت آمیز نگاہون سے بار بار دیکھتی ہے - مگر آہ ! اوسکا اب آٹھ نو گھنٹے تک پتہ کہان بیچاری دل تھام کر رہجاتی ہے اور آزردہ ہو کر کبھی ابر نوبہار کیطرح آنسو برسانے لگتی ہے - کبھی اپنے بازؤن کو ہلاتی ہوئی آس پاس کے درختون پر جا بیٹھتی

مصیبت دور کرینگے۔

پرہست - حضور - اسکی مصیبت دور کرنا آپکے اختیار سے باہر ہے۔

یون انجے - کیون - ایسا کون زبردست ظالم ہے - جسنے اس بیچارے بے زبان جانور کو اتنا ستایا ہے - کہان ہمارا اختیار بھی نہین چل سکتا۔

پرہست - شاہزادہ صاحب - آپکا ہی کیا - اسمین کسیکا بھی اختیار نہین چل سکتا - قدرت کے ظالم ہاتھون نے اس بیچاری کو اتنا بیچین کر رکھا ہے پھر بتائے آپکے یا میرے کیا اختیار مین ہے - قدرت پر بھلا کسیکا زور چل سکتا ہے؟

یون انجے - قدرت کے ظالم ہاتھون نے؟ کیا اسکے جسم مین کسی قسم کی بیماری ہے - اگر بیماری ہو تو اوسکا بھی علاج کرایا جا سکتا ہے۔

پرہست - نہین - اسے جسمانی بیماری کوئی نہین ہے - اسکے تو دل پر صدمہ ہے جسکا علاج بھی قدرت ہی کے ہاتھ ہے۔

یون انجے - پرہست - مین تمھارے ان معمّون کو نہین سمجھتا - صاف صاف بتاؤ یہہ کیا راز ہے - اسکے دل پر کس قسم کا صدمہ ہے اور کیسے اسکا علاج بھی قدرت ہی کے ہاتھ ہے۔

پرہست - حضور - بات یہہ ہے کہ چکوا اور چکوی دو جنگلی پرند نر و مادہ ہین جنہین آپسمین صدر درجہ کی محبت ہوتی ہے - گو یہہ کوئی قدرتی بات ہے یا یون کہیے کہ کوئی قدرتی کرشمہ ہے کہ دن دن مین تو یہہ ہمیشہ یکجا رہتے ہین اور جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو شب بھر کے لئے انکا ایسا بچھوا ہو جاتا ہے کہ چاہے سر پٹک کر مر جائین مگر ملاپ نہین ہوتا - کسی شاعر نے انکی نسبت کہا بھی تو ہے۔

اسی موسم مین - چوٹ کھائے ہوے دلون مین تڑپا دینے والی ہوکین بھی اگر
اُٹھتی ہین تو اسی زمانہ کی ہواؤن سے - پپیہا بھی "پی کہان" "پی کہان" کی رٹ
لگاتا ہے تو آجکل ہی کی کالی کالی گھنگھور گھٹاؤن کی گھورگھس سنکر - یہہ ہے ہی
کچھ عجیب خوشگوار اور سُہانا موسم -

یون اُنجے (تھوڑی دیر خاموشی سے کسی آواز کو لغور سنکر) پرست کان
لگاکر سنو تو - یہہ کسکی دردناک آواز ہے - ذرا اچھی طرح دھیان دیکر سُنو کیسی
دلسوز ہوک ہے یہہ کون ستم رسیدہ ہے جو اسقدر درد آمیز لہجہ مین تو اتر ہوک
پر ہوک لگاتا ہے -

پرہست - حضور یہہ چکوی کی آواز ہے -

یون اُنجے - چکوی کون ؟

پرہست - ایک جنگلی مادہ پرند ہے

یون اُنجے - تو پھر اسقدر سوز و گداز کے ساتھ یہہ کیون ہوک رہی ہے -

پرہست - حضور - بس یہہ نہ پوچھئے -

یون اُنجے - کیون - ایسی کیا بات ہے -

پرہست - حضور یون کہنے کو ہے تو یہہ ایک جانور مگر اسوقت اسکے دل ہی سے
پوچھئے کہ اسپر کیا بیت رہی ہے -

یون اُنجے - کیا اسپر کوئی مصیبت ہے ؟

پرہست - ہے ہے مصیبت کیا معنی - سخت مصیبت

یون اُنجے - اچھا - اچھا جلد بتاؤ کیا سخت مصیبت ہے - ہم بھی اسکی سب

اس خوشگوار وسیع میدان مین رات بھر کے قیام کے لیئے اپنی سپاہ کا پڑاو ڈالا اور اپنا عالیشان خیمہ اس جھیل کے عین کنارہ کے پاس نصب کرایا ہے۔ شام کی سندھیا او پاسنا سے فارغ ہو کر یہان کی دلچسپیون کے خوب مزے لے رہے ہین - انکا دلی دوست **پریہست** انکے پاس ہے جس سے مخاطب ہو کر اسطرح باتین کیجاتی ہین -

یون اینجے - پریہست دیکھتے ہو کیسا دلفریب منظر ہے ! ہنس - سارس - بطّ - کارنڈ - کرونچ وغیرہ دریائی طیور کا کبھی ادھر ادھر اُچھلنا کودنا - کبھی لہرین مارتے ہوے پانی کی موجون پر اُمنگ اُمنگ کر تیرنا اور اونکی مختلف قسم کی سُریلی اور خوشنوا آوازون کا ایکدوسرے کے ساتھ مل جلکر نکلنا - ان سب نے ململاکر کیسا دلکش سمان باندھ رکھا ہے -

پریہست - دراصل یہہ موسم ہی کچھ عجیب لطف انگیز ہے - اگرچہ اسی قسم کے سین گاہے گاہے اور موسمون مین بھی نظر سے گذر جاتے ہین مگر اصل تو یون ہے کہ اونمین یہہ خود فراموشی اور بیخودی پیدا کر نیوالے سامان کہان ہین - سبزہ جنگلون مین اپنی پوری بہار دکھاتا ہے تو انھین دنون مین - جنگلی پرندون کی ترانہ سنجیان اگر کچھ مزے دیتی ہین تو اسی موسم مین - دریا مارے خوشی کے اُمنڈ اُمنڈ کر بہتے ہین تو انھین روزون مین - آسمان بھی طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے تو اسی زمانہ مین - قوس قزح نے بھی اپنا جوبن دکھانے کیلئے پسند کیا ہے تو انھین ایام کو - یہی وہ دن ہین جنمین برق بھی کوند کوند کر اپنا جلوہ دکھاتی ہی - بھلا یہہ دلفریبیان اور موسمون مین کہان نصیب ہوتی ہین پھر ان نصیبون کی وحشت کا رنگ اگر کچھ کھلتا ہے تو وہ بھی

اس غمزدہ کا رنج و الم زیادہ نہ دیکھ سکا تو خونِ اشک شفق کی صورت مین بہاتا ہوا دیار
مغرب کی جانب کو ادھر گیا جسکے فراق مین ستین بھی کالی پڑ گئین۔

گیارھوان باب

صفائی

اساڑھ کا مہینہ ہے اور برسات کا آغاز۔ شام کا وقت ہے اور ران سرور کا کنارہ
ہر چہار طرف قدرتی سبزہ لہلہا رہا ہے اور قسم قسم کے پھول کھل رہے ہین۔
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اُن کے جھونکے عجب مستانہ انداز سے جھوم جھوم کر چلتے
اور نازک نازک پھولون کی بھینی بھینی خوشبوؤن مین بس کر کچھ ایسے اٹھلاتے پھرتے
ہین کہ زمین پہ پاؤن تک نہین رکھتے۔ ان سرور کا پانی ہوا کے جھونکون سے
ہچکولے لے لیکر لہرین مار رہا ہے اور کوئلین اور پپیہے اور نیچے درختون پر بیٹھی ہین
کہاں کہاں کر کوک رہی ہین۔ اگرچہ برسات کا موسم شروع ہو گیا ہے مگر مطلع آسمان
بالکل صاف ہے۔ چاندنی چٹکی ہوئی ہے اور ماہتاب کی چمک ارکین پانی مین پڑ پڑ کر
جھلملاتی ہین اور موجون کے ساتھ مل مل کر کیسی اٹکھیلیان کر رہی ہین۔ جگنو ادھر ادھر
چمکتے پھرتے ہین اور اس موسم کے قدرتی ہو گیدار جھینگر اور مینڈک خوشی مین آ آ کر
اپنی بھری ہوئی آوازین نکال رہے ہین۔ قدرت نے اسوقت یہان کچھ ایسی دلچسپی کے
سامان مجتمع کر رکھے ہین کہ دیکھنے والون کی طبیعت دیکھتے دیکھتے نہین اکتاتی۔ ہمارے
شاہزادہ صاحب پون اُنکے بھی جنھون نے آدت پور سے چلکر آج پہلے ہی

آگ مارے گرے اور نظر آنکھون سے نکل نکل کر کسیکی تلاش مین ادھر ادھر بھٹکنے لگی مگر جب مطلوب کو کہین نپایا تو اسکا غمزدہ دل سر پیٹ کر رودیا بسنت تلکا اسکو ہاتھون کا سہارا دیکر محل مین لیگئی - وہان جاکر منھ لپیٹ پلنگ پر پڑرہی اور سوزن مژگان سے تارِ نظر مین رو رو کر موتی پرونے لگی -

اسوقت انتہا درجہ کی مایوسی اسکے پاکباز دل پر کچھ اس غضب کا ستم ڈھارہی ہی کہ نگاہ جسطرف دوڑ دوڑ کر جاتی ہی ہر طرف در و دیوار سے مایوسی ہی مایوسی ٹپکتی نظر آتی ہے - رہ رہ کر اسکے دل مین یون اسکے کی بے اعتنائیون اور سنگدلی کا خیال آتا اور اوسکے معصوم دل کو تڑپا دیتا ہے اور دل ہی دل مین یون باتین ہوتی ہین - " اے بدنصیب انجنا ! تو نے کیون اس دُنیا مین جنم لیا - تو پیدا ہی نہوتی تو اچھا تھا - ہائے ! آج تیری تمام آرزؤن کا خاتمہ ! اور ہمیشہ کے لئے خاتمہ !! تقدیر ! کیا تجھے یہی منظور ہے کہ یہ انجنا تمام حسرتین دل کی دل مین ہی لئے ہوئے اس دُنیا سے رخصت ہوجائے - اچھا بہتر ہے - جو کچھ مقدر مین لکھا ہے ہوگا اور ضرور ہوگا (غروب ہوتے ہوئے آفتاب کیطرف حسرت بھری نگاہون سے دیکھکر) کیا عجب ہی کہ یہ آفتاب اور اوسکی چمکتی ہوئی کرنین مجھے آج کے سوا پھر نظر نہ آئین - پیارے تمھارے بغیر اب میری زندگی خراب ہے سوائے موت کے اب مجھے کوئی دنیا مین پناہ دینے والا نظر نہین آتا ؎

زندگی اب عذاب ہی تم بن + اور مرنا ثواب ہے تم بن ؛

کوئی مونس نہ کوئی ہمدم و غمخوار + میری مٹی خراب ہے تم بن

آفتاب نے بھی اسکا شریک حال ہوکر اپنی آنکھین رو رو کر لال کرلین - اور جب

سب اُتار رکھی گئین - یہان راہ مین کھڑے ہوتے شرم بھی نہین آتی - یہہ آنسو بہا بہا
بدشگونی کیون کیجا رہی ہے - جا دور ہو - مین تیری منحوس صورت دیکھنا نہین چاہتا -
اگرچہ انجنا کا نازک و نازپروردہ دل اس قابل نتھا کہ ایسے سخت و ناسزا کلمات کو
برداشت کر سکے مگر تو بھی اُس عصمت مآب کے لئے جسکا دل اپنے پیارے خاوند کی
خوش گفتاری کے آبحیات کا مدت سے تشنہ تھا یہی کام کر گئے جو موسم گرما
بھر کے پیاسے پپیہے کو قطرۂ بارش کر جاتا ہے - اسنے دل کو تھام کر اور شوہر کے
قدمون پہ نگاہ ڈال دست بستہ ہو اسطرح زبان کھولی -
انجنا (منت سماجت کے لہجہ مین دردبھری آواز سے) کیون پیارے پی! مجھ ابھاگنی
دکھیا پر اتنی خفگی کیون ہے - آپ مجھ سے اتنے بیزار کیون ہو رہے ہین - اس داسی
کی خطا پیارے کچھ کہو تو سہی - بس بہت خفگی ہو چکی اب معاف کیجئے - آپ جنگ پر
کالے کوسون جاتے ہین اتنی رحم کیجئے اور اس بدنصیبا کو کچھ دلاسا دیتے جائے
ورنہ کیا عجب ہے کہ جنگ سے لوٹنے تک انجنا کی خاک تک دنیا مین ڈھونڈھی نملے
اور آپکو ناحق کلفت اٹ . . . سو . . . ن . . . م . . . .
اتنا کہتے کہتے یکایک آنکھون سے آنسوؤن کا تار بندھ گیا آواز بھرا گئی اور تمام بدن مین
لرزہ سا پیدا ہو کر غشی کی حالت طاری ہو گئی - یہہ الفاظ کچھ اس دردناک لہجہ مین
انجنا کے منھ سے نکلے کہ سننے والون کا دل بھر آیا مگر ہمارے شاہزادہ کا دل نمعلوم
کس قسم کا تھا کہ اسپر کچھ اثر نہوا اسی حالت مین اسکو چھوڑ کر آگے قدم بڑھایا - اور
ہاتھی پر سوار ہو کر سپاہ مین جا شامل ہوے -
کچھ دیر بعد جب انجنا کے ہوش و حواس واپس آئے طبیعت کچھ کچھ سنبھلی تو ایک

کھر دوشن کو چھوڑا تا اور شہنشاہ راون سے دادِ شجاعت پاکر لوٹتا ہے۔
یہہ الفاظ پون انجنے کمار کے منہ سے کچھ اس بہادری اور بلند ہمتی کے بھرے ہوئے نکلے کہ راجہ کو اجازت دیتے ہی بنی۔ اسوقت پون انجنے کے چہرہ پر کامیابی کی سرخی جھلک جھلک کے بتا رہی تھی کہ یہہ اپنی دلی ارادون مین کامیاب ہونے اور راون کی امداد پر جنگ مین شریک ہو کر اپنی ذاتی شجاعت کے جوہر دکھانیکا موقعہ ملنے سے کسقدر خوش ہے۔ راجہ کی اجازت پاتے ہی تیاریان ہونے لگین۔ اسیوقت غسل و طعام وغیرہ ضروریات سے فارغ ہو اور پاک پرماتما کا تصور دلین باندھ اول داہنا پانون آگے بڑھایا کوچ کے باجے بجنے لگے جنکی آوازین اُس بدنصیب بیتی ہوگن انجنا کے نتھے سے دلپر تیر و نشتر کا کام کر گئین۔ در و دیوار سے ٹپکنے والی مایوسی نے اُس جنم دکھیا کی رہی سہی امیدون کو مٹا کر خاک مین ملا دیا۔ مگر تو بھی کسی امید مین اپنے نحیف و زار جسم کو جسکا خشکی تک اوسکے لئے سخت دوبھر ہو گیا تھا لئے ہوئے ڈگمگاتے ہوئے پاؤن اور لڑکھڑاتے ہوئے قدمون سے بسنت تلکا کے ہاتھون کا سہارا لیکر دروازہ پر نیچی نگاہ کئے آکھڑی ہوئی گوری گوری پیشانی کو نازک ہاتھون کا سہارا دے لیا گیا ہے۔ گلابی گلابی رخسارون پر ہلدوانی رنگ چھایا ہوا ہے جن پر نرگسی آنکھون سے سیلاب سرشک امنڈا امنڈ کر بہہ رہا ہے۔ یاقوتی رنگ کے سرخ سرخ ہونٹون پر کالی کالی سخت پپڑیان پڑ گئی ہین۔ اس حالِ زار سے وہ غم کی مجسم مورت ایک ستون کے سہارے دروازہ پر کھڑی ہوئی اپنے آزردہ دل مین کسی رہی سہی امید و آرزو کے پسپائی کا انتظار کر رہی تھی کہ پون انجنے اوسوقت کوچ اسکے محل کے نیچے ہوکر نکلے۔

پون انجنے (انجنا کو دروازہ پر کھڑی ہوئی آنسو بہاتی دیکھ غصہ سے) کیا ستم چھپا

"اور سپہ فوجکشی کی ہے۔ آپکی سخت جنگ وجدل کے بعد کھر دوشن جو"
"ہمین جان سے زیادہ عزیز ہے اُس پرنا کے سُولڑکون کے ہاتھ اتفاقاً"
"گرفتار ہوگیا ہے جسکی وجہ سے بمشورۂ وزرا جنگ روک دی گئی ہے۔ آپ"
"اپنا تمام سامان اسلحہ و فوج لیکر فوراً لشکر شاہنشاہی مین آشامل ہوجیے"
"کسی قسم کا توقف وتامل روا نہ کیا جاے آپکے آنے پر ہی جنگ پھر"
"شروع کیجائیگی"

چٹھی کا مضمون پڑھکر اُسیدم فوج کو راون کی امداد پر چلنے کا حکم صادر کیا گیا اور کوچ کی تیاریان ہونے لگین۔ شاہزادہ یون اَبھُجے نے جب راجہ کو خود والی لنکا کی امداد پر جانیکے لیئے تیار پایا تو سامنے آکر نہایت ادب سے کہنے لگا۔

یون ابنجے (دست بستہ) پدر بزرگوارم! مجھ فرمانبردار پسر کے ہوتے ہوئے آن بدولت کو اس مہم پر جانیکی تکلیف گوارا کرنا درست نہین معلوم ہوتا۔ اس لیئے اس فرمانبردار کو اس مہم پر جانیکی اجازت عطا فرمایئے۔

پرہلاد یون انجے۔ تم ابھی کم عمر اور جنگ سے محض ناتجربہ کار ہو اسلیئے تمکو اس مہم پر جانا مناسب نہین ہے۔

یون ابنجے (نہایت ادب سے سر نیاز جھکاکر) یہہ آپکا فرمانا بجا ہے۔ لیکن جسطرح ایک بڑے سے بڑا شعلۂ آتش کسی جنگل و بن کو جلاکر خاکستر کر سکتا ہے اوسی طرح اُس شعلہ کی ایک ادنٰی سی چنگاری وسیع سے وسیع بن کو خاک سیاہ کر دینے کے لیئے کیا کچھ کم قابلیت رکھتی ہے۔ صرف آن بدولت کی اجازت کی دیر ہے۔ پھر آپ سُن لینگے کہ یہہ آپکا فرمانبردار فرزند کس بہادری اور دلاوری کے ساتھ لڑکر

ملتوی رکھی جاسے ۔

دسوان باب

روتا ہے باغبان درِ گلشن پہ زار زار
شاید چمن سے ہوتی ہے رخصت بہار آج

صبح کے قریباً نو بجے ہونگے ۔ ابھی آفتاب کو خط نصف النہار تک پہونچنے مین ایک پہر یا اس سے کچھ زیادہ باقی ہے ۔ کیونکہ اوسکی شعاعین سمت الراس کے ساتھ جو زاویہ بناتی ہوئی پڑتی ہین وہ اندازاً اسوقت نصف قائمہ یعنی پینتالیس درجہ سے کم نہین معلوم ہوتا ۔ اسکی کندنی کرنین اسوقت شہر آدتّ پور کی شاہی شہری عمارتون پر کچھ عجیب لطف کے ساتھ جھلملا جھلملا کر پڑتین اور ادھر ادھر کو پھیل پھیل کر آنکھون کو چکا چوندھ پیدا کر رہی ہین ۔ دربار شاہی لگا ہوا ہے اور راجہ بیربال تخت زرین پر رونق افروز ہین ۔ کوئی اجنبی شخص دربار مین داخل ہوتا ہے اور نہایت مودبانہ طریقہ سے زمین کو بوسہ دیکر ایک سربمہر لفافہ پیش کرتا ہے جسپر شاہنشاہ راون والی لنکا کی مہر ثبت ہے ۔ یہ لفافہ بڑی تعظیم سے سر آنکھون پر لگایا جاتا ہے اور کھولکر مضمون خط پڑھا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے ۔

"چونکہ پاتال نگر یک نگر (سگپہ پور) کا راجہ جسکو ترنا ترنا کہتے ہین آجکل آپنے"
"سے باہر ہو رہا ہے اور ہماری دولت کی اطاعت سے منحرف رہنا چاہتا ہے لہذا"
"اینجانب نے اُس مغرور کو اس تمردی کا مزہ پورا پورا چکھانے کے لئے"

مقابلہ پر آسکے - اندرجیت* اور میگھناد† کو کون نہیں جانتا جسطرف کو ان بیرون
نہین بلکہ طاقت کے ان مجسم دیوتاؤن کی ذرا نگاہ قہر اوٹھ جائے بڑے بڑے سورما
بڑے بڑے شجاعوں اور بہادرون کا دل دہل جائے - ہتھیار ڈال ڈالکر گھر کی راہ
لین یا زمین پر لوٹتے نظر آئین یہ محض اتفاق کی بات ہے کہ گھر دو شمن
جیسا بہادر سردار پنجۂ دشمنان مین جا پھنسا ہے ورنہ خود وہی اس بزنا کی سپاہ
کا خاتمہ کرنے کے لئے کیا کچھ کم تھا - اوسیکی گرفتاری اور اوسکی رہائی کے
فکر و تردد نے آج ہمکو یہ دن دکھایا ہے کہ پرلٹ جیسے پشہ کو زیر کرنیکے
لئے تدبیرین سوچنی پڑتی ہیں - یہ بھی کوئی وقت کی بات ہے کہ ایک شیر
ژیان گربہ مسکین پر قابو پانے کے لئے فکرمند ہو - اژدہائے خونخوار ایک
ضعیف الجثہ موش کے پکڑنے کو تلاش کرے - ناچیز چیونٹی فیل مست کو بیچین
کردے - ایک ناتوان کنجشک عقاب بلند پرواز سے مقابلہ کی ہوس کرے اور
عقاب کسی اور سے امداد چاہے - یہ سب گردش اور وقت کے کھیل ہین - مجھے
بھی اسوقت کوئی اس سے بہتر تدبیر نہین سوجھتی کہ ماتحت راجاؤن کو بلاکر اپنے
دل کو خوب بڑھالیا جائے "
اتنا کہکر منتری کو اشارہ کیاگیا کہ اسی دم ماتحت راجاؤن کے نام چٹھیان
جاری کردی جائین - اور جب تک حسب ضرورت امدادی فوجین نہ آجائین جنگ

* اندرجیت اور میگھناد - دونون نام ایک ہی کے ہین ہین لکراون کے دو الگ الگ لڑکون کے ہین
† میگھناد کا نام میگھناہن بھی ہے -

ملک کو تہ و بالا کر دون - مگر صرف اتنا خیال اسبات کا مانع ہی کہ کھر دوشن سے قطعی ہاتھہ دھو بیٹھنا ہوگا جسے میرا دل کسیطرح گوارا نہین کر سکتا - آج وہ بُری طرح دشمن کے پھندے مین جا پھنسا ہے ورنہ جنگ ہی اسوقت کیون رو کی جاتی - آج ہی اوس بڈھیٹھ کی قسمت کا فیصلہ ہمیشہ کے لئے کر دیا جاتا - کیا ایسی کوئی تدبیر نہین سوجھتی کہ کھر دوشن زندہ چھوڑ الیا جاے اور مجھے اپنا ارادہ بھی نہ توڑنا پڑے؟

بھبھیشن - میرے خیال مین تا وقتیکہ یا تو خود سُگرِیو یا سُنیڈر ایک زندہ گرفتار نکر لئے جائینگے کھر دوشن کی رہائی اور صورت مین قریباً ناممکن سی نظر آتی ہے سُگرِیو کی طاقت کی نسبت جیسا کہ ابتک خیال تھا وہ آج کی جنگ سے غلط ثابت ہوتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اوسنے خفیہ خفیہ اپنی طاقت کو خوب بڑھالیا ہے - یہی وجہ ہی کہ ہماری مختصر سپاہ کو دیکھکر اوسکے لشکر کی ہمتین اور اوسکے تمام سردارون اور سامنتون کے دل بڑھے ہوے ہین - اور سپاہ کا دل بڑھا رہنا ہی فتح اور کامیابی کا سب سے بڑا ذریعہ اور وسیلہ ہی - پس ایسی حالت مین اگر ہمارا لشکر ماتحت راجاؤن کو بلا کر بڑھا لیا جاے تو ضرور دشمن کی سپاہ پر اوسکی ہیبت چھاجائیگی تب اُن دونون مین سے کسی ایک کو زندہ گرفتار کر لینا کون بڑی بات ہی -

راون - یون تو چاہے سُگرِیو اپنی طاقت کو خفیہ یا ظاہر اکتنا ہی کیون نہ بڑھالے چاہے وہ اور اوسکا تمام لشکر طاقت کی ایک مجسم شکل ہی بنکر مقابلہ پر کیون نہ آجاے تو بھی کیا ان چند بندر بازون کا مقابلہ کر سکتا ہی - میرے اس مختصر لشکر کا بھی ایک ایک سامنت ایک ایک سورما اوسکی تمام سپاہ کو خاک پر سُلانے کے لئے کافی ہے کمبھ کرن کا بل کیا کسی سے پوشیدہ ہے کسکی جرأت ہے کہ اوسکے

لوگ باگ روشنی کا بندوبست کر رہے ہین۔ راکشسون کے تمام خیمون مین لیمپ و فانوس روشن ہو گئے ہین اور مہاراجہ راون شام کی سندھیا اپاسنا سے فارغ ہو کر اپنے خیمہ مین ایک مرصع تخت زرین پر بیٹھا ہوا بھائی بھیکھشن اور بڑے بڑے مدبر وزیرون سے مخاطب ہو کر کچھ کہہ رہا ہے۔ اسکے چہرہ پر معمولی بشاشت اسوقت نہین پائی جاتی بلکہ کسیقدر فکر و تردد اور فکر و تردد کے ساتھ غضب و غصہ اور غضب و غصہ مین بڑھے ہوئے جوش شجاعت کے آثار اپنی اپنی باری سے نمایان ہوتے ہین مگر وزیرون اور اُن فوجی سردارون کے چہرون پر جو اسوقت یہان موجود ہین علاوہ فکر و تردد کی علامات کے کسیقدر اُداسی کے نشانات بھی پائے جاتے ہین یہہ لوگ اپنا اپنا سر جھکائے چپ چاپ بیٹھے ہین اور راون کے کسی سوال کا جواب جو اِن سے طلب کیا گیا ہے کچھ بنائے نہین بنتا۔ کچھ دیر کے سکوت کے بعد بھبھیکشن نے اس مُہر خموشی کو توڑا اور یون گویا ہوا۔

بِبھیکھشن۔ میری سمجھہ مین ایسے نازک وقت پر سوا اسکے اور کوئی تدبیر نہین آتی کہ تمام ماتحت راجاؤن کو چٹھیان بھیجکر اُنہیں فوراً بلالیا جائے۔

راون (جوش شجاعت سے) آپ لوگون کو یہہ تو معلوم ہی ہے کہ مینے اُور راجاؤن کو کیون ابتک بلاکر اِس جنگ مین شامل نہین کیا مینے اس بندر کی گستاخیون اور سخت الفاظیون پر یہہ ارادہ کیا تھا کہ اس مغرور کو معمولی ہتھیارون اور مختصر سی فوج سے یا تو دوزخ کا دروازہ جھنکاؤنگا یا زندہ گرفتار کرکے نیچا دکھاؤنگا۔ پس کیا مین اپنا ارادہ توڑکر ایسا کمزور بنجاؤن کہ دوسرون کا دست نگر بنون۔ کیا میرے بازو کچھ کمزور پڑگئے ہین۔ کیا اِن مین اب وہ طاقت نہین رہی کہ جا ہون تو ابھی اس مغرور کے تمام

کرڈالین مگر راونؐ نے کسی مصلحت سے انکے دل کے بڑھتے ہوئے جوش کو گھٹا دیا۔ اسوقت
راونؐ جیسے عالمگیر شاہنشاہ کے ایک بہادر اور جان سے زیادہ عزیز سردار کو بیرنؐ کے
نشوجانہار لڑکون کے ہاتھہ گرفتار ہوتا دیکھکر خورشید جہانتاب کے رخ انور پر بھی مُردنی سی
چھا گئی۔ اسکی وہ کرنین جو ابھی تھوڑے عرصہ پیشتر مارے غرور کے اونچے اونچے
پہاڑون کی چوٹیون اور بلند سے بلند عمارتون پر پڑ پڑ کر اپنی تیزی و طراریان دکھا رہی
تھین اب زرد پڑ گئین اور کسی ناامید کی نظرون کی طرح زمین مین گڑی جانے لگین۔
فریقین کے لشکرون نے اپنے اپنے خیمون کی راہ لی بیرنؐ کی سپاہ مین نصرت کا
جھنڈا لہرانے لگا۔ راکشسون کی کہین لیا ہونیوالی فوج پر اداسی برس گئی انکے
چہرے جنپر خوشی کا خون لہرین مار رہا تھا اُتر گئے۔

عشرت ہے کبھی ہر مین اور غم کا کبھی دور
ہے شادی و غم کا یہ مُرقع جو کرو غور

دنیا مین اپنی تیز شعاعون کے چھلکتے ہوئے نیزے چمکانیوالا آفتاب اب رہا سہا غروب
ہو گیا ہے۔ پرندین پھر شور و غل مچاتے اور کلیلین کرتے کرتے تھک کر اپنے اپنے
نشیمنون مین گھستے چلتے ہین۔ تالابون اور آبگیرون کو رونق بخشنیوالے کنول
نے اپنا منھہ بند کر لیا ہے۔ ہوا چلتے چلتے رُک گئی ہے۔ سرو قد درخت جو غرور سے
اکڑے کھڑے تھے اب سر جھکائے خاموش کھڑے ہین۔ قدرت کے تمام کارخانون
پر اسوقت بے رونقی کی کچھ ایسی اوس پڑنے لگی ہے کہ ہر چہار سو سناٹا سا چھاتا
جاتا ہے۔ رات کی تاریکی سیاہ وردی پہنے جانب مشرق سے قدم اوٹھائے آتی
ہے۔ اور ہر چہار طرف کچھ دیر کے لئے اپنا قبضہ جماتی چلی جاتی ہے جسکے ہٹانے کیلئے

ندی - پیام موت کی طرح اسکا کوئی وار خالی نہین جاتا تھا جسطرف کو اس بہادر
سردار کی نہ اٹھ جاتی تھی اور دُھ گئی صفین کی صفیں خالی دستے کے دستے نہ دارد ہوے

آمد تھی تیغ کی کہ اجل کا پیام تھا ٭ یہہ صف اخیر تھی وہ رسالہ تمام تھا ٭
بجلی سا ہر جگہہ فرس تیز گام تھا ٭ ششدر تھی موت چار طرف قتل عام تھا

لڑائی اسوقت نہایت جوش و خروش پر تھی - راکششون کی فوج کچھہ ایسی دل تھوڑ کر اسوقت
لڑ رہی تھی کہ برن کی فوج کے پانون پھر اُکھڑنے لگے اور قریب تھا کہ فتح کا نشان راون
کے لشکر مین لہرانے لگے مگر بجر انگ و چندر اکھہ وغیرہ اپنے لشکر کو بڑی سرگرمی سے
جوش دلاتے اور اپنی بہادری کا ثبوت دیتے ہوے یکایک آگے بڑھے اور چارون طرف سے
آکر کھر دوشن کو گھیر لیا - یہہ زیادتی دیکھکر کمبہ کرن و میگھناد جھپٹے کہ اتنے مین کھر دوشن
بیچہ دشمنان مین گرفتار ہو گیا - یہہ دونون نوجوان ہونٹ ڈستے اور دانت پیستے آگے
بڑھے اور چاہتے تھے کہ آج ہی برن کے تمام لشکر کو تہ تیغ کر اس جنگ کا فیصلہ

بقیہ صفحہ ۹۰ - کے مارے جانے اور راج چھین جانیکے اوس سے دلی عناد رکھتا تھا
اور جسنے خفیہ خفیہ بہت کچھہ سپاہ بھی جمع کر رکھی تھی لکشمن سے آ لڑا - اس جنگ مین سخت
معرکہ آرائی کے بعد کھر دوشن لکشمن کے ہاتھہ سے مارا گیا -
کسی کسی جگہہ کھر دوشن کو راون کا کسی قریبی رشتے کا بھائی بھی لکھا ہے - مگر راون کی حقیقی
بہن چندر نکھا کا اپنے بھائی کو چھوڑ کر لنکا سے دور کھر دوشن کے پاس رہنا اور کسی اور کے
ساتھہ اوسکی شادی ہونیکا حال رامائن مین نہ پائے جانے سے کھر دوشن کو بہ نسبت راون
کا بھائی ہونیکے بہنوئی ہونا زیادہ قابل قیاس معلوم ہوتا ہے -

شمشیر سنبھالی اور کچھ اس سرعت سے سر اڑانے شروع کیے کہ حریف کو وار کرنیکی مہلت

بقیہ از صفحہ ۹۶

سے مشہور تھا۔ شوریہ ہانس کھڑگ سدہ کرنیکے لیے کسی بانس کے بڑے مین مٹھا ہوا
کچھ جپ کیا کرتا تھا تو اسکی ماں چندر نکھا اسکے لیے کھانا پہونچانے آتی رہتی تھی۔ مگر جب رامچندر
و لکشمن معہ سیتا کے بحالت جلاوطنی صحرانوردی کرتے کرتے اس جنگل مین آنکلے تو وہ کھڑگ
جسے سنبک کو سدہ ہونیکے لیے صرف تین روز باقی رہگئے تھے لکشمن کے ہاتھ لگ گیا جسکی
دھار دیکھنے کیلیے لکشمن نے اسی بانس کے درخت پر چلا کر دیکھا۔ درخت کٹ کر جدا جا لگ
جا پڑا اور اسکے ساتھ ہی سنبک کمار کا سر بھی تن سے جدا ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد جب
چندر نکھا حسب معمول اوسکے لیے کھانا لیکر آئی اور سنبک کا سر تن سے جدا دیکھا تو سخت
گریہ وزاری کے بعد نہایت غضبناک ہو کر دشمن کی تلاش مین ہر جہا طرف بن بن دوڑی دوڑی
پھری۔ مگر رامچندر لکشمن کی صورت نظر آتے ہی اپنے لخت جگر بیٹے کی ناگہانی موت کا
سب غم بھول گئی۔ غضب و غصہ سب کافور ہو گیا۔ ہزار جان سے ان پر فریفتہ ہو کر اولے
آپکو نا کتخدا ظاہر کر کے انسے شادی کرنیکی خواستگار ہوئی مگر جب اونھون نے اسکی
درخواست سخت نفرت کے ساتھ نا منظور کی تو یہ اپنے دل مین نہایت پشیمان اور دل برداشتہ
ہوئی اور اسمین اپنی بڑی بے آبروئی اور ننگ کلی سمجھکر اپنے خاوند کھر دوشن پر فریادی گئی
اور رامچندر لکشمن کو سنبک کمار کے قتل کرنے اور زبردستی اپنی عصمت کے خواہان
ہونے کا الزام لگا کر اور انکی دست درازی سے بمشکل اپنی عفت و حرمت بچا کر بھاگنے کا اوسے
یقین دلا کر ان پر چڑھا لائی۔ تنہا لکشمن نے کھر دوشن کی فوج سے مقابلہ کیا۔ اثنا جنگ مین
ایک دلاور شاہزادہ جو بسبب کھر دوشن کے ہاتھ سے اپنے باپ راجہ چندر رو دسے

تڑپ تڑپ کر دم توڑتے نظر آنے لگے - العطش العطش کی آوازین ہر طرف سے بلند
ہونے لگین - آن کی آن مین خون کے نالے بہہ گئے - کشتون کے پشتے اور
لاشون کے انبار لگ گئے - دم کے دم مین قیامت کا ایک خوفناک منظر دکھائی دینے
لگا - دونون لشکرون نے خوب سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا - بہت دیر کی سخت معرکہ آرائی
کے بعد پرہسؔت کے لشکر کے پانون کسیقدر اکھڑتے نظر آئے - انکے وہ تُلے
ہوئے ہاتھ جنمین لگی ہوئی تلوارین ایک ایک وار مین کئی کئی کا خاتمہ کر جاتی تھین کچھ کچھ
ڈھیلے پڑتے معلوم ہوئے - یہہ دیکھکر آزمودہ کار جنرل نینڈ رپک نے اپنی سپاہ
کو کچھ ایسے جوش دلانے والے الفاظ مین للکار کر ڈپٹا کہ انکی تلوارین جو رک رک کر چلنے لگی
تھین پھر بجلیان بنکر چابک دستون کی گردنون پر کوندنے لگین - بہادر نینڈ رپک
نے آگے بڑھکر پرہست کے رتھ پر اینچے ہوئے ہاتھوں سے ایک ایسا گرز لگایا
کہ دفعتاً گھوڑے رتھ سے الگ ہٹ گئے - رتھ ٹوٹ گیا پرہست فوراً دوسرے
رتھ پر سوار ہو کر لڑنے لگا - اسے بھی آزمودہ کار جنرل نے ایک ہی ضرب مین اڑا دیا
یہہ دیکھکر دھؔمر وشؔن[1] کچھ اس زور سے للکارتا ہوا جھپٹا کہ حریف کے لشکر کے کلیجے
دہل گئے - تیرون کی بوچھار سے دشمنون کے منھہ پھیر دیے قریب پہنچکر

---

[1] دھمر وشن راجہ ریچھ کا لڑکا اور راون کا بہنوئی تھا جسکو راون کی حقیقی
بہن چندرنکھا (جسے سروپ نکھا بھی کہتے ہین) بیاہی گئی تھی - یہہ دیت قسم کے دیودھرون
کا افسر راون کا سب سے بڑا اور معتمد سردار لنکا پوری میں لطور صوبہ دار مقرر تھا - جب اسکے دو لڑکون
مین سے بڑا لڑکا سنبک کمار جنوبی ہند کے ایک جنگل مین جو دنڈک بن کے نام

اور اپنے خاندان کو بٹہ لگائے - ہم نے راجپوتی کل مین اسلئے جنم نہین لیا ہے کہ جان چھپا کر گھرمین جا بیٹھین - ہمارے جسم مین ہمارا راجپوتی خون جوش مار رہا ہے اور خون کی پیاسی تلوارین غلافون مین تڑپتی ہوئین دشمنون کی گردن پر چلنے کے لئے آپ کے حکم کی منتظر ہین -

پینڈریک - اچھا تو اب ڈھیل کیا ہے - اپنے اپنے نیزے سنبھال لو - تیر کمانون پر چڑھا دو - وہ دیکھو! دشمن کی فوجین موت کے انتظار مین تیار کھڑی ہین -

سینا پتی کے منھ سے ان فقرون کا نکلنا تھا کہ دفعتًا بہادرون نے نیزے تان لئے وہ خارا شگاف تلوارین جو ابھی ابھی نیامون مین گھسی ہوئی تھین ایکدم ہوا مین چمکنے لگین - ترکشون سے تیر نکل نکل کر لب سوفار جا پہونچے - جنگی باجون کی آوازین ہوا مین گونجنے لگین - ادھر سے راون کے آزمودہ کار جرال ہست - پرہست اپنے بیٹون کو لئے ہوئے آگے بڑھے - سوارون کے حملون سے زمین تھرتھرانے لگی - رتھون کی گھڑگھڑ اور ہتھیارون کی چھم چھپا چھپ سے آسمان گونج اٹھا - تیرون کی بارش سے آفتاب کی کرنین جو لڑنے والے دلاورون کی بہادری دیکھنے کے لئے اسوقت اور دو قدم آگے بڑھا آیا تھا بالکل ڈھک گئین - نیزے بہادرون کے سینہ کو چھید چھید کر پار ہونے لگے تلوارین خون مین سرخ ہو گئین - مست ہاتھیون نے ہزارہا پیدلون کو روند ڈالا - جوانمرد للکار للکار کر دشمنون کا سر تن سے جدا کرنے لگے - مقتول خاک پر لوٹتے اور

لہ پرانے زمانہ مین علاوہ ہاتھی اور گھوڑون وغیرہ کی سواری کے گھوڑون کا رتھ بھی ایک ایسی سواری تھی جو بوقت جنگ بہت کام دیتی تھی -

پہنے اور ہتھیار باندھے قلعہ سے نکل نکل کر اسی میدان کی طرف کو جوق جوق آرہے ہین اور فوجی افسر اپنے اپنے رسالون کو ترتیب سے کھڑے کرتے جاتے ہین جب برزن[1] کا تمام لشکر جنگی اصول کے موافق ترتیب سے صف بستہ ہو کر کھڑا ہو گیا تو سینڈر یک[۱] نے لشکر مین ایک چکر لگایا اور تمام فوج کو مخاطب کرکے اسطرح کہنے لگا۔

سینڈریک - بہادرو! آج خوش قسمتی سے وہ وقت آگیا ہے جسکے لئے تمہاری خونریز تلوارین مدتون سے نیامون مین بڑی تڑپ رہی تھین۔ آج دیکھنا ہے کہ وہ کیا ایسا جوہر دکھاتی ہین۔ نیرو!! مجھے اس بات کے کہنے کی ضرورت نہین ہے کہ جنگ چھتریون کا کل دھرم ہے اور میدان جنگ مین دشمن کے مقابلہ پر جان لڑانا ہی سپاہی کا اعلی فرض ہے۔ ایسا وقت آنے پر اونھین جوش دلانے کی کوئی ضرورت نہین پڑتی۔ ہان اگر کوئی تم مین بزدل ہو۔ جنگ سے ڈرتا ہو۔ جسکو جان عزیز ہو وہ شوق سے بے کھٹکے اپنی تلوار ڈالکر ابھی چلا جائے اور گھر مین جاکر زنانی پوشاک پہنکر بیٹھ جائے۔

فوجی لوگ (بلند آواز سے) نہین نہین۔ ہم مین کوئی ایسا بزدل نہین ہے۔ کوئی ایسا ڈرپوک نہین ہے ہم دشمن کے مقابلہ پر ہر دم ہر وقت لڑنے کو تیار ہین۔ ابھی آپ دیکھینگے کہ ہماری تلوارین۔ ہمارے تیر۔ اور ہمارے خنجر کسطرح ان راکشسون کے سرون پر چل چلکر انھین ہمیشہ کے لئے خاک پر سُلاتے نظر آئینگے۔ اور ہمارے کبھی خطا نہ کرنیوالے تیر ابھی ان بے دینون کے جسم کو چھلنی بنا بنا کر انکا خاتمہ کرینگے۔ اے بہادر سردار! ہم مین کوئی ایسا نامرد نہین ہے کہ میدان مین پشت دکھا کر چھتریون کے نام کو ڈبوئے

[1] راجہ برزن کے سو لڑکون مین سے سب سے بڑا لڑکا تھا جو اسوقت سیناپتی کا کام انجام دے رہا تھا

برن ملی (غصہ کو دباکر) اچھا اِس گستاخ ۔ بے ادب و بے لگام کو ہمارے دربار سے ابھی نکالدیا جاوے ۔

نوان باب

میدان جنگ

پڑی ہے چوٹ آکر ابر باران اور بجلی مین
الٰہی خیر دیکھین اسکا کیا انجام ہوتا ہے

سیگھ کوپر[ا] کے باہر ایک وسیع میدان مین جہان تھوڑی دیر پہلے بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا اب غضب ہی کا ہیبت ناک سین نظر آرہا ہے ۔ ایک جانب راکشسون کی فوج کے دَل کے دَل چھائے پڑے ہین جنکے برق صفت گھوڑون کی رگ رگ مین بھری ہوئی تیزی اونھین چپ چاپ نہین کھڑا ہونے دیتی۔ بیچین ہو ہو کر اچھلتے کودتے ہین اور کنوتیان بدل رہے ہین ۔ مست ہاتھیون کی قطارین دشمنون کو اپنے ایک ہی ریلے مین روند ڈالنے اور اونکی جانون کا خاتمہ کرنیکے انتظار مین کھڑی ہین جنپر نبرد گار بیٹھے ہوے اپنے جان ستان نیزے اور خون بہا بھالے ہوا مین چمکا رہے ہین ۔ صبح کے آفتاب کی ترچھی شعاعین ان چمکتے ہوے نیزون اور کھنچی ہوئی تلوارون پر کچھ گھبرا گھبرا کر پڑتین اور پریشان ہو ہو کر ادھر ادھر پھیل جاتی ہین ۔ دوسری جانب فوجی لوگ زرہ بکتر

ا؎ اس شہر کا نام پاتال تینڈریگ نگر بھی لکھا ہے ۔

اس سے جو کچھ کہلایا جاتا ہے کہتا ہے ورنہ اسکی کیا مجال کہ شاہون کے دربار مین ایسے کرخت الفاظ زبان سے نکال سکے۔ ایلچیون کا درجہ طوطے اور مینا جیسے بے زبان جانورون سے بڑھکر نہین ہوتا جنھین اونکا مالک جسطرح سکھاتا ہے بولتے ہین۔ یہہ خود تو تلوار سنبھالنا تک نہین جانتا۔ پھر اسکے ناپاک خون مین اپنی تیغ آبدار کو آلودہ کر کے کیون نجس کیا جاے۔ کیا متوالے اور مست ہاتھیون کے خون مین اپنا قوی پنجہ رنگنے والا شیر زمینڈک جیسے بے حقیقت جانور کی ٹرٹر پر کبھی غضبناک ہوکر حملہ کر سکتا ہے۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۹۲ استی سنگیست (جو اندر کا باپ تھا) جنگ مین ہار کر پاتال لنکا مین (جو ایک بہت محفوظ مقام تھا اور جسکی آمد و رفت کا راستہ بجز ایلچیوں کے اکثر ہندی اور بانر بنسیون کے کسیکو معلوم تھا) جا چھپا تو استی سنگ یا ست ایک وزیر جسکی نر بطات کو لنکا مین بطور تھانہ دار مقرر کر دیا تھا جنکیس اپنے سب سے بڑے بیٹے مالی نے مار کر پھر لنکا کی سلطنت اپنی قبضہ اختیار مین لی اور لوہ نجیا دھ تاب اپنا سکہ جما کر دیا استی سنگ کے بیٹے راجہ سہسرار کو مطیع کر کے رتنو پور کی سلطنت بھی اپنے تابع کر لی۔ مگر جب سہسرار کے بیٹے آندر کے عہد سلطنت میں رتنو پور کی سلطنت پھر اسے عروج کو پہونچی اور بہت سے راجے مالی کی اطاعت سے پھرنے لگے تو مالی نے انکو مطیع کرنے کیلئے ان پر فوج کشی کی۔ اودھر سے ان راجاؤن کی امداد پر آندر اوسکے مقابلہ پر آیا سخت معرکہ آرائی اور جنگ کے بعد مالی میدان جنگ مین بڑی بہادری کے ساتھ لڑکر مارا گیا۔ راکشسون اور بندرون کا لشکر بھاگ کر پھر پاتال لنکا مین آ چھپا۔

کام صرف پیغام دینے اور جواب لیجانے کا ہے نہ کہ بحث کرنیکا۔

ایلچی۔ حضور کا فرمانا بجا ہے۔ لیکن حضور ذرا سوچ سمجھکر جواب دین جلدی نکرین۔

برن ٹ (غصہ سے) جب تجھے منع کیا جاتا ہے تو تو بار بار کیون بکتا ہے۔ پہلے جو کچھ کہا گیا جا کر کہدے اور سمجھا دے کہ اگر لنکا کی ہوا اوسکو نا موافق ہے اور حکومت سے دل بھر گیا ہے تو اپنے باپ[ل] دادا کی طرح بانا [illegible] لنکا مین زندگی کے باقی دن پورے کرے اور اگر زندگی سے بھی بیزار ہے تو سمجھ [illegible] آجانے میں اوسکی خواہش پوری کرسکو تیار ہون۔

ایلچی۔ حضور شاہنشاہ راون سے بگاڑا [illegible] الفاظ سنکر اگر کہین اوسکی آتش غضب بھڑک اوٹھی تو ان کی [illegible] آپ شاہ . . . . .

برن ٹ (غضبناک ہوکر) کیا تیری بھی شامت آئی ہے۔ [illegible] ہی کام تمام کیا جاے۔

برن ٹ کی زبان سے ان الفاظ کا نکلنا ہی تھا کہ فوراً چند ننگی تلوارین نیام سے نکل نکل کر اسکی طرف کو جھکین۔ پنڈریک کی تلوار نے جو پہلے ہی سے ایلچی کی سخت گوئی سن سنکر نیام مین تڑپ رہی تھی مگر بغیر شاہی حکم کے اشارہ کے باہر نہ نکل سکتی تھی اس بیچارہ کا کام تمام کیا ہی ہوتا کہ ایک دانا اور مدبر منتری نے سب کو روک کر برن ٹ سے التماس کی۔

منتری (دست بستہ) جہان پناہ یہ ایلچی ہے اسکا مارنا کسی طرح روا نہین ہے۔

سلہ جب راون کا پر بابا راجہ سکیس معہ کھکو پور کے بندھنی راجہ کھکند کے رتنو پور کے راجا

کیا آپ سے یہہ باتین پوشیدہ ہین - بس اپنی خیر اطاعت قبول کر لینے میں ہی سمجھیے ورنہ یاد رکھیے اونھین کی طرح آپکو بھی پچھتانا اور . . . .

برن (چین بچبین ہوکر) بس بس زیادہ بکنے کی حاجت نہین - ہم سمجھ لیے بس اوسکے سر پر کال کھیل رہا ہے - یا کوئی نشہ پی لیا ہے - یا سرسام ہوگیا ہے - کیا لنکا میں کوئی ایسا طبیب نہین جو اوسکا علاج کرے - اندر کو جیت لیا تو وہ کچھ آپے سے باہر ہوگیا ہے - بھلا جس ملک کی رعایا ہی اپنے راجہ سے ناخوش ہو اوسکا فتح کر لینا بھی کوئی بہادری کا کام ہے ؟ نل کنور - یم - مرت وغیرہ کو مغلوب کر ہی لیا تو کیا ہوا - یہہ دب گئے تو جان لیا کہ تمام دنیا مطیع ہوگئی - تلی جو بھی کا شکار کرکے شیر نر کے مقابلہ کا دم بھرتی ہے - کل تک تو اوسکے باپ دادا پاتال لنکا میں منھ چھپائے پڑے رہتے تھے - آج اوسکو یہہ حوصلہ ہو گیا - غیرت نہین آتی جا کہدے " اگر طاقت کا کچھ گھمنڈ ہے اور شمشیر کا کچھ زور ہے تو ابھی میدان مین آجاے ،، (تلوار پہ ہاتھ رکھکر) دیکھ اسی سے اوسکا سر دھڑ سے جدا کر دیا جائیگا

ایلچی مگر . . .

برن بس مگر وگر کی کوئی ضرورت نہین - ہم اور کچھ سننا نہین چاہتے تو ایلچی ہے تیرا

بقیہ صفحہ ۹۰ - اسکو راون نے فتح کرکے اسکی لڑکی کنک پربھا سیادن جس سے ایک لڑکی گرشتہ چترا پیدا ہوئی جسے راون نے متھرا کے راجہ ہر ماہن کے لڑکے مدھو کو بیاہ دی -

ﮥ۵ نل کنور کوہ کیلاش کے شمال درلنگھ پور میں اندر کی طرف سے صوبہ دار تھا - یہاں کا قلعہ راون کو بڑی دقتوں اور حکمت عملیوں سے فتح ہوا -

نیم[1] کو کیا ملگیا۔ سہسر رشمی[2] و مُرت[3] اور مَل گنور[4] وغیرہ کے کیا ہاتھہ آیا۔ آخر سب کو پسپا ہی ہونا پڑا نہ۔ یہہ تو سب کل ہی کی باتین ہین۔ کیا آپ بھول گئے۔

اور نکتیس پور کے راجہ لسّبرو کو بیاہی گئی تھی) بیٹا اس کا موسیرا بھائی تھا۔ اندر نے راون کی پیدائش سے پہلے اوسکے باپ کے حقیقی بڑے بھائی مالی کو جنگ مین مارکر اور لنکا کا راج اپنے قبضہ مین لاکر بیسرون کو یہان کا تھانہ دار مقرر کردیا۔ مالی کے دو چھوٹے بھائی سومالی اور مالوان معہ اپنے تمام خاندان اور فوج کے پاتال لنکا مین جا کر چھپ رہے جب راون (سومالی کے بیٹے رتن سروا کا بیٹا) نے ہوش سنبھالا تو اول بیسرون ہی سے مقابلہ کیا اور اوسکو لنکا سے نکالکر اپنے دادا کی کھوئی ہوئی سلطنت پر قبضہ جمالیا۔ پشپک بمان (طیارہ) راون کو بیسرون ہی سے ہاتھہ آیا تھا

[1] نیم = اندر کا جنوبی جانب کا لوک پال تھا۔ اسکو شکست کر راون نے کہا کہ اندر (جو ایک نامی راجہ کہہ کند کے ایسی ہی نام پر بسا ہوا تھا اور اب اندر کے قصہ مین ہوگیا تھا) بال اور سگریو کے باپ سورج کو کہہ کند کا بڑا لڑکا تھا دیا اور کہکو پور جو بانرسیو نکی پرانی راجدھانی تھی کہ کند کے چھوٹے لڑکے رکش رج کو دیا۔

[2] سہسر رشمی کوہ وندھیاچل کے جنوبی دامن مین دریاے نربدا کے گرد و نواح مین جنوبی ہند کا ایک بڑا طاقتور راجہ تھا۔ جسے راون نے اندر پر فوجکشی کرتے وقت راہ مین فتح کیا۔ اس راجہ کی اجودھیا کے راجا اننرنیہ سے بڑی دوستی تھی۔ جب اسنے اوسسے شکست کھاکر دنیا کو ترک کیا تو اننرنیہ بھی اپنے بڑے لڑکے دسترتھہ کو راج دیکر منی ہوگئے۔

[3] مُرت وسط ہند مین راجپور نگر کا ایک بے رحم اور جانورون کو یگیہ مین چڑھانیوالا راجہ تھا

اچھا ہے ناحق کیون خلق کا خون بہایا جاے - ورنہ تلوار سے کام لینا ہی پڑیگا-

ماریچ - بہت درست راے ہے -

پنچ مکھ - بہت مناسب ہے -

سنپھن ہسرت - ہان کیا ہرج ہے - ہان جاے تو ہان ہی جاے -

راون کو بھی بھبھیشن کی یہہ راے بہت پسند آئی اور اسیوقت ایک تجربہ کار دیرینہ سال شخص کو بلا کر بطور سفیر برٹن کے پاس بھیجا گیا -

ایلچی سکھ پور مین پہونچکر اور دربان سے اطلاع کرا کر برٹن کے دربار مین داخل ہوتا ہی -

ایلچی زمین کو بوسہ دیکر ، حضور مین شاہ کشورستان سرتاج شاہان جہان شہنشاہ راون کا دوت ہون - جنکے قدمون مین تمام راجے مہاراجے سر عقیدت جھکاتے اور آداب بجالاے ہین - اونھون نے فرمایا ہے کہ آپ یا تو اطاعت قبول کرین ورنہ تیغ و تبر سے تیار رہیں -

برٹن رنجیدہ ہو کر ، کون راون ؟ کہان سے آیا ہے !! مدہوش ہو رہا ہے - کیا ہمکو کمزور اور ذلیل سمجھ لیا ہے - اگر اوسکا جنگ کا ارادہ ہے تو ہم ہردم تیار ہین ہمنے چوڑیان نہین پہن رکھی ہین جو اوسکی ان دھمکیون مین آجائین -

ایلچی [illegible] - ونھون نے فرمایا ہے " جنگ سے کوئی فایدہ نہین ناحق رعایا کی تباہی اور فوج کا خون ہوگا بس اور کچھہ نہین - آئندہ اپنی حکومت کے غرور مین آکر جنگ پر کمر باندھی ناحق فوج کو قتل کرا کر اور بڑے بڑے سورماؤن کو تہ خاک ملوا کر آخر اپنے آپکو بھی ذلت گرفتاری کرایا " برٹن[۱] نے مقابلہ کیا یا یا -

---

[۱] بنسیدان ان کی ماں ملیکسی کی حقیقی بہن کو سکی کا دعوی تک نہ گیا جب مرحوم سندکی ... الدم [illegible]

اطاعت قبول کرلیگا۔

پرنچ مکھ۔ حضور! آخر اندرجی کا دل سیر اسے رہ چکا ہے نہ۔ کچھ تو اوسکی سہی مغروری اور نخوت کا اثر ہو۔ پس اوس کمبخت کی موت اوسے گھیرے پھر رہی ہے اور کچھ بات نہیں۔ جیون جیون حضور نے اوسپر نرمی کا برتاو کیا تیون تیون اوسکی حوصلے اور بڑھتے گئے۔

سنبھن سُرت (تیسرا منتری) اب تلوار سے کام لئے بغیر کام چلتا نظر نہین آتا۔

راوݨ۔ پس تو آپ لوگون کی بھی یہی راے ہے کہ اس مغرور کا سر خنجر کی دھار سے جھاڑا جاے۔

ببھیشݨ۔ میری راے یہہ ہو کہ پہلے اوسکے پاس ایک سفیر بھیجا اور سمجھایا جاے اگر باز جا تو

سب تھے۔ چونکہ اندر کے عہد سلطنت میں اکثر اندرجی کا فریق غالب [illegible] تھا بلکہ آخر کو اسُرون کا فریق بالکل دب گیا تھا اسلیے یہہ زبردست فتحمند فریق [illegible] مکرور مفتوح فریق کو ہر قسم کے تحقیری اور ذلت کے الفاظ سے نامزد کیا کرتا تھا [illegible] ابی کہتا اور اس طرح اپنی جانب کے عام لوگون کے دلون مین [illegible] پوری نفرت کرا کرا نے اسکا سلطنت کا بڑا ذریعہ سمجھنا اندر کے عہد مین [illegible] کا فریق اسقدر بدنام ہوا کہ راون کے عہد مین ایسے عروج کے لیے [illegible] اندر کا راون کے ہاتھ گرفتار ہو جانے پر بھی یہہ داغ اس فریق سے [illegible] سری رامچندرجی کی [illegible] وہان نثار رانی سیتا کے راون کے ہاتھ [illegible] داغ سمر ولیاہی بڑھ گیا۔

تھے اور جنسے مشورہ لینا منظور ہوتا تھا - اسوقت مہاراجہ راون کا عاقل و دور اندیش
اور رموز سلطنت و قواعد تمدن کا پورا عالم بھائی بھبھیشن اور چند تجربہ کار و مدبر وزیر اپنے
اپنے درجہ سے تخت شاہی کے آس پاس ادب سے سر جھکائے بیٹھے ہین

راون (سب کی طرف مخاطب ہوکر) اب ہمنے بخوبی جان لیا کہ جبتک اوس نابکار کی
سرکوبی پوری پوری نہ کیجائیگی وہ اپنے دلی ارادوں سے ہرگز باز نہین آئیگا
آجتک جو نرمی اور سہولیت کا برتاؤ اوسکے ساتھ کیا گیا - ے اوسی نے اوسکو
اور بھی متمرد اور مغرور بنادیا ہے - اسمین جو کچھہ آپ لوگون کی راے ہو وہی کیا جاے

ماریچ - بیشک حضور - اوسکی وہمی طاقت اور خیالی قوت کا زور اوسوقت تک ہرگز
نہ ٹوٹے گا جبتک اوسکو اوسکی مغروری کا مزہ پورا پورا نہ چکھا دیا جائیگا -

راون - ہمنے اوسکی طرفسے اتنک بہت کچھہ چشم پوشی کی اور اسی خیال میں رہے
کہ جب اندر* جیسا مغرور ہی زیر کرلیا گیا تو یہہ نابکار سبرن جو اوسی کی جانب سے مغربی
حصۂ ملک مین بطور لوک پال (وایسراے) مقرر تھا ہماری طاقت و عظمت - ہمارے

---

* اندر رتنوپور کے راجہ سہسرار کا بیٹا اور اشنی سنگ کا پوتا ایک نامی و دبدبہ راجہ تھا
جسنے اپنے ہی قوت بازو سے اپنے باپ دادا کی سلطنت کو ترقی کے اعلے درجہ پر پہونچایا -
تمام کوہ بجیاردھ یا اوسکے شمالی و جنوبی دونون دامنون مین دور دور تک ایک مستحکم
سلطنت قایم کرکے اسنے چار اطراف کے چار لوک پال مقرر کئے - راجہ مکردھج رانی ادتی
کے بیٹے کو جوتپور مین جانب شرق کا لوک پال مقرر کرکے اوسکا نام سوم رکھا -
راجہ میگھہ رتھہ کے بیٹے کو جانب غرب کا لوک پال میگھہ پور مین مقرر کرکے سبرن نام رکھا

روزانہ سے فارغ ہو کر اُس کمرہ مین آبیٹھتا ہے جسمین کسی مُہم کی نسبت صلاح مشورہ
کرنیکے لئے صرف وے ہی لوگ آسکتے تھے جو اِس کام کے قابل سمجھے جاتے

[illegible] کا نام اسوقت راکشش دیپ مشہور تھا اور یہان کے سب لوگ
سب راکشس کہلاتے تھے اسلئے کہ اول تو مہاراجہ راون کے ایک [illegible] کو
(جو راون سے [illegible] پہلے ایسے تا راجہ پورن گھن کے ایک اور راجہ سہسترانس کے
ہاتھ سے جنگ مین مارے جانے اور پھر اُس کی سلطنت چھین جانے سے پریشان و سرگردان پھرتا تھا
راکشس تو [illegible] اندر شہیم نے کسی جرم سابقہ کا انتقام لیا تھا کرکے
[illegible] تھا [illegible] کے اسوقت سے راکشس نام پڑ گیا تھا
[illegible] نسلاً بعد نسل [illegible] چلے آتے تھے سوم جب راون جیسا عالم و عاقل شہنشاہ ہوا
انہیں جیسے مہاتماؤں کی [illegible] اور [illegible] عورت رانی سیتا
کو [illegible] تو لوگ اسے [illegible] ظالم [illegible] وغیرہ بُرے بُرے
ناموں سے پکارنے لگے اور اسکے خاندان و سپاہ تک کو بھی راکشس کہنے لگے۔
اس راکشس دیپ کے قریباً وسط میں ایک شہر بنام لنکا پوری اسکی راجدھانی تھا
جسکے گرد اگرد کی دیوار فصیل سونے کی طول میں تھی چونکہ اس شہر کے آس پاس سونا کا کان
سے [illegible] نکلتا تھا جسکی وجہ سے یہاں اُسکی بہت افراط تھی اور عمارتوں مین عموماً سونے
کا کام کثرت سے ہوتا تھا اسلئے آجتک لنکا سونے کی مشہور ہے۔ زمانہ کے انقلاب سے
آجکل اس جزیرہ کی شکل و ہیئت مین بہت کچھہ فرق آگیا ہے اور اس کل جزیرہ کا نام بجائے
راکشش دیپ کے اپنی دارالسلطنت کے نام سے لنکا پڑ گیا ہے۔

اے الم۔ مین آپکی داسی ہون آپکے قدمون کی خاک ہون۔ آپکی خطاوار ہون۔ باندھیے مارئیے۔ جو چاہے لیجیے۔ مگر غصہ اتار دیجیے۔ بس بہت ہو چکا۔ اب معاف کیجیے۔ مجھ مین تاب نہین کہ آپکی فرقت زیادہ سہ سکون جس طرح باطن مین آپ ہردم میرے پاس ہین ظاہر مین بھی پاس رہیے

آجاؤ بس اب راہ نہ اسے یار دکھاؤ

مشتاق ہون مشتاق ہون دیدار دکھاؤ

انھین تصورات مین پڑے پڑے جب ذرا آنکھ جھپک [illegible]

آٹھوان باب

غارت

نغمہ [illegible] جب تک جو کا [illegible]

نہوں جنگ جوتا [illegible]

صبح کا سمان ہے قریباً آٹھ بجے کا وقت ہے آفتاب کی سنہری سنہری کرنین خاور مشرق سے نکل نکل کر جزیرہ لنکا کی اونچی اونچی سنہری [illegible] پر پڑکر جھلملا جھلملا کر کچھ عجیب لطف دے رہی ہین۔ شہنشاہ راون [illegible] اور [illegible]

۱؎ بحر ہند مین ایک جزیرہ ہے جسکو لسانی اشوریا مین [illegible]

بھی چاٹ جاتے ہین - انسان کو دیوانہ بنا دیتے ہین - لبا اوقات نادان تو نادان
عاقلون اور عالمون کو بھی خودکشی وغیرہ بھاری بھاری گناہون کا مرتکب بنا دیتے
ہین جنکے باعث ان مین بہت طرح طرح کی مصیبتین اور رنج وغم اوٹھانے پڑتے ہین - یا [illegible]
کو دی ان دکھون کو - اوٹھائے [illegible] ان گناہون سے توبہ کرتی ہون - زندگی بھر
کے لئے توبہ کرتی ہون اپنی دانست مین کبھی کسیکو ستاؤنگی - دل سے زبان سے
جسم سے حتی الامکان کوئی ایسا فعل نہ کرونگی جو کسیکو باعث رنج ہو - یہی پاکیزہ
خیالات تھے جو کبھی کبھی انکی ٹوٹی ہوئی امیدون کو لوٹا لاتے تھے یا شوق کتب
بینی یا مطالعہ کا مدد گار ہوتے ہین - سب صاحب کا کام دیتا تھا ورنہ سخت مایوسی
مین کہان زندگی بہت دوبھر ہو جاتی - رات دن کی تنہائی بیقراری مین تڑپ تڑپ
کر [illegible] کے جو [illegible] نقل [illegible] کون [illegible] سکتا ہے - ہر دم پریشان
خیالی مین [illegible] ہوا [illegible] نہین ہو جاتا - انھین نیک خیالات
کی بدولت انکو امید [illegible] کی کافی [illegible] جلوہ گری نظر
پی کو اپنے پاس دیکھوگی [illegible] کی صورت دیکھنے اور اوس سے ہمکلام ہوکر آمنے سامنے
بات کا خیال اونکے دل مین کچھ ایسا چڑھا ہوا تھا کہ لبا اوقات تنہا بیٹھکر اور
آنکھین بند کرکے پی کی اسی من موہنی صورت کا تصور باندھتی جو اسنے بیاہ
کے وقت دیکھی تھی اور اس خیالی صورت سے یون گویا ہوتی " اے پیارے پی!
اب مجھے آپ زیادہ نہ ستائیے اسکے بعد مجھے دونون جہان [illegible] سے

سمایا ہے ایسا تو ان نظرون مین میری
جدھر دیکھتی ہون ادھر تو ہی تو ہے

کیا ہے۔ اس جنم میں نہیں تو کسی جنم سابقہ میں ضرور مجھ کمبخت نے کوئی گناہ کیا ہوگا کسی کے آرام میں خلل ڈالا ہوگا یا کسی میں بچھو یا کرایا ہوگا کسی بیکس پر اپنی آتش غضب کو ٹھنڈا کیا ہو یا اپنی طاقت کے زعم میں آکر کمزور کو ستایا ہو کسی سادہ لوح کو ریاکاری کے جال میں پھانسکر چین بنایا ہو یا طمع میں آکر کسیکا دل دُکھایا ہو غرض کوئی نہ کوئی مینے ایسا ہی گناہ کبیرہ کیا ہے اسی کا یہ ثمرہ اعمال ہے۔ یہہ سب اپنے ہی کیے کی سزا ہے کسی غیر کی اسمین کچھ خطا نہین جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ پیارے بھرتار آپکی اسمیں کوئی خطا نہین۔ مجھے اب آپ سے کوئی گلا نہیں۔ شکوہ نہین شکایت نہین۔ جبتک مجھ بدبخت کی تقدیر جو اپنے ہی اعمال کے ثمرہ میں بنتی ہے بگڑ رہی ہے آپ بھی ناراض ہین۔ جبتک مین اُن اعمالوں کی کافی سزا نہ بھگت لونگی تب تک آپ کیا سب ہی کی نظروں سے گری رہونگی۔ ہائے پہلی میں آپکی بھی گنہگار ہون کہ آپ بیخطا کو اتنا خطاوار جانتی تھی۔ آپ ہی کی ذات مبارک پر یہہ سب الزام لگارہی تھی۔ دراصل بیخطا کو خطاوار ٹھیرانا یا بے گناہ کو گنہگار بتانا بھی ایک بڑا گناہ ہے۔ حیف! مین ایسی بھولی۔ مین ایسی بیخبر ہوگئی مین تو یہہ سب کچھ شاستر (کتب مقدس) میں پڑھ چکی ہون کہ دنیا کے تمام رنج و آرام اپنے ہی نیک و بد اعمال کا نتیجہ ہیں ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

افسوس! مینے سب پڑھا پڑھایا خاک میں ملا دیا۔ ایسی غافل ہوگئی۔ ہائے! دنیا کے یہہ رنج و محن۔ اندوہ و غم تکلیف و الم بھی کس بلا کے جانکاہ ہین کہ عقل و ہوش کو

آتے اور گلاب سے رخساروں پر ڈھلک ڈھلک کر زمین پر گر گر پڑتے ہیں۔ اسکے سرخ سرخ چہرہ پر اب سیاہی دوڑتی جاتی ہے - اسکے وہ گھونگر والے بالوں کی لٹیں جو کبھی کنگھی کر کر کے سنوارے جاتے تھے اب الجھ الجھ کر رہ جاتے ہیں اسکی بیقراری دل و بیتابی قلب کا حال کچھ نہ پوچھیے کہ کس درجہ بڑھی ہوئی ہے ؎

شعلہ و برق و شرر بھی ہنسنے دیکھے کوئی
بیقراری میں نہ پایا اس دل بیتاب سا

ہاے! کس حسن سے مخالفت کیگئی ہے - کس معصوم پر انتہا کا ظلم ہو رہا ہے - آہ! یہ بھولی بھولی صورت اور اسپر یہ ستم - یہہ اٹھتی ہوئی جوانی کے دن اور یون تنہائی میں گذریں - یہہ شباب کی بڑھتی ہوئی امنگیں اور اسطرح دل کی دل ہی میں رہجائیں - افسوس ؎

یہ فصل گل میں مقدر نے اسکو خار دیا
پھنسا یا دام میں کھانے نہ دی چمن کی ہوا

؎ بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

آہ! یہہ ننھا سا کلیجہ اور اسپر اسقدر رنج و غم کی چڑھائی - یہہ نشیلی انکھڑیاں اور یوں خون دل بہائیں - ہاے! اس ظلم و ستم کی کوئی انتہا بھی ہے اسکا کوئی پرسان بھی نہیں - پرسان بھی کون ہو جب بادشاہ وقت ہی کسی بیگناہ پر ناحق ظلم کرنے پر آمادہ ہو جاے تو مظلوم کس سے فریاد کرے کسکی تاب

بسنت تلکا۔ خیر جو کچھ ہو۔ آپکو تو کبھی ناامید نہونا چاہئے۔ اگر آپ یونہی ناراضگی ہے
بھی تو ہمیشہ رہنی ہوگی۔

انجنا۔ ہاں یہ تو میں بھی خیال کرتی ہوں۔ بالکل نراس نہیں ہوں۔ نراس ہی ہو جاتی
تو زندہ کسکے سہارے رہتی ؎

امید ہے وہ باعث ہستی انس و جان
امید ہے وہ جسکے سبب تھا جہان

یہ باتیں ہوتے ہوتے رات زیادہ گذر گئی۔ بسنت تلکا کی آنکھوں میں نیند
اپنی ماری اپنا رنگ دکھانے لگی۔ انجنا نے اسکی آنکھیں خمار آلودہ دیکھکر اُسے
سو جانے پر مجبور کیا اگر آپ کروٹیں ہی بدل بدل کر رات نکالدیا۔

اُدھر وہ غریب انجنا کو اپنے پیارے پتی کی انتظاری میں تنہائی و بے قراری سے
دو عام برس ہی نہیں گذرا بلکہ اب تو مہینوں پر نوبت پہنچ گئی۔ ساس کے
تیور بھی اب کچھ بدلے ہوئے دکھائی دینے لگے سسر نے بولنا چالنا
بھی کم کردیا سب ہی کو اس بیچاری سے نفرت سی ہوتی چلنے لگی سچ ہے
"جسے پی نہ چاہے اوسے کون پوچھے" بسنت تلکا کو بھی انجنا کا وہ خیال
جیسے اوسنے ایک شب اسپر ظاہر کیا تھا سچا ثابت ہوگیا اسکی حرمان
نصیبی اور فراق کی کاوشیں دیکھکر سخت افسوس آتی مگر سوائے اس ہجران
نصیب کی گونہ دلجوئی اور تسلیں دہی کرتے رہنے کے یہ بیچاری بھی اور کر ہی کیا
سکتی تھی۔ امیدیں روز بروز یاس سے بدلنے لگیں۔ بناؤ سنگار سب
ترک کردیا گیا۔ ان آنکھوں سے جنمیں کبھی سرمہ بھرا جاتا تھا اب آنسو بہ کر

انجنا۔ اور چھپکنا ہی کیا ہے۔ تقدیر کی گردش تو اسی کو کہتے ہین کہ کسیکی خطا کسیکے سر آپڑے۔

بسنت تلکا۔ آپ نے یہہ یقین ہی کیسے کرلیا کہ وہ ناراضگی آپ ہی پر اوتری

انجنا۔ مجھپر نہ اوتری تو اوتری کس پر۔ وے بھلا مسر کیسی کو کیا جانین۔ اونکا کیسی سے کیا تعلق۔ وے بعد کرکے سر کیسی کا کرہی کیا لیتے۔ اونکے دلمین مسر کیسی کی باتین سنکر نہ معلوم میری جانب سے کیا کیا برے خیالات پیدا ہو گئے ہونگے اور کسی نگالنے نہ اسے نے معلوم کیا کیا جاکر جھوٹ سچ لگائی ہوگی۔ میرا ماتھا تو اوسیوقت ٹھٹکا تھا جبکہ اوس بدذات مسر کیسی کے کرخت الفاظ کے تیر میرے دل کو چھید رہے تھے اور میری داہنی آنکھ پھڑکنے لگی تھی۔ مگر اسکے ہونا بدنتیجہ کا خاتمہ میں وہین تک سمجھی تھی کہ شاید وے ناراض ہوکر میرے اور اونکے ناہین کے سمجھانے سے منگئے تھے۔ یہہ خبر تھی کہ اسکا بھی رہ بدشگونی اپنا اثر دکھلائیگی

بسنت تلکا۔ پہلے تو مجھے اونکی ناراضگی کا شبہہ ہی تھا کہ شاید مجھپر نہو مگر اب وہ شبہہ درجہ یقین کو پہونچتا جاتا ہے۔ اونکی نور ہی بالکل بدلی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ دو ایک روز سے مین ایک دو بات اور بھی ایسی ہی تاڑ رہی ہون جو اونکی ناراضگی اور بے رخی کا اور بھی پکا ثبوت دے رہی ہین۔

بسنت تلکا۔ وے ایک دو بات کیا ہین

انجنا۔ ابھی مین انھین زبان پر نہین لاسکتی جبتک کہ اچھی طرح دیکھ اور آزما نہ لون شاید میرا ہی خیال غلطی پر ہو۔ اگر میرا خیال ٹھیک ہے تو وہ باتین چھپی نرہیگی خود ہی دس پانچ دن مین تجھے بھی معلوم ہوجائینگی۔

وہی الفاظ تمام ناراضگی کا باعث معلوم ہوتے ہین - سنجالون اس ہزار مسرکیسی
نے مجھ سے کس جسم کا بدلا لیا ہے (آنکھوں مین آنسو بھر کر) انھون نے تو
اپنی کہی نہ میری سُنی خواہ نخواہ غصہ کر بیٹھے - نہین معلوم کب تک مجھے اسی
رنج وغم مین جلنا پڑیگا ؎

فراق یار مین لب پر ہمارے آہ وزاری ہے
وہ فرقت نے ستایا ہے کہ ان آنکھوں سے دریا جاری ہے

بسنت تلکا - بی بی آپ بہت بھاری ہین - اونکو آپکی طرف کچھ ناراضگی
نہین ہو گی اس وقت کی بات بھلا اونکے کان تک پہونچی ہی کیسے ہوگی -
وہان آپکے اور ہم مینکے سوا اسوقت کوئی اور تھا بھی تو نہین
جو اُن تک جاتا

انجنا - بسنت تلکا تو سچ ہی کہا وہ پشتی ہو گئی کہ آنکھ کوئی بہونٹون ہلی
اور یون سب بات منہہ سے باہر جاتی ہے تو اوسکے پھیل جانیکا کوئی تعجب
نہین اوسکو دیر لگتی ہے اور دیوار کے بھی تو کان لگ جاتے ہین (دیوار ہم گوش دارد)
اسلئے ہی تو عاقلون نے زمانہ میں بھی ایسی بات منہہ سے نکالنے کو منع کیا
ہے جو سُن پانے پر کسیکو آکو زخاطر ہو -

بسنت تلکا - اچھا اگر بالفرض کسی طرح وہ بات اونکے کان تک پہونچ بھی گئی
ہو گی تو آپ سے ناراض کیون ہونگے - مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اسوقت آپکی
زبان سے تو ایک لفظ بھی رنج و غصہ کا نہین نکلا تھا - پھر آپکی اسمین کیا خطا
غصہ آتا تو مجھپر ہی -

انجنا۔ بس اسی بات سے کہ اتبک جھانگنے تک نہین۔
بسنت تلکا۔ یہ تو نارافنگی کا کوئی کافی ثبوت نہین۔
انجنا۔ مجھے اسلئے اور بھی شبہ ہے کہ نہین معلوم کہ اونکا غصہ کبھی اتبک سرد نہوا ہو۔
بسنت تلکا۔ نہین وہ غصہ اتناک نہین رہ سکتا۔ وہ تو اوسی وقت ختم ہوچکا تھا جب آپکے اور اونکے ستانے حاکر اونھین سمجھا کر منالیا تھا اور کوچ سے باز رکھا تھا۔ سوا اسکے اوس غصہ کا آپ سے کیا تعلق جو اسکی وجہ سے آپکے پاس نہ آتے۔
انجنا۔ مجھے تو یہی شبہ ہے کہ وہ غصہ ابھی سرد نہین ہوا۔ اور وہ مجھیر ہی معلوم ہوتا ہے۔ اونھون نے بھانورون کے وقت بھی جبکہ اگرہن[۱] کرانے کی رسم ادا کیجاتی ہے میری کلائی کو کچھ جھٹک کر بیدلی سے اپنے ہاتھ مین تھاما تھا اسوقت تو مینے اسپر کچھ دھیان نہین دیا بلکہ اس ہاتھ جھٹکنے کو بھی ایک تقدیر سمجھی تھی مگر اب اتنے عرصہ کے سکوت اور بیرخی سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی حمیہ تھی۔
بسنت تلکا۔ آپ پر ایسی نارضگی کی کون بات تھی۔ کچھ سبب بھی تو سمجھ مین نہین آتا۔
انجنا۔ بسنت تلکا۔ تم جانتی ہو کہ جب دن اوندھے آتے ہین تو سبب وبے کو کوئی نہین دیکھتا یہ کچھ میری ہی تقدیر کی گردش معلوم ہوتی ہے تمھین یاد ہوگا کہ مسر کیسی نے بھانورون سے دو روز پہلے رات کے وقت اونکی تحقیر کے کچھ الفاظ زبان سے نکالے تھے۔ بس نہی میرے حق مین زہر ہوگئے

---

[۱] ہاتھ مین ہاتھ پکڑنا

بہ جائیگی۔

کچھ عرصہ تک تو اس بیچاری کی آنکھیں اسی انتظار میں رہیں کہ کب وہ من موہنی صورت سامنے آئے اور آگے بڑھ بڑھکر اوسکی بلائیں لیں۔ مگر آہ! وہ پیاری صورت کہاں ہے اوسکا تو کوسوں بھی پتہ نہیں ہے لہٰذا اشتیاق بیفایدہ اب بھی رس ترس کر جان دے رہی ہے۔ اب ایک روز شام کو انجنا اسی خیال میں بیٹھی ہوئی بالکل مایوس ہوکر اپنی سکھی بسنت تلکا سے جسے اسکے پتا راجہ مہیندر سین نے اسکے ہمراہ بھیجی تھی اس طرح مخاطب ہوئی۔

انجنا۔ (نہایت مایوسانہ لہجے میں) بسنت تلکا۔ کیا پریتم کے درشن مجھے کبھی ہو ان گے۔

بسنت تلکا۔ (چونک کر اور انجنا کی طرف حسرت کی نظر سے دیکھکر) کیوں آج آپ نے یہ کیا بات کہی۔ آپکے دشمنوں کو اونکے درشن نہ ہوں۔ آپ کو کیوں نہ ہوتے۔

انجنا۔ مجھے انتظار کرتے کرتے بہت دیر ہو گئی وہ تو اسطرف کو جھکتے بھی نہیں۔ معلوم نہیں کیا دل میں ٹھان لی ہے۔

بسنت تلکا۔ بی بی آپ تو کچھ ایسی ویسی ہی باتیں کرتی ہیں۔ ابھی ایسے دن ہی کتنے گذر گئے ہیں۔

انجنا۔ (آنکھیں ڈبڈبا کر) بسنت تلکا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھ پر کوئی خفگی ہے ورنہ اتنے دنوں تک مجھے ایسے بھول جاتے ایک نہ ایک دن ضرور آتے

بسنت تلکا۔ خفگی؟ کیسی خفگی؟ آپ نے یہ کیسے جانا کہ خفگی ہے۔

چادر سے منہ ڈھانپ ڈھانپ کر سو رہے ہین اور اس تندرستی بخش وقت اور
پرماتما کے بھجن اور دھیان مین صرف کرنیکی بیش قیمتی گھڑیان بڑی بیقدری اور لاپروائی
سے گذار کر اپنی صحت جسمانی کو بگاڑنے اور آیندہ زندگی کو تلخ کرنیکا سامان کر رہے
ہین مسافر لوگ جو دن بھر کے تھکے ماندے شب گذاری کے لئے مسافرخانون مین
آٹھہرے تھے اب اپنا اپنا بستر سنبھال اس وقت کی تمام دلچسپیوں کا لطف
اوٹھاتے اپنی راہ جا رہے ہین وہ سلطنت کے پہاڑون مین کچھ فاصلہ پر کسی راجہ کا
لشکر رتھون اور گاڑیون کو جلد جلد طے کرتا ہوا ذرا مغربی گوشہ کو دبا ہوا شمال
کی جانب لو شاید کسی غنیم پر دھاوا کرنے لئے ہی دیکھو کس تیز رفتاری سے جا رہا ہے-
اس لشکر مین تو ہم کو دولہن بھی رتھ پر بیٹھا ہوا نظر آتا ہے - اچھا - یہ تو راجہ پرہلاد
کا لشکر ہے جو مان سرور کے کنارے راجہ مہیندر سین کی راج دلاری
انجنا کو بیاہ کے ساتھ ساتھ آج پورے ایک ماہ کے بعد وہان سے رخصت
ہوا ہے اور بہت سا مال و جہیز لیکر اپنی راجدہانی آدت پور مین پہونچنے کے
شوق مین گرمی کے سورج کی جلد پھیلنے والی تیز کرنون کے خوف سے صبح کی ٹھنڈی
ٹھنڈ مین قدم اوٹھاتے جا رہا ہے شہر مین داخل ہو کر اپنے مکان پر پہونچتے
ہین وہ جب لوگ اپنے اپنے ہتھیار کھول کھول کر رکھتے جاتے ہین دلہن کو گاجے
باجے سے شاہی محلات مین پہونچا دیا گیا ہے - شاہزادہ پون انجنے کو اس سے
کچھ ایسی نفرت ہو گئی ہے کہ صورت تک دیکھنے کی قسم کھائے بیٹھے ہین ادھر
روز انتظار کی گھڑیان گنتی جاتی ہین کہ کب پتیم آکر مجھے گلے لگائین اور مین ان
کی پیاری پیاری صورت جی بھر کر دیکھون ہ

دل سا رفیق جبکہ جدا ہو گیا ہو یار
وہ اپنی بیکسی پہ نہ روئے تو کیا کرے

بسنت رُت اب ختم ہو چلی ہے۔ بیساکھ کا مہینا شروع ہو گیا ہے۔ گرمی روز بروز اعتدال کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے۔ آج صبح کا سہانا سہانا سماں ہے پو پھٹ گئی ہے۔ نور کا عالم زمین سے آسمان تک پھیلتا جاتا ہے۔ رات کی شبنم میں نہایا ہوا سبزہ ہر چہار طرف لہلہا رہا ہے۔ طرح طرح کے پھول کھل رہے ہیں۔ قسم قسم کے پرند جو کچھ عرصہ پہلے اپنے پروں کو سمیٹے ہوئے اپنے آشیانوں میں چھپے بیٹھے تھے اب چہچہا کر نکل آئے ہیں اور ادھر ادھر درختوں کی ٹہنیوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر بیٹھ بیٹھ کر اور پھر پھڑ پھڑا کر باہر کی فضا سے آسمان میں اڑ اڑ کر اپنی خوش آیند صداؤں اور شیریں لحنوں سے اس وقت کی دلچسپیوں کو اور بھی دوبالا کر رہے ہیں۔ بلبلیں شاخ گل پر بیٹھی ہوئیں جوش مسرت سے نغمہ الحان کر رہی ہیں۔ اس وقت کا منظر اصل کچھ ایسا لطف خیز ہے جسے دیکھ کر ہر شخص کی آنکھیں خود بخود کھل جاتی ہیں اور وہ بیخبری جو رات کے وقت ہر ذی نفس کے لئے گویا پیام موت بنی ہوئی اپنا جادو بھرا اثر ڈال رہی تھی ہوشیاری اور بیداری سے تبدیل ہو کر اڑے گئے ہوئے ہوش و حواس کو پھر واپس لا رہی ہے۔ ہمارا نماز دیندار لوگ سندھیا و پاسنا اور پوجن ارچن وغیرہ اپنے معمولی روزانہ فرائض لازمیہ سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کاروبار دنیوی میں مصروف ہوتے جاتے ہیں۔ مگر بعض بعض سست و کاہل ابتک بھی بستروں پر پڑے ہوئے انگڑائیاں لے لیکر پھر آنکھیں بند کر لیتے اور

چہکیلی چیز اسکو لیے جاتی ہے - ہر زن و مرد کے چہرون پر بشاشت نمایان ہے تمام
رسمیں اور مذہبی سنسکرت نظمیں کچھ پڑھ پڑھکر بڑی سرگرمی سے ادا کیجا رہی ہین -
آج عقد کا مبارک دن ہے آفتاب غروب ہو رہا ہے شام کی تاریکی ہر چہار طرف
پھیلتی جاتی ہے جسکے دور کرنیکے لئے قسم قسم کے جھاڑ فانوس [illegible]
کئے جا رہے ہین - توڑن (دروازہ) وغیرہ کی رسوم ادا [illegible] لوگ
باگ بھانورون کی تیاریان کر رہے ہین - اب وہ منڈپ [illegible]
لا لا کر ترتیب سے رکھی جا رہی ہین اس منڈپ کو جو بہت [illegible] سے ۱۶ [illegible]
اور اتنی ہی عریض صاف و ہموار زمین کے چارون کونون مین [illegible]
اور چارون اطراف مین چار چار نقرئی ستون قائم کر [illegible]
بڑی آرایش کے ساتھ تیار کیا ہے - [illegible]
گئی ہین چارون طرف چار دوہرے دروازے ہین [illegible]
ہوا مین ہل ہل کر کچھ عجیب لطف پیدا کر رہی ہین رنگ [illegible]
ریشمی دھاگون مین گوندھ گوندھ کر منڈپ کے چارون طرف [illegible]
سے لگائی گئی ہین کہ دیکھنے والون کی نظر ان پر [illegible] حیرت مین آ جاتی ہے اس
منڈپ کے وسط مین کنیان کے ہاتھ سے چار ہاتھ لمبی چار ہاتھ چوڑی اور ایک
ہاتھ اونچی ایک بیدی ہے جسکے اوپر [illegible] تین کٹھنیان بنی ہوئی ہین سب سے
اوپر کی کٹھنی پر سنسکرت زبان مین لفظ اوم (ओ३म) نہایت خوبصورتی کے
ساتھ لکھا ہوا اپنی عظمت لوگون کو جتا رہا ہے - دوسری کٹھنی پر [illegible]
ریشمی پارچون مین بندھے ہوئے اور تیسری پر آٹھ منگل درب (اشیاء سعید) چھتر -

ایسے خیال سے ہم سبھون کی تمام خوشیاں مبدّل بہ رنج ہوئی جاتی ہیں۔ اے دل دکھانیوالے ناقص ارادہ سے اب باز آؤ۔ دیکھو تمھارے خسر صاحب بھی تمھارے سمجھانے کے لئے خود تمھارے پاس آئے ہیں تمکو اپنے بزرگون کا بہت لحاظ کرنا اور اونکا حکم ماننا چاہیئے۔ کیا تمنے شاستروں میں نہیں پڑھا کہ جس طرح مجلس کی رونق علما اور اونکی نصایح سے۔ بنت کی ... اسباب سے۔ تالاب کی رونق کنول سے ہے اسی طرح خاندان کی رونق فرمانبردار ... سے ہے۔ جو اولاد اپنے بزرگون کی فرمانبردار نہین اوسکے ہونے سے نہ ہونا ہی بہتر ہے افسوس! تم عقلمند ہوکر بزرگون کا کہنا نہیں مانتے۔

یون لچھے کمار اسوقت بالکل چپ چاپ سر جھکائے ... کھڑے ہین۔ کوئی جواب بناے نہین بنتا۔ انکے دل ... نے نہایت ... کن کن خیالات کی ادھیڑبن میں مصروف کر دیا ہے کہ ... یہ سمجھ ... ہے نظر قدموں پر کچھ ایسی جا جمی ہے کہ ہٹنا ہی نہین چاہتی۔ ایک جانب تو ... والد و خسر کے ادب و لحاظ اور فرمانبرداری کے فرض کا سوال۔ دوسری جانب اوس بیچاری معصوم انجنا ... غصہ کا جذبہ۔ ادھر کنوان ادھر کھائی کریں تو کیا کریں مہیندر سین۔ (یون کمار کا چہرہ کچھ متفکر سا دیکھکر اور اونکا ہاتھ پکڑا) آؤ کچھ سوچ بچار نہ کرو بزرگون کا کہنا مانکر سب کی تشویش مٹاؤ۔ اور بخوشی و خورمی سب رسوم ادا ہونے دو۔ وقت تنگ ہے کام بہت ہین۔ اگر ہماری کوئی خطا ہو تو معاف کرو۔

یون لچھے کمار کے دلپر انکے خسر کے اس آخری فقرہ نے کچھ ایسا جادو بھرا اثر پیدا کیا کہ انھین سواے کوچ کا ارادہ توڑ دینے کے اور کچھ نہ بن پڑا۔

آکر اطلاع دی کہ مہاراجہ صاحب لو اپنے بھائیون کو ہمراہ لیکر شاہزادہ پون کمار کے کوچ کا حال سنکر اونکے پتا مہاراجہ پرہلاد کے پاس دوڑے گئے ہیں۔

مہارانی۔ راوس خبر دینے والی لونڈی سے حیرت زدہ ہوکر ہائین کیسا کوچ۔ لنو صاحب نے کیون کوچ کا ارادہ کیا

لونڈی۔ (ہاتھہ جوڑکر) حضور اسکا حال کچھہ نہین معلوم۔

مہارانی۔ اچھا جلد جاکر اسکی خبر لا کہ لنو صاحب کیوں روٹھہ گئے کس جگہ ہے اور ابھی بارات کی دوڑ ہوئی یا نہین۔

لونڈی۔ بہت اچھا لونڈی ابھی جلاتی ہے

آؤات درباراجہ مہیندر سین کی باتیں بھی سن لیجئے کہ سے جا رہا ہے پرہلاد سے لما ہے کہتے ہیں۔

مہیندر سین۔ (مہاراجہ پرہلاد سے) لنو صاحب کیوں ناراض ہیں

راجہ پرہلاد۔ ہمنے تو کچھہ ناراض نہین کیا۔ نہین معلوم کیا بات ہے ابھی ابھی مجھکو بھی اسکی اطلاع ہوئی ہے۔ مین اونکے پاس جانیکو ہی تھا کہ آپ تشریف لے آئے۔ ذکر ٹھیک ہوا آپ بھی چلیں اور اونھیں سمجھا دین کہ یہ وقت ناخوشی اور غصہ کا نہین ہے

راجہ پرہلاد مہیندر سین اور اونکے بھائیون کو ساتھہ لئے ہوئے پون کمار کے پاس آ موجود ہوئے۔ ادھر پون کمار اپنے پتا اور خسر کو اپنی طرف آتا دیکھکر فوراً کھڑے ہو گئے اور ادب سے سر نیچے کو جھکا لیا۔

راجہ مہیندر سین (شاہزادہ سے) لنو صاحب یہ بے وقت کوچ کیسے کیوں

تو ابھی مت مجھے کھانا پینا سب حرام ہے - مین زندہ رہکر پھر کیا کرونگی - مجھ بیگناہ
کی اس ناپسندانہ موت کا کلنک میرے ہی سر پر چڑھیگا اور میری آہون کے تیر
تمھارے کلیجے کے [illegible] چھید چھید کر چھلنی بنا دینگے - اے جان من ! اگر آپ
جیسے شاکر لب شیرین گفتار مجھ سے بے خطا سے یون روٹھ کر چلے جائینگے تو مین
مرغ نو گرفتار کی مانند قفس تنہائی مین پھڑک پھڑک کر ہی مر جاؤنگی کیا آپ کو یہی
منظور ہے -

[illegible] ایک غشی کی حالت طاری ہو گئی - مورچھا کھا کر زمین پر
گر پڑی سکھی سہیلیان یہ حال دیکھکر گھبرا گئیں - کوئی دوڑکر گلاب کی صراحی لے
آئی کوئی کیوڑہ لینے کے لئے دوڑنے لگی - کوئی صندل سفید کے چھینٹے دے
دیکر [illegible] ہوش میں لانے لگی - کوئی مہارانی کو اس واقعہ کی اطلاع دینے
کے لئے دوڑی گئی کوئی مہاراجہ کے پاس گئی [illegible] مگر اسوقت انکو نہ پاکر
ادھر اس ہولناک [illegible] ہوش مین لانیکی کوشش [illegible] مصروف
ہو گئی تھوڑی دیر بعد [illegible] ہوش آئی آنکھوں سے آنسوؤن کا تار
بندھا ہوا ہے - سب سکھی سہیلیان آس پاس کھڑی ہوئی فکر مند ہین کہ اچھی طرح
بیٹھے بٹھائے یہ انہیں ہو کیا گیا ہے مہارانی صاحبہ بھی یہ خبر سنتے ہی
فوراً دوڑی آئین اور راجکنیا کو گود مین بٹھا کر بلائین لینے لگیں اپنے آنچل سے آنسو
پونچھ پونچھ کر یہ کہنے لگین کہ اے میری پیاری بیٹی اے میری آنکھوں کی پتلی
تجھے یہ کیا ہو گیا اے میری لاڈلی . . . .
مہارانی صاحبہ کے منہ سے " لاڈلی " کا لفظ نکلا ہی تھا کہ اتنے مین کسی لونڈی نے

لیئے اپنے ہتھیار سنبھال سنبھال کر خیموں سے باہر نکل آئے ادہر بیچاری انجنا کماری نے جب نقارہ کوچ کی یہ آواز سنی تو یکایک اسکے نازک دل میں سخت بے چینی پیدا ہوئی۔ سوچنے لگی کہ معلوم نہیں یہ کیوں کوچ کا ارادہ کیا کمبخت نے ایسا کون سا ایسا ارادہ ہوا کہ یوں مجھے تڑپتی چھوڑ کر چلنے پر آمادہ ہوئے اور تو کوئی خطا نہیں معلوم ہوتی اس مذات ہی ان سے کیسی لی۔ ورنہ کٹھو یکیں تمھ سے نکالے تھے۔ کہیں یہی تو ان کے کان تک کسی طرح نہیں پہنچ گئے کہ آیا بیٹھے بٹھائے کوچ کا ڈنکا بجوا دیا۔ ہائے کیا اب میرا ناتھ مجھے یوں تنہا تڑپتی چھوڑ کر چلے جائینگے۔ میں اب انکی صورت ہرگز نہ دیکھونگی۔ میں انکو انہی وقت سے تیں سمجھونگی جبسے تین برس کی لکھا ہم شادی کی رسومات ہوئے گئیں۔ اب تو انکا اوسعوقت سے ہوگا اب دوسرے کو نہیں مل سکتا میں تو لے ہی آئی۔ ناحق کو یہ ایک ساعت لگ گئی کہ جب پریتم کی من موہنی پیاری پیاری صورت دیکھونگی اور انکی میٹھی میٹھی بچن سنونگی۔ مگر نہیں یہاں تو کچھ معاملہ ہی دگرگون دکھائی دیتا ہے یہ اور وہ تو چل ہی دیئے معلوم ہوتے ہیں۔ اے ظالم آسمان تو یہ کیا غضب ڈھاتا ہے۔ اے بگڑے ہوئے مقدر تیرے دل میں کیا ہے۔ اے نصیب تو یہ کیا کر رہا ہے اے چرخ کجرفتار کیا تجھے یہی منظور ہے کہ میں زندگی بھر کے لئے غم فرقت کا شکار ہوں۔ آہ میرے اقبال کیا تو اسوقت سو گیا ہے۔ اے قسمت ذرا تو ہی جاکر میرے پران پتی کو اس دل جوان کر ہوائے ارادہ سے باز رکھ زمانے تو ہی مجھ سے موافق ہو اور جاکر میرے پتا جی کو یہ سمجھا کہ جلد جاکر انھیں لوٹا لائیں۔ اے فلک نا ہنجار اگر یہ ہم لوٹ کر نہ آئے اور مجھے بے بیاہے چھوڑ گئے

باقی ہیں سب تیاریاں ہو رہی ہیں پھر وے دلہن کو بیاہ کر کیوں نہیں لاتے
دوسرا - ہمیں معلوم کیا راز ہے خدا جانے کس پر آشنائی ہوگئی ہے - شاہزادہ
صاحب کا مزاج تو ایسا ہی ہے کسی بات پر طبیعت آگئی ہوگی
تیسرا - طبیعت گر کسی کی لڑکی پر آتی تو سمجھ میں نہیں پڑتی ہمارا ہی صاحب کس
خوشی سے شادی کے کاموں میں مصروف ہیں - کسی شے کی کوئی کمی نہیں - اشارہ
میں سب کچھ کیا ہو جاتا ہے - انکے پدر صاحب بڑے ریاستدان و جلیل القدر
اور یک نازک مزاج و خوش الطبع ہیں اور دلہن تو ایسی حسن و جمال میں شہرہ آفاق ہے
پھر آشنائی کی کونسی بات [illegible] معلوم تو کچھ بھی نہیں ہوتی کاش کہ کوچ کا
چوتھا - سبب تو ہے کہ رکا ہوگا کسی بات پر
پانچواں - بہتر کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے شاہزادہ صاحب کا نام کیا ہے
پہلا - اسکے [illegible] انکا نام چلی ہے پھر انکے مزاج میں مانند لومڑی رہتا
کے چلی پن کیوں ہو
پہلا - جبھی تو کہتے ہو ٹھیک ہے - کیا بات کمال ہے بہت دور کی سوجھی -
ایک اور - دم تک آیا [illegible] ابھی [illegible] آہستہ تو کیا جانیں - اب تک کسی کا دوست
انھیں کچھ سابقہ تھوڑا ہی پڑا ہے ابھی شادی ہوا نہیں لگی ہے - اس کو محبت
کی سیر انھوں نے آجتک کا ہے کو کی ہے ورنہ معلوم ہوتا - یہ شادی
کا موقعہ اور لیجیے حسین پریچہرہ دلہن اور پھر بھلا کوچ کی تیاری؟ یہ تو فیل رہا تھا کہ
طرح محبت کے بندھن میں بندھ جاتے - کوچ کا نام بھی نہ لیتے -
ادھر تو وہی لوگ اسطرح آپس میں بات چیت کرتے ہوئے چلنے کی تیاریاں کرنے لگے

لاکھ سمجھایا کرے کوئی منہ کیا ہے
دل نہ چاہے تو کھل ہم اوکھیں جائیں کیونکر

تاریکی شب بھی اب شاہزادہ **پون** اپنے دل سے پیاری انجنا کی محبت کی طرح دور ہوتی جاتی ہے فضائے آسمانی میں روشنی پھیلانے والے ستارے بزم فلک کو رونق بخشنے والے کو آپ پون کمار کے ہوش دے ڈر کر معلوم اسوقت دنیا کے کس پردہ میں جاکر چھپے جاتے ہیں آسمان کا رنگ بدل رہا ہے اور آفتاب پون کمار کے غصہ بھرے چہرہ کیطرح تمتا رہا ہے ہوا ہے۔ ستارہ اداس تمام شب نیند نہ آئی طرح طرح کے خیالات میں محو رہے آخرکار دل میں یہ سمجھا کی کہ اس بدباطن انجنا سے اب میں شادی نہ کرونگا۔ لوٹ کا ارادہ کر پرہست سے مخاطب ہوئے

پون کمار (پرہست سے) مہر میری طبیعت اب یہاں بالکل نہیں لگتی ہمارے خیمون سے اوسکا محل قریب ہے اسلئے ہمیں یہاں ٹھیرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا اوسکی خواص بدباطن کے جسم سے مس کرکے ادھر کو آتی ہے معلوم ہوتی ہے۔ اوسکا نام تک میرے لئے ناگوار ہے اب یہاں ٹھیرنے کی مجھ میں طاقت نہیں بس فوج کو جلد کوچ کا حکم دیدو۔

پرہست نے پون کمار کے کہنے کے موافق فوراً نقارہ کوچ بجوایا تیاریاں کوچ کی ہونے لگیں۔ سب لوگ نقارہ کوچ کی آواز سنکر حیرت زدہ ہو گئے اور سوچنے لگے کہ یہ اچانک بیموقعہ کوچ کیسا۔

ایک۔ شاہزادہ صاحب کی تو شادی ہے صرف دو روز ہی بجالوریں پڑے میں

روبرو اوسکے دل مین اپنی جگہہ کرنیکے لئے اور خود غرض دوست و آشنا اپنی
کسی بھولے بھالے دوست کو دام فریب مین لانیکو ایسی ایسی باتین بنلاتے ہین
جو اونکو پیاری لگین اور جنکے سننے سے اونکی طبیعت خوش ہوتی ہو - پس اگر اوس
لونڈی کی باتون سے اوسے خطرہ آتا ہوتا اور اوسکی گفتگو کے سلسلے کی طرف اسکو
رغبت ہوتی تو اوس تین کوڑی کی لونڈی کی یہہ جرات و ہمت ہوگئی ہوتی کہ ایسے ذوق
شوق سے بے کھٹکے جو چاہے بکے چلی جاوے اور ذرا دلمین خوف نہ کھاوے
اسلئے اوسکو بہت مدت پہلے سے ضرور کچھ الفت ہے - ضرور مدت سے اسکے
دل مین بس رہا ہے - پھر بھلا جس دل مین کوئی دوسرا بس رہا ہو اوسپر میرا کیا
حق - کہین ایک نیام مین دو تلوار یا ایک ولایت مین دو حکمران کسی طرح رہ سکتے ہین
مین اب اس سے شادی ہرگز نہین کرونگا - اوسکو وہ اوسکے دل کا پیارا ہی اچھے
ہی مبارک ہو جسمین اوسکا دل الجھ رہا ہے - نیت شناس ستہ ون مین کہا ہے
کہ عاقلون کو ظالم و بدکردار والی ملک کی خدمت گذاری سے - بے علم گرو یا پروہت
یا آچاریہ کے اپدیش سے - دشمن کی پناہ مین جانے سے - جاہل دوست کی دوستی
سے - بازیا ناتجربہ کار طبیب سے - غیر تعلیم یافتہ ہاتھی کی سواری سے - بیر حمون اور
بدکارون کی صحبت سے - بے عقل و بدتمیزونکی گفتگو سے - کسی قانون کا پابند
نرہنے والے ملک کی سکونت سے - کم سن راجہ سے - جاندارون کو ایذا رسانی کا
حکم دینے والے دھرم سے - جان کو خطرہ مین ڈالنے والے زر سے - بدتہذیبی
و بدافعالی سکھانیوالی کتب سے اور غیر سے دل لگانیوالی عورت سے ہمیشہ دور ہی
رہنا بھلا ہے - ایسے کسی سے کسی قسم آرام و آسائش کی امید کرنا عین جہل ہے

کے سینہ پر اپنا جوہر دکھانیکے لئے ہے - یہہ بدکار لونڈی آپکی محبوبہ کی بلا رضامندی ایسی سخت کلامی کر رہی ہے - اونکی آمین کوئی خطا نہین معلوم ہوتی اگر حکم ہو تو مین ابھی اس نیچ بدذات لونڈی کا سر اڑا دون یا ایک ڈنڈی کی ضرب سے اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے رخصت کرکے اس بدگوئی کا فرہ چکھا دون - مگر آپکو معلوم ہے کہ ست شاسترون مین جانور - بچہ - بوڑھا - کمزور - بیاہا ہوا - عاجزی کرنیوالا - پیٹھ دکھاکر بھاگنے والا اور عورت پر تلوار چلانا سخت گناہ کہا ہے اسلیے ان پر تلوار اوٹھانا آپکو زیب نہین دیتا - جو بہادر مین جو عالی خاندان ہین وہ ایسی نازیب حرکت سے اپنے وقار کو نہین گھٹاتے - ایسے لوگ کام سے اپنے نام کو داغ نہین لگاتے -

لچھمن (غصہ کو دباکر اور تلوار کو نیام مین کرکے) اچھا تو اب یہان سے چلنا چاہئے

دونون امتی یہان مین سوار ہو جیسے چھپے چھپے آئے تھے ویسے ہی چلدیے - لچھمن انکے ساتھ راہ مین سوچتے جا رہے ہین کہ انجنا کے دلمین ضرور مدت سے پون کی محبت ہے ورنہ ہماری اتنی برائی کیسے جھیلتی اور اوسکی ایسی بھلائی کیون سنتی اگر اوسکی تعریف اور میری توہین اسکی طبیعت کے خلاف ہوتین تو کیا اس دلیل لونڈی کی یہہ مجال تھی کہ ایسے الفاظ زبان پر لاسکتی - نوکر چاکرون - خدمتگارون اور غلامون کا اکثر یہی خاصہ ہوتا ہے کہ اپنے آقا کی طبیعت جسطرف مایل دیکھتے ہین اوسی طرف آپ بھی جھک پڑتے ہین - اونکے خوش کرنیکو اونکے دل کی سی میٹھی میٹھی باتین بنانے لگتے ہین - جیسے کہ خوشامدی امیر و امرا کسی بیعقل خوشامدپسند راجہ کے

دنیا کو فانی اور ہیچ جان اوس سے منھ موڑنے والا ہے اوسکے ساتھہ شادی نکی نہین تو اوس نیک نہاد شاہزادہ کی شوہری مین رہکر عیش زندگانی منانا جھی کا بھی بھلا تھا۔ اِسکو اور اُن کو تو زمین و آسمان کا بٹّہ ہے ۔ ایسے ایسے تو اونکے قدموں مین اپنا سر رگڑتے رہتے ہین ۔ پھر اونکے مقابلہ مین ایسون کی شوہری مین رہکر سینکڑون برس بھی حظ اوٹھایا جاسے تو کس ارتھہ کا۔

شاہزادہ یون ۔۔۔ دلشکن و جگر خراش گفتگو کو اب زیادہ نہ سہار سکے یکایک چہرہ مارے غصہ کے تمتما گیا ۔ پل بھر مین دل کی حالت کچھہ اور ہی ہوگئی آنکھون مین خون اوتر آیا ۔ داہنے ہاتھہ مین شمشیر تیغ تیز تھام لی ۔ اور یہہ سوچکر کہ یہہ اپنا میری بدگوئی کے الفاظ ایسے ۔۔۔ کے کان ۔۔۔ ہے اور جسکے سلنے اس لونڈی کو یہہ تاب کہ ایسی ۔۔۔ گفتگو کرتے ذرا دل مین نہین کپی ۔۔۔ ون کے سر تن سے جدا کرنے پر آمادہ ہوا اور پرہست سے مخاطب ہو کر کہا۔

یون اُنجے (شمشیر برہنہ ہاتھہ مین لئے ہوے) دیکھتے ہو یہہ لونڈی کیا بک رہی ہے اور وہ چپکے چپکے سُن رہی ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ انکے دل کا پیارا تو بدذات پرہست ہے دیکھون وہ اسوقت انکی کیا سہاے (مدد) کرگیا۔

پرہست (یون انجے کمار کو غصہ مین بھرا ہوا دیکھا اور ذرا پیچھے ہٹکر دھیمی آواز سے) دیکھیے کہین ایسا غضب نکانا ۔ کیا آپکی تیغ تیز ان عورتون کے سر پر چلنے کے لیے ۔ کیا آپکی شمشیر ان کمزور ناتوان نازک اندام نازنینون پر وار کرنیکے لیے ۔ نہین نہین بڑا انرتھہ ہوجائیگا ۔ یہہ خنجر تو بڑے بڑے سورمیرون بڑے بڑے پہلوانون ۔ بڑے بڑے بہادرون ۔ بڑے بڑے مغرور دشمنون

مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے۔ دل ہی دل مین باغ باغ ہوئے جاتے
تھے کہ اتنے مین ایک اور سکھی مسٹر کیسی کہنے لگی۔
مسٹر کیسی (منھ سکوڑکر اور سر ہلا کر) بسنت تلکا۔ تونے یون کمار کی کیا
تعریف کی۔ وہ شاہزادہ ہنومت پربھ کے پاسنگ بھی نہین ہے۔ مینے
ہنومت پربھ کے اوصاف بہت لوگون کی زبانی سُنے ہین۔ وہ نوجوان حسین
ایسا کہ صدہا گل اندام و نازک مزاج شاہزادیان جسکی غلامی مین رہنے کی آرزومند ہین
نیک کردار و نیک اطوار حلیم و خوش مزاج ایسا کہ ہر کوئی کی زبان جسکے اوصاف مین
لال ہے۔ ہمدرد ایسا کہ جسکی صورت دیکھکر ہی چاہے کوئی کیسا ہی آتش غم
مین جل رہا ہو اسیدم رنج و غم کافور ہو جائین با ادب ایسا کہ ہر دلعزیز جسکا شاہ خواہ
ہے۔ جسکو فن سپہگری مین وہ کمال کہ میدان جنگ مین کبھی پشت ہی نہین دکھائی
شورہ ایسا کہ جسکا نام ہی سنکر دشمنون کا دل کانپنے لگے۔ دولت وعظمت
جسکے قدمون کی خاک ہین۔ جسکے نور علم کی روشن کرنین دور دور تک اپنی روشنی
پھیلاتی ہوئین صدہا بنی انسان کی تاریکی دل کو دور کررہی ہین۔ غرض مین کہانتک
اوسکے اوصاف بیان کرون۔ جسطرح قطرات باران و ذرات ریگستان کا کوئی
شمار نہین اوسی طرح اوسکے اوصاف کا کوئی حساب نہین۔ ہماری شاہزادی صاحبہ
اگر اوسی شاہزادہ بلند اقبال کو بیاہی جائین تو دنیا مین انکی برابر خوش نصیب کوئی
نہوتا۔ انکا اس قالب انسانی مین آنیکا ثمرہ انکو مل جاتا۔ مگر کیا کیا جائے امر تقدیری
ہے۔ مہاراجہ صاحب نے تو وزیرون کی صلاح سے اول اوسی شاہزادہ
کو بیاہنا چاہا تھا مگر یہہ سنکر کہ وہ چند ہی سال مین تارک الدنیا ہونیوالا ہے اس

قمر اوسکی جبین سے داغ کھائے
مہ نو پیش ابرو سر جھکائے

دراصل یہہ حسن نہین ایک آفت جان ہے - واقعی یہہ جمال نہین ایک بلائے ناگہان ہے - کیا عجب ہے کہ اس غضب کے حسن کو دل رکھنے والون کی آنکھین دیکھنے کی تاب نلاسکین اور ان پتلے پتلے یاقوتی رنگ کے نازک نازک مسکراتے ہوے ہونٹون کے اندر بجلی کیطرح دانتون کے چمک جانے پر اپنی جان کو بھی نثار کر بیٹھین" - اسطرح شاہزادہ کی پر شوق نظر کچھہ للچا للچا کر اوس حسین صورت پر پڑ رہی تھی کہ کان ایک سہیلی کی دل خوش کن باتون پر جا لگے -

بسنت تلکا (ایک سہیلی شاہزادی انجنا کیطرف مخاطب ہو کر) شاہزادی صاحبہ - آپ بڑی خوش قسمت ہین کہ مہاراجہ صاحب نے پون کمار جیسے لایق و فایق - عالم و عاقل - خوش مزاج و خوش اخلاق - حسین و جمیل شاہزادہ کے ساتھہ آپکا عقد مبارک کرنا ٹھیرایا - ایسے شاہزادہ کی شوہری مین رہنے سے آپکو وہ حظ نصیب ہوگا جو کسی دوسرے سے کسی طرح ممکن نتھا - آپکو عیش دنیا اور لطف زندگانی ایسے ہی عالیخاندان شاہزادہ کے پہلو مین بیٹھنے سے مل سکتے ہین - جیسی آپ نازک اندام اور حسین ہین ویسے ہی وے اسکے قدرشناس ملے ہین آپکو ایسے راجکمار کی محبوبہ بننا مبارک ہو -

شاہزادی انجنا بسنت تلکا کی یہہ مبارکبادی کے الفاظ سن سن کر دل ہی دل مین خوش ہوتی تھی مگر ظاہرا ادسے شرم و حیا کے سکڑی جاتی تھی اور نیچی نگاہ کر کر لیتی تھی - ادھر پون اسنجے کمار بھی اپنی اسقدر تعریف کے الفاظ سنکر

رات کا وقت ہے چودھوین رات کے چاند کی نکھری ہوئی چاندنی اونچے اونچے
درختون کے پتون سے چھن چھن کر زمین کے صاف وشفاف چہرہ پر افشان کی طرح
نظر آرہی ہے - پربہت اور یون انجنے کمار ایک چھوٹے سے بان (ٹیلون)
مین بیٹھے ہوئے آسمان کی راہ شاہزادی انجنا کے محل کی طرف تک رہے ہین اور
آن کی آن مین اوسکے ست کھنے محل پر پہونچ گئے ہین جہان وہ رشک حور پری چہرہ
گلبدن اور گل اندام سہیلیون کے درمیان نہایت قیمتی پوشاک پہنے تکیہ لگائے بیٹھی
ہے - آس پاس بیٹھی ہوئی سہیلیان اوس سے ہنس ہنس کر کچھ کہہ [illegible]
اور یون انجنے چھپے چھپے ست اونچے محل کے جھروکون پر موتیون کی جھالر کی اوٹ مین جھک
جا بیٹھے ہین - پون انجنے کی مشتاق نظر کسی کی تلاش مین اون جھالرون سے اندر جھکے
جھکے جا رہی ہے اور اوس مہ جبین کی سیدھی بھولی بھالی حسین صورت پر پڑتے ہی انکے
فریفتہ دل کو اور بھی بے قابو کئے دیتی ہے - آنکھین [illegible] دوست چہرہ پر
مین شعلۂ رخسار سے کاشانہ صبر و تحمل جل گیا - چہرہ پر چمکیلی [illegible] زلفین اوٹ لے کے
وبال جان ہوگئین ؎

ہائے رنگین سے دل ہوا پامال
زلفین چہرہ پہ ہوگئین جنجال

دل ہی دل مین کہنے لگے کیا پیارا مکھڑا ہے - کیسی جادو بھری آنکھین ہین - بھلا اس
موہنی صورت اور اس غضب کی نزاکت کو دیکھکر کوئی اپنے دل کو سنبھال سکتا ہے
چاند جسے سخنوران جہان ایسی صورتون سے مشابہ کیا کرتے ہین کبھی اس رنگت
اس ملاحت - اس صفائی اور اس نزاکت کو پا سکتا ہے ؟

نوجوان کی یہہ بیتابی زیادہ نہ دیکھی گئی تو انکی افسوسناک حالت پر آنکھون سے خون کا دریا شفق کی صورت بن بہاتا ہوا نہ معلوم کہان کو ٹل گیا ہے۔ چاند اسکی تنگ حالی کا حال سنکر تیمارداری کے لیے دوڑا آرہا ہے۔ پربست شاہزادہ کی یہہ سب حالتین دیکھہ دیکھہ کر سخت پریشان ہے۔ آخر کچھہ سوچ ساچ کر کہتا ہے۔

پربست۔ پیارے متر۔ لو اب ہوشیار ہو جاؤ۔ وقت آگیا۔ آؤ چلین تمکو تمھاری دلہن کے درشن کرا لاوین۔

شاہزادہ (متر کے یہہ الفاظ سنکر اور آنکھین کھولکر) کیا چلنے کا ارادہ ہے تمنے تو منع کیا تھا۔

پربست۔ ہان جلد چلیے۔ مین دیکھتا ہون کہ اسکے خیال مین آپکی حالت بہت خراب ہوتی جاتی ہے۔ شاید صورت دیکھکر ہی کچھہ شانتی ہو جاے۔

شاہزادہ۔ اگر آپکی بھی راے ہے تو چلیے۔ نہین مینے تو دل پر جبر کر ہی لیا تھا پھر چلیے کچھہ ہی ہوتا۔

پانچوان باب

نارضگی

اب نہ آئینگے تمھارے گھر بلا کر دیکھہ لو
بات کے ہم بھی دھنی ہین آزما کر دیکھہ لو

اے عاقلو! تم کہین اِن بے عقلون کی نقل نہ اوتارنا - اے عالمو! تم اپنے علم کو بدنام کرکے داغ لگانا - اے دل رکھنے والو! ذرا ہوشیار و خبردار رہنا - نفس کے غلامون کی طرح اس بیش بہا نعمت کو چھپانہ بیٹھنا - اے سچے بہادرو! تمھاری اصلی بہادری کی آزمایش یہین تو ہے ایسا نہو کہ تیر نظر کے زخم دل پر کھاکر بہادری کے نام کو بٹا لگالو - اے سچے ہیرو! تمھاری سچی ہیرتا پھر کسدن کام آئیگی اگر خنجر مژگان کی چوٹ جگر پر کھاکر گر پڑو گے - اے نوجوانو! اپنی اس جوانی کو کہین سستے مول مفت نہ بیچ دینا نہین تو پچھتانا پڑیگا - اے نوعمرو! ناصح کی نصیحت پر عمل کرنا اس عمر عزیز کو یون ہی نہ گنوا دینا - ان حسینون کیطرف نظر اوٹھاکر دیکھنے اور اونکے حسن و جمال اور ناز و ادا کے تذکرون تک سے بھی سخت پرہیز کرنا - نہین تو دل تھامتے ہی رہجاؤ گے - یا پرماتما! دشمن کو بھی تو اس راہ پر نہ ڈالیو - دیکھ لونا - یون اتنی بڑی ساعاقل و عالم نوجوان اسی کمبخت حسن و جمال کی ذراسی تعریفون پر پابند ہوکر کیسی بیچینی مین پل پل گذار رہا ہے - اسکا بار بار کا پچھتانا اور افسوس کرنا بھی اسوقت بے سود ثابت ہو رہا ہے - دل ہی دل مین گھل رہا ہے - جگر خون ہو ہو کر آنکھون سے آنسوؤن کی شکل بہ رہا ہے - آہون کا تار بندھ گیا ہے ہچکیان بھی آنیلگی ہین افسوس ایکطرف تو انکی شادی کی یہہ تیاریان - یہہ یہہ سامان - اور دوسری طرف انکی یہہ حالت - ناظرین کیا آپکا رحیم دل اس نوجوان کی یہہ حالت دیکھ دیکھ کر سہم نہ آئیگا - کیا آپ مین سے کوئی صاحب ایسا دل رکھتے ہین جو اس بیچارہ کی یہہ بیچینی دیکھکر متاثر نہو - نہین نہین ایسا کوئی سنگدل نہوگا جو ایسے عقیل و فہیم نوجوان کی اس بُری حالت پر ہمدردی ظاہر نکرے - دیکھئے آفتاب بھی جب اس

صعوبتون سے ناواقف ہین۔ کن کے دلون پر۔ جو قانون قدرت سے محض بے بہرہ ہین۔ جنھین عذاب و صواب کی تمیز نہین ہے۔ جن بدنصیبون کی قسمت مین دنیا کی مصیبتین ہی مصیبتین جھیلنا لکھی ہین۔ جن بے عقلون کو اپنی ہی اصلیت اس قالب انسانی مین آنیکے اصلی مقاصد اور اس چندروزہ زندگی کے سچے فرائض تک کی کچھہ خبر نہین ہے۔

اے پری پیکرو! تمھاری خمدار تیغ ابروؤن مین کچھہ تاثیر تو ہم تب جانین جب عاقلون کے دل کو زخمی کرو۔ تمھاری چلبلی صورت مین کشش دلربائی تو تب سمجھین جب عالمون اور پاک باطنون کے دلون کو اپنی طرف کھینچ لاؤ۔ ہان۔ ہان بڑے بڑے عاقل بڑے بڑے عالم۔ بڑے بڑے عابد و زاہد بھی تمھاری زلف گرہگیر مین آ تو پھنستے ہین مگر نہین نہین۔ وے دراصل عاقل ہی نہونگے۔ وے عالم ہی نہونگے۔ وے عابد و زاہد ہی نہونگے جو تمھاری نگاہ ناز پر دل نثار کر بیٹھتے ہین۔ اے پری جمالو! دراصل تم مین کوئی کرشمہ نہین ہے۔ تمھین کوئی جادو نہین آتا۔ تمھین کوئی سحر یاد نہین ہے۔ تم تو محض بے خطا ہو۔ یہ ساری خطا اونھین بے عقلون۔ اونھین نفس پرستون اونھین قسمت کے ہیٹون کی ہے جو تمھاری معمولی حرکات و سکنات کو ناز۔ انداز۔ ادا اور غمزہ خیال کر کے اون پر گرویدہ ہوجاتے ہین۔ تمھارے خوف رسوائی سے منھہ چھپا لینے کو نخرہ بتاتے ہین۔ تمھارے لطف کو قہر اور ناز کو ستم بتاتے ہین۔ تمھاری شرمیلی نظر سے دیکھنے کو تیر نظر سے تعبیر کرتے ہین۔ یہی تو وجہ ہے کہ ایسے عقل کے دشمن تم بے خطاؤن کو ناحق تقصیروار ٹھیرا کر ساری عمر آتش عشق مین جلتے مصیبتون کے شکار بنتے اور دوزخ کی آگ مین جلتے ہین۔

کہاں سے سیکھا ہے۔ اے نازک اندامو! آخر تم مین وہ کونسا وصف ہے
کہ تمھین دلون کو چھین لیتے دیر نہین لگتی۔ اے حسن کی دیویو! تم ہی بتاؤ کہ
تم مین وہ کونسی قوتِ دلربائی ہے کہ تمہاری تعریفین بھی دیوتا نکے دلون کو اپنی طرف
کھینچ لیتی ہین۔ اے خوبرویو! تمھین وہ کونسا موہنی منتر آتا ہے کہ جسپر سبھو نکا جی
متوالا ہوگیا۔ اے عالم افروز حسن! تو کس بلا کی چیز ہے کہ انسان کو انسانیت سے
خارج کر کے حیوان بنا دیتا ہے۔ حیوان کھاتا پیتا۔ چلتا پھرتا تو ہے گر تیری بدولت
انسان اس قابل بھی نہین رہتا۔ اسکا رتبہ حیوانات تو حیوانات۔ نباتات اور جمادات
سے بھی گر جاتا ہے کیونکہ نباتات مین قوت نشو ونما تو ہوتی ہے مگر اسمین یہہ بھی نہین
رہتی بلکہ اور سوکھ سوکھ کر بیجر ہو جاتا ہے۔ جمادات کسی کام مین تو آجاتے ہین مگر انسان
کمبختی کا مارا کسی مرض کی دوا نہین رہتا۔ ہائے افسوس! انسان جو اس دنیا مین
اشرف المخلوقات سمجھا جاتا ہے ساری کائنات سے بدتر ہو جائے۔ ہائے
غضب! اعلے ترین مرتبہ سے یہہ ادنی ترین رتبہ۔ حیف! کس بے اصل چیز پہ
یہہ ذلت۔ اے دلربائو! جب تمہارے حسن کی تعریفین ہی یہہ آفتین برپا کرتی
ہین تو تمہاری تیکھی چتونین۔ تمہاری جادو بھری آنکھین۔ تمہاری بجلی گرانے والی نظرین
تمہاری ترچھی نگاہین نہ معلوم کیا کیا غضب ڈھاتی ہونگی۔ مگر یاد رکھو تمہارا یہہ سب جادو
صرف سیدھے سادے بھولے بھالے دلون پر ہی چل جاتا ہوگا۔ نہین نہین بلکہ
کوتہ اندیشون کم سمجھون اور عقل کے دشمنون کے دلون پر ہی اپنا اثر ڈالتا ہوگا۔
کن دلون پر جن بیچارون نے زمانہ کے نشیب و فراز کو نہین دیکھا ہے۔ جو اس
تباہ کرنیوالے اور دین و دنیا سے کھو دینے والے عشق کے مدنتائج ابھر آنیوالی

نے مجھے کسی اثر تمہ کا اثر کہا (دلمین) شاستر ون مین استری کتھا کو کتھا شاید عالمون اور پنڈتون نے اسی لئے کہا ہے - دراصل ان نازنینون کے تذکرے بھی جادو کا اثر رکھتے ہین کہ جسپر پھونک دے یا بس متوالا ہو گیا - مین تو اون مہاتماؤن کے ایسے اپدیش کو ایک معمولی بات سمجھتا تھا - یہہ خبر تھی کہ ان خیالون مین پڑنے سے دل ایسا سینہ سے نکل بھاگتا ہے کہ اپنے قابو مین ہی نہین رہتا - سچ ہے علما کی پند و نصایح کی پوری پوری قدر انسان کو تب ہی معلوم ہوتی ہے جبکہ اون پر عمل نکرکے طرح طرح کی مصیبتون کا شکار بننا پڑتا ہے گر پھر سوائے پچھتاوے کے اور ہوتا ہی کیا ہے - مین اپنی ہی نادانی سے اس خیال مین پڑکر کتنا پچھتا رہا ہون مگر سب بیفایدہ - ایکدم بھی تو یہہ خیال دل پر سے نہین ہٹتا - وہی خیالی صورت باربار پھر کر سامنے آکھڑی ہوتی ہے - اُف کیا غضب ہے کتنا دل کو اُدھر سے ہٹاتا ہون مگر . . . - اُف ری بیتابی - یا پرماتما یہہ میری کیا حالت ہوئی جاتی ہے - مین بیٹھے بٹھائے کس بلا مین پھنس گیا - ہائے رے دل تیری یہہ کیا حالت . . . . اگر پتاجی تک خبر پہونچگئی تو آنکھین زمین ہی مین گڑھ گڑھ جائینگی - آہ - میرے وے کان اوسوقت پھوٹ بھی کیون نہ گئے جنھون نے اُس پری کے - نہین نہین ستمگر کے حسن وجمال کی تعریفین خوشی خوشی سنکر میری یہہ گت بنائی ہے (سینہ پر ہاتھ رکھکر) اُف - کیسا اُچھل رہا ہے -

ناظرین! آپ دیکھتے ہین - ہمارے شاہزادہ صاحب کے دل پر اسوقت کیا گذر رہا ہے کس بلا مین گرفتار ہین - دل ہی دل مین کیسے گھٹ رہے ہین - ایکدم چین نہین - اے نازنینو! تم مین وہ کونسا کرشمہ ہے کہ تمہارا ذکر بھی دلون کو بیتاب کردیتا ہے - اے گوری گوری حسین معشوقو! تم نے یہہ دوسرون کو موہ لینا

حواس خمسہ ظاہری و حواس خمسہ باطنی ذیل گھوڑے جتے ہوئے ہیں جو اس رتھ کو کھینچے کھینچے پھرتے ہیں ان گھوڑوں کی لگام دل ہے اور رتھبان عقل ہے - اگر عقل کا رتھبان عنانِ دل کو چھوڑ بیٹھے تو بس یہ اسپانِ حواس ظاہری و باطنی اس جسم کے رتھ کو توڑ پھوڑ کر اوس سارتھی اور رتھ کے مالک آتما رام (روح) کو معرضِ ہلاکت میں ڈالینگے اور خود بھی ہلاک ہو گے - بس اگر آپ اس عنانِ دل کو قابو میں کر کے اپنے کو سب آفتون سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو اس عنان کو عقل کے رتھبان کے سپرد کیجئے - پھر دیکھئے کیسے یہہ قابو میں نہ آوے

پون سُت جی - اور جب عقل ہی بگڑ جاوے تو اوسکو عنانِ دل سپرد کرنے سے فایدہ -

پرہست - عقل کا بگاڑنا سدھارنا بھی تو سب آپ کے ہی اختیار میں ہے - دیکھئے رتھبان بھی خود مختار نہیں وہ اپنے مالک سوار کے تابع ہوتا ہے جب خود مالک ہی کوتہ اندیش ہو اور بے پروا ہو کر رتھبان کو بالکل آزاد کر دے تو وہ بھی سست اور کاہل پڑ جاتا ہے - اپنے کام کو بے پروائی سے آتا ہے اور سب کی تباہی کا باعث بنتا ہے - مالک چاہے تو ہر وقت رتھبان کو اپنے کام پر مستعد کر سکتا ہے اور اسطرح رتھ کو راہ راست پر لا سکتا ہے - اسلئے پیارے متر! عقل سے مناسب کام لینا اور اوس سے عنانِ دل کو قابو میں کرانا بھی آپکے ہی ہاتھ ہے -

پون سُت جی (افسوس کے لہجے میں) دراصل یہ سب میری ہی خطا ہے - اگر میں چاہتا اور عقل سے کام لیتا تو ایسی ایسی تعریفیں ہی نہ سنتا - مگر آہ میں اوس کمبخت وقت کو نہیں پایا جسوقت میرے وہ میٹھی میٹھی باتیں جو کسی کی تعریف میں کہی جاتی تھیں سنیں - اے پرماتما یہہ میرے کان اوسوقت بہرے کیوں نہو گئے - ان کمبختون

دیتے ہین - اگر یہی حال ہے تو آپ کے دیوانہ ہونے مین کیا شک ہے - دور دور
کے لئے میرا آنا جانا ہے - ان خیالات سے ادھوا [illegible] ہے -

پون لبجی - کیسے کہون - مجہہ اچھی جانتے [illegible] ادھر ادھر
پون کا [illegible] دل سے دور ہی نہین ہوتا - [illegible]

پیرہست - بس دل کو قابو مین کر لیجئے -

پون لبجی - دل ہی قابو مین ہو اور [illegible]
قابو مین ہو تو کوئی ہوا سے جہان لیوین ہو -

پیرہست - نہین اب بھی اگر آپ چاہین [illegible]
بات نہین ہے جسنے اسے قابو مین کیا [illegible]
نکل جانا ہی تو صد ہا مصیبتون کا سامنا آیا ہے

پون لبجی - حضرت یہہ تو کہنے ہی کی باتین ہین جسپر گذرتی ہے [illegible]
جانتا ہے - اسکو بس مین کرنا ہنسی کھیل نہین ہے -

پیرہست - نہین کیا بڑی بات ہے - دیکھئے جسطرح رتہہ کے گھوڑے لگام کے
تابع ہوتے ہین اور لگام رتھبان کے ہاتھہ مین کہ جدہر کو موڑے ادھر کو ہی گھوڑے
چل نکلتے ہین - اگر رتھبان لگام کو جسپر اوسکا سب کچھہ اختیار ہے قابو مین نرکھے
یا خود رتھبان ہی نہو تو خیال کر لیجئے کہ گھوڑے بے قابو ہوکر کیا کیا آفتین برپا
نکرینگے - رتھہ کو جدہر چاہینگے لئے لئے پھرینگے - اچھلینگے - کودینگے - اور
کہین غار و گڈھے مین گرا کر خود بھی تباہ ہونگے اور رتھہ کا بھی چکنا چور کرکے رتھبان
اور رتھہ کے مالک کو جو اوسمین سوار ہے ہلاک کرینگے - ٹھیک اسی طرح اس خاکی جسم کے رتھہ مین

آج کا دن گذر ہی چکا - یہ دن کے پھیرے ہین صرف کل ہی کا دن بیچ مین سمجھئے سو
ایک دن کے لئے ملال کرنا یا بین کرنا کیا بڑی بات ہے - آیندہ آپکو اختیار ہے -
جسے آپ ہی مناسب سمجھیں تو جو جی چاہے کیجئے - گو میرا کہنا آپکے دلپر اسوقت نوک
سنان کا کام کر رہا ہوگا مگر مین اپنے فرض کو ادا کر رہا ہون - دوست پر فرض ہے
کہ اپنے دوست کو ہمیشہ نیک مشورہ دے نہ کہ بےعقل یا خودغرض و خوشامد
پسند دوستون کی طرح اسے ہان مین ہان ملادے خواہ وہ راے بجا ہو یا بیجا
پون انجے - نہین - مین تمہاری نصیحتون کو تہ دل سے سن رہا ہون اور قدر کی
نگاہ سے دیکھتا ہون کیونکہ مین خود اپنی اس حالت اور اس خیال پر بہت پشیمان
اور شرمندہ ہون مگر دل کے بے قابو ہوجانے سے مجبور ہون -
پرہست - آپ جانتے ہین کہ جب دل پر کسی قسم کا جذبہ اور غصہ چھا جاتا ہے تو ایسا
ہی جیسے آپکے دل پر اپنا ناپاک سایہ ڈالا کہ تو اپنا رکھا ہے پیدا ہو جاتا ہے تو انسان
آپے مین نہین رہتا - نیک و بد کی تمیز جاتی رہتی ہے - اعمال کرنے کی حقائق
طریقے دل سے محو ہو جاتے ہین - جائز و ناجائز کا فرق دریافت کرنے کے لئے خیال کا
کبھی گذر وہان تک نہین ہوتا - شرم و لحاظ کا پتہ تک نہین رہتا - علم و عقل سب
سو جاتے ہین - دھرم ادھرم کا خیال دل سے اوٹھ جاتا ہے - اگلا پچھلا کچھ نہین سوجھتا
جو دل مین آتا ہے بے سوچے سمجھے کر بیٹھتا ہے - عالمون بزرگون اور ہمدردون کی نصیحت
زہر معلوم ہوتی ہے - یہ نہین جانتا کہ یہ نصیحت میرے ہی بھلے کے لئے کیجاتی ہے
اسی سے میرا یہ خیال تھا کہ شاید آپکو بھی میری یہ نصیحت ناگوار گذرتی ہوگی -
پون انجے - ہان پہلے تو مجھے بھی ذرا ناگوار گذری تھی - مگر اب مین سوچتا ہون کہ

وہان مین اپنا خون بہانے کو ہر دم تیار رہتا ہون پھر کیا آپ یہہ سمجھتے ہین کہ مین آپکی یہہ تکلیف - یہہ بےچینی اور یہہ دل کی تڑپ دیکھہ سکتا ہون - کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ مین باتون ہی باتون مین آپکو بہلاتا ہون - نہین شاہزادہ صاحب ہرگز نہین مین آپکو ضرور لیچلون گا - مین تیار ہون - مگر اتنا تو سوچ لیجیے کہ اگر مہاراجہ صاحب یا دوسرے لوگون کو یہہ حال کسی طرح کھل گیا تو کیسی شرمندگی کی بات ہوگی لوگ ہنسی کرینگے سب کی نظرون مین ذلیل و خوار ہونا پڑیگا - سب آدمی یہی ہنسی اوڑاوینگے کہ ایسی بھی کیا بیصبری جو دو روز کے لئے بھی نہ ٹھیر سکا - ایسا بھی کیا دل - کہان ان باتون کے سننے سے آپکی آنکھیں نیچی کرنی پڑینگی - اور کاش اگر آپکے سسر کو بھی معلوم ہوگیا تو آپ خود ہی انصاف کیجیے کہ کیا پھر آپکی آنکھین اونکے سامنے اوٹھ سکینگی اب آپ خود سب دیکھ سوچ لیجیے مجھے تو کسی طرح انکار نہین ہے - ہر طرح سے تیار ہون -

پون سنجے کچھہ سوچکر اور دل کو تھام کر پیارے دوست سے کہا بہت ٹھیک ہے درحقیقت بڑی شرمندگی کی بات ہوگی - مگر مین کیا کرون - دل تو بس مین ہوتا ہی نہین - ہر چند چاہتا ہون کہ اس خیال کو دل سے بھلا دون مگر کہین بھولا بھی جاسکے - بس یہہ معلوم ہوتا ہے کہ دل کو سینہ سے باہر کوئی کھینچے لیتا ہے - معلوم مجھے کیا سودا ہوگیا ہے - مین خود سب کچھہ سمجھتا اور سوچتا ہون مگر یہہ سب سمجھنا سوچنا بیکار ہی ثابت ہوتا ہے -

پرہست - پیارے متر ! اگر مانو تو میری رائے تو یہی ہے کہ دو روز کیلئے جیسے بنے صبر کرو - دل کو کسی طرح تھامو - کچھہ برس دو برس کی بات تو ہے نہین

میرا دل اسوقت میرے قابو سے باہر ہے - ہائے کیا پیاری پیاری صورت ہے
اور کتنی وفادار کہ دل سے جانا ہی نہیں چاہتی گو نظر سے علیحدہ ہے - یہ کیوں
ہائے برا ہو اس حیا کا یہ اسی کے کرشمے ہیں سو کچھ وفا کچھ بے حیا جان ہے
بس مشکل ہے یہ دل سے جاتی بھی نہیں آنکھوں میں آتی بھی نہیں -

پریہست (دل میں) عجیب خبط سمایا ہے - کسی طرح یہہ تو باز ہی نہیں آتے معلوم
ہوتے - مینے سوچا تھا کہ اسطرح تسکین اور دلاسا دینے سے یہہ جذبۂ عشق کچھ کم
پڑ جائیگا اب کچھ سمجھانا اور نصیحت کرنا بھی شاید کارگر ہوسکے گر نہیں انکا شوق تو اور
بھی بڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے - ایسے میں تو نصیحت بھی غالبًا بے سود ہوگی صرف بے
سود ہی نہیں بلکہ سخت ناگوار گذریگی - اب کیا کیا جاے (کچھ دیر دل ہی دل میں
سوچکر اور یوں انکی طرف مخاطب ہوکر) کمو صاحب ! یہہ میں جانتا ہوں کہ آپکی طبیعت
سخت بیچین ہوگی اور آپکا دل آپکے قابو میں نہوگا - مگر آپ بھی تو خیال کریئے کہ کسی
کام میں وقت بیوقت اور موقعہ بیموقعہ کا لحاظ نکرنا اور دور اندیشی کو کام میں نلانا بسا
اوقات کیا کیا نتایج بد پیدا کر دیتا ہے - کن کن ذلتوں اور مصیبتوں میں ڈالدیتا ہے
آپ تو خود عقیل - دانشمند اور دور . . . .

یوں سلیم - (بات کاٹکر) ہاں ہاں میں سمجھتا ہوں - زیادہ سننے کی مجھ میں تاب
نہیں - تم تو باتوں میں ہی وقت کو کھونا چاہتے ہو - اگر نہیں چلنا منظور ہے تو صاف
منع کردو کہ نہیں چلتے - بس جھگڑا ختم ہوا - ہم اپنا دل مسوس کر بیٹھ رہینگے اور کیا ہوگا
یہاں تو جان نکلتی ہے آپکو موقعہ بیموقعہ ہی کی سوجھ رہی ہے -

پریہست (عاجزی سے) پیارے شاہزادہ ! جہاں آپ کا پسینہ گرتا ہے

آہ ان لفظوں نے میرا دل باتوں باتوں میں چھین لیا ہے ابھی ایک نظر دیکھ سکوں۔ ہائے
اس کمبخت دل نے مجھے کتنا بے شرم بنا دیا!۔

پرہست۔ بس یہی بات ہے۔ واہ شاہزادہ صاحب خوب۔ ابھی ذرا سی بات
کے لئے آپ نے اپنی یہہ حالت بنالی۔ یہہ بھی کوئی باتوں میں بات ہوگی جسکے
فکر و خیال میں آپ نے اپنے تو بدن کو گھلا لیا اور دوسروں کے ہوش و حواس تک
اڑا دئے۔ اچھا اوٹھئے۔ ہاتھہ دھوئے کھانا وانا کھاکر جلد فارغ ہو جائے
پھر شام ہوئی جاتی ہے میں ابھی آپکو لیجا کر اوس آپکی معشوقہ کے درشن کرادونگا
گھبرانے اور ایسا ناطاقتی کی کوئی بات نہیں ہے۔

پون انجے (گلکار دلمیں خوش ہوکر) اچھا تو جلد چلئے۔ دیر کرنیکی پھر کیا ضرورت۔
کھانا وانا کھانیکے لئے تو آج مجھے ابھی کچھہ بھوک ہی نہیں ہے۔ چلو نا۔ پھر دیر کیا ہے

(دوہا) عدم شوق سفیر بہتر۔

پرہست (مسکراکر) آخر وہی جلدی۔ ایسی بھی کیا شتابی کہ کھانا بھی نہیں
کھانے۔ کہا یا بھوک ہی نہیں ہے۔ آخر وہ آپکی معشوقہ کہیں بھاگی تھوڑا ہی جاتی
ہیں۔ وہ تو آپکی ہو ہی چکی ہیں۔ آج سے تین روز بعد تو وہ آپ کے پہلو ہی میں بیٹھی
ہونگی۔ ایسی بھی کیا گھبراہٹ۔ صبح سے یہہ وقت ہونے آیا ہے۔ کیا آج کا
دن فاقہ ہی میں جائیگا۔ دیکھو شام تو ہونے آگئی۔ جلد کھانے پینے سے فارغ
ہوکر سندھیا ساماپک کیجئے۔ تب چلیں گے۔

پون انجے۔ متر مجھے پل پل بھاری ہے۔ جب تک اوس پیاری صورت کو ایکبار
نگاہ بھر کر نہ دیکھ لونگا مجھے دم بھر چین نہیں پڑیگا۔ پرہست! براہ عنایت اب دیر نہ کرو

تم سے کوئی حال خواہ کسی قسم کا کیون نہو کبھی نہین چھپایا - مین تمکو ہر حال مین اپنا
سچا دوست غمخوار جانتا رہا ہون - پھر بھلا کوئی راز تمسے اب ہی کیسے چھپا سکتا ہون
ابتک جو آپ پر ظاہر نکر سکا اوسکا باعث اول تو دل کی سخت بے چینی تھی دوسرے
مارے شرم کے منھ سے نکلتے نکلتے رہ رہ جاتا تھا - پیارے متر - مجھے تو اس
مصیبت مین تم ہی پر بہت کچھ بھروسہ ہے - اپنا دکھ درد تمسے ہی نہ کہونگا تو پھر
اور کس سے کہنے جاؤنگا - متر اجسطرح کوئی کسان اپنا دکھ راجا سے - ستاگر شتہ
ستے - عورت خاوند سے - بیمار طبیب سے اور بچہ ماں سے کہے تو اوس سے نجات
پا سکتا ہے اسی طرح اگر عاشق اپنا درد دل دوست پر ظاہر کرے تو [illegible]
چھٹکارا پا سکتا ہے - اسلئے مین اپنا دکھ تمہین سناتا ہوں - پیارے دوست
جب سے مینے اوس ماہرو پری جمال انجنا کے حسن دلفریب کا [illegible]
جب سے اوس پیاری دلربا کے جمال جہان افروز کی [illegible]
ہو چکی ہین تب ہی سے اس مہ جبین کی خیالی صورت کا [illegible]
دلبر کچھ ایسا نقش کر گیا ہے کہ مجھے چین نہین لینے دیتا - اوس [illegible]
پیاری صورت دیکھنے کے لئے آرزؤن کی لہرین دل مین اوٹھ اوٹھ کر [illegible]
اس خیال خام سے حالانکہ مین بہت کچھ اپنے دل کو روکتا ہون - اور اوس خیال کی
طرف لیجاتا ہون پھر بھی دل سے اوس دلبر کا خیال ایکدم نہین ہٹتا - اوسکی
بدولت میری یہ حالت ہو رہی ہے جو تم اسوقت دیکھ رہے ہو - پیارے متر
اگر تم دوستی کا دم بھرتے ہو - اگر تم دوستی کا حق ادا کرنا چاہتے ہو - اگر تمکو میری جان
عزیز ہے تو بہت جلد کوئی ایسی صورت نکالو کہ مین اوس پیاری پیاری صورت کو جسکی

تو اگر [illegible] آتے اور دل میں سوچنے لگے کہ میں بے تر مرتا [illegible] صدمے سے نکالا آتو یون
[illegible] کبھی [illegible] ولیا ہی تھا سبھی اسکا بھید کھل جائے اور کچھ کام بھی نہ بنے [illegible]
[illegible] میں خیالات کی ادھیڑبن ہونے لگی کبھی اپنے دل سے پوچھتے [illegible]
[illegible] کہون - کبھی سوچتے کہ یہ راز [illegible] چھپا تو ویسے بھی اثر
[illegible] سمجھ لیا تھا یا جاتا - کبھی یہ خیال آتے کہ یہ ہی ٹھیک ہے شک
[illegible] مجھے اگر [illegible] کر دیا [illegible] میں اکیلا اپنے دل کو
[illegible] اب مجھے کون تسلی [illegible] علاج نہ علاج کی
[illegible] تو کچھ [illegible] ہی نہیں - اب کیا تدبیر کروں
[illegible] سوچتا ہی ہوں [illegible] ہاتھ ملیاں ہی ملے ہے لیتا
[illegible] اس خیال کو دل سے بھلا دینا مگر نہیں بھولتا - سمجھتے
[illegible] سے اب چپکے کاسیں [illegible] دوست سے کسی راز کا
چھپانا روا بھی نہیں سب دوست کو تو ہر حال میں اپنا ہمراز رکھنا چاہئے - وہ دوست
ہی ہے جو ہر دم دوست کا ساتھ دیتا ہے - ہر رنج وغم میں شریک رہتا ہے -
ہر مشکل کو آسان کرنیکی عمدہ عمدہ تدابیر بتلاتا ہے - ہر حال میں حامی و مددگار رہتا
ہے - ہر مصیبت و آفت میں ساتھ دیتا ہے - میری غلطی کی جو ابتک بھی ایسے صادق
ہمدرد اور عقیل دوست سے یہ راز پوشیدہ رکھا - اب مجھے جلد کہہ دینا چاہئے - وہ
ضرور کوئی نہ کوئی عمدہ تدبیر اس معاملہ میں مجھے بتلائیگا - مجھے پوری امید ہے کہ وہ
میری دلی آرزو میں پوری کریگا - اسطرح خوب سوچ ساچ کر دوست سے کہنے لگا -
یون سانجے (ذرا بھرائی ہوئی آواز سے) پیارے متر - تم جانتے ہو کہ مینے آجتک

پھر کہنے لگا۔

پرہست۔ پیارے شاہزادے۔میں اس آپکی بیچینی کو کہاں تک دیکھتا رہوں آپ اپنے دل کا حال کیوں مجھپر ظاہر نہیں کرتے۔ پہلے اگر کبھی ذرا سر درد بھی ہوتا تھا تو فوراً کئی کئی طبیب بلائے جاتے تھے اور آپ خود بخوشی علاج کراتے تھے۔ نہیں معلوم ابکے آپنے کیا ٹھان لی ہے کہ اتنی سخت تکلیف پر بھی علاج نہیں کراتے اور مہاراجہ صاحب کو بھی اطلاع دینے سے رکتے ہو۔ صرف تین روز تو آپکی شادی کے ہیں اور پھر آپکی یہ حالت۔ (کھڑا ہوکر) اچھا تو میں خود ہی جاکر مہاراجہ صاحب کو اسکی اطلاع کئے دیتا ہوں تاکہ وے جلد آپکا علاج کرائیں اور آپکو اس بیچین کرنیوالے مرض سے چھٹکارا ملے۔ دیکھئے نا۔ آپکی حالت تو لحظہ بلحظہ گرتی ہی جاتی ہے۔ خیال تو کیجئے کیسی سخت تکلیف اور بیچینی ہے کہ لوٹا تک نہیں جاتا۔ لیجئے میں اطلاع کرکے ابھی آپ کے پاس واپس آتا ہوں۔

پون انجے (آنکھیں اوپر کو اٹھاکر اور پرہست کو جاتا دیکھکر) پرہست۔ ذرا ٹھیرو ٹھیرو۔ سنو۔ مجھے کوئی بیماری نہیں ہے۔ مہاراجہ صاحب کے پاس براہ عنایت نجاؤ۔ بڑی بے شرمی کی بات ہوگی۔ یہ وہ مرض نہیں ہے کہ جسکا علاج مہاراجہ صاحب سے کہکر کرایا جاسکے۔ اسکا علاج اگر ہوسکتا ہے تو آپکے ہی ہاتھ ہوسکتا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو . . . . . .

پرہست (بات کاٹ کر) ہاں۔ ہاں تو مجھے جلد حکم کیجئے میری تو جان بھی آپکے لئے حاضر ہے۔ جلد بتائیے کیا مرض ہے اور مجھے آپکیلئے کیا کرنا چاہیئے۔

پون انجے۔ پیارے متر۔ ذرا دھیان دیکر . . .

اور دماغ سے دلمین چکر کاٹنے لگین - چہرہ پر وحشت سی چھا گئی اور رہی بیچینی کا دور پھر شروع ہوا - پرہست انکو کچھ دیر تک پھر بیچینی سے کروٹین بدلتے - کبھی بیٹھا ہوتے کبھی لیٹ جاتے کبھی لمبے لمبے سانس بھرتے کبھی آہ کھینچتے دیکھکر کہنے لگا -

پرہست - شاہزادہ صاحب - آپکو سخت بیچینی معلوم ہوتی ہے - دیکھئے تو چہرہ پر زردی چھائی جاتی ہے - ذرا کہئے ذرا یہ کیا ہے کیا حالت ہوگئی - براہ مہربانی جلد علاج کرائیے - مجھے اجازت دیجئے ابھی کسی طبیب کو بلا کر لاؤن - یہ ماتما کرے کہین دشمنون کی ایسی بری حالت ہو جائے - مجھسے تو آپکی یہہ تکلیف اور بیچینی دیکھی نہین جاتی -

لیکن انجنے کمار نہ معلوم اسوقت کن خیالات مین غرق تھے کہ پرہست کے الفاظ کو اس وقت کچھ نہین سنا - شائد کسی کا حسن و جمال انکے دل سے چپکے چپکے کچھ راز و نیاز کی باتین کر رہا ہوگا جسکی وجہہ سے یہہ اپنے نوکر کے الفاظ نہ سن سکے - گو انھون نے تو ابھی اوس حسین صورت کو دیکھا ہی کہان ہے پھر اوس سے باتین کیسے کرتے ہونگے - ہان ہان حسن و جمال نہین بلکہ اوس حسن و جمال کی تعریفین انکے دل سے لگاوٹین کرتی ہونگی - انکے دل و دماغ اسوقت اونھین تعریفون پر کچھ نہ کچھ غور کر رہے ہونگے پھر بھلا نوکر کی باتیں کہان سے سنی جا سکتی تھین - آخر دل تو ایک ہی ہے - ایک وقت مین دو جانب کیسے بٹ سکتا ہے - اندر ہی اندر انکے قلب کی حالت اب بدل رہی تھی چہرہ پر ایک رنگ آتا اور ایک جاتا تھا - پرہست ان کی ان حرکات و سکنات کو بغور دیکھ رہا تھا - اور سوچتا تھا کہ نہ معلوم انکو اچانک یہہ کیا مرض ہوگیا ہے کچھ پہچانا نہین جاتا - اور یہہ کچھ بتلاتے نہیں انکی طرف مخاطب ہوکر

یہ لو انکی حالت تو ساعت بساعت بگڑتی ہی جاتی ہے - سینہ مین ایک قسم کا التہاب پیدا ہو گیا ہے - لبون پر دمبدم آہون کی آمد ہے - چہرہ کا رنگ زرد پڑتا جاتا ہے پیچینی مضبوطی کے ساتھہ دلمین جگہہ کرنے لگی ہے - بھوکھہ پیاس سب رخصت ہو گئین - دل کی سنسناہٹ اور طبیعت کیپیچ وتاب سے رخسارون پر پسینہ آگیا - بدن کانپنے لگا ہوش وحواس کسیکی زلف کیطرح پریشان ہونے لگے - انکا ایک رفیق صادق پرہست انکے پاس بیٹھا ہوا یہہ بیتابی اور بیقراری کی حالت دیکھکر گھبرایا اور اسطرح پوچھنے لگا -

پرہست - پیارے متر - آپکا مزاج اسوقت کیسا ہے - آپکے جسم پر بار بار رعشہ سا کیا آتا ہے - کیا تکلیف ہے - ابھی تو آپکی طبیعت اچھی تھی - کیا کچھ لرزہ کے ساتھہ تپ کی آمد ہے - مگر لرزہ مین یہہ چہرہ پر پسینہ کیسا -

پون انجنے - (دل کو سنبھالکر اور کچھہ سوچکر) نہین کچھہ نہین - اسوقت طبیعت کچھہ ایسی ہی گھبرائی سی معلوم ہوتی ہے - تپ وپ تو کچھہ نہین ہے -

پرہست (نبض پر ہاتھہ رکھکر) نہین - آپکی تو نبض بھی معمول سے تیز معلوم ہوتی ہے چہرہ پر بھی زردی سی آئی جاتی ہے طبیب کو بلایا جاوے ؟

شاہزادہ (دبی ہوئی آواز سے) نہین نہین کوئی ضرورت نہین - ابھی طبیعت خود صاف ہوئی جاتی ہے مجھے کوئی ایسی تکلیف نہین ہے کہ طبیب کے بلانے کی ضرورت ہو -

اتنا کہکر پون انجنے کمار خاموش ہو گئے - انکی طبیعت اب پھر مکدر ہونے لگی رہ رہکر کسی کے حسن وجمال کی تعریفین نئے نئے خیالات کا جامہ پہنکر انکے دل سے دماغ

شادی کی دھوم دھام ہو رہی ہے ہر شخص کے چہرہ پر خوشی و خورمی کے آثار نمایاں ہیں۔ پرند و چرند سب خوشیاں منا رہے ہیں۔ شاہان گلزار اپنا اپنا سنگار کر رہے ہیں چمیلی نے سفید پوشاک پہنی ہے۔ گل صد برگ نے چمپئی چیرا باندھا ہے سنبل نے زلف پیچان بڑے ناز و انداز سے کمر تک لٹکا رکھی ہے۔ نرگس دنبالہ دار سرمہ لگا کر بلبل سے آنکھیں لڑا رہا ہے۔ سوسن نے مسی لگائی ہے۔ گلاب گلابی جوڑا پہنکر اور عطر گل لگا کر لوگوں کے دل و دماغ کو معطر کر رہا ہے۔ گل داؤدی زعفرانی پوشاک زیب تن کئے ہوئے ہے انگور خوشی کے سرور میں مست ہو رہا ہے طائران خوش الحان دولہا دولہن کو دیکھ دیکھ جا بجا رقص کر رہے ہیں خوش الحان پرند جو ہیں آ آ کر چہار طرف نغمے گا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر معلوم نہیں شاہزادہ ابرے پون انجنی کے چہرہ پر کچھ اداسی سی اسوقت کیوں چھا رہی ہے۔ دل سے دماغ تک طرح طرح کے خیالات کا تانتا لگ رہا ہے۔ کبھی لیٹ جاتے ہیں کبھی بیٹھے ہو کر اور سینہ پر ہاتھ رکھکر سر نیچے کو جھکا لیتے ہیں۔ کبھی آہ منھ سے نکل جاتی ہے اور کبھی ایک سکوت کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ کیا راز ہے۔ اور یہ کس غم کے تھکائے ہوئے ہیں۔ اور تو انکا تو کلیجہ بھی کیسا دھڑک رہا ہے اور سانس بھی کیسے الٹے آنے لگے ہیں۔ انکو تو اسوقت اور بی معمولی رنج و غم نہیں معلوم ہوتا۔ انکا دل تو کسیکی زلف گرہ گیر کا گرفتار معلوم ہوتا ہے یہ تو لا ریب کسیکی نگیلی چتون کا جادو ہے کسیکے عالم فریب حسن کا نقشہ اس نوجوان کے دل پر کچھ ایسا نقش کر گیا ہے کہ جس سے اتنا بے چین ہے۔ ہائے افسوس۔ کیسے کیسے تو شادی کے سامان اور وہ بھی کسکی شادی کے۔ انھیں شاہزادہ صاحب کی۔ اور یہ اس مہلک مرض میں مبتلا

بلوان ہو کر پڑے ہیں چند یان لگن سے دسلم آ پہنچے استھان ہیں اشنھت ہے اور
مہیت بھی بلی ہے - بواہ کی لگن سنگھ کو بھولی بیلا بڑا ہی سشند مہورت ہے -
دہیرہ کو بند کر کے) مہرمہاراج - اب بواہ کے سامان کا آرنبھ جلد ہونا چاہیے
اسمین کچھ لمب نہ کیجیے - سمے بہت ہی کم ہے - کیول تین دن ہی تو ہین -

چوتھا باب

عشق ہے تازہ کار تازہ خیال
ہر جگہہ اسکی اک نئی ہے چال

آج اس کوہستانی میدان مین جہان مالنسرو و کا پانی ما ... جوتی کے لہ
بھر رہا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں کیسی جھوم جھوم کر چل رہی ہیں یا سچا نونہالان چمن کا
رنگ بکھرا ہوا ہے - رنگ برنگ کے پھول کھل رہے ہین جنسے خوشبوئیں نکل نکل کر
کسی پری جمال کے شہرۂ حسن دلفریب کی طرح دور دور تک پھیل رہی ہین جن پہ بھونرے
بڑے شوق سے چکر کاٹتے ہوے متوالون کی طرح گر گر پڑتے ہین - ایک جانب
کو راجہ پرہلاد کے اور دوسری جانب کو تھوڑے فاصلہ پر راجہ مہیندر کے ابھی کے
تیار کرائے کئی کئی منزلے محلات ہین جنمین ہر قسم کی آرایش کرائی گئی ہے یہ محلات
جنکے چارون طرف دُور دُور تک نہایت نفاست کے ساتھ چمن بندی کی گئی ہے
کچھ ایسے معلوم ہوتے ہین کہ عرصہ سے یہ مقام اسی طرح آباد تھا اور یہ زیب و زینت کے
سامان ایک مدت سے یہان ہو رہے تھے - آس پاس ہر دو جانب اور بہت سے
فوجی آدمیون کے خیمے نصب ہین جنپر میمونی پھریرے لہرا رہے ہین - دونون جانب

دھن لیشس - آیو اور پتر پوتر آدکی بردھی ہو -

دونون راجے (جوتشی جی کو مناسب تعظیم دیکر) آیئے آیئے -

راجہ مہیندر سین (جوتشی جی کیطرف ہاتھہ کا اشارہ کرکے) یہ آسن - براجئے

جوتشی جی (راجہ مہیندر کیطرف منہ کرکے) سرتھا کشل منگل تو ہے ؟

راجہ مہیندر سین - آپکی کرپا سے -

جوتشی جی (راجہ پرہلاد کیطرف مڑکر) آپکے بھی سرتھا آنند برتے ہے ؟

راجہ پرہلاد - آپکی دیا سے سب طرح آنند ہے -

جوتشی جی (راجہ مہیندر سے مخاطب ہوکر) کہئے مہاراج - کیسے اسوقت یاد کیا

راجہ مہیندر سین - مہاراج - آپکو اسلئے تکلیف دیگئی ہے کہ انجنا کماری کی شادی آپکے (راجہ پرہلاد کیطرف اشارہ کرکے) فرزند پون انجے کمار کے ساتھہ ہونا قرار پائی ہے - جوتش شاستر سے ذرا اچھی طرح بچار کر بیاہ کا شبھہ مہورت اور شبھہ لگن بتایئے - اگر دو چار دن ہی کے اندر کی کوئی نیک ساعت نکل آئے تو بہت ہی بہتر ہے یہان ہی مان سروور کے کنارہ جو نہایت ہی خوشگوار اور دلکش مقام ہے بیاہ رچا دیا جاوے -

جوتشی جی (پترہ کھولکر اور کچھہ دیر بچار کر) سری مہاراج - لیجئے - ابھی اودھی مین ہوا سوجھتا ہے - آج سے کیول تین دن دن آکی بڑی سُندر لگن ہے شبھہ مہورت چیتر کرشنا دُتیا - بدھ بار - اُترا پھالگنی نکشتر - سِدھہ یوگ - کولو کرن سبکے [1]

---

[1] اصل گرنتھہ مین نہ چیتر وگیرہ غیرہ کا نام نہین لکھا ہے صرف اتنا ہی کہا ہے کہ تین روز کی لگن قرار کیگئی یہان صرف ناول کی خوبصورتی کیلئے ان غیرہ کے نام فرضی بیان کئے گئے ہین مگر تحقیق ضرورت ہے [illegible]

ہمارے ہیر و یوان ابھے کمار کے بدبرگوار راجہ پرہلاد ہین اور وہ جنھون نے کچھ آگے بڑھکر استقبال کیا تھا شاہزادی انجنا کے پتا راجہ مہندر سین ہین۔
راجہ پرہلاد۔ کیون آپکے چہرہ پر کچھ فکرمندی کے سے آثار کیون معلوم ہوتے ہین خیریت تو ہے جاتے وقت بھی آپ نے کچھ اُداسی کے ساتھ جواب دیا ایسی کیا فکر ہے؟
راجہ مہندر سین۔ فکر کیا۔ آپ جانتے ہین کہ ہر شخص کو اپنی اولاد کی شادی کی فکر دنیا کی سب فکرون سے بڑھکر ہوتی ہے خصوصاً جنکی شادی کا خیال کسیطرح دل سے دور ہی نہین ہوتا۔ مگر ہان اب آپ کے جانے سے دور ہو سکتا ہے۔ انجنا کماری بالغ ہو چلی ہے اسکے بیاہ کی فکر ہے۔ اگر آپ اپنے شاہزادہ یوان ابھے کے لئے منظور فرماوین تو مین کرم گستری ہوگی اور مین بھی اپنے کو خوش قسمت سمجھونگا۔
راجہ پرہلاد (خوشی کے لہجے مین) یہ تو آپکے اخلاق کی بات ہے۔ مگر ہان یہ مین بھی کہہ سکتا ہون کہ اس سمبندھ کا ہو جانا دونون کے واسطے سکھدائی اور بھلا ایک ہوگا۔
راجہ مہندر سین (بہت خوش ہوکر) اہو بھاگ۔ اب مجھے انجنا کماری کے خوش نصیب ہونے مین کوئی شک نہین رہا آج میری آرزو پوری ہوئی (ذرا آواز سے) کوئی حاضر ہے۔
ایک شخص فوراً دست بستہ سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔
راجہ مہندر سین (شخص سے) ذرا جوتشی جی کو تو جلدی سے بلا لاؤ۔
وہ شخص جاتا ہے اور فوراً جوتشی جی کو ہمراہ لیکر آتا ہے۔
جوتشی جی (راجہ پرہلاد اور مہندر کے سامنے آکر) جے ہو مہاراج کی۔ مہاراج کے

ادھر دیکھئے - اسے پرتھما ہی ہماری بستی ہے - کوئی قسم قسم کے پھل پھول اور طرح طرح کے میوہ جات
ناریل - بادام - چھوارے - لونگ - پستہ - داکھ - آم - لیموں - ککڑی - انار - کیلا وغیرہ
لئے ہوئے کسی پھل چکھنے کی آرزو مند ہیں کوئی آٹھوں اشیاء سے پاک طلائی تھال
میں لئے ہوئے آٹھوں انگ سے جھک جھک جاتے ہیں اور آٹھوں کرموں سے
رہائی پانے کی گذارش کر رہے ہیں - غرض اسی طرح لوگ جا بجا پوجن ارچن میں
مصروف ہیں - کوئی کوئی تنہائی میں بیٹھے پاک پرماتما کے دھیان میں ہمہ تن محو ہیں
کوئی آپس میں دھرم چرچا اور تتو بچار کر رہے ہیں - کوئی کوئی پوجن ارچن سندھیا اور سامائک
وغیرہ سے فارغ ہو کر ادھر ادھر سیر سپاٹا کرتے گھوم رہے ہیں - کوئی ایک دوسرے
سے ملاقات کرتے پھرتے ہیں سامنے چند آدمیوں کا ایک گروہ ایک خیمہ کی طرف کو آہستہ
آہستہ جا رہا ہے اس گروہ میں ایک شخص کے سر پر تاج شاہانہ رکھا ہوا ہے جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بہت بڑے راجہ ہیں مقابل کی طرف سے ایک اور تاجدار کو دور
ہی سے دیکھا جبکہ ہم آگے استقبال کیلئے بڑھا ہے اور آپس میں مصافحہ کر خیریت
مزاج پوچھ ایک طلائی چوکی پر دونوں بیٹھ گئے ہیں اور کچھ باتیں کرنے لگے ہیں - ان دونوں
کے تاج مرصع میں بندر کی تصویریں لگی ہیں جس سے قیاس ہوتا ہے کہ یہ کوئی بانرونشی
راجے ہیں - انکی تو شکل سے بھی ہمکو کچھ کچھ شناسائی معلوم ہوتی ہے اور ذرا آگے
بڑھکر دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور کیا باتیں کر رہے ہیں - لو اب ہم پہچانے - یہ اس جانب تو

بقیہ نوٹ صفحہ ۴۳ - اگھاتیا کہلاتے ہیں کیونکہ انھوں نے جیو آتما کی اصلی یعنی سبھاوک طاقتوں کو
نہیں گھاتا ہے - بلکہ صرف بیرونی سکھ دکھ کیلئے نمت کارن ہیں - ان آٹھوں کرموں کی ۱۴۸ قسموں
کے الگ الگ - نام اور ان کے معنی مطابق شرح وغیرہ آئندہ کسی موقعہ مناسب پر اسی ناول میں لکھے جاوینگے -

ہمکو اِن تکالیف سے چھوڑا کر شانتی دیجیے - کوئی صندل سفید مین کیسر کافور اور ملا کر ہر ایک قسم کی تکلیفات سے رہائی پانیکے ملتجی ہین - کوئی طلشت ہا سے طلائی مین اکشت (چانول) بھر بھر کر ہاتھون مین لیے نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہو کر آنند کے لہجہ مین بنتی کر رہے ہین کہ اے اکشے ابناشی پرماتما! آپ ہمکو بھی اکشے پد (موکش) دیجیے - کوئی بیلا چنبیلی - جوہی - گلاب - کرنا - جھیا کمل کیتکی وغیرہ قسم قسم کے پُشپ (گل) ہاتھون مین لیے ملتمس ہین کہ اے کام مرگ نوارک! آپ ہمارے دلون کو خواہشات نفسانی و جذبات شہوانی سے پاک کر کے اپنا پاک نور ہمارے ہردے مین ڈالیے کسی نے قیمتی جواہرات سے مرصع تھالون مین نیئی بید (اشیا رغور دنی شیرینی وغیرہ) بھر رکھی ہین اور بڑی بھگتی اور آنند سے نرت کرتے ہوے التجا کر رہے ہین کہ اے سب روگ ناشک! جسطرح یہ نیئی بید کچھ عرصہ کیلیے اشتہا کو دور کر دیتی ہے اسی طرح آپ ہمکو اس مرض اشتہا سے ہمیشہ کے لیے چھڑایئے - کوئی روغن زرد سے بھرے دیپ (چراغ) روشن کیے ہمارداس کر رہے ہین کہ اے پرماتما! آپ سب اندھکار ناشک ہین - ہم لوگون کے چت سے موہ اندھکار اور تاریکی جہالت کو دور کر کے نور علم سے اوسے منور کیجیے - کوئی خوشبودار دھوپ آگ پر چڑھا کر یہہ کہتے جاتے ہین کہ ہمارے آٹھون کرم اوس دھوپ کی طرح دُخان بن بنکر

آٹھ کرمون کے نام - گیانا ورنی ۵ - درشنا ورنی ۹ - انترائے ۵ - موہنی ۲۸ - آیو ۴ - بیدنی ۲ نام ۹۳ اور گوتر ۲ ہین - ان آٹھون کی اُتر پرکرتی ۱۴۸ ہین جنکی اَور قسمین بیشمار ہین - انمین سے پہلے چار گھاتیا کرم کہلاتے ہین کیونکہ انھون نے جیو کی چار صفات طاقتون کو دبا رکھا ہے اور باقی چار

میلہ معلوم ہوتا ہے جو ہر سال پھاگن سُدی اشٹمی سے پورنماشی تک آٹھ یوم
رہتا ہے جسمین ہر چہار اطراف سے راجے مہاراجے اور دیگر ودیادھر لوگ
دور دراز سفر طے کرکے بڑی خوشی کے ساتھ آ آکر اور ایسے متبرک مقام کی
جاترا ان آٹھ پرب کے ایام مین کرکے ثوابِ عظیم اوٹھایا کرتے ہین - آجکل وہی
تو اشٹانھکا کے پرب کی تاریخین ہین - وہ دیکھو مندرون مین لوگ بھاگ ان مہان
پرشون کا جنھون نے نجاتِ ابدی حاصل کر سدّھ پد پایا ہے کیسی بھگتی اور
کیسے پریم سے پاک وصاف اشتیا رشٹگانہ[له] سے پوجن ارچن کر رہے ہین
کوئی آبِ مقطر و گنگا جل نقرئی و طلائی جھاریون مین لئے ہوے سنسکرت نظم
مین بلند آواز سے عجیب دلکش لہجہ کے ساتھ اُس پرماتما کی استتی کرتے ہوے یہ
پرارتھنا کر رہے ہین کہ اے پرماتما آپ ہمارے ناپاک دلون کو ویسا ہی پاک
کیجئے جیسا یہ جل پاک و شفاف ہے - کوئی ملیاگری صندل سفید صاف پانی مین
گھس گھس کر دونون ہاتھون مین لئے یہ عرضداشت کر رہے ہین کہ اے شانتی
کرتا ! جس طرح یہ چندن گرمی کے ستائے ہوؤن کو شانتی کا دینے والا اور
داہ کا دور کرنیوالا ہے اوسی طرح آپ جملہ تکالیف دنیوی کی طپش کی شانتی کرنیوالے ہین -

بقیہ صفحہ ٣٠ - چوبیس تیرتھنکرون مین یہ پہلے تیرتھنکر ہین - چونکہ یہ اس کلپ کی کرم بھومی کے شروع مین
ہوے اور سب سے پہلے تیرتھنکر ہین اسلئے انکا نام آدناتھ بھی ہے - جین شاسترون مین انکے حالات
بڑی تفصیل کے ساتھ دئے گئے ہین - بعض گرنتھون مین انھین کو برہما بھی کہا ہے -

له اشتیا رشٹگانہ جل (پانی) چندن - اکشت (چاول) پشپ (پھول) نیوید (مٹھائی
پکوان وغیرہ) دیپ (چراغ) دھوپ - پھل (میوجات) ہین -

سبزہ دل لبھانے والے انداز کے ساتھ جا بجا لہلہاتا ہوا کچھ ایسا وجد مین آ رہا ہے کہ چلنے پھرنے والون کو اپنی طرف متوجہ کئے لیتا ہے - قسم قسم کے خوشبودار پھولون کے نظر فریب رنگ اور خوشگوار ہواؤن کا متانت کے ساتھ آزادی کی چال چل چلکر گھومنے والون کے دل و دماغ کو معطر کرنا یہ ایسی چیزین ہین کہ اس مقام کے سوا دیگر مقامات پر شاید کم نظر آئینگی - اس مقام کا سین اسوقت دیکھنے والون کی نظر کو بہشت کا دھوکھا دے رہا ہے دھوکھا ہی نہین بلکہ یقین دلا رہا ہے کہ

اگر فردوس بر روے زمین است
ہمین است ہمین است وہمین است

مندرون کے سکھرون پر رنگ برنگ کی جھنڈیان لہرا لہرا کر مارے خوشی کے اُمنگین بھر رہی ہین - کہین لوگ باگ ادھر ادھر گھوم رہے ہین - کہین کہین مجمعون مین کوئی با آواز بلند لوگون کو کچھ سنا رہا ہے - معلوم نہین آج یہہ کیا ہو رہا ہے - آؤ ذرا اور آگے بڑھکر دیکھین کہ یہہ کیا معاملہ ہے - کوئی میلہ ہے یا تماشا ہے - آخاہ یہان تو جا بجا شاسترون کے اپدیش ہو رہے ہین اور واعظ پنڈت وعظ سنا رہے ہین - گھومنے والے لوگ مندرون کی زیارت کرتے پھر رہے ہین - لو اب ہم سمجھے یہہ تو استھانکا کا سالانہ

بقیہ صفحہ ۲۹ - جنگلے گیان براگ - لیگ وغیرہ کی سری مت بھاگوت کی ادھیا سے ۱۲تا۱۴ اسکندہ ۵ مین اور نیز ناگ پران - برہمانڈ پران - شیو پران - وغیرہ دیگر شاسترون مین بہت بڑی تعریف بیان کی ہے اور نیز چوبیس اوتارون کے پہلا اوتار مانا ہے - جین مت کے

داغ کو مٹانے اور لطف ہمگانی دکھاتے ہیں - اسی کے جنوبی دامن میں ہندوستان
کا ایک زخار دریا اپنے پورے زور سے بہا جا رہا ہے جسمیں آفتاب کی سنہری
کرنیں موج میں آآ کسی ہجران نصیب عاشق کے دل کی طرح مچل رہی ہیں اور
اوسکی لہروں سے بلکہ کچھ ایسا تمنا جنبش پیدا کر دیتی ہیں کہ جسے آنکھ تک نہیں
جھپتی -

یہ اس آریہ ورت کا وہی متبرک دریا ہے گنگا ہے جو اپنے سست بہتے پانی کی
لطافت اور پاکیزگی میں دنیا بھر میں اپنا نظیر نہیں رکھتا - جو شمالی ہند
کے ہزارہا مقامات ہردوار - قنوج - فرخ آباد - کانپور - الہ آباد - مرزاپور - بنارس
غازیپور - پٹنہ - مونگیر - بینا وغیرہ کو اپنے کنارا معہ معبد یا چھوٹے بڑے ندی نالوں
الکھنندا - کالی ندی - رام گنگا - جمنا - ٹونس جنوبی - کرمناسا - گومتی - گھاگرا -
ٹونس شمالی - سون - گنڈک - باگمتی - گوگیری - کوسی وغیرہ کو اپنی قسمت ہم نشین
کا معزز فخر بخشتا ہوا ملک بنگال میں راج محل کے جنوب پہنچ اور گنگی دھاروں
پدما - بھاگیرتھی - جلنگی اور مت بھنگا وغیرہ میں منقسم ہو خلیج بنگال میں جا داخل
ہوتا ہے -[1]

یہ وہی پاک مقام ہے جسے مہارانی پاربتی جی کے پیارے پتی مہادیوجی
نے جنھیں پانچسو بڑی بڑی اور کئی ہزار چھوٹی دیوتائیں سر... تھیں اپنے راج

---

[1] یہ مہنگا گیارہ رودرون بھیابلی - جیت شترو - رود... - شوتیت - بل
نندیکیشہ - اجتندھر - جیت نابھ - پیٹھ - ستیکیت [11] نے کے جو اس کلپ میں یکے بعد
دیگرے مختلف وقتوں میں ہوئے آخری رودر یعنی ستیکیت نے نام سے موسوم کیے - امین

کیلاش پربت کا منظر تو اسوقت کچھ عجیب
بہار پچکاریان بھر بھر کر چھوڑ رہا ہے - یہہ قطعہ جو اس صفحہ دنیا پر اپنا نظیر نہین رکھتا اپنی سرسبزی
دلکش نظر آتا ہے - یہہ قطعہ جو اس صفحہ دنیا پر اپنا نظیر نہین رکھتا اپنی سرسبزی
وستادابی مین ایک قدرتی باغ ہے جسکو خزان کبھی نہین ستا سکتی - یہہ ایک
تازہ گلزار دایم البہار رنگ برنگ کے پھولون سے رونق دار اور شاداب
مرغزار و خوشبودار اشجار اور جابجا چشمہ ہاے آب مصفا و آبشارون سے
سرشار ہے جہان سرو صنوبر کے کشیدہ قامت وسہی قد درخت گویا
آسمان سے باتین کر رہے ہین - اور مختلف اقسام کے پہاڑی اشجار جنگلی شاخین
نرم گھاس و نازک پودھون سے ڈھکی ہوئی اس پہاڑ کے منظر کے لطف کو
دوبالا کر رہے ہین طرح طرح کی نازک اندام بیلین معشوقانہ انداز سے پودھون پر
لپٹی ہوئی ہین - پرندان خوش آہنگ الحان دلکش و نغمہ ہاے جان بخش
سے گویا اس قطعہ کی رنگینی اور اوسکے لطف کی تعریف بیان کر رہے ہین -
ایک طرف سے پھولون کی مہک اور دوسری طرف سے مرغان صحرائی کی
چہک دنیا کے غم کو بھلا رہی ہین ادھر آبشارون کے پانی کی پھوارین ابر رحمت
برسا رہی ہین ادھر بہشتی جھونکون کی عطر آمیز ہوائین ہر ایک کے دل کو تازہ
دماغ کو معطر کر رہی ہین قسم قسم کی جڑی بوٹی اور طرح طرح کے بیشمار جنگلی
خوش ذائقہ میوہ جات جنسے انسان بلا ضرورت غلہ بخوبی زندگی بسر کر سکتا ہے
اور جنکی تاثیر سے مدتون بھوک سے بے پروا ہو سکتا ہے موجود ہین - پہاڑی
سلسلون کی چوٹیان - خوشگوار آب و ہوا اور پرندون کے دلفریب راگ
اس کوہستان کے نظارہ کرنیوالون کے دلون کو لبھاتے - طپش دل و

پھرتی ہے کہ سب کے چہرون پر اور ہی رونق آگئی ہے۔ خصوصاً گل خون
کی رنگت تو گلاب کے سرخ سرخ رنگ پر بھی فوق لئے جاتی ہے
وہ دیکھئے اونکے گلابی گلابی رخسار سے گل ورد کو شرمائے دیتے ہین
آنکے کان کی لَو بالکل چنبیلی کے پھول کی اوس پتی کا نمونہ بن رہی ہے جسمین کچھ
کچھ سرخی دوڑ چلی ہو اونکے سرخ سرخ نازک ہونٹون کے مقابلہ مین
گلاب کے پھولون کی پتیان شرم کے باعث عرقِ شبنم مین ڈوبی جاتی ہین۔
آنکی زنخدان کے روبرو سیب کو فقط آسیب معلوم ہوتا ہے۔ انکا قدِ بلند و بالا
نہ معلوم روزِ ازل مین کس سرو نے دیکھا سمجھا تھا کہ آجتک ازرہِ تعظیم ایک پانون
سے کھڑا ہے۔ طرزِ دلبری سیکھنے کو اڑا ہے اور انکے سینہ پر قدرتی حسن کے
ابھار کو دیکھ دیکھ کر اپنی بے ثمری پر کفِ افسوس ملتا ہے۔ قمریان کسیکی محبت
کا طوق گلے مین ڈالے حسرہ کے آوازے کس رہی ہین۔ کوئلین اپنی خوش
گلوئی و خوش الحانی سے عاشق مزاجون کے دلون کو اپنی طرف متوجہ کئے لیتی ہین
کنول جا بجا کھل رہے ہین جنپر بھونرے گنگناتے ہوئے اون سے بوس وکنا
کرتے جاتے ہین اور ہجران نصیب عشاق کے دلون مین نئی نئی حسرتین پیدا
کر رہے ہین۔ بنون مین سرخ سرخ ٹیسو پھول رہے ہین گویا حسرت نصیبون کے
دلون کو جلانے کے لئے بسنت نے آگ کے انگارے ہی بھیجے ہین۔ پھولون
کی بھینی بھینی خوشبو ہر چہار طرف پھیل رہی ہے گویا موسمِ بہار خوشبو دار عبیر و
گلال اوڑاتا ہوا پھاگ کھیل رہا ہے۔ برف پہاڑون سے پگھل پگھل کر دریائن
کے پانی کو بڑھا رہا ہے جن پر جا بجا پانی کے جھرنے جھر رہے ہین گویا موسم

حضور انور بچشم خود بھی اوسے دیکھ لین - اور یہ سب تجھین تو اونھین سے
سمبندھ کرین -
سپہ پارگ کے منھ سے شاہزادہ پون انجے کے ایسے اوصاف
سنکر اور منتریون نے بھی اس راے سے اتفاق کیا اور راجہ صاحب نے
بھی اسے منظور فرمایا -

تیسرا باب

شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی

غنچۂ خاطرِ ناشاد شگفتہ ہے
لیجیئے مستِ خزان دو دن آئی بہار

پھاگن کا مہینہ ہے - جاڑے اب رخصت ہو چلے ہین ابھی سی سردی
رہتی ہے آفتاب کی گرمی اعتدال کے ساتھ بڑھتی جاتی ہے - درختون
نے اپنا پرانا لباس سرمائی لباس کی طرح اوتار ڈالا ہے - بے برگ
بار درخت اب پھر ہرے ہونے لگے ہین انکی رگ رگ مین قوتِ نامیہ کا
وہ مادہ جو پہلے خزان کے ڈر سے جڑ مین جا چھپا تھا اب خون کی طرح
دوڑتا ہوا شاخون سے کونپل بنکر نکل رہا ہے یا یون کہیئے کہ بسنت رت
کی آمد مین اِن کے جسم سے جوش مسرت کے انکھوے پھوٹ پھوٹ کر نکلے
ہین - اس خوشگوار موسم کی لطیف ہوا کچھ ایسا حیات کا مادہ رکھتی

بدست ہوکر تکلیفین اٹھاتے مصیبتین جھیلتے اور جان تک گنوا دیتے ہین تو حضرت
انسان جو تمام جانداروں مین اشرف المخلوقات سمجھا جاتا اور عالم و عاقل ہونے کا
دعوے کرتا ہے ان پانچون حواس کی غلامی کا شب و روز دم بھرتا اور اونکی لذتون سے
ایکدم نہ اکتاتا ہوا نہین معلوم کیسی کیسی مصیبتون کا شکار ہوگا اور کن کن عقوبتون اور عذابون
کی آگ مین جلیگا۔

غرضیکہ اوسکی نظر مین یہہ عیش و عشرت کے سامان۔ یہہ دنیا کے راگ و رنگ یہہ دلکو
لبھانے والی لذتین سب قوس قزح کے چمکیلے شہادنے رنگون کی طرح بے قیام۔ پانی
کے بلبلے کی طرح بے بنیاد یا بجلی کی چمک کی طرح سریع الزوال ہین۔ اسلئے انہین دل الجھانا
وحشت جانتا ہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ وہ جلد ظاہری تعلقات کی زنجیر کو بھی توڑ
گوشہ گزینی اختیار کرکے عرفان حاصل کریگا اور اسطرح اس قفس دنیا سے رہائی پاکر
سرور دائمی سے مالامال ہوگا۔

تارا دھرامن۔ ہان اگر اوسکے ایسے پاکیزہ خیالات ہین تو بیشک وہ اب بھی سچا
تارک الدنیا ہے۔

راجہ (دلمین کچھ سوچکر اور سندیہہ پارگ کیطرف مخاطب ہوکر) اچھا تو پھر تم ہی
کسیکو تجویز کرکے بتلاؤ۔

سندیہہ پارگ۔ یہان سے جانب شمال کوہ بجیاردہ کے جنوبی دامن مین ایک
آدت پور شہر ہے جہان راجہ پرہلاد حکمران ہے۔ انکے ایک نوجوان پسر نہایت حسین۔
علم و فضل مین کامل اور نیک مزاج و خوش اخلاق موصوف بہمہ صفت ہے۔ اوسکے
اوصاف کسی سے چھپے نہین ہین مثل آفتاب عالمتاب سب پر عیان ہین۔ بہتر ہو کہ

جاتا ہے - حواس خمسہ مین سے صرف ایک قوت لامسہ کے غلبہ سے اپنی آزادی کو کھو بیٹھتا
اور گرفتار ہو جاتا ہے -

ماہی آب کانٹے پر لگے پارۂ گوشت کو دیکھ اوسکو منھ مین لیکتی کانٹے کی نوک سے حلق چھداتی
اور ماہی گیر کے ہاتھ پکڑی جاتی ہے - صرف قوت ذائقہ کے غلبہ سے اس حالت کو پہونچ
تڑپ تڑپ کر جان کھوتی ہے -

بھونرا کنول کی بھینی بھینی خوشبو کا عاشق بن اوسپر گنجارتا ہے آفتاب غروب ہونے پر
کنول کا منہ بند ہو جاتا ہے - یہ نادان قوت شامہ کی لذت مین کچھ ایسا بدمست رہتا
ہے کہ سونگھتے سونگھتے اگھاتا نہین اوسی مین بند ہو جاتا ہے - سخت کاٹھہ تک کو کاٹکر
اوسمین سوراخ کر لینے کی طاقت رکھتا ہے مگر کنول مین بند ہو جانے پر بھی اوسکے
ملایم پتے کو چھید کر نکلنا اور اسطرح اپنی جان بچانا قطعی بھول جاتا ہے -

پروانہ شمع روشن پر دیوانہ ہوکر ایک قوت باصرہ کی غلامی کی بدولت ہزار جان سے
بھی اوسپر جان نثاری کرنے مین پیچھے نہین ہٹتا -

جنگلی ہرن میدان مین چوکڑی بھرتا ہوا سہیلیون کے سُریلے راگ کی دل لبھانیوالی
آواز سنکر یکایک ٹھیر جاتا ہے - قوت سامعہ کی لذت اسوقت اسپر ایسا جادو ڈالتی
ہے کہ فوراً بیہوشی کا عالم اسپر طاری ہو جاتا ہے - اتنی بھی سدھ بدھ نہین رہتی کہ مین
کہان ہون اور کون مجھے گرفتار کرنیکو سر پاس کھڑا ہے - اسوقت اسکی وہ عقل حیوانی
بھی اس سے رخصت ہو جاتی ہے جسکی رہنمائی سے یہ تحفظ جان کے لئے انسان کی
بو تک سے کوسون دور بھاگتا تھا -

پس جب بیعقل حیوان تک بھی ان حواس خمسہ مین سے صرف ایک ایک کی لذتین

کی لاتین کھاتا - بے غیرتی کی آڑ سہتا دنیا کے دھندھون مین دوڑتا - تعلقات کا جوا کاندھے پر دھرے تیزی سے چل رہا ہے - بھوکھ پیاس کو برداشت کرتا - ظالمون کی مار کھاتا بیقراری کی حالت مین ایکدم چین سے نہین بیٹھتا - ہر وقت گھومتا ہی رہتا ہے -

آفتاب کے نکلنے اور چھپنے سے روز بروز حیاتِ فانی چلّو کے پانی کی طرح کم ہوتی جاتی ہے مرورِ زمانہ سے جسم دمبدم تغیر ہوتا اور نفس کے آرہ سے لکڑی کی طرح کٹتا جاتا ہے اسپر بھی یہہ نادان نجات کی تلاش نہین کرتا - سراب گاہ عالم مین دہوکھا کھا کر ہر شخص سے رہنے پر کمر باندھتا - غیرون سے تعلق بڑھاتا - تعلقاتِ فانی مین جی لگاتا اور لذاتِ جسمانی سے ذرا بھی نفرت نہین کرتا -

یہہ نادان روزِ ازل سے خوابِ غفلت مین سوتا اور پاداشِ عمل سے محض بیخبر ہے کھانے پینے لباس پہننے - ضروریات زندگی اور عیش و آرام دنیاوی اور لذات فانی کو جاودانی خیال کرتا ہے - زن و فرزند کی محبت مین گرفتار - مال و دولت پر جان نثار رہتا ہے - رہنے کیلئے اونچے اونچے مکان بناتا - تفریح طبع کو پھول بوٹے لگاتا - نام چلنے کے لئے ہزارون پاپ کرتا اور بہبودی کی امید مین گناہون کا بوجھ سر پر دھرتا ہے - راتدن ہمدمون اور مونسون کو مرتے دیکھتا ہے مگر یہہ نہین سوچتا کہ مین خود اوسکے منہ مین بیٹھا ہون ۔ اے دوست بر جنازہ دشمن چو بگذری * شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود -

اس پاک باطن نوجوان نے مجھے سمجھایا کہ اے غافل دیکھ فیلِ زیبا پانی کاغذ کی بنی ہوئی نقلی فیلِ مادہ کو دور ہی سے دیکھ شہوت کے غلبہ سے بدمست ہو اوسکی جانب کو دوڑتا اور پیال سے پٹے مٹی سے ڈھکے عمیق غار پر قدم رکھتے ہی اوسمین گر کر پھنس

مین دراصل کوئی لذت نہین کیونکہ اگر ان ہی مین لذت ہوتی تو ہر شخص اور ہر جاندار کو
یکسان دلپسند ہوتین مگر دیکھا جاتا ہے کہ ایک شے کسیکو تو بہت مرغوب ہے۔
دوسرا اوسکی صورت تک سے نفرت کرتا ہے ایک خوراک کوئی تو بڑے ذائقہ
کے ساتھہ کھاتا ہے۔ دوسرے کو اوسے دیکھکر ہی قے آجاتی ہے۔ نیب اور
بائین وغیرہ کے پھل ویتنے انسان کو تلخ لگتے ہین۔ بعض حیوان اونکو بڑی لذت کے
ساتھہ کھاتے ہین۔ غرض ایسی ایسی بیسیون مثالین دے دیکر مجھکو بتلایا کہ دراصل
لذت و بے لذتی رغبت و نفرت پر منحصر ہے۔ دنیا دار اپنی بھول سے اونھین مین لذت
جانتا ہے۔
جس طرح سگِ گرسنہ خشک ہڈی کو چباتا ہے جسکی نوکین منھہ مین چبھتی جاتی ہین۔
مسوڑون کا گوشت پھٹنے سے خون بہتا ہے اسکو چاٹ چاٹ کر وہ ہڈی کا ذائقہ
جانتا اور خوش ہوتا ہے اسی طرح نادان شہوت پرست مباشرت کرتا اور اس جلد
زایل ہوجانیوالی لذت مین مست ہوکر تکلیف کو آرام خیال کرتا ہے۔ صریحا طاقت مین
کمی دیکھتا ہے مگر بیتاب اور چرکین کی آلودگی سے ذرا نفرت نہین کرتا بلکہ بدمست
ہوجاتا ہے۔
اوسنے بتلایا کہ جسطرح گرمی کی رُت مین پیاس سے گھبرایا ہوا مرگ دوری پر چمکتے ہوے
ریت کو پانی جانکر اوسکی طرف دوڑتا ہے اسی طرح جاہل طلسم دنیا کو صحیح خیال کرکے
اس تھیٹر مین ناٹک والونکی طرح ناچ رہا ہے۔ حاصلات کو کھوتا۔ مطلوبات کے لئے روتا
ہے۔ اندھے کی طرح آگے کو رسی بٹتا اور بٹی ہوئی کو گوسالہ چباتا رہتا ہے۔
یہہ جاہل دنیا دار کولھو کے بیل کی طرح غفلت کی پٹی آنکھون پر باندھے ہوے مدتا

مہاتما جی کے درشن کے بعد شاہزادہ تبت پر بہت سے ایک روز ملنے کا اتفاق پڑا ہے
اوسکے خیالات تو حضور کچھ ایسے پاکیزہ اور دنیا کی طرف سے ہٹے ہوئے پائے گئے
گویا کہ وہ کوئی دم میں سب کھیڑا چھوڑ چھاڑ کر گوشۂ تنہائی اختیار کرنیکو ہے مگر نہیں
معلوم کونسے پچھلے کرم کا سنسکار ابھی اوسکو اس نیک کام کا مانع ہے -
تارا دھرا جی (سدہیہ پارگ کیطرف مخاطب ہوکر) اگرچہ وہ ہر طرح سے نیک چلن و
نیک مزاج اور عالم و عاقل ہے مگر ابھی تک تو اوسمین تارک الدنیا ہونیکی کوئی بات پائی
جاتی نہین - اور یون کل کی کسیکو خبر نہین - اسوقت تو ایک تعجب سا معلوم ہوتا ہے
سدہیہ پارگ - تعجب کیا معنی - تمکو شاید اوس سے کچھ گفتگو کرنے کا
کبھی اتفاق نہین پڑا ہے ورنہ ایسا تعجب ہرگز نکرتے - بعض شخصون کے ظاہری برتاؤ
سے اونکی طبیعت کا پورا پورا حال نہین کھلتا تاوقتیکہ اون سے کچھ سابقہ نہ پڑے -
سدہیہ دلیر تو اوسکے خیالات صرف ایک مرتبہ ہی کی ملاقات سے ایسے نقش کر گئے کہ یہ
دنیا مجھے بھی ہیچ نظر آنے لگی اور اسوقت سے اس بے اصل و بے قیام دنیا کی طرف
میری ایسی رغبت و الفت نرہی جیسی پیشتر تھی - اس دنیا کی بے ثباتی دکھانے کو جو کچھ
اوسنے مجھے اپدیش کیا اوسمین سے کچھ مین تمکو بھی سناتا ہون تاکہ تمکو پھر کسی قسم کا
تعجب یا شبہ نرہے اور اس بزرگ خصال نوجوان کے خیالات کی پاکیزگی کا حال
تمپر بخوبی روشن ہو جاے -
اوسنے مجھے اپدیش کیا کہ دیکھ دنیا کی یہہ تمام لذتین تلوار کی دھار پہ لگے ہوے شہد
کی مانند ہین جسکو جاہل اگر زبان کے ذرا سے ذائقہ کے لئے چاٹے زبان کٹ کر
دو ٹکڑے ہو جاے - زندگی بھر کیلئے مصیبت مین پڑ جاے - جملہ اشیا دنیاوی

کسی کسی عجیب و غریب حیرت انگیز طاقتِ روحانی کا ظہور بھی ہو جاتا ہے - مگر نفسانی
قوتون کے غلبہ سے جیسے دور کرنیکی اونھون نے پہلے کوشش ہی نہین کی ہو گیہ
کا عمل صرف ناتکمل ہی نہین رہجاتا بلکہ الٹا اِنکو زیادہ مغرور و نفس پرست بنا دیتا ہے اور
اسلیے یہہ لوگ عوام کو دامِ تزویر مین بآسانی پھانس لیتے ہین - سو حضور کہین اِنکو (شنیہ پارگ
کیطرف اشارہ کرکے) کو ئی ایسے ہی مہاتما نہ مل گئے ہون -
سـنیہ پارگ (تارا دھراین کی طرف مخاطب ہوکر) نہین صاحب - آپ فرماتے
کیا ہین - کہین نفس پرست اور نفس کش چھپے رہتے ہین - ذرا دماغ مین عقل چاہیئے -
اول تو جا بجا ست شاستروان ہی مین انکے جملہ فرائض اور انکی چال ڈھال - طرز و ترتیبِ
خورش و نوش کے طریقے صاف صاف بتا دئے گئے ہین جنسے مقابلہ کرکے تھوڑی عقل کا
آدمی بھی صادق و باطل مین صاف تمیز کر سکتا ہے - اور یہہ دوسری بات ہے کہ اگر کسی
کو نہ تو گرہ کی ہی عقل ہو - نہ شاستروں مین ہی کچھ دخل ہو یا جوباوجود عقل سلیم و وقوف
شاستر اس جانچ کی کوئی کوشش ہی نہ کرے بلکہ دوسرونکی دیکھا دیکھی یا اونکے
کسی کرشمہ پر لٹو ہو کر عقل و علم کو بھی بالاے طاق رکھدے تو بتائے وہ کیا پھر خاک
صادق و باطل کی پہچان کریگا (راجہ کیطرف مخاطب ہوکر) حضور - ویسے مہاتمی جسکی زبان
مبارک سے مینے شاہزادہ تبّت پربھ کی بابت سُنا ہے کچھ ایسے ویسے مہاتما تھی
بلکہ سچے آتماشناس فقیرِ کامل تھے - ایسے مہاتماؤن کا تو نام لینے اور درشن کرنے ہی
سے لوگون کے بہت سے گناہ دور ہو جاتے ہین - اونکی جانب دروغگوئی کا خیال خواب
مین بھی پہونچانا اپنے کو سخت گنہگار بنانا ہے - اونھون نے جو کچھ تبّت پربھ کے
بارے مین فرمایا ہے اوسکے سچ ہونے مین کوئی کلام نہین ہے - مجھے خود بھی اُن

بعض کم گو بنجاتے ہین اور ایک دو ذرا چلتے ہوے چیلے چانٹے بنا لیتے ہین جو سیدھے
سادے دنیا دارون کو اپنے گرو کی بزرگی اور کمالیت کا یقین دلاکر اونکو سمجھاتے ہین
اور پیران نمے پرند دم میان سے پرانند کا مضمون اپنے پر صادق لاتے ہین انمین بعض
تو بڑے دھوکے باز ہوتے ہین بعض نفس پرور صرف اپنی عزت و پرستش کرانے اور
اچھے اچھے مال اوڑانے ہی مین بڑا آنند مانتے ہین - ایسے کم علمون کی علمیت کا حال
اگر کہین لوگون پر کھلجاے تو کہتے ہین کہ ہم لوگونکو زیادہ علم کی کیا ضرورت ہے - ہمکو کوئی
روپیہ تھوڑا ہی کمانا ہے - ہمین علم پڑہنے مین فضول وقت رایگان کرنیکی کیا ضرورت -
ہم تو آنند ہی مین اپنے وقت کو لگاتے ہین - یہہ کام تو دنیا دارون کا ہے - غرض
ایسی ایسی بہت سی باتین بنا دیتے ہین - اور بعض باوجود وید و شاسترون کے
عالم ہونیکے نفس پر پورا قابو نہ پاکر نام اور عزت بڑھانیکو کبھی اپنے کو غیب ‘ ان جتاتے
ہین - کبھی سمادھی لگاکر برہما نند مین محو ہونا دکھاتے ہین - گاہے سامعین کو ایک دلکش
لہجہ مین دھرم کا اوپدیش دیکر اونکے دلون کو اپنی طرف کھینچتے اور اپنے عالم ہونے کا
ثبوت دیتے ہین - گاہے اپنے کو اتنا بڑھاتے ہین کہ باوجود لشت پیچھے کا حال تک
نہ جانتے اور پل بھر بعد کیا ہونیوالا ہے اس تک سے بیخبر ہونیکے خود ہمہ دان پرجہم
ہونیکا دعوے کرتے ہین - غرض ایسے اشخاص خود ستائی و خود بینی ہی مین فخر مانتے
اور اپنے کو سب آلودگیون سے پاک و مبرا جانتے ہین - بیچارے بھولے بھالے دنیا دار
تو جو شاسترون سے کافی وقفیت نہ رکھنے کیوجہ سے انکی ٹھیک جانچ کرسکنے کی قابلیت
ہی نہین رکھتے انکے دام فریب مین آہی جاتے ہین مگر بعض اوقات عالم لوگ بھی دھوکھا
کھاجاتے ہین - کیونکہ ایسے لوگون مین سے بعض بعض مین کچھہ دنون کے لیے سادھن

دنیا دار ہے لیکن باطن مین وہ پورا زاہد ہے اوسکی نظر مین یہہ دنیا ہیچ ہے - اسکو چھوڑ چھاڑ کر وہ جلد تارک الدنیا ہونیوالا ہے پھر شاہزادی صاحبہ کو اوسکے ساتھ بیاہنے سے کیا فایدہ -

راجہ - تمنے کیسے جانا کہ وہ جلد تارک الدنیا ہونیوالا ہے -

سندیہہ پارک - حضور تھوڑا ہی عرصہ ہوا مینے ایک بڑے مہاتما منی مہاراج سے اوسکی بابت سنا تھا وہ فرماتے تھے کہ بدت یہ بھی باطن مین تو اب بھی تارک الدنیا ہے مگر اب ہے اٹھارہوین سال وہ اس دانایا یدا سے تمام ظاہری تعلقات بھی ترک کردیگا اور اسی جنم سے موکش (نجات ابدی) پائیگا - سو حضور اگر وہ اس دنیا کو ترک کرنیوالا نہوتا تو اس سے بہتر شاہزادہ دنیا بھر مین شاہزادی صاحبہ کیلئے ڈھونڈھے نملتا - مگر کیا کیا جاے - آپ جانتے ہین زن کی عزت وحرمت آرام وآسایش تو سب شوہر ہی سے ہے پھر جان بوجھکر تو کچھ شاہزادی صاحبہ کو مصیبت مین ڈالا ہی نہین جاتا -

راجہ (سب منترون کی طرف مخاطب ہوکر) اچھا تو آپ کسی اور ہی شاہزادہ کی تجویز کریئے

تارادھر این - حضور اوسمین تو کوئی آثار تارک الدنیا ہونیکے پاسے نہین جاتے کہین انکو (سندیہہ پارک کیطرف اشارہ کرکے) دھوکا تو نہین ہوا ہے کبھی کسی ایسے ویسے بناوٹی فقیرنے اپنی علمیت اور بہہ دانی جتلانیکو گپ ہانک دی ہو - وہ تو خاصہ دنیا دار ہے اور سے بہتر شاہزادہ ملنا تو دشوار دیکھئے ان (امرساگر اور سمت کی طرف اشارہ کرکے) دونون کی بھی راے مجھ سے متفق ہے - حضور بعض بناوٹی فقیر ایسے ہوتے ہین کہ اونکو علم وحلم تو خاک نہین ہوتا اور اپنے آپ کو بناتے ایسا ہین کہ گویا پورے بہہ پہنچے ہوے ہین اپنی کم علمی وکم لیاقتی چھپانے کو بعض تو دنیا دارون کے سامنے بالکل سکوت اختیار کرلیتے ہین -

راجہ - تو کیا آپ کو امرساگر کی راے سے اتفاق ہے -

تارادھران - نہین حضور مین امرساگر سے متفق الراے نہین ہون میری راے تو یہہ ہے کہ شاہزادی صاحبہ کی شادی **بدرشت پربھہ** کے ساتھ کیجاے - یہہ ایک عالی نسب باعلم نوجوان شاہزادہ ہے دکن مین شہر کنک پور کے راجہ ہیران پربھہ کا بیٹا ہے حسن وجمال مین یکتا اصول جنگ سے خوب واقف - نیک طینت وپاک خصلت عقیل فہیم - نیک کردار ونیک اطوار غرض جتنی خوبیان ہین وے سب اس خوش رو جوان مین موجود ہین - شاہزادی صاحبہ کو اسکے ساتھہ بیاہنے سے ہر قسم کا عیش وآرام ملیگا (اور منتریون کی طرف مخاطب ہوکر) کیا آپ سب کو بھی اس راے سے اتفاق ہے -

سمت اور امرساگر - (ایک زبان ہوکر) بہت مناسب ہے ہمکو آپکی راے سے اتفاق ہے درحقیقت وہ راجکمار اس سے بھی زیادہ قابل تعریف ہے پہلے سے ہمکو اسکا خیال نہین آیا تھا - ضرور انجنا کماری کی شادی اوسی کے ساتھ ہونی چاہیے (سندیہہ پارگ منتری کی طرف مخاطب ہوکر) کیا آپکی بھی یہی راے ہے -

سندیہہ پارگ منتری - دراصل اس شاہزادہ کی جسقدر تعریف کیجاے کم ہے میری زبان مین طاقت نہین کہ اوسکے اوصاف واطوار کی تعریف کرسکے مگر آپ لوگون کو اوسکا پورا پورا حال معلوم نہین ہے - ہمارے آپکے دیکھنے مین تو وہ بظاہر

یا لاسوسمیر والدین سے تجویز کیا ہے یہانتک کہ اگر بالفرض والدین کی کم توجہی و
بے پروائی یا امر تقدیری سے شوہر بدمزاج و بدچلن بھی مل جاوے تو بھی وے
اپنے فرایض سے ہرگز نہین چوکتین یا اوس سے بددل و متنفر نہین ہوجاتین بلکہ
جہانتک ممکن ہوتا ہے اپنے شوہر کو نیک مزاج و نیک چلن اور با علم بنانیکی کوشش
کرتی ہین ایسے ایسے وسایل سوچتی اور عمل مین لاتی رہتی ہین جن سے اوسکی طبیعت کا
میلان پورے طور پر انکی طرف ہوجاے اور وے اسکو با علم و نیک چلن بنانے
مین کامیابی حاصل کرسکین - غرض وے اس معاملہ مین اپنے کو والدین کے مطیع
اور اوسکو ہر طرح سے ایسا محتاج جانتی ہین جیسا ہے وے انکے لیے [illegible] کرین ناسمجھ
پس والدین کو البتہ اس معاملہ مین ذرا سوچ بچار کر کام کرنا چاہیے - اول تو وے
انکو علم کے زیور سے آراستہ کرکے نیک مزاج و نیک چلن بنائین تاکہ وے اپنے
شوہر کو ہر طرح [illegible] رکھ سکین [illegible] نیز ایسی لخت جگرون کے لیے
جنھون نے اپنی زندگی بھر کا لطف اونھین کی راے پر چھوڑ رکھا ہے اپنی پوری
توجہ اور کوشش سے کسی ایسے شوہر کی تلاش کرین جس سے ان معصومون کی
زندگی تلخ نہو جاے پس آپکی وہ [illegible] جو آپ نے [illegible] رسم سوئمبر کو ترجیح دیتے مین
بیان کی یعنی [illegible] [illegible] ہے کہ کس بنیاد پر ایسی رسم کیجاے جسمین [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] نکاح کی [illegible] میں [illegible] جانے کا [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] گرین [illegible]

نہین بلکہ سینکڑون ہزارون کا خون آن کی آن مین ہوجاتا ہے - سوا ے چند پاک
طینت و منصف مزاج راجاؤن کے باقی سب مین عداوت اور فساد کی بیخ جڑ جم جاتی ہے -
عرصہ تک دلون کا غبار نہین دہتا - اکثر وہ منتخب شوہر بھی میدان جنگ مین کام
آجاتا ہے - بسا اوقات وہ بیچاری معصوم کنیان غیرون کے ہاتھ پڑجاتی ہے - جو
زبردست ہو زبردستی چھین کر لے بھاگتا ہے - ایسی حالت مین ایک عالیخاندان
دختر کے لیے یہہ کیسی شرم کی بات ہوگی اور اوسکو کیسی کیسی مصیبتین رنج کی جھیلنی
پڑینگی - اتنے پر بھی کیا آپ اس رسم کو ترجیح دیتے ہین اور آپ نے اس رسم کو ترجیح
دینے کی جو یہہ وجہ بیان کی کہ اس رسم سے شادی ہونے پر زن و شوہر مین سچی محبت
قایم رہتی ہے اور بلا اس رسم کے ممکن ہے کہ دونون کے دل نہ ملیں اور اس لیے
دنیا اور عاقبت کا سب عیش و آرام جاتا رہے سو یہہ خیال بھی آپکا غلطی پر ہے کیونکہ
جو بے علم و بے سمجھ اور بدطینت لڑکیان ہوتی ہین وے تو ہر حالت مین اپنا اپنا
عیش و آرام کھو بیٹھتی ہین - فاوند سے بھی اونکی کبھی نہین بنتی - ا[illegible] [illegible] کو بھی
بھول جاتی ہین مگر جو عالی خاندان با علم عاقل و نیک طینت لڑکیان ہین وے ہمیشہ
پاکدامن رہتی ہیں - اپنے شوہر کو ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرتی ہین - اوسکی
اطاعت و فرمانبرداری مین اپنی زندگی [illegible] اپنا فرض [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] ہو خواہ [illegible] شوہر کے ساتھ وہ سچے دل سے [illegible] چاہے وہ [illegible]
والدین [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

غیر موزون ہے اور اگر اندرجیت یا سیگھناد کو بیاہی جاوین تو اس سے دونون بھائیون
مین فساد کی جڑ جمتی ہے جسکی وجہ سے شاہزادی صاحبہ کو رنج پہونچنے کا اندیشہ ہے
جیسا کہ پیشتر راجہ سری شین کے لڑکون مین اسی بات پر جھگڑا ہو چکا ہے - اسلیے
میری سمجھ مین تو یہہ آتا ہے کہ اسکا سوئمبر رچایا جاسے - جسمین دیس دیس کے
راجکمار آکر اپنا اپنا جوہر دکھلائین - اونمین سے شاہزادی صاحبہ جسکو اپنا بر منتخب
کرین اوسکے ساتھہ شادی کر دیجاوے مجھے تو یہہ طریقہ سب سے بہتر معلوم ہوتا ہے
کیونکہ اسمین شاہزادی صاحبہ کو اپنے حسب منشا بر منتخب کر لینے سے اونمین عمر
کے لیے سچی اور پوری محبت قایم رہ سکتی ہے - بلا سوئمبر شادی کر دینے مین ممکن ہے
کہ اونکی حسب مرضی بر نہ ملے - جس سے وے ایسے اپنے فرائض کبھی پورے طور
پر ادا کر سکین اور اسلیے لطف زندگانی و بہبودی عاقبت دونون تلف ہو جائین

تارا دھراپن (تیسرا منتری سمت کیطرف مخاطب ہوکر) واہ! آپ بھی کچھ عجیب
عقل کے آدمی ہین - ابھی تو آپ یہہ کہہ چکے ہین کہ اندرجیت یا سیگھناد کو [illegible]
شاہزادی صاحبہ نہین بیاہی جانی چاہتین کہ اون دونون مین تکرار فساد بڑھ جایگا
تو کیا آپ یہہ سمجھتے ہین کہ سوئمبر ہو جانے سے فساد سے بالکل خالی ہی رہیگا اور شاہزادی کی
اطمینان اپنے منتخب بر کو بیاہ کر جائیگی - جہانتک میرا [illegible] دو بھائیون
[illegible] ہوتا ہے کہ اس [illegible] جھگڑا [illegible] جاتے گر
[illegible] آدمی [illegible] خالی جانا ہوگا - [illegible]

دیتا بھی جسکا مقابلہ نہین کرسکتے - اندر[1] سے مغرور راجہ کو زیر کرنا کیا اور کسی کا کام
تھا - وہ کون شجاع اور بہادر ہے جو اوس سے مقابلہ کا دم بھر سکے - بحر جنوبی
سے لیکر کوہ ہمالیہ تک اوسی شہنشاہ کی حکومت ہے - اگر کنبہ پروار کی طرف بھی
اوس پر نظر ڈالی جائے تو دیکھہ لیجیے دادا سے لیکر پوتے اور پر پوتے وغیرہ
تک کا ایک بہت بڑا پروار ہے جنمین سے ہر ایک کو ہر علم و فن اور طاقت و شجاعت
مین ایک دوسرے سے بڑھ کر ہونیکا دعوی ہے پس اس سے زیادہ خوش نصیب
و خوش اقبال دوسرا کون ملسکتا ہے - اسلیے اگر حضور انور اس شہنشاہ والا
تبار سے رشتہ پیدا کرین تو عین مصلحت ہے - شاہزادی صاحبہ کو بھی پورا آرام ملیگا
اور آپ کی بھی طاقت و عزت اور قدر و منزلت زیادہ بڑھیگی - آیندہ جو کچھ راے
عالی ہو -

سُمت منتری (دوسرا لاک) نہین نہین میری راے اسکے بالکل خلاف
ہے - مانا کہ علم و ہنر - دولت و حشمت - بلند اقبالی و بلند حوصلگی - شجاعت و ہمت
بحری و بری طاقت ان سب مین اوسکو کمالی ہے - مگر اول تو اوسکے بہت سی رانیان
ہین جنکی وجہ سے شاہزادی صاحبہ کو پورا آرام نہین ملسکتا - دوم وہ مغرور دیوتے
کا ہے جس سے ہمکو یہ امید کسی طرح نہین ہوسکتی کہ وہ ہمسے پیار سے اخلاص اور خلق سے
پیش آئیگا - سوم اوسکی عمر بھی بہت زیادہ ہے جو شاہزادی صاحبہ کے لیے بالکل

[1] اسکا مفصل حال دیباچہ سنوان چرتر طبع دوم مین دیکھیے -

شاہزادوں کو یہ میرا انکاری جواب اس وقت ناگوار بھی گذرا ہوگا مگر میں ایسا کرنا
مجبوراً مجھکو ایسے جواب دینے ہی پڑتے تھے - اور اب لوگ بھی مجھکو اس بارہ میں
یہی نیک مشورہ دیتے تھے اور شاستروں کے احکام سناتے رہتے تھے -
مگر اب بیشک وہ وقت آگیا ہے کہ جلد اسکی شادی کی فکر کیجاے اور کوئی لائق
بر تلاش کیا جاے - رانی صاحبہ سے بھی رات اس بارہ میں مشورہ کیا گیا تھا -
انکی بھی یہی راے ہے کہ اب اس کام میں زیادہ ڈھیل نہ کرنی چاہیے

امرساگر (ایک وزیر) جناب حضور اب شاہزادی صاحبہ کی شادی کی
حاجت ضرور ہوئی ہے میں جہانتک خیال کرتا ہوں اور چہار طرف نگاہ دوڑا کر دیکھتا
ہوں تو مہاراجہ راون ہی کو اس قابل پاتا ہوں کہ اگر وہ اپنے واسطے یا اپنے دو
فرزندوں اندرجیت یا میگھناد میں سے کسی ایک کے واسطے ہماری راجکماری
کا پیام نسبت منظور فرماویں تو نہایت مناسب ہوگا آج مہاراجہ راون کو
[illegible] سلطنت - دبدبہ - عظمت - دولت - حشمت بحری
[illegible] سب سے فوقیت حاصل ہے جسکا
[illegible] اور قوت کا دل کانپ جاتا ہے - بڑے
[illegible] یہاں تک کہ جن لوگوں کو [illegible] دیا ہے
[illegible] دیکھتے ہی [illegible] ہو جاتے
[illegible]

مشورہ لینا چاہیے کیونکہ یہہ کام بے سوچے سمجھے کرنیکا نہیں ہے۔ یہہ وہ رسم ہے
کہ جس سے زن و شوہر کے درمیان جو شادی سے پہلے ایک دوسرے کے لئے محض
اجنبی ہوتے ہیں زندگی بھر کے لئے ایک بڑا تعلق اور رشتہ قایم ہوجاتا ہے اور
جسکے مناسب اور جائز طریقہ کے ساتھ ہونے سے دونوں کو زندگی بھر کے لئے
ہر قسم کا آرام و آسایش مل سکتی ہے اور آیندہ زندگی کے لئے بھی نیک بیج بویا
جاسکتا ہے۔ مگر بے سوچے سمجھے نامناسب اور ناجائز طریقہ سے کرنیکے میں ہر دو
کو عمر بھر مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ پھر آیندہ زندگی
کے لئے بھی تخم راحت کہاں کب بویا جاسکتا ہے۔
مہاراجہ (وزیروں کی طرف مخاطب ہوکر) آپ لوگ بڑے عقیل و دور اندیش ہیں
انجنا کماری اب اپنے سن بلوغ کو پہونچ گئی ہے۔ اسکی شادی کی فکر ہونی
چاہیے آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ بہت سے راجکماروں کے پیغام اسکے ساتھ
شادی کرنیکے ہمارے پاس پہلے آچکے ہیں۔ مگر اس وقت تک یہ راجکماری عمر میں
اونا بالغ تھی اور تعلیم بھی تکمیل کو نہیں پہونچی تھی۔ وہ یہہ بھی نہیں جانتی تھی کہ شادی
کیا ہوتی ہے اور شوہر کے ساتھ میرے اور میرے ساتھ شوہر کے کیا کیا فرایض
ہیں۔ اسلئے مجھے ان سب کو صاف انکاری جواب دینا پڑا۔ کیونکہ مجھے لیے لخت
جگر سے کچھ عداوت تھوڑا ہی تھی کہ اسکو بے علم اور کم سن میں شادی کرکے
عمر بھر کے لئے مصیبتوں کے غار میں اپنے ہی ہاتھوں دھکیل دیدوں۔ گو بہت سے

چھپا رکھا ہے پس تو اوس پاک نور کے دیکھنے کو کہین ادہر اودہر بھٹکتا نہ پھر۔
وہ تجھ سے کہین دور نہین ہے۔ صرف پردۂ نفسانیت اوٹھاکر دیکھنے کی دیر ہے
جب چاہے دیکھ لے۔

زنگ امکان سے ذرا آئینۂ دل صاف کر
شاہد معنی کی اوسمین دیکھ پھر جلوہ گری

راجہ مہندر کی نظر اسوقت محل سے دربار کو جاتے ہوے اوس شاہزادی بڑی
دربار مین پہونچ مسند شاہی پر رونق افروز ہوے سب اہالیان دربار کھڑے
ہوہو کر دست بستہ آداب بجالاے اور اپنے اپنے کام مین مصروف ہوگئے۔
مگر خلاف معمول آج راجہ کے چہرہ پر کچھ فکرمندی کے آثار نمایان ہین۔ مہاراجہ اپنے
دلمین سوچ رہے ہین کہ انجنا کماری اب اپنی اوس عمر کو پہونچ گئی ہے کہ اسکے لیے
کسی شاہزادہ کی تلاش کیجاے۔ اسکے لئے شوہر ویسا ہی ملنا چاہیے جیسی
وہ حسین ہے۔ جیسا اوسنے ہزنشم نے شاستروں کو پڑھکر علم حاصل کیا ہے۔
والدین کا سب سے بڑا اور پہلا فرض تو یہی ہے کہ اپنی اولاد کو علم کا زیور پہناوے
تعلیم دینی و دنیوی دونون مین کافی استعداد حاصل کراوے۔ جس سے اون کو
حظ دارین ملے۔ سو اس فرض کو تو مین ادا کرچکا ہوں۔ اسکے بعد والدین کا دوسرا
فرض یہ ہے کہ اپنی اولاد کی شادی کسی اچھے خاندان مین باعلم۔ تندرست نیک چلن
اور مناسب عمر والے کیساتھ کرے۔ اسمین اب مجھکو اپنے وزرا سے بھی

مُردگانِ دمِ عیسی کو جلا دیتی ہے

ایک ایک ادا قیامت کو بغل مین لئے ہوے ہے - ہر ہر انداز محشر کو پہلو مین
دبائے ہے - اسوقت اسکے چہرے پر زلفین چھٹکی ہوئین دیکھنے والون کی نظر کو
اوس چودہوین رات کے چاند کا دھوکا دے رہی ہین جو روشن ستارون کے
درمیان ہر چہار طرف اپنی ٹھنڈی ٹھنڈی چاندنی پھیلاتا ہوا نکلا ہو اور اوسکے
چہرہ کو سیاہ ابر کے ٹکڑون نے کچھ کچھ چھپا لیا ہو - جاہل ایسے نظارہ سے شہوت نفسانی
کو اپنے مین بڑھا لیتا ہے - انجام سے بیخبر تیرِ عشق کا زخم کاری کھا چاہِ زنخدان مین
جا گرتا ہے طرح طرح کی مصیبتین جھیلتا اور تڑپ تڑپ کر جان کھوتا ہے - جہالت کا پردہ
اسکی عقل پر کچھ ایسا پڑ جاتا ہے کہ یہ ناعاقبت اندیش اسمین آرام پاتا اور اپنے
کو خوش قسمت جانتا ہے اور عذاب دوزخ سے بالکل بیخبر رہتا ہے - مگر عاقل اوس
کو مایا کی مورت یا مصیبتون اور تکلیفون کی مجسم صورت جان اس سے دل نہین
لگاتا - وہ کسی ایسے دلربا کے چہرہ پر کالی کالی زلفون کو چھٹکا ہوا دیکھ کر سمجھتا ہے
کہ یہ مجھے اشارہ کر کر کے بتا رہی ہین کہ اے بیخبر - جاہل کے ڈسنے کو ہم کالا ناگ اور
[illegible] جانتا ہین پہچانتے تو ہم طوق و زنجیر ہین مگر عاقل کے لئے ہم ہی رہنما و رہبر ہوکر
اوسکو سمجھاتی ہین کہ دیکھ تو [illegible] پاتا ہے جو تجھ مین اور سب مین ہے اوسکو لذات دنیاوی
خواہشات نفسانی کے سیاہ ابر نے چھپا رکھا ہے اسی طرح تیری نظر سے اوجھل کر رکھا
ہے جسطرح تجھے اس مہ جبین کے چہرہ کے کسی [illegible] حصہ کو دیکھنے والون کی نظر سے

نہایت ادب سے زمین خدمت چومکر یون عرض کرنے لگا

منتری - مہاراج کو آج کیا چنتا ہے -

راجہ - (ذرا دھیمی آواز سے) کچھ نہین - چنتا تو کچھ نہین ہے - آج کنور یون [illegible] کو دیکھکر یہہ خیال پیدا ہو گیا کہ اب یہہ جوان ہو چلا ہے علوم و فنون مین کافی استعداد حاصل کر چکا ہے اسکی شادی کی کچھ فکر کرنی چاہیے -

دوسرا باب

بَر کی تجویز

چھپا تھا وہ دل کہ جسکی ازل مین تھی + پسلی پھڑک اٹھی ندا تیرا کی

[illegible] گذشتہ [illegible] کے گوشہ جنوب مشرق مین ایک پہاڑ کا [illegible]

[illegible] جو کسی زمانہ مین **دنتی** نام سے موسوم تھا جسکی اونچی اونچی چوٹیان آسمان سے [illegible] جنگل مین جا بجا [illegible]

پیٹھے خوشی سے [illegible] اسکے دامن مین ایک [illegible]

سے اپنی عظمت دکھا رہے جسکو راجہ جھندر نے خود آباد [illegible]

[1] تو ساکل برا عظم ایشیا قدیم [illegible]

دیکھو [illegible]

ادبھرا ہوا کشادہ سینہ اور بھرے ہوئے تو ہی ہاتھہ پانون - غرض تمام اعضا
کی الگ الگ بناوٹ اور اونکا ایک دوسرے کے ساتھہ تناسب سب نے ملکر
اس نوجوان مین ایک عجیب دلبری پیدا کردی ہے - یکایک راجہ کی نظر شاہزادہ پر
پڑتی ہے - نہ معلوم یہ نظر کس بلا کی تھی کہ ہمارے راجہ صاحب کے دل کے ساتھہ
عجب کام کر گئی - ہم خیال کر رہے تھے کہ راجہ جیو شاہزادہ جوان بخت کی حسین صورت
اور نیک سیرت کی تعریف فرماوینگے خوش ہوکر وہ آنند حاصل کرینگے جو ایک خوش نصیب
والد کو اپنے لایق لڑکے کے دیدار فرحت آثار سے ملسکتا ہے مگر اس جگہہ معاملہ
دگرگون دکھائی دیتا ہے - راجہ صاحب ایک جانب کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے
ہین - وہ سر جسپر تاج شاہانہ رکھا ہوا ہے کسی باردار شاخ کی طرح نیچے جھلتے
جھکتے ہاتھہ پر رکھہ لیا گیا ہے - قادر مطلق نے آنکھین بھی کیا چیز بنائی ہین کہ انسے
جہان کسی چیز کو دیکھا - فوراً اسکی تصویر دل مین کھنچکر اوسکے متعلق خیالات کی ایک ڈریل
تیار ہونے لگی جسنے دل سے دماغ تک رن (دور) کرنا شروع کیا ہماری
عقل حیران ہے - قیافہ کام نہین دیتا - فہم عاجز ہے کیا بتائین کہ کونسی بات نے
ہمارے راجہ کے سطیش دل مین طرح تردد کی ہلچل ڈالدی - ناظرین غور فرماوین اور سبکو
اس راز نہانی کے استفسار مین مدد دین - حاضرین ایک دوسرے سے کانا پھوسی
کرتے ہین - خیالون کے گھوڑے دوڑاتے ہین - ایک دوسرے کو اشتعالک دیتے
ہین - مگر رعب شاہی دریافت کرنیکا مانع ہوتا ہے - آخر کار کچھہ سوچ سمجھکر ایک بوڑہا منتری کا

پر بلاد تاجِ مرصع جسمین ایک لعل بشکلِ میمون[1] تراش کر لگایا گیا ہے سر پر پہنے زرین
پوشاک زیب تن کئے شاہانہ رعب وداب سے رونق افروز ہین - اہالیانِ دربار قرینہ
سے بیٹھے ہوئے اپنے اپنے کام مین مصروف ہین - دائین ہاتھ کی جانب تھوڑے
فاصلے پر ایک نہایت حسین خوش رو جوان زرق برق پوشاک پہنے کچھ عجب انداز سے
بیٹھا ہے - اسوقت اسکا عین عالمِ شباب ہے اسکے مدوّر اور ہموار سر سے
آثارِ سرداری وعقلمندی عیان ہین - اسکے گھنے اور باریک بال بتا رہے ہین کہ یہ
شخص باحوصلہ عقیل اور جری ہوگا پیشانی کی کشادگی وہمواری اوسکے عالی قرب
ہونے کی شاہد ہین - اونچی اور کلان ناک - کشادہ اور ہلالی ابرو مگر کسیقدر چین دار
جس سے مزاج مین غصہ بھی پایا جاتا ہے - سیاہ مایل بسرخی بڑی بڑی رسیلی
آنکھین - نازک لال لال ہونٹ - صاف چکنے اور گلابی رخسارے - میانہ اور
سڈول قد - چہرہ پر متانت اور سنجیدگی - جسم کا مناسب اور خوشنما چوڑان -

---

[1] اس خاندان کے سب راجاؤن کے تاج کے علاوہ قومی جھنڈون مین بھی بندرون کی
تصویر بڑی خوبصورتی کے ساتھ بنائی جاتی تھی جسکی وجہ سے عوام اس خاندان کے
راجاؤن کی قوم کو راجہ امر سنگھ کے عہد تک بھی بانر یا بندر کے نام
سے یاد کرتے تھے - مفصل حالات جاننے کے لئے دیکھو دیباچہ ناول ہذا

ہین - آگے بڑہ کر شاہی محلات کے قریب ہی وہ دیکھو ایک عالیشان مندر کتنی دور
سے نظر آرہا ہے جسپر رنگ برنگ کی جھنڈیان لہرا لہرا کر لوگون کو اشارے سے
بلا رہی ہین کہ اے دنیا دارو ! اے تعلقات دنیاوی مین آنکھون پر پردہ ڈالنے والو
اے بیخبری کی نیند سونے والو !!! اس مختصر زندگی کے بیش قیمتی وقت کی قدر کرو
اس پاک مقام پر آؤ - ست شاسترون کا اوپدیش سنو اور سناؤ - پرماتما کے سروپ
کو پہچانو اوسکا بھجن اور اوپاسنا کرو اور اسطرح اس قالب انسانی کے پانیکا اصلی
ثمرہ اگر زیادہ نہ بنے تو ایک قلیل حصہ وقت ہی اس پاک مقام کو دان کرکے اوٹھاؤ
اس عبادت خانہ سے آگے بڑہکر وسط شہر مین ایک شاہی قلعہ ہے جو بیش قیمتی پتھرون
سے اندر و باہر سے نہایت خوبی اور کانٹ چھانٹ کے ساتھ بنایا گیا ہے جسکے پتھرون
کے جوڑنے مین کاریگرون نے اپنی صناعیون کا وہ کمال دکھایا ہے کہ خوردبین بھی
اوسکے جوڑ کا پتہ لگانے مین کوتاہ بین ہے اور جسکی گلکاری اور رنگ آمیزی کے
بیان سے زبان قلم عاجز ہے - اس قلعہ کے اندر ایک جانب کیا [illegible] کے مکانات
ہین دوسری جانب سرکاری دفاتر ہین ایک جانب سلح خانہ دیوان خانہ ہین
غرض سب عمارتین اپنے اپنے موقعہ سے ہی بجی [illegible] وضع اور بناوٹ مین
ایک سے ایک اعلی ہین - ایک جانب کو ایک نہایت [illegible] ہے جسکی دیوارون
پر اندر و باہر سنہری نقش و نگار کا کام ہے جسپر آفتاب کی شعاعیں پڑ پڑ کر عجیب
طرف پیدا کر رہی ہین - اسکے سامنے ایک سنہری کام کی [illegible]

درخت اونچی اونچی چوٹیوں پر سایہ ڈال رہے ہیں۔ کہیں بے برگ و بار درخت اپنی
خشک ٹہنیوں کو دست سوال کی طرح پھیلائے کھڑے ہیں جنمیں سے کسی کسی پر طرح طرح کی
ہوئی بیلیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اور بعض بدستور سوال کی طرح ہاتھ پھیلائے کے پھیلائے
رہ گئے ہیں۔ اسکی اونچی اونچی چوٹیاں جنپر برف نے جم جم کر سفید چادر سی پھیلا رکھی ہے
نیلگون آسمان میں کچھ ایسی پیاری معلوم ہوتی ہیں کہ جنپر سے نظر لوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی
اسی کے جنوبی دامن میں ایک بارونق شہر آباد ہے جو **آدت پور** کے نام سے موسوم
ہے اسکی دیوار فصیل نہایت بلند و مستحکم ہے جسکے گرداگرد چوڑی اور عمیق خندق
پانی سے ہر دم لبریز رہتی ہے۔ کناروں پر ہری ہری لمبی گھاس اُگ رہی ہے جو بڑھ
بڑھ کر لمبے بالوں کی طرح بل کھاتی ہوئی پانی میں تیر رہی ہے جسکو پانی کی موجیں
چھیڑتی جاتی ہیں اور وہ ایک دلکش انداز سے اپنا منہ پھیر لیتی ہے۔ تمام سامان
جنگ اور اسلحہ کا ذخیرہ بھی وہاں موجود رہتا ہے شہر کے ہر چہار طرف چار دروازے
ہیں۔ دروازہ کلاں کی راہ اندر گھسکر معلوم ہوتا ہے کہ یہ شہر سیدھی اور کشادہ
سڑکوں اور خوشنما چوکوں سے کچھ ایسا آراستہ ہے کہ دیکھنے والوں کو
ایک تصویر کا عالم نظر آتا ہے مکانات خوش قطع اور عالیشان پتھر کے بنے
ہوئے ہیں جنکی سنگ تراشی آنکھوں کو چوندھیائے دیتی ہے [illegible]
کی [illegible] حکمت اور دانائی کا ایک نمونہ ہے [illegible] عمارات جو شہر کے [illegible]
[illegible] شان و شوکت اور [illegible] عجب دلکش معلوم ہوتی